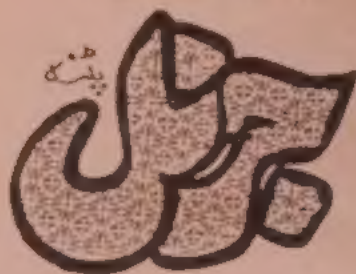


خدا بخش اور نیٹل پبلک لائبریری پٹنہ
جرنل

۷۴ — ۷۹

خدا بخش اور نیٹل پبلک لائبریری پٹنہ

خدا بخش لائبریری



Khuda Bakhsh Library

Acc. No. 83017

Date 6. 6. 92

۴۹ — ۴۴

خدا بخش اوپنٹل کتبک لائبریری، پٹنہ

رجسٹریشن نمبر:-	۳۳۲۲۳/۷۷	قیمت فی شمارہ:-	۷۰ پچیس روپے
شمارہ:-	انہتر تا چوبتر	سالانہ:-	۳۰۰ روپے (دس روپے)
قیمت:-	دو سو روپے	۷۰ ڈالر ایشیا	۲۰ ڈالر دیگر ممالک



مصطفیٰ کمال ہاشمی نے لبرٹی آرٹ پریس (پروپازیشنرز مکتبہ جامعہ ایٹنڈ) دہلی میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری پرنٹس سے شائع کیا

فہرست

۱		پیش گفتار
۵	جناب سید حامد	علی گڑھ اجلاس کا خطبہ استقبالیہ
۱۰	جناب حکیم عبد الحمید	دہلی اجلاس کا خطبہ استقبالیہ
		تعارف مخطوطات
۱۵	ڈاکٹر عبد الرشید	پاکستان کے چند اہم مخطوطات تصوف
۲۵	ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر	بنگلہ دیش کے دو اہم مخطوطات
۲۹	پروفیسر خلیق احمد نقوی	صوفیہ ہند کا ایک نادریہ تذکرہ معارج الولاہ
۳۸	جناب شبیر احمد خاں غوری	تسویہ شیخ محمد شاہ الہ آبادی کی شروع شروع
۳۵	پروفیسر حکیم سید فضل الرحمن	حلوایں لہور اور چند دیگر مخطوطات
۴۱	ڈاکٹر عبد الباقی	انس الابرار و طریق الانبیاء
۴۳	جناب غلام محی الدین	ملا صدرا کا رسالہ وحدت الوجود
۴۶	جناب فضیل احمد قادری	مولانا آزاد لائبریری میں تصوف کے دو اہم مخطوطات
۸۱	ڈاکٹر محمد انصار اللہ	رسالہ چہار انواع اور دیگر مخطوطات
۸۴	ڈاکٹر محمد ذکی	تصوف کے تین اہم مخطوطات
۹۵	جناب عشرت علی قریشی	مولانا آزاد لائبریری کے دو اہم مخطوطات
۱۰۲	ڈاکٹر محمد فضل الرحمن ندوی	علی گڑھ کے دو گیلانی مخطوطات
۱۲۰	پروفیسر حکیم سید محمد کمال الدین حسین بھٹانی	ذخیرۃ جلالی کے چار اہم مخطوطات
		○
۱۳۴	ڈاکٹر ظفر الاسلام	ارشاد الطاہرین
۱۳۲	ڈاکٹر اقبال صابر	رسائل الارشاد
۱۳۳	جناب سید یوسف کمال بخاری	بھوپال کا مخطوطہ سلکات السلوک اور دیگر نوادر

۱۳۸	ڈاکٹر شعیب اعظمی	عثمان نقشبندی کا رسالہ عشقیہ
۱۶۲	ڈاکٹر محمود الحسن	جامعہ ملیہ کی لائبریری میں شیخ محمود چشتی کی تین جلدیں
۱۶۸	جناب مفتی محمد ظفر الدین مفتاحی	کتب خانہ دارالعلوم دیوبند کے چند اہم مخطوطات تصوف
۱۸۶	ڈاکٹر عبد الرزاق فاروقی	سوال اچھل در شمال اچھل
۱۸۸	ڈاکٹر پروین رحمانہ	ارشاد الطالبین
۱۹۳	ڈاکٹر سید وحید اشرف	جنوبی ہند کے دو اہم مخطوطات تصوف
۲۰۳	محترمہ اوس شاہین بیگم	معرفتہ السلوک
۲۱۷	ڈاکٹر رحمت علی خاں	معرفتہ السلوک اور مجمع البحرین
۲۲۲	ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری	تحفۃ الاحیاء
۲۳۲	ڈاکٹر شمس الدین احمد	حضرت شیخ یعقوب صرفی کی دو اہم تصانیف
۲۳۸	شاہ احمد حسین نعیمی سلونی	حضرت شاہ پیر محمد سلونی کے مخطوطات و مکتوبات
۲۵۶	ڈاکٹر یعقوب علی خاں	مولانا ضیاء الدین جے پوری کے مخطوطات
۲۵۹	جناب قاضی اظہار کپوری	اختیار الاصفیاء
۲۶۲	ڈاکٹر سید محمد عزیز الدین حسین	اسرار کشف صوفیا
۲۶۵	ڈاکٹر مودود اشرف	مکتوبات شاہ اشرف جہانگیر سمنانی کا ایک تاریخی نسخہ
۲۷۰	پروفیسر ولی الحق انصاری	ملا شاہ اور ان کی شویاں



۲۷۶	شاہ امین اللہ	خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف کے نوادر
۲۸۲	ڈاکٹر انوار احمد	مجموعہ رسائل کے مشتملات کا ایک تعارف
۳۰۲	حکیم خالد جاوید شمسی	کتب خانہ خانقاہ عمادیہ کے دو اہم مخطوطات
۳۰۷	ڈاکٹر ذکی الحق	طرب الجالس - ایک تعارف
۳۱۲	پروفیسر سید حسن	رسالہ حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری
۳۱۵	جناب سید شمیم نعمی	الہامات منعمی

۳۲۳	ڈاکٹر طلحہ رضوی برقی	جوامہ انوار
۳۲۶	ڈاکٹر عبدالرشید	خلاصۃ السلوک فی نیل الرفعت والسرور
۳۳۱	جناب عطاخو رشید	خانقاہ منعمیہ ابوالعلائیہ گیارہ کے اہم مخطوطات
۳۳۰	پروفیسر شاہ عطا الرحمن عطا کا کوئی	مرآۃ المحققین
۳۳۳	ڈاکٹر علی ابدالی	کتب خانہ خانقاہ قادریہ اسلام پور کے دو اہم مخطوطات
۳۳۷	جناب محبوب حسین	زبدۃ التصوف وارشاد سلوک التعمق
۳۵۱	جناب محمد سمیع احمد شمس	الدار والدوار
۳۵۶	حکیم محمد حسین خاں شفا	رضا لاہوری رام پور میں تصوف کے دو اہم مخطوطات
۳۵۹	جناب مسرت حسین آزاد	رام پور کے دو اہم مخطوطات

ذخیروں کا مختصر تعارف

۳۶۳	ڈاکٹر کلیم بہسزئی	بنگلہ دیش کے نوادر
۳۶۷	جناب خرم بلالی	ایک اور مشرقی کتابخانہ میں تصوف پر چند کتب ہیں
۳۷۱	ڈاکٹر رحمت علی خاں	سالار جنگ میوزیم میں تصوف کے چند اہم مخطوطات
۳۷۳	جناب اعجاز ترمدی	کتاب خانہ ناصر یہ لکھنؤ کے بعض عربی مخطوطات
۳۷۷	ڈاکٹر کاظم علی خاں	کتاب خانہ ناصر یہ لکھنؤ کے بعض فارسی مخطوطات
۳۸۶	جناب صلاح الدین محمد ایوب	کتابخانہ لائق سلیس اور اس کے ناظر مخطوطات
۳۸۸	جناب شعائر اللہ خاں	رام پور میں تصوف کے چند اہم مخطوطات
۳۹۰	جناب شوکت علی خاں	ٹوٹک میں محفوظ تصوف کے چند اہم مخطوطات

عمومی جائزے

۳۹۹	جناب محمود حسن قیصر	تصوف کے چند ناظر مخطوطات
۴۰۱	جناب عبدالحی فاروقی	ہندستانی ملّا و مشائخ کی کچھ اہم غیر مطبوعہ تصنیفات

۳۰۹	شاہ عنایت حسین بھاگلپوری اپنے مخطوطات کی روشنی میں	ڈاکٹر غلام مجتبیٰ انصاری
۳۱۷	خاندان پیر دریا بایا کی علمی روایات	شاہ منظر حسین
۳۳۹	تصوف اسلامی پر ایک ہندوستانی کتاب لطائف اشرفی	ڈاکٹر سید وحید اشرف
۳۸۱	صوفیانہ ادب کے لیے ایک منہاج تحقیق کی ضرورت	پروفیسر ریاض الاسلام



۱	ہندوستان کے کتب خانوں میں مخطوطات تصوف	ادارہ
	(فارسی و عربی)	
۱۲۵	ضمیمہ مخطوطات تصوف (فارسی و عربی)	ادارہ
۱۶۱	ارشاد الہیہ مصنفین مخطوطات تصوف (فارسی و عربی)	ادارہ
۱۹۳	پاکستان میں تصوف کے مخطوطات (فارسی و عربی)	جناب احمد منزوی
۲۳۵	پاکستان میں مزید مخطوطات تصوف	جناب مامق نوٹاہی ڈاکٹر حسین خاں

پیشگفتار

ہر بات ممکن کو بلاخر ایک شے بڑت کا درجہ بخش دیا جاتا ہے۔ تاہم کچھ اس جگہ درجہ اول سے نہایت گہری کو گزرتا پڑا ہے۔ ایسا نہیں ہے!

تو کچھ رفتہ رفتہ اداروں میں ڈھنسی جاتی ہیں؛ یہی ان کی تقدیر ہے کہ ہر نسل اور ہر گروہ اسے اپنے قدم سے تباہ ہے۔ اور پھر جب یہ ادارے نقطہ انحراف کو پہنچتے ہیں تو ان کے اندرون سے ہلکا ہلکا دینے والی حرارت بھی نمودار ہونے لگتی ہے۔ کبھی یہ حرارت تمازت آفتاب کی صورت جو وہ کی ساری کائنات کو جھلکا کر پھینک دیتی ہے۔ اور جیسے جیسوی اور بدوہ جوہ کے خلاف بھڑم بھڑات، اور کسی کمزور کمزور کی شکل میں ابھرتی ہے اور بالترتیب وہ اس اور جین سے شروع ہو کر نصف بہتر کر کے زمین پر چھا لگتی ہے اور کبھی ہمدردی اور سوزی اور دہری کی لہجہ لہجی آپہنچتی ہے اسے نقطہ اعتدال پر لانا ہوتا ہے۔ تقوٰت اس میں تحریک کے منجملہ اداروں کو نقطہ اعتدال پر لانے کی ایسی ہی ایک ادارے دہریہ تھی جو شروع تو ہوئی بغاوت کی زبردستی ابھرنے کے۔

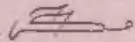
لیکن پھر اسلام نے اس سے اور اس نے اسلام سے جان و تن کو رشتہ استوار کر لیا۔ اداروں میں پھر تحریک کا تازہ ہو کر روشن کرنے لگے "ادراس بار تو اس گردوش میں وہ شوریدہ سری تھی کہ ہوا آنکھ سے چپکا بیڑا تھا!

یہ تحریک کے نام سے ہندوستانی انقلاب (Cultural Revolution) ملتی۔ لیکن ہندی انقلاب کے پھر یہ تحریک آہستہ آہستہ خود مونی چلی گئی۔ اور اس کی کم نہیں ہے کہ اس نے اپنے پیشرووں پر جو احسان کیا تھا اس کے اس احسان کا بدلہ چکانے والی کوئی تحریک پھر اس کے اندر سے جنم نہ سکی۔ اور پھر! کچھ انقلاب کا موسم ہی جیسے ہیشہ کے لیے سرگیاں! واسطہ فریم کم ذات انسانوں سے تھا "اللہ عز و جل پھر اسے اپنی سطح پر لے آئے" اور ایک بار پھر اس تحریک تقوٰت کو بھی آواز دینا تبدیل کر دیا "اور پھر: جگہ کو ان اس فرقہ گرد سے اٹھانے کوئی اتہا شریعت میں کوئی ابھرتے تر ولایت میں ہونان اور دونوں دو وقت ہو کے نیم جاں پڑے ہیں: جگہ رکھ لکھ ہوئی اور دھر توئی ہوئی خطاب اور دھر!!

دیر کے بعد کسی خوش علی شاہ کی، کسی اقبال کی، کسی یعقوب بھٹو کی دیگر آواز اٹھتی ہے اور پھر وہیں فضائل میں گم ہو جاتی ہے۔ لیکن بے سفینہ بے تابی سے کسی طوفان کا منتظر ہے، جس سے ٹکرائیے نئی صورت حاصل کر لے یا پھر پاشن پاشن ہو جائے!!

یہ بھی ممکن ہے کہ انسانیت کی ایک عظیم میراث کی بازیافت کر کے ہم، پاش پاش ہونے سے پہلے ہی 'دو صلاحات' حاصل کر لیں، جو آنے والے طوفانوں کو بچھڑانے کا دم نکال دے: یہ میراث جو کہ تمدنوں میں مدون خطوط کی شکل میں ہند پاک، بنگلہ دیش ملائے سے لیکر مغربی ایشیا، اور شمالی افریقہ کے خطوں تک ریزہ ریزہ بکھری پڑی ہے!

خدا بخش لائبریری عربی فارسی خطوط اور اردو فارسی کا ایسا ذخیرہ ہے، جس پر پورے اربعہ کونائز ہے۔ ۱۹۶۹ء میں پارلیمنٹ کے ایکٹ نے اسے قومی اہمیت کا اقرار تسلیم کر کے وہ درجہ دو باجوا کا استحقاق بخشا۔ لیکن غریب اترقی ذہنی ملک جیسا کہ ہمیں، اور جہاں کندہ تراش قوم جیسا کہ ہماری پیشانی کے خطہ تقدیر سے چڑھا جا سکتا ہے، ہم اس موقع میں نہیں ہیں کہ تعلیم و تہذیب کی ترویج و اشاعت صرف کالج اور یونیورسٹی کے حصے میں بخش کے سطحوں پر ہو جائیں کہ خدا بخش جیسی لائبریری کا کام قویں کندہیں جمع کرنا ہے! زیادہ سے زیادہ یہ کہ کوئی قسمت کا مارا اسکا لہر پڑھنے کے لیے آئیے! اور یہ حقوق اب کم سے کم ترہوق جاری ہے! تو اسے کتابیں پڑھوادیں۔ لائبریری کا رواجی تصور بھی رہا ہے!



ہم بڑی کم نصیب قوم ہیں۔ بیماری، بھوک اور جہالت ہماری اہم ترین میراث ہے۔ بیماریاں بھوک دور کرنا ہمارا پس نہیں۔ مگر جہالت دور کرنے میں ہمیں سے ہر ایک اپنے پس بھر کچھ نہ کچھ تو کر ہی سکتا ہے۔ افراد کم، ایسے ادارے زیادہ۔ یہ بڑی کم نظری کی بات ہوگی اگر ہم ایک غریب قوم دنیا کا پانچواں حصہ اپنی تعلیم و تربیت کے لیے صرف اسکول کالج پراکتفا کوٹھیں۔ ہم یہ عیاشیاں پھیل نہیں سکتے۔ ہمیں تو اپنے تمام سرچشموں کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا ہوگا، تب کہیں جا کر اس مدد کے اور خزانے کا ایک حقیر حصہ دور ہو جائے گا۔ خدا بخش لائبریری نے کوشش کی ہے کہ سنے ہندوستان میں جو آدم بنا رہا ہے اس کی تشکیل میں اپنے پس بھر حصہ بنائے۔

ادبی (کھٹی) یونیورسٹی کا رسمی تصور جو بھی رہا ہو، آج کے ہندوستان کو جس طرح کے اداسے کا ضرورت ہے، خدا بخش نے اپنے کو اس میں ڈھلنے کی کوشش کی ہے۔ اس طور پر کہ اس کے ہر اقدام سے علم پیچھے، گھر گھر پھیلنا جائے! عوامی سطح پر طلبہ کی سطح پر، راجا معاق دانشوروں کی سطح پر، علمی تحقیق و جستجو کی سطح پر، مقامی، قومی اور بین الاقوامی ہر سطح پر، جنوبی ایشیائی قوم کی موجودہ و خداداد جیسی حالت ہے اس میں اپنے خول میں کھٹے رہنا آج ایک سنگین اجتماعی جرم ہے۔ ایسے میں جہاں جس کی جتنی دست ہے، اسے اپنی سکت بھر قومی تشکیل میں حصہ لینا ضروری ہے۔ خدا بخش لائبریری مختلف طریقوں سے اس میں اپنا حصہ بٹاتی ہے اور جو جو طریقے اس نے اپنائے ہیں اس میں مبادی خیال دیا ہے کہ

بہرست تیار کی گئی۔ اس بہرست میں جن خطوط کو ہم ترین اہم ترین قرار دیا گیا ہے اور وہ ہیں قسم کے میں رہو
مستطاف بہرست یہ موضوع، یہ موضوع اور مصنف دونوں۔ قدر امت شہرت بھی، بہرست کے یہی ایک بہرست ہے۔
اس طرح بہرستاں اور پاکستان کے ذخیرہ اور دونوں جگہوں کے نوادری ایک تصویر بن گئی۔
بہرستاں کے متعدد ذخیرہ میں جو ایسے نوادری تھے جن کا تعلق جازہ نوادری تھا، ان پر دسترس رکھنے والے
حسب استطاعت مقاصد یا مقایض رکھے۔ اس نوادری کے بارے میں علم میں مریدانہ فرج ہو۔

نیچو آپ کے ماضی ہے۔ فہرستیں، نظر، فلسفہ کے بعد، ذریعہ مقالات، قدر، ایڈٹنگ کے ساتھ یہ
ہے اس خود غرضی اس وقت کے فوری بعد ہم گلے مرتبے میں داخل ہو رہے ہیں گے۔ یہی پیش نظر سرمایہ کے واقعی سمت
ہستے کو بعد از بعد، ریڈٹ کر کے درمیں کو نوادری کے دیے کے سامنے پیش کرنا، بعد محسن آپ کے یہ علمی و ادبی
دونوں ذمہ داریاں سمجھنے کے یہ کام ہے۔ اس میں جس سے جتن دین میں قسم کا نوادری کے ستر سکون پورا
۔ عابد رضا بیدار

جناب سید صاحب

اس سیرت پر
نور و روشن خیبر

علی گڑھ اخبار کا خطبہ استقبالہ

مخوتے بخون و زخمی سے شعلہ لچاؤں رشتہ ہے

خونیں و نفرت

یہ تو مجھے سعدیؒ کا یہ قصہ یاد ہے

آرستہ کی بھونٹنی کہنت

زخمیں تھیش میں چسند

سستیش نہت رہنمائی

رہا عمل پرستہ دم بند

میرے پاس تھا وہاں سے جسے کیا محنت نہ تھی میں نے اس کے تھکانے کی ضرورت نہیں محسوس
کی۔ اور وہیں کہ وہ کہتا تھا کہ "میرے پاس وہ تھکانے کی ضرورت نہیں محسوس کی۔ اور وہیں کہ وہ کہتا تھا کہ

Said (Sadi), the great Persian poet, that "a Sufi
was pulling some nails in the sole of
that shoe, he drove him by his

surrounding me and they have asked me to say

میں سے رخصت پتہ کی کیا ہو؟ اور میں خود کہتا ہوں کہ آپ اپنے تئیں "میرے پاس" میں
نہتہ صبر کی باتیں کہنے کی تھیں کہ آپ نے کہا کہ میں نے کہا کہ آپ نے کہا کہ میں نے کہا کہ
آپ نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ
میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ
میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ
میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ

کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ

میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ
میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ
میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ
میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ

اپنی کروں گا جو میں نے پہلے بھی کی ہے کہ اس کام کو دو ہفتے دے لیں ہمارے پاس وسائل کی کوئی کمی نہیں اور ملی تعلیم کوئی حقیقی مہم جو ہمارے ذہن کے مسائل میں آ سکتی ہے سلی مالی اور اپنی سی سے فرض کی جاسکتی ہے اس میں نہ تو یو جی سی کو کبھی تامل ہو گا اور نہ ذرا سنگ اور ان امور میں کسی قسم کی مدد کسی حد سے آتی تھ نہیں ہوئی ہے سارے وسائل فراہم ہیں انکے بڑھنے کی دیر ہے قدم سے قدم ملا کر اور سر جوڑ کر انکے بڑھنے کے لیے تیار ہو جائیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم سچے کارکنوں کی مدد میں آئیں گے

اس یونیورسٹی نے ابھی چند ماہ سے ایک کام اپنے ذمے لیا ہے کہ اہل حرفہ کی ترقی پیش رفت و خوشنماںی کے لیے کوشش کرے پہلے تو ان کا جائزہ لیا گیا ہے سات اضلاع میں یعنی علی گڑھ مرد آباد میرٹھ، فیروز آباد، نور پور، مونا، ساہیوالہ جہاں اہل حرفہ کی بڑی تعداد ہے اور اہل حرفہ کا شعور یہ ہے اور وہ یہ کرتے ہیں کہ جب ہمارا بچہ ہمارا کام کرے بہ دفتر میں کام کرنے والے سے زیادہ کماسکتا ہے تو کیا ضرورت ہے کہ ہم اس کو تعلیم دیں ان حضرات کے ذہن سے اس خیال کو دور کرنا ہے جو بے شہرتا، سیکھنے کی شہرت کی جھلک کبھی بھی نظر جاتی ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ لوگ باتیں سن رہے ہیں یونیورسٹی کے اساتذہ اس جاننے میں اس سروسے میں ملے ہوئے ہیں اور اس کے نتائج بھی برآمد ہونے لگے ہیں نتائج برآمد ہونے سے میری مراد یہ ہے کہ بیداری کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ ہم نے پیغام کیا ہے کہ ان کارکنوں کو ان اہل حرفہ کو جن کے پاس وسائل نہیں ہیں، ان کو جن کوں کے ذریعہ روپیہ لایا جائے اور جن کوں نے ہمارے سروسے کو بھاری رپوٹ کو تسلیم کر لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹی جس کے بارے میں یہ کہہ دے گی کہ یہ آدمی اس لائق ہے کہ اس کو شینیں دی جائیں ہم اس کو دیں گے چنانچہ علی گڑھ میں ایسا ہوا ہے میرٹھ، نور پور، دہلی وغیرہ میں بھی ہم یہ کریں گے اس کے علاوہ ان کی صحت، انکی تعمیر کا بندہ بہت بھی حکومت کے تعاون کے ساتھ یونیورسٹی کرے گی۔

میں نے ذکر کیا تھا یہ یونیورسٹی نے کردار کا یونیورسٹی کے کردار کا مفہوم صرف یہ ہے کہ اس کا ارشاد اس کے غم بانی کے پاس، ان کی محنت، مل کر سب کچھ جوڑ دیا جائے اور علی گڑھ تحریک کا، ایسا اسی عنوان ممکن ہے:

دوسرا کام جو کیا گیا وہ ہے مسلم سکول اور کالجوں کا سروسے جو اس وقت ہو رہے ہیں اور اس کے علاوہ ۱۵ تربیتی کلاس جو ریاضی و سائنس کے استاد کے لیے منعقد کیے جا رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ان حضارین میں ممالک جو زیادہ اور دینی محسوس کی گئی، ہم ان سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کو جدید ترین معلومات سے تیس کر دیں۔ یونیورسٹی کو اب کسی مندرجہ میں بند نہیں رکھ سکتے۔ یونیورسٹی اپنے فیصل کو نہ صرف اپنے حلقہ کے سر

جاگوئے لڑھکے سے کھڑے ہو کر دیکھو۔ وہ سکی ہوئی تھکائی ہوئی چلی ہوئی جگہ پر جا کر کھڑے ہوئے۔
 وہ ایک بزرگ میں جنہاں بد نظریاں صلابت جن کا تعلق حیدر آباد سے ہے۔ انہوں نے انصاف کے
 سلسلہ میں ایک چارہ کام کیے تھے۔ بڑی پیش کی حالت میں۔ مسلمانوں کو جو کچھ دیا۔ ایک سو روپے دے دیے۔
 انہوں نے ان کے نہیں دھنے دیے۔ ان کے ساتھ شہر انصاف کے لیے ایک مہم چلائی۔ اور وہ دیرانی
 کے تعلق میں دیکھتے ہیں۔ اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ مہم کامیاب ہوگا۔ اور یہ مہم کامیاب ہوگا۔
 انہوں نے ان کے ساتھ بہت سے کام کیے۔ ان کے ساتھ بہت سے کام کیے۔ ان کے ساتھ بہت سے کام کیے۔
 ان کے ساتھ بہت سے کام کیے۔ ان کے ساتھ بہت سے کام کیے۔ ان کے ساتھ بہت سے کام کیے۔

یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔

یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔
 یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔ یہ ایک بڑی مہم تھی۔

e. The meaning is that she
a sacrifice at 11.

میں بہت کچھ دیکھتا ہوں۔

موت میں اشد غم۔ یا کیا جو مرنے والا ہو اس کے عزیزوں کو "عالموں وقت" بھی یاد آتی ہے یا نہیں؟ اس کے بارے میں
 روحانی علم کے مطابق یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ موت، خود موت اور زندگی، یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 وہ سب کچھ تو سب کچھ ہی ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 ان مصلحتوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 مختلف مقامات میں منتقل ہونے والے حالات میں ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 سے کچھ کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 ہوں کہ وہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 ہوئی ہیں اور میں نے ان حالات میں بھی کچھ نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 کر دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 میں۔ لہذا ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 ہمارے بارے میں یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔

اگر آپ ہم سب کو وقت ان کے قطعے کے کچھ قدرت کے لیے درک کر کے کہہ سکتے ہیں کہ ان کی قیمت، ان کا نام، ان کے بارے میں
 نہ ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں کچھ بھی ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 اس لیے یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 طریقہ پر زندگی ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 درست کرنا ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 اخلاقی قسیدہ دے دے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 مرتب کر کے شائع کر دیا جائے۔

چنانچہ ان حالات میں یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 ان کی قیمت، ان کا نام، ان کے بارے میں کچھ بھی ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔
 ان کے بارے میں کچھ بھی ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔

تعارفِ مخطوطات

موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن ابی طالب

در سنه ۱۰۰۰ هجری قمری

در شهر مدینه منوره

در روز شنبه ۱۰ ذی القعدة

پایان

مجلد دہم

شمارہ سوم

سال اول

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

آصفیہ بانو بیگم

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

پاکستان کے چند اہم خصوصیات و حقوق

قدیم ہے، اور اس کا وجود میں ذات ہے، خدا مرکب نہیں ہے۔ کیونکہ مرکب اجزاء کا تاجاج ہوتا ہے، حق تعالیٰ بجز ان کے
بے تحد و نہی عالم است، ہرگز گذشتہ و آئندہ وہ ان آفتہ ہی پر پیدا و آفتہ رہا بلکہ کفایت حد و ریش اور واضح و
ہریدہ است، یہ صفات ثبوتیہ ہیں جو عرف واجب جو خدا میں موجود ہیں۔

شیخ عبدالکریم عشق کو منظر تمام درجہ دیتے ہیں۔ بقول اس کے ارادہ تالیف علم است و علم شان وحدہ
و ہاں مدہ عشق است: علم ہی سے عشق آشکارا ہوتا ہے۔ جب ہم محبوب کے عشق میں گم ہو جاتے ہیں تو ہم پر
سبب غمی کا اثر جاری ہو جاتا ہے اور ہم اپنے اصل او جو رکوبینے بیٹے ہیں۔ کیونکہ اس وقت ہماری روح یا نفس ناظر
سیر و ملک کی طرف حرکت کرتی ہے اور کمال عشق بھی ہے کہ ہم پر شے کو دیکھنے کے بعد اس کے کمال احمدی و رکال احمدی
میں ابھرتا ہے۔ ان عشق کی دنیا لاخواب ہوتا ہے۔ عشق کی حرمتی میں کی روٹی کا سبب نہیں ہے۔ ۲۷ ہے
عشق کے لیے وہ دنیا کے مشعل ترین کام کے کرنے میں بھی دیکھتے ہیں کہ اگر محبوب یا عشق کی غرضی میں کی اپنی غرضی
ہوتی ہے اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ تمام شیطانی اعمال اور بلیدی سے دور رہے۔ لباس حسنہ اور نقال کو سنا سے
خود کو راستہ کرے اپنی عقل و فراست سے اس کی درستت میں فرق تصور کرے۔ ظہور حجاب بھی ہے کہ سنان رکھو
میں خود اور اپنے نفس اور ہر آدمی سے پاک رکھے میں ذات خدا کی ہستی میں گم ہو جائے۔

کے بعد مختلفے وحدت کے درجہ بتائے ہیں۔ ۱۱، ذات مبادیہ ۱۲، ذات وحدت ذات
حد اور وحدت ایک ہی مطلب سے یعنی دو وحدت واجب مرتبہ وحدت سا کہ پر واضح ہو جائے ہے وہ تمام فنی و ذات
فنی ہے۔ اس کے تمام اعمال کا رابطہ خدا سے ہو جاتا ہے۔ یہ مرتبہ وحدت فضا میں سبب سبب اور مبع صفات سبب
مرتبہ وحدت تمام حالی است۔ اسے وحدت پر برتری حاصل ہے۔ تمام وحدت تک پہنچنے کے لیے ہیں۔
نیز وحدت کے بعد اور دروحدت ہوتا ہے کہ بعض لوگ وحدت دروحدت میں دو ذاتیں ہوتی
ہیں۔ ایک وحدت یا لوحیت ہے کہ تمام وحدت کو تین درجہ میں مقسم کرتے ہیں۔ ۱۰ درجہ شریک ۱۱
اور ۱۲ دائرہ اسلام۔

۱۰ درجہ ان و تصور کے حاکم ہے یہ تصور جو ہر درجہ ۱۱ ذات قرآن و حدیث کے ذریعہ ہوتا ہے
۱۱ درجہ ان و تصور کے حاکم ہے یہ تصور جو ہر درجہ ۱۱ ذات قرآن و حدیث کے ذریعہ ہوتا ہے
۱۲ درجہ ان و تصور کے حاکم ہے یہ تصور جو ہر درجہ ۱۱ ذات قرآن و حدیث کے ذریعہ ہوتا ہے۔

الحجاب الغربي

[illegible]

۱۔ کتاب در باب اور سب کا حق پر مشتمل ہے ۔ ۲۔ کہ کو دو بڑے تقسیم کیا گیا ہے اور ہر نواری فصل میں منقسم ہے ۔
۳۔ حقیقۃً فصل پر مشتمل ہے ۔ ۴۔ فاطمہ محمد کو بڑا ساق پر مشتمل ہے جو بخود نے حبیب اللہ کے حکم سے ۱۰ جمادی الاول ۱۲۶۰ھ کو
اس کتاب کی نقل کی ۔

باب اول - در بیان احوال و عیال قشری و شایع قشری که در آن سبب آن بود که گاه محض شمردن مذ
کبر و نوم : در جمیع این احوالات بمسائل عقل و شرع

خوبه . ویزه میشی . مراقب تیغ و زک میشی . بزرگساده از

باب نهم در بیان فضیلت و مناقب اهل بیت است

[illegible]

وین ۱۰۰۰ . ست کرمی در بر مورخه در قفسه است در نهان است که مخفی است و در قفسه در نهان است

مجلس شورای ملی - تهران - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳

فصل دوم در اثبات وجود الله تعالی و در بیان صفات او

بسم الله الرحمن الرحيم

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

[Faint handwritten text]

گیارہویں صدی ہجری کو ہندستان کی ثقافتی اور فکری تاریخ میں بعض اعتبار سے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس دور میں نئے مکاتب فکر، نئی مذہبی تحریکیں اور نئے سماجی نظریات وجود میں آئے۔ روحانی مسائل کی تنظیم اور فکر میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ اور یہ فکری مہمان اس قدر نمایاں ہو گیا کہ ایک فرانسیسی سیاح برنیر بھی اس کو محسوس کیے بغیر نہ رہ سکا۔ اس حالات میں مختلف خانوادے اپنی تاریخ اور روایات کے تحفظ کی طرف رجوع ہوئے اور قبوں میں تذکروں کی تدوین میں غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔

معین الدین عبداللہ نے معارج الولاہ کی تدوین کا کام خدیوہ زادہ شیخ محمد بن شیخ جمعی جاپوری کی فرمائش پر شروع کیا تھا۔ اور تقریباً تیس سال اس کی ترتیب تالیف میں مصروف رہے۔ یہ مدت بہت طویل ضرور ہے لیکن اگر تافذ کی تلاش میں مصنف کی جستجو ہمیشہ نظر ہو تو اندازہ ہو گا کہ قرون وسطیٰ کا کوئی دور مصنف اس طرح و اس وسیع پیمانے پر یہ کام انجام نہ دے سکتا تھا۔

معارج الولاہ دس اجزاء پر (جن کو مصنف نے رکن کا نام دیا ہے) مشتمل ہے۔ رکن اول میں جنتیہ سلسلہ کے پانچ خواجگان خواجہ امیر علی قطب صاحب بابا فرید شیخ نظام الدین اویسی اور شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کا تفصیلی حال درج ہے۔ رکن دوم میں خواجہ امیر علی کے خلفاء و ولاد کا ذکر ہے پھر تیسرے چوتھے پانچویں رکن میں علی المرتضیٰ ان مشائخ کے خلفاء کا ذکر ہے۔ ساتویں رکن میں متفرق جنتی برہمنوں کے حالات جمع کیے گئے ہیں۔ آٹھویں رکن میں سلسلہ شہر و رویہ کے مشائخ کا ذکر ہے۔ نویں میں متفرق مشائخ کے حالات درج ہیں۔ آٹھویں رکن میں عجیب و غریب خواتین کا ذکر ہے۔ غور تو اس کے تذکرے شامل کرنے کی استدراج اور غیبی افسانہ کے زیر اثر ہوئی تھی۔ مودنا جی نے لہجہ اتالیقی میں و شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اجارہ لاجب میں خواتین کا حال درج کر کے اس روایت کو تقویت پہنچائی و غلام معین الدین عبداللہ سے اس کا تعلق کیا۔

غلام معین الدین عبداللہ جو بنگالہ و بھارت کا مفکر کے ایک معروف خانوادہ علم و شاد تعلق تھا۔ اس کا علوم نظام ہی کے ساتھ ساتھ علم صوفیہ اور اصلاح باطن کی طرف بھی رجحان تھا۔ فریضہ و ربیع بھی لکھتے تھے اور عدنی تخلص کرتے تھے۔ ایک دیوان بھی ہی بلوچا چھپوا تھا۔ ولادت ۱۲۲۲ھ کے لگ بھگ ہوئی تھی۔ کچھ قصوں میں درج تدریس کا کام انجام دینے کے بعد دہلی اور بنگالہ گھومتے رہے کار خیر کی و سرحد مشائخ کی صحبت میں پہنچے۔ احمدیہ میں شاہ سراج مدین و شیخ عبدالرحمن لینے جاتے تھے پراسناد کا۔ شیخ عبدالرحمن رفیع شیخ محمد الدین ابن دہلی کی تصانیف کے بارے میں شمار ہوتے تھے جس پر اس نے

خلع محمد بن عبد اللہ مساک کے اعتبار سے جتنی تھے در زہرت اور جو پیرایان رکھتے تھے۔ اس
سلسلہ میں ان کا تعصب مجددی کے ہی اعراس کی ہمواری سے ظاہر ہوتا ہے۔ ووشاہ محب اللہ آبادی کے
مکتب فکر تعلق رکھتے تھے۔ اور گزیر نے تختبندی ترشہ کے تحت شیخ کے رسر نویہ کو کھانے کا حکم
دیہ تھا۔ بعد میں نے روس اپنے سلسلہ کے اکار کی دافعت کو فروغ دی تھا بلکہ تختبندی سلسلہ کے ہی اعراس کو
سید محمد زنجی کے خاندان سے افسوسیدہ ہو گیا۔ اور گزیر نے اس بار میں تختبندی
مناجحت زیر تھا اور تھوڑے عرصہ میں ہی نے یہ میرا رحید شدہ ظاہر میں دیکھتا ہادی پوجنہ سلسلہ
کی بعض روایات کو غلطی کر دیتا کی بدینہ کی تھی عابا اور گزیر کے اس ماحول نے "عبدی" میں ایک
دعویٰ کی کیفیت پیدا کر دی جو شیخ احمد سہری مدد اہل حق کے تذکرہ میں کافی نمایاں ہے۔

اسی طرح اس فکر کی مصیبت کے علاوہ میں اعراس نے جس رنگوں کا بھی حوں کیا ہے تحقیق
دیانت کا دامن نہیں چھوڑا۔ سید محمدی جو پوری کے متعلق محمدی و غوجہ ہونے کے دعوے کو بتانے والے
ہیں اور اس سلسلہ میں ان کے دکار کی سمت دس سے تیرہ میں موزوں اور گزیر کی سہرہ ملک محمدی کی
کتابوں سے طویل اقتدا سے دیتے ہیں۔ ایک ہے کہ وہ سید محمدی کو "مہدی" مانتے تھے نہ کہ "مردہ"
موجودہ کہہ سکتے۔ یا میں یا تھوڑے اٹھوں سے حوں۔ یا نئی تھی۔ کہیں کبھی قدا و خجہ جتھے تھے۔
کہیں کے حوں میں تھے یا ایک تھی کہ یہ تھے۔ اس کے کافر کا طوطا میں میں تھا۔ اس قدام کی تھی۔
"۔۔۔ صاف رکھو۔ میں تو۔ و بی تھو و در میان میں نہ کا رکھتا رہتا۔
تہا کہ سنائی۔ عذاب ہوں ہے اس کو دست حقیقی رکھنا کھنڈہ و نہ تک ہنسیا ہے۔

مورج اور دست سے مدد مل سبوں کی نشانہ کی محمد و اس محمدی نے ہی و فضلہ عاب
"حوالہ" بار علی تھو سگ و غلو کی میں کی ہے۔

۱۱) نسو کاو۔ احمد شاہ ۱۰۷۱ ہی غلام ارحول

۱۲) سندھ کشو۔ احمد شاہ ۱۰۷۱ ہی غلام ارحول

۱۳) نسو دھرمہ ہی و طعمہ دسہالی۔ حصہ ۱

۱۴) احمد جہر ملکیت کرنل جو و عبد الرشید

اسٹوری نے PERSIAN LITERATURE (p. 1011) میں اس کے مخطوطات سے علمی کا اظہار کیا ہے۔

میں الدین عبداللہ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بعد میں سب سے پہلا بدیع عبدالحق محدث دہلوی کا رکھنا سہول کر
 میں ایک طرح کی *Precedence* بھی حاصل ہے۔ ان کے بعد کسی شخص سے اسے دستخط دینے پر اس پر سب سے پہلے کو
 تلاش نہیں کیا اور کھنگال نہیں ہے۔

اس کے سوا کے متعلق بھی یہ ذہن میں رہے کہ مکمل نسخہ نہیں ہے اور قبائل بکری نے بھی ایسے ہی نسخے
 لاؤں گے لیکن تفصیل معلوم نہیں تھی جو میں نے اس وقت بیان کر دی ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی اہمیت کیا ہے۔
 ● جناب محمود حسن قیصر: غلام میں الدین عبداللہ کو شکی کے جو حالات آپ نے بیان کیے ہیں وہ حالات آپ
 کہاں سے لیے ہیں۔ اس کے بعد لاؤں گے یہ نسخہ نہیں کیا۔

● جواب: میں نے خود اپنے حوالے کیے ہیں اس کتاب میں۔ وہ ننگے وپر پاکستان میں قبائل بکری صاحب نے پوری
 ایک کتاب لکھی ہے۔ گو موسیقی وراثت تک وہ نہیں پہنچی پائے ہیں اور ان کا جو *Assessment* میں نے کیا ہے کہ
 یہ صدی وہ ہے کہ جب نیا کتابیں ایک پیدا ہو جاتی ہے جن سے زمانہ نکلے جب فرانسیسی سیاست بن کر رکھتا
 ہے۔ منہ بدستان کے فکری کا علم نہ ہونا چاہیے تھا، وہ کھتے ہیں کہ اس وقت وعدہ الوجود و وعدہ مسعود کی
 جو بات ہے اس سے تار و تار کو کٹ کر تار دیکھتے تو ہمارے مصنف جو ہے وہ اس پر سب سے ماحول سے متاثر ہے۔ دوسری بات
 یہ کہ وہ کتابیں ایک ہی ہیں۔ وہ رنگ و رنگ کی کیفیت ہے تھی کہ شاہ کلید اللہ نے اپنے ایک سرپرست نظام الدین اورنگزی
 کا عطا کیا تھا کہ اس وقت رنگ و رنگ بند سب سے کام کر رہے ہیں اور یہ کہ وہاں چشتیہ سلسلے کے بعض ائمہ
 سرمد، شاہانہ اور دیگر۔ شاہ بدیع کے وہاں بہت بے فکر پیدا ہو چکے گا۔ تو میں یہ سب انہوں نے سہرا کیا ہے
 جو *ABSTRACT* ہے۔ میں وہ ہیں جس طرف میں نے اس میں خاص طور پر اشارہ کیا ہے تاکہ اس کتاب کا ان وراثت
 کا پتہ چل سکے۔

● ڈاکٹر ابوالحیاء: آپ نے اس میں یہ کہا ہے کہ یہ مدت بہت طویل ضرور ہے لیکن اگر مآخذ کی تلاش میں مصنف
 کی استطاعت نظر ہو تو وہ بہت قرون وسطی کا لوگ دور مصنف میں ملے گا اور اس دستخط میں یہ ایک کام ختام
 ہے۔ یہ حقیقت یہ ہے کہ اسے تسلیم میں ایک مسطورہ گراں گراں ہے۔ اس کے اندر کے اندر میں حضرت شیخ عبدالحق
 میں نے یہ بھی لکھا ہے۔ تاریخ ملی رہا۔ ہوسے دسویں صدی ہجری میں مذکورہ اہل رفیع نامی ایک کتاب لکھی۔ اس
 میں قریب ۱۰۰۰۰۰ کے ہونے کو بعد نہ تو شیخ سے پہلے یہ دیا گیا ہے کیوں کہ وہ عبداللہ کو شکی لکھی ہوئی
 صدی کے تھے اور یہ اسی صدی ہجری کے۔ کیا آپ کی نظر سے وہ تذکرہ گزرا ہے؟

● **جواب:** مذکرہ ص ۲۰۰ : ہائی قید نسخہ میسے پاس ہے۔ اس میں میں نے... میں میں خود اس کی ہمت کو فرماتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس میں سارے مشائخ کا حال انھوں سے لے یا ہے۔ ہمدستان کے بارے میں بھی صوفیوں کا ذکر ہے اور اس میں تحقیق نہیں کی ہے یعنی خود ہم کے مشائخ میں ان کا ذکر وہید لیدی خط کی تذکرہ لاویا سے لے لیا ہے جو بعض جتوں سے متکوک ہوئے یہ ہمدستان کے بارے میں مشائخ کا ذکر ہے وہ بھی زیادہ ہم نہیں ہے اور ہمدستان کے مشائخ کا ذکر تو علامہ کی کتاب میں سے سونے میں ہے کہ میری سند کی ایک ہمدستان جس سے ان کا حلق تھا اس کا ذکر یہاں کیا ہے۔

● **ڈاکٹر رحمت علی حلق:** شہرت لقمہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

● **جواب:** یہ لیس میگ کی ہے وہ یہ کہ وہ تھا اور اسی زمانے میں یہ خاموشی ہوئی کہ اس میں بعض تہ ۱۰ و تصوف سے ایک ایسی عید ہوئی لیکن اس کا میں کو زیادہ فوجی میں جو یہاں سونے ایک درجہ کے۔ خصوصاً بعض میں۔ ان کو یہ کہ وہ بعض سے بنیادی طور پر ایسی رکھتا تھا۔ اس میں ایسی تہیں تھیں کہ جو دوسرے سے بہت تھے مثلاً کہ بعد از صاحب کو احمد کیا اس نے ہمارے گھر کے قہر ہے میں لیکن یہ سب بڑی عمدہ کتاب۔ بہت ساری اس کے دو نسخے ہیں۔ ایک پاکستان میں ہے وہ دوسرے بیرونی ہے۔

● **ڈاکٹر رحمت علی خاں:** ایک قید نسخہ ہمارے پاس ہے اس بارنگ سیوٹ میں ہے۔

● **جواب:** لیکن میں نے یہ کہا کہ کتاب میں تہذیبوں میں حقیقت سے تسلیم یہ کہ تہذیبوں

● **ڈاکٹر عبدالرزاق سیال:** اگر تقاریر کے سبب میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ میری ویرت کے بارے

سے حوا میں نے یہ کہ میں نے اس کے بارے میں فاصلہ تھا اور دیکھنے دیا کہ اس کے بارے میں یہ کہ

کی کتاب میں وہ خطوط۔ یہ میں مغل سولہ کی مصلیٰ میں لکھا ہے یہ تین عمدہ نسخے ہیں۔

● **ڈاکٹر سیال:** یہ میں تھا کہ تیس سال تک تب وہ روز قیامت میں اس کے بارے میں

مرکز کی کمی تھی

● **جواب:** یہ کہ یہ زمانہ تھا۔

● **ڈاکٹر سیال:** یہ میں تھا کہ یہ سب یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ

آپ پر اس کی ساری ذمہ داری ہوگی۔

● **جواب:** میں سمجھتا ہوں کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ

یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ میں نے یہ کہ

تسویہ مخدوم الشیخ الہ آبادی کی شرح و جرح

مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ کے مولانا محمد الہی کلکتہ میں تصوف کے کوئی سات رسالوں کا ایک مجموعہ ہے (نمبر تصوف ۵۶۸ لغایت ۵۷۴) متنی تنقید (Critical Edition) کی رو سے مستند اور قابل اعتناء نسخہ کے لیے منجملہ اور اموں کے یہ بھی شرط ہے کہ وہ کسی جلیل القدر عالم کے مطالعہ میں رہ چکا ہو اور یہ مجموعہ مولانا محمد الہی غزنوی علی گڑھ میں نظم رہا ہے چنانچہ شروع کے سادہ ورق پر اس کی یہ تحریر ملتی ہے۔

”فی تصوف الی الصفات محمد عبدالحق العسوی، ح. مولانا محمد الہی، حرقوم ۱۳۳۷ھ“

مولانا محمد الہی کے پیش نظر ہنس کے باوجود، اس سے استفادہ پتھر سے تیل نکالنے سے کم مشکل نہیں ہے۔ کثرت انتہائی سقیم اور کم اند کم اس کم سعادت کے لیے عسر، فقر، تعب، بھگدڑ، مالدارک کل لائبرک کل پتہ مقدمہ بھران رسانی کا مختصر تعارف گرامر اہل سوا اللہ التوفیق:

۱۔ ان میں سے تیسرا سال (۱۳۳۷ھ) شیخ عبد اللہ رتانی کا رسا تسویہ ہے، ان کی عظمت فکر مسلم ہے۔ تصوف کے سرور و موز کی تمجید میں دستگاہ عالی کی باہر وہ، سخی تلی کہے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کی شخصیت متعارف ہے جسے مولانا محمد الہی جسی نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے:

”انتبه العبد الکبر العبد محمد عبد اللہ۔ مولانا محمد الہی حرقوم ۱۳۳۷ھ“

کبر ماہی اللہ فی الصبیح واللیلیہ بعد اذ قد وصفتهم بقولہ کل عاروا لکھ اعطای منہ روحی و روح فادہ

بجوریہ الرسدۃ والالہ لا وصفتهم بقولہ کل عاروا لکھ

مگر یہی اختلاف آراء ان کی سرگئی اور عظمت فکر کی دلیل ہے۔

تسویہ کے نسخے مختلف لائبرریوں میں موجود ہیں بلکہ ان کی بعض زبان میں بھی موجود ہیں، میں یہ رقم عدد و تحریف و تبدیلی تھا، مگر جو کہ یہ رسا بانی رسا کی کار و قشور میں ہے اور اس کے مصنف کی تہذیبی و تمدنی و تاریخی سہولتیں اسی مجموعہ کے سر حرکت کرتی ہیں، اس لیے اس کا اہل، ذہن، تحریر، مطالعہ کے سر رسا میں چار و اقی ہیں۔ پہلا اور دوسرا رسا تسویہ کی تدوین ہیں۔ ان کے ذہن، قلم، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کی

پھر یہ کہ کونسا دین کو ختم کرے گا۔ یہاں پر تو راجحیت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی
 غور کیا کرنا چاہیے کہ کیا یہ دین جو اب تک دنیا پر چلا رہا ہے:

۱۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔

۲۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔

۳۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔

۴۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔

۵۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔

اگرچہ جسے کہیں سے کہیں نہ ملے، یہاں پر تو راجحیت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی
 غور کیا کرنا چاہیے کہ کیا یہ دین جو اب تک دنیا پر چلا رہا ہے:
 ۱۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۲۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۳۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۴۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۵۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔

۱۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۲۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۳۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۴۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۵۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۶۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۷۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۸۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۹۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۱۰۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔

۱۱۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۱۲۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۱۳۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۱۴۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔
 ۱۵۔ یہ دین جو کہ دنیا پر چلا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دین ہے۔

چے کر وہ بھی کم ہوا دشمن تھا۔

مولف کے بارے میں اس کتاب سے کچھ نہیں معلوم ہوتا سوائے اس کے کہ وہ صاحب طبع و صاحب طبع طور پر
کا ایک عقیدت مند میر ہے۔ لہذا شیخ طہور محمد کے مائے میں یہ کہیں ذکر ملے گا۔ یورپی کتاب کی راقی گردنی کے اند
حوالات ملتے ہیں انہیں اس طرح جان کیوں کتاب :-

شاہ طہور محمد کے پدر و گوار شاہ فتح محمد آٹا کی رسول پوری بھی ٹرے پاس کے صوفی تھے۔ ان کا خاص
وصف توکل تھا۔ اپنے مہربان اور ذرا مہربان کو بھی وہ اس کی تعظیم دیتے رہے اور انہیں طلب دنیا سے روکتے رہے۔
اس سلسلے میں مندرجہ ذیل واقعہ ذکر کے محل ہو گا۔ شاہ طہور محمد نے ارشاد فرمایا کہ :

”اس فقیر نے سات آٹھ ماہ سپاہ گری کا مشہور بھی کیا ہے۔ میں یہ امید کر رہا تھا کہ میں نوکر تھا اور میرے پاس دینی
گھر لے بھی تھے۔ وہ امیر میرزا بہت عزت کرتا تھا۔ اس کے محاسن و برکتیں بھی مجھے اچانک وحشت سے بہت
آتے تھے۔ بدلتا مذکورہ یعنی سات آٹھ ماہ حد حضرت پیر و مرشد (شیخ فتح محمد) نے ایک خط مجھے لکھا کہ : یہ کبھی
اور اپنے قلمدان میں رکھ دیا کیوں کہ کوئی شخص موجود نہ تھا جس کے ذریعہ تک وہ طار و اہ کیا جاتا۔ لیکن وارہاج
سے فرمایا کہ میں نے اسے بلایا ہے اور عالیادہ تین روز میں آجائے گا۔ وہ روز ان کی ملاقات کا شوق میرے دل پر
غالب ہو گیا اور یہ شوق اس حد تک بڑھا کہ میرا دل اس کے غشی اور وحدت حوٹ کے جدا ہونے کے بعد جو میں پہ
نہ ٹھہرا اور نوکری چھوڑ کر گھر چلا آیا۔ حضرت نے بے انتہا شفقت و مہربانی اور وہ خط قلمدان سے نکال کر سمجھ دیا۔ وہ پورا قصہ
بیان کیا۔ اس کے بعد علی الصبح میرے گھر تک ایک شخص کے حوالے کر دیے کہ اس نے مجھے لے جائے اور میری قیمت
پر بھی فروخت ہو سکیں فوراً بچ کر چلا آئے۔ اور فقیر سے فرمایا کہ چند روز تم اچھا میں مشغول رہو اور قصوں کے
اشغال مجھ سے بکھلو۔ اس کے بعد گزرتا چلا ہو گئے تو اس کام کے لیے یہ تہہ کو دوسرے گھر تک فریاد کر کے آگیا۔
فقیر ابورہو کر خاموش ہو گیا۔ اس کے فرمانے کے بعد اس نے دس روز تک اعتدال کا فہم میں بیٹھا۔ وہ تمام اذکار و اشعار
یکجا۔ اعتدال سے نکلے پر اس کے حرقہ حدایت فرمایا جس کو فقیر نے فوراً پس لیا۔ (ص ۱۶۹-۱۷۰)

شیخ فتح محمد کی صفت ترک و توکل پر دین کے واقعہ سے بھی روشنی پڑتی ہے۔ شیخ طہور محمد نے فرمایا کہ
حدت پیر و مرشد (شیخ فتح محمد) سے دیا اور ترک کر کے ادا ہوئی تہہ کی کہ وہ اندہ صاحب سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ
چاہو تو تم بھی ساتھ دیا کو چھوڑ دو۔ مگر اس نے سوکھی روٹی حیدر کو دے دیا۔ یہ سہرہ جوتہ کی دکان کوٹ ملکہ رہا۔
تمہاری اولاد تمہاری خدمت کرے گی۔ والد صاحب نے بھی دنیا و ترک کر کے سی وقت موٹے کرتے کہ اس میں

کے بعض نو مین ورامرا کا درجہ نہیں ہے جس سے اس عہد کے ادائے کے روادار انا کے صوفیہ سے تعلقات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک حکم مرتب لکھا ہے کہ شاہ مہر محمد نے رستہ دیا کر:

دیوان احسن خاں کے گھر کی مار کے لود کھائے کا قاعدہ تھا۔ درت کم کو دروٹی و دریاں کو گوں کو وی جاتی تھی۔ اب صاحب خود بھی جی کھاتے تھے۔ بعض دنوں میں کھانے کا وقت بعد کے لود تھا۔ ہوتا تھا و رکھی ایسا ہوتا تھا کہ دن میں صرف ایک مرتبہ وال کے وقت کھا۔ کھاتے تھے۔ اور اس کے علاوہ کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور تمام رات عبادت انہی میں مشغول رہتے تھے۔ دریاں مالک اب صاحب کے گھر میں۔ وقت کھا۔ رات رات تھا۔ و جس وقت بھی کوئی درویش ان کے گھر پہنچتا تھا اس کو کھا۔ کھاتے تھے۔ (ص ۲۳۳)

مطعوطا۔ کی کتب میں بالعموم تاریخوں کا الزام ہوتا ہے۔ لیکن حلوی مہر میں کہیں کسی واقعہ کی تاریخ نہ در ہے۔ و در مطعوطات کی تاریخیں ضبط کی گئی ہیں۔ البتہ ہر نئی بات لکھی ہے پہلے مرتب نے۔ اور شاہد کے اہل سہال کیے ہیں جو اس طرح بعض دوسری کتب میں بھی ملے ہیں۔ و در گو کہ مرتب نے ۲۷ عنوانات کے تحت ایک ایک موضوع سے متعلق اقوال بھی لکھے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی کتاب کے بیانات منتشر ہیں۔ اور ایک موضوع کے۔ میں دوسری غیر متعلق باتیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ کتاب کا سبب۔ ماں و باپ و رمیاد میں الارواح و روحانہ القلوب کے مرتبہ کو بہر حال میں بہتیا و در بحیثیت مجموعی یہ ایک وسادہ و در مجموعہ مطعوطات ہے۔ و بیانات عقائد سے کہانی کی ہے کہ اس میں شاہ مہر محمد کے اقوال سے زیادہ مرتب کتاب شاہ نور محمد کی خوش عقیدگی و در معمول آہنی کی کہ مرتبہ کارماں شامل ہیں۔ اور تصوف کی کتاب میں یہ بات نکلا نہیں ہے۔

بذل ہر یہ اس کتاب کا قاعدہ نسخہ معلوم ہوتا ہے اور شاہ مہر محمد کے سلسلے کے صوفیہ کرام کے سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ کتاب کا نام تاریخی حلوی مہر ہے جس سے ۱۶۶ عدد در آمد ہوتے ہیں جو کتاب کی تالیف کے اختتام کا سال ہے مرتب نے اس کو علم میں اس طرح لکھا ہے۔

گشت میں مصوبہ جوں حلوی تہ

تہ تمام الفاظ آفستہ رور

محمد علی میں عدد مہر لکھا ہے کہ نظام کتاب کی ہے تاہن پانچویں سے کہ اس صوبہ میں ۲۵۶ عدد در آمد ہوں گے جس کا کہ کتاب کی تقریر کے مطابق ۶۶ صوبہ۔ رستہ منکس ہوتا ہے۔ فار۔ نے در معمول لکھا ہوگا کہ "تحت ہائے سار جماعی مہر۔"

صحت کی حد ڈھائی سو ہے سحر و خدو کے ایک رنگ فیل الیرخان کی ۱۲۴ کی ہم یگی ہوتی ہیں۔

بقوال وار و مرادات الاسرار

وہاچہ سے ظاہر ہے کہ موصوفہ سربید گری سید و قدس مشہور بزرگ سید و فرس غنور وری کے
یعنی یاد ہیں۔ جس کا خلق حدود صدوں میں جہانیاں جہان گشت کی ذرا سے ہے۔ ہر سید و قدس کا تعریف
جو ہر ہمارے مصلح و وار کمالی ویتہ ہے۔

یہ موصوفہ سحر کی فصیلت میں ہے جسے نوع کے سب سے ۵۰۰ و مصلح کہے۔ ۲۰ و سرب
مستحق اس معنوی و سرب میں سحر کے طبع بڑھے کی مختلف ترکیبوں و فضیلتوں و بیان ہے۔ اس سے خودی
بیوی کو نہ و درکات ظہور میں آتے ہیں ہیں ہی درکات ہے۔ مگر اس کے بڑھے سے حال و سات واد،
تسک قبور حیات ہی تسک حرق و دروس ہی حیات واصل ہوتی ہیں۔
اس رسالہ میں سید و قدس کی کتاب و رواد و سرب و مدت کا ذکر ہے۔ اس سے ہر موصوفہ کہ سید و گھر
لے اپنے رسالہ کا نام اس سے مستقر ہے سحر کی بت موجود نہیں ہے۔

وآقاہا شقیں

ہو اکی میں تالیف سے مطلوب یہ ہے کہ اس کی ذات کو حد سے حد۔ کھے۔ جو بخلق و درفدا کی
میں ثابت و ہوا ہے۔ جس کو جو بخلق و صحت۔ جس سے شکر و حست سے ہار کا۔ نیکی میں
غری سے کھچے کہ گری کوادوں میں موت و حیات میں سے و ہر کون۔ بتا۔ نہ صحت و ہوا میں رومی۔
و ہوا و آدمی میں موجود موت ہیں۔ جس سے صحت و ہوا میں بتا۔ ہیں و ہوا کو سحر کے
مصلح سے غنور و صحت ہوا ہے۔ جس سے شکر کے در و بخلق و ہوا۔ جس سے صحت و ہوا میں بتا۔
نہ ہوا کے ہوا کے کھے۔ جس سے شکر و ہوا میں بتا۔ جس سے شکر کے غنور سے پاک
ہے و حقیقت و ہوا میں بتا۔ جس سے شکر و ہوا میں بتا۔ جس سے شکر کے غنور سے پاک
نہ ہوا کے ہوا کے کھے۔ جس سے شکر و ہوا میں بتا۔ جس سے شکر کے غنور سے پاک

معدنہ و غنور

کے مقدس و غنور و ہوا میں بتا۔ جس سے شکر و ہوا میں بتا۔ جس سے شکر کے غنور سے پاک
ہے و حقیقت و ہوا میں بتا۔ جس سے شکر و ہوا میں بتا۔ جس سے شکر کے غنور سے پاک

جیسے تاریخ، فقہ کے قواعد و رسوم، تاریخ کی کتابیں

و انھیں جھکا کر مارا اور درج رکوعہ حماد کے ہاں صحابہ کی ہدایت کے طریقوں کو نہ دیکھتے تھے
صرف وضو، آداب و تشریفات، فقہ حنفی کو ہی مانتے تھے۔ یہ وہ موصوفات پرکھتے تھے۔
بروز جمعہ ۲۶ رمضان ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء۔

رسالہ تصوف

میر سید محمد عرفیہ تیس سالہ تھے، ان کی والدہ بی بی سیدہ عابدہ بنتی بی بی یعقوب بی بی سیدہ بارہ سالہ تھیں
میں ہیں۔ سلسلہ میں حضرت بی بی خدیجہ بنت جحشؓ کی مزار پر واقع ہے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ

۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ

نگارستان مسلمان

سادہ شریف ۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ

۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ
۱۲۳۵ھ - ۱۲۳۶ھ میں سید شاہ محمد ہادی ۱۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کی والدہ بی بی خدیجہ بنت جحشؓ

حکومت میں نہ دیکھو نہ سناؤ اور نہ ہی رکھو۔

سب کی بہت بات ہے کہ یہ جوتہ محمد خلیفہ کے متبرک ہاتھوں سے ہے۔

تحفۃ القاریہ

تہذیب و تمدن کی تاریخ کا تعلق سادہ امت کی تاریخ سے ہے۔ ان کے تمدنی پیدائشی سال ۱۹۱۳ء میں

ہندوستان کے دور وچ میر تقی میر نے ۱۷۹۰ء تا ۱۸۵۰ء کو شیراز میں پید ہوئے، شیخ، دوست

نیت و خندہ فست پڑے۔ ۱۸۵۰ء تا ۱۸۶۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔

۱۸۶۰ء میں دہلی سے لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

مناقب عو قیہ

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

وہب زبیر

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

رہبر تہذیب و تمدن

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔ ۱۸۶۰ء میں لاہور آئے۔

ہزاروں مریدوں کی اصلاح و تعلیم اہل کے علاوہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ قائم تھا۔ متعدد رسائل نے ان کی یادگار ہیں۔ حضرت محمد الی شافعی دوقات ۱۲۴۲ھ / ۱۶۲۳ء تک شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جماعت اصوات کے ہیں اس رسالہ میں ان کا جواب دیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے جو کلمات منسوب ہیں وہ قطعی طور پر اصل میں اور ان کی طرف ان کی نسبت غلط ہے۔ یہ رسالہ پانچ نسلوں پر مشتمل ہے۔

ملفوظات شاہ عبدالرحمن

شاہ عبدالرحمن حضرت شاہ غلام علی کے اہل علم میں ہیں۔ شاہجہاں پور کے مشہور پٹیاں خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۷ء میں وصال ہوا۔

ان کے نواسہ شاہ عبدالغفور جانتیں ہوئے۔ شاہ عبدالغفور کے صاحبزادے حکیم عبدالقادر خاں (عمرات قادری) اور حکیم عبدالقادر خاں کے پوتے حکیم عبدالقادر خاں دونوں ریاست بھوپال میں صدر لاء رہے۔ اور بحیثیت طبیب وہاں امتیاز پیدا کیا۔ اس خاندان کے ایک رکن محکم علی قادری خاں کی عیادت سے مجھے یہ نسخہ حاصل ہوا ہے۔

غلام حیدر کے مرتبہ ان ملفوظات میں شائع رسوں پر خاص زور دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ حصول محبت الہی و رضائے حق رسول مقبول کی شائع پر موقوف ہے۔ اے کہ تم کہو کہ اللہ و تنوہی حکیم لہ۔ حضرت شاہ غلام علی کے فرمودات اور ان کے بعض واقعات کے علاوہ مجددی سلسلہ کے بعض دوسرے بزرگوں کے اقوال بھی مذکور ہیں۔

مجموعہ ادعیہ ماثورہ (شاہ رؤف احمد رافت)

شاہ رؤف احمد رافت مجددی نقشبندی مجددی کے متابع گذر میں ہیں۔ انھیں نہ صرف روحانی بلکہ لسانی طور پر بھی مجدد صاحب سے شرف امتساب حاصل ہے۔ ۱۸۳۳ء میں اپنے مرشد شاہ غلام علی کی حسب ہدایت رامپور سے عہدہ نواب قدسیہ بیگم بھوپال منتقل ہوئے نواب قدسیہ بیگم نواب جہاں گیر بھوپال اور امرا ریاست کے علاوہ ٹری تعداد میں لوگوں نے ان سے بیعت۔ استفادہ نام کیا۔ وہاں ان کے دربار مجددی سلسلہ کی حلقہ قائم عمل میں آیا۔ وہ آج بھی مرکز تردد و ہدایت ہے۔ ان کے حاشیوں میں شاہ حبیب جتوہ و احمد شاہ مجددی و نقشبندی سلسلے کے بزرگ تھے۔

شاہ رؤف احمد کی کتابوں میں در المعارف افادہ شاہ غلام علی کے مسموعات کا مجموعہ (مسموعہ) جو بیویہ (فارسی) شاہ غلام علی کے حالات میں سب اسکا دار تہذیبی ہیں جو یکا ہے۔ تصویر رؤف مسموعہ اور ان ارکان الاسلام (مسموعہ) سلوک العارفین مرتب الوصول کے علاوہ سطر لائبریری بھوپال میں۔ سال مرجع نامہ ۱۸۳۳ء کا ماثورہ شریف ۱۸۳۳ء دیوان رؤف کلیات رشتہ متون پوسہ ربیعہ استوی سے ۱۵ سہارہ قصہ مجددی و نقشبندی مسموعہ کے نام سے

رفتہ فسادِ دہائیوں رجبِ ہفت سوئے مت

به هیچ منتشر نشد
شد در نزد دوست رفت

[illegible]

شجرہٴ سلسلہٴ قادریہ

نہایت کثرت و جلال و قوتی ہو۔ تیرا نہ صرف ہار و ملی مسدود سے بچتی ہے۔ سدا ہمکیر و نیکو
موجود ہے۔ سب کے دشمن ہے۔ لڑائی جو نہ رہے وہ چاہے۔ علی روئی کہ یہ وجود عید ہے۔ سب پر مبین
سدا نہ کہہ اسکی خود مختار ہے۔

کہ یہ سب تو اصرار سے درحق و سبب میں تھمبہ دینی کھلی ہے۔ خیریت وہ مایوس ہو گیا۔
 دوسرے دن درج ہے جو حضرت عمرؓ کی مکتبی ہو رہی ہے۔ یہ نمونہ واقعی پرستش ہے۔ ۶۰ درجہ ۱۲۴۴ھ
 کو جس کی تکمیل ہوئی ہے۔ ۶۱ درجہ ۱۲۴۵ھ کی تکمیل ہوئی ہے۔ ۶۲ درجہ ۱۲۴۶ھ کی تکمیل ہوئی ہے۔
 یہ سب اصرار کی اہم ذلت تھی۔

شعرات حافظ محمد نامہ بہادر

۱۰۔ اے میرے بیٹے! یہ ایک حدیث ہے کہ سید و سیدہ جیسی نہ سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے پر چلیں۔
 ۱۱۔ سیدہ میں پر سید محمد کو حیات جس کی ۲۰۰ سال کی ہے۔

دوسرے ملک وقت۔ رہتا ہے کہ یہ نہ ہو تو دولت نہ ملے گی کہہ رہا ہے۔ تہذیب و تمدن کے لئے تو وہی ملک نہ
ہو جس کی وہی رہائی ہو۔ ہر ملک میں ایک ایک صورت ہے۔ ہر ملک میں ایک ایک صورت ہے۔ ہر ملک میں ایک ایک صورت ہے۔
۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔

نزدہ الحواطر عقبات اور مرقاة المفاتیح میں ان کا ذکر ہے۔ ان کی تصانیف میں اصول الایمان ۱۲۵۹ھ ۱۸۴۳ء میں مصنف کی حیات میں طبع ہوئی ہے۔

کشف القناع ایک مختصر رسالہ ہے یہ مقدمہ خاتمہ اور چار فصل پر مشتمل ہے، مقدمہ کے مطابق مسدس سماع جس طرح علماء کے ہاں مختلف فیہ ہے اسی طرح صوفیاء کے ہاں بھی اس سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض اس کی حرمت اور کراہیت کے قائل ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ حواز کے دائرہ میں آتا ہے۔ بعض توقع کرتے ہیں۔ مؤلف سماع کے قائل ہیں۔ وہ رقم طراز ہیں کہ عقل کی روشنی سماع کا حوار پیش کرتی ہے۔ سماع صوت حسن سے عمارت ہے اور جس طرح مامور کے لیے خوبصورت تھکوں کا دیکھنا شامہ کے لیے خوشبوؤں کا سونگھنا اذائقہ کے لیے لذات مرغوبہ کا کھانا اور لامرہ کے لیے ملائم دزم اشیاء کا چھونا درست ہے تو سامع نے کیا تصور کیا ہے کہ اس کے لیے صوت حسن کی ممانعت کی جائے۔ اباحت سماع پر انھوں نے اس آیت سے استنباط کیا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ اس طرح انھوں نے متعدد احادیث پیش کی ہیں کہ جب آنحضرت کے سامنے گانا گایا گیا تو آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔

مؤلف نے عتاک کی تین قسمیں بتائی ہیں۔ غناء سادہ کے بارے میں لکھا ہے کہ کثر علماء اس کے حواز کے قائل ہیں اور صحابہ کی ایک جماعت مثلاً حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت ابو عبیدہؓ اس جرح احسان میں ثابت معیرہ میں تندرست عاشق صدیق اس طرح تالیفیں اور فقہاء امت اس کو حائر قرار دیتے ہیں۔ قسم دوم غنائات متلاذف ڈھول حسن و معیرہ علماء بالکلیہ کہتے ہیں کہ کجی کا اعلان دف کے ذریعہ سنت ہے۔ بعض علماء اسے اس کی حرمت کا بھی لکھا ہے۔ قسم سوم غناء میر علماء مشہور اور مذہب انکار میں اس کی حرمت ہے۔

نور الابصار (محمد سالم)

مؤلف رسالہ محمد سالم نے اپنے مختلف سلسلے اور تحریکات کے لیے حقیقت تحریر کی ہے۔ ان تحریکات کے بڑھنے سے برہان سلسلے سے ربط و محنت اور دوق و شوق کی حامل کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد سالم شیخ علی حکیم کے مرنے کے بعد شیخ علی حکیم شیعہ حادہ مسجد کے اور وہ شیخ حکیم اللہ جہاں آبادی کے مدرسہ تھے۔ اس کتاب ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ناظرین مسجد منیبہ کے مشہور رازگ کلمہ اللہ جہاں آبادی ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۶ء میں تصنیف العقیقہ کیا ہے۔

محمد سالم نے ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ہے جو ایک مسئلہ کے تحت عبارتوں پر مشتمل ہیں اور یہ حقیقت اس کی

اور اہل علم کے فضل و توقیر کو آیات و امارت سے ثابت کیا ہے۔ رسالہ طر و معلول پر مشتمل ہے۔ اصول الایمان کے نام سے ان کا ایک رسالہ جو آنحضرت و اہل بیت کی محبت کے بیان میں ہے صبح ہو چکھٹ۔ یہ رسالہ مقدمہ پانچ فصل و خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں رسالہ کے مآخذ کا تذکرہ ہے۔ ان میں ہوا حق محمد ابن حمر کی، تفسیر زین العابدین علیہ السلام، جامع صفیر من دی، مدارج النبوة، تکیل الایمان، جامع البرکات، جہد حق محمد دہوی، تحفہ شریعت، اہل بیت وغیرہ۔ اہل بیت میں حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن و حضرت حسین کی نسبت و رفیقت و رفیقہ میں مساوات کی تنظیم و تکریم کو سلاست قرار دیا ہے۔

طریقہ سنہ فی فضل الامام ابی ذوی المناقب علیہ السلام

فاضل ترین اصحاب و بزرگ ترین امہد فاطمہ ماجدہ کے فضائل و مناقب کتب امارت کی روحانی میں، ہند کے گے ہیں۔ آخر میں اہل بیت کے فضائل کا بھی اضافہ ہے۔ حامل اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق اصحاب رسول و اہل بیت دو نواں سے محبت ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

یہ رسالہ برائے پاس خاطر مذہب و یوسف بیگ عرف مرزا امین بیگ لکھا گیا ہے۔ اور یہ ایک مقدمہ پر مشتمل ہے۔

ڈنرہ مد ساری
تصویریں سب پر
جلد ۱

انفس الابرار و طریق الاخیار

یہ بی محلوں چھٹی صدی ہجری کے مشہور عالم عربی، ادیب و مورخ ابو الفرج ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ کے صاحبزادے ابو عبد اللہ محمد بن ابی العزیز کی تصنیف ہے۔ کتاب مذکور کوموں نا آٹا داتا عربی کے حسب کتاب گلشن مرقدہ ۱۶۱ میں دیکھا جاتا ہے۔ بطور کی تعداد ۲ اور اوراق ۱۲۵ ہیں۔ عربی عثمانی میں ڈیوٹی نے خط نسخ میں ۵۷۴ میں اس کی کثرت کی ہے۔ سرورق پر ایک صفحہ درگم کوئی غلامی جو مسکات نفی و سیرت کے سلسلوں میں نقل تھے کی مہر اور دستخط مورخہ ۱۷۴۲ موجود ہے۔ ابھی رنگ کی ایک مختصر تصنیف جس کے حاشیے پر نظر آتی ہے جس میں انھوں نے یہ تالیف کتابت کے ذاتی مطالعے میں رہا ہے وہ اس کی ملکیت ہے۔

تصویریں متعلق اس سینا کے موقوفہ سید محمد بن قیوہ ہوی صاحب مولانا کتاب داتا عربی کے محلوں کی ترقی بہت زیادہ تصوف کے نام سے مشہور ہے جس میں محلوں ۳۵ پر اس محلوں کو قدیم زمانہ کیا گیا ہے۔ لیکن مصنف کا نام اس محلوں کے صاحبزادے ابو عبد اللہ محمد بن قیوہ کو بتایا گیا ہے۔ یہی اصلی جو مصنف کتاب گلشن کے ادیب محمد بن کثیراگ میں بھی دیکھی جاتی ہے۔ پہلی ترقی بہت خود محلوں کے سرورق پر کتابت مصنف کا نام ابو عبد اللہ محمد لکھا ہے۔ یہ وہی کتاب ہے کہ اس کوئی کی تصنیفات میں اس کتاب کا کبھی ذکر نہیں ملتا ہے۔ تیسری کتابت یہ ہے کہ اس محلوں کے کتابت میں محلوں کی ترقی بہت حد تک حد گزرتی ہے۔

تصوف کے فن پرانہ میں دیکھی کتابت کے ہاتھوں یکھے محلوں کی ترقی بہت زیادہ ہیں۔ خصوصیت سے وہی محلوں کے متعلق میں تو یہ ترقی اور بھی زیادہ ہے۔ اس میں محلوں بہت کتابت حالانکہ وہی گلشن کے جڑے کتابت میں محلوں کی ترقی بہت زیادہ ہوئی ہوگی۔

اس محلوں کو تعلق حسب کتاب گلشن سے ہے خصوصیت سے کرام و درگاہوں سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اوقاف و صاحب نذرہ کا ذکر ہے۔ اس کتابت میں تصوف سے متعلق تقریباً ۵۷۳ محلوں کے ذکر ہے۔ ان میں سے چند مشہور ترین محلوں میں اس کا ذکر بھی ہے۔ یہی ترقی محلوں سے ہے۔ اس سے مراد کی حد تک یہ محلوں پر دیکھی جاتی ہے۔ اس سے مراد ہے۔

اس محلوں کو تعلق چھٹی صدی کے آخر و ساتویں صدی کے اوائل سے ہے۔ یہ وہی ہے جسے تصوف کی شہتہ ترقی ہو چکی ہے۔ اس میں سے متعلق حسب کتابت کا مسدود ہے۔ لیکن کثرت محلوں کی ترقی

بقدری، وہ اس جیسے اکابر صوفیہ کے، قون و فکر کے اثرات زیادہ نمایاں تھے۔ طریقہ تصوف میں شریعت اور حقیقت کا
 بہتر امتزاج پایا جاتا تھا۔ اس لہذا میں بھی اس امتزاج کی تھلک ملتی ہے۔ احادیث تشریف کی اچھی خاصی تعداد کتاب میں مذکور ہے۔
 مصنف اس تجویز کے اس گھر نے سے تعلق رکھتا ہے جسے علم و ادب کے ساتھ ساتھ ۲۰۰ و تقویٰ میں بھی بلند
 مقام حاصل رہا ہے۔ اسے تصوف سے قلبی لگاؤ و ورغے میں ملا تھا۔

اس مخلوط کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس میں تصوف سے متعلق عربی شعرا کا ایک طرہ ویرہ موجود ہے۔
 تصوف سے متعلق عربی میں اشعار کی یہ ہیں۔ عربی شاعری میں پہلے قابل ذکر صوفی شاعر کی حیثیت سے سیاحی
 کا نام لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد محمد بن الدین ابن عربی کا رنہ رہا ہے۔ ہمارے مصنف ابو عبد اللہ محمد کارمانہ
 بھی تقریباً بن العارض کا ہی زمانہ ہے۔ گویا ابو عبد اللہ بھی اس امتزاجی زمانے سے متعلق ہوتے ہیں۔ جب عربی زبانوں
 میں تصوف پر مبنی اشعار بہت زیادہ ہیں پائے جاتے تھے، ایسے عربی اشعار کا ایک طرہ ویرہ اس کتاب میں موجود ہے جو
 سلوک و ادب سے متعلق ہیں۔ عربی ادب میں یقیناً ان اشعار کی بڑی قدر و قیمت ہوگی۔

جہاں تک کتاب کی تالیف کے مقصد کا تعلق ہے مصنف نے مقدمے میں سیاحت کی وسعت کی ہے کہ اس کتاب
 کی تالیف کا اصل محرک ماری حالی کا یہ قول ہے: "قروا ان لیتقری سلعہ منہ منین ویرتہم سہ جائے میں کہ اپنا کتاب
 میں "ذکر اللہ کو سب چیزوں سے بڑا کیا گیا ہے۔ چنانچہ مصنف کی نگاہ میں مذکار لومنین اور متعبہ الدین کا ایک خاص
 مقام ہے۔ اس سلسلے میں رسول کریم کی دست و دیں حدیث تشریف کو — یعنی تہذیبی۔ ت سے دو حصہ کا
 ہدایت یافتہ چوں نا تمہارے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، تمہارے بعد و نفس کی کے ذریعہ ایک بھلا اور مت
 سے نجات پالینا، اس سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے صدقات کے ذریعہ نفع و نفع سے نبی تہذیبی۔ اس نظر سے ہنس
 مصنف نے کوشش کی ہے کہ نہ کہ کسی ایک جہت کا بھی، مصنف میں جوئے سے نہ جہاں سے نہ جہاں سے
 بات کی بھی شرح چھوٹنے نہ پائے اور انبیائے متعلق ماری اہم و اہمیت جمع ہونے سے رو۔ جہاں۔

اس کے علاوہ مصنف نے ایک طرف تو مسلمات کو نہ مہم و مہم کی ہے کہ مذکورہ بالا جہاں کی
 حتیٰ المقدور وضاحت و تشریح ہو جائے اور دوسری طرف اس کا حل بھی رہا ہے کہ صرف ایسی بات نہ لکھیں جو
 معا کے حصے عامروں کے اقوال مذہبوں کے امتاں، اول کے اسرار و مصلیٰ کے طریقوں اور ہر و مصلح و مصلح و مصلح
 خود مصنف کی کسوٹی پر صحیح نہ ہوں۔ مزید برآں مصنف نے اس لکت کے خوف سے یہ کہ کہنے بیان کیا ہے۔

حیثیت عمومی میں تصوف کے فن میں اس مخلوط کی قدر و قیمت کا حوالہ دیا گیا ہے۔

طرح شہرت دوام حاصل کی کہ آپ کے بارے میں کہا جانے لگا۔

”انہ اجلہ فلاسفة العصر الاموى تاناوا اعظمہم خطرا حتى لقد بلغ من دقة البحث

و عمق التفكير و طرافة التحقيق مبلغا في منزلة تاتي بعد منزلة كل من اسطر و ابن حينا۔“

جس ذرہ فضل و کمال پر و موصوفات تھے متاخرین میں کسی سے ان تک رسائی ممکن نہ ہو سکی اور متقدمین میں سے کبھی اس مرتبہ سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ صاحب روایات لکھتے ہیں۔

”كان فائذا على سائر من تقدم من الحكماء الباطنيين والعلماء المتأخرين في زمن مولانا محمد

نصير الدين منقحها اساس الاتواق بما لا مزيد عليه و مفتحا ابواب العيصية على طائفة الناس و زو

اس قول کی روشنی میں فلاسفہ متقدمین و متاخرین دونوں کے درمیان ان کی شخصیت روز روشن کی طرح نمایاں نظر آتی ہے۔

اس عبقری روزگار نے اپنے وقت عزیز کا بیشتر حصہ درس و افادہ کے علاوہ کتب و رسائل کی تصنیف میں

بھی صرف کیا جن کی تعداد بعض سوئس نگاروں کے قول کے مطابق ۲۳ بتائی جاتی ہے۔ ان میں شرح ہدایت الحکماء صدر

کے نام سے مدارس عربیہ کے منتہی طب کے نصاب میں شمول ہے دوسری کتاب ”اسفار اربعہ“ ہے جو شیخ کی ”شفاء“ محقق طوسی

کی ”تجريد“ امام ملائی کی ”محصل“ میرزا قوام داد کے ”افق المبين“ کے دوش بدوش فلسفہ کی مفتوح ادبیات عالیہ میں شمار

ہوتی ہے چنانچہ اس کتاب کی عظمت کے بارے میں محقق شیخ محمد حسین الاصفہانی (متوفی ۱۳۱۱ھ) فرماتے ہیں۔

”لو اعلم احدنا يقدر ان يقرأ كتابه لاسعاد لشدة دلت الیما لرحال لان لم ندره عليه و ان كان في قصی ابدان

تیسری اہم تصنیف شیخ الاشراق شہاب الدین مقتول (۵۵۰ - ۵۸۹ھ) کی حکمت الاشراق جس کی علامہ قطب الدین شیرازی

(۶۳۴ - ۷۱۰ھ) نے شرح لکھی تھی اس کا حاشیہ ہے جو حکمت اشراق کے موضوع پر حروف آخر تک ماحول ہے۔

فہرست و تصوف جس کا حامی اہم موضوع وحدت الوجود ہے علامہ دانی اس کی تعلیم دی ہے اور اسی

موضوع کے تحت متعدد رسائل لکھے ہیں۔ انہی میں سے ایک ”رسالہ وحدت الوجود“ جو خوش قسمتی سے مولانا آزاد

لائبریری کے یونیورسٹی گلکشن میں فارسی مذہب و تصوف ۲۴۹ نمبر کے تحت محمد عس عباسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا

مخطوط ہے جس پر سنہ کتابت ۱۳۱۸ھ مندرج ہے۔ رسالہ زیادہ طویل و ضخیم نہیں ہے مگر اس ایمان و اختصار میں نقل و بدل

کی مثال پیدا ہے دلیل میں مطالب بخوشہ کا خلاصہ دیا جا رہا ہے جس سے اس کی مرست و اہمیت ہویدا ہوگی رسالہ کی

ابتداء اس حقیقت سے ہوتی ہے حوالہ دات کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور تمام علمی و علمی سرگرمیوں کی غایت انبیات

اطلاق میں وجود مطلق سے متصف ہے مگر ممکنات مرتبہ تقید میں اس سے متصف ہیں مصنف فرماتے ہیں کہ:

"مخفی نہ ہے کہ اس عینیت میں وجود کا شعور بڑے سخت مجاہدہ اور ریاضت کے بعد حاصل ہوتا ہے۔"
 "و اس عینیت مخفی می ماند و بعد مجاہدہ و ریاضت منکشف می شود۔"

اس کے بعد وہ وحدت شہود کی حقیقت ملتے ہیں یہ ایک مخصوص کیفیت کا نام ہے جس کے نتیجے میں دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اس نور کے برقی ولعاع میں عرشہ سے لے کر فرش تک جملہ سوائی باری تعالیٰ اسی طرح عجیب جالتے ہیں جس طرح سورج کی روشنی میں دوسرے ستارے نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں و لامکہ در حقیقت وہ موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح ماسوائے باری تعالیٰ جملہ ممکنات موجودہ حقیقتاً موجود ہیں مگر وحدت شہود کی روشنی کی نظر میں نابود محض ہو جاتے ہیں۔ اور اسے صرف ذات باری تعالیٰ شانہ ہی کا شعور باقی رہ جاتا ہے۔ یہ تمہید کتنی حقے مصنف علام نے نظریہ وحدت الوجود کی عقلی توجیہ کے لیے قائم کیا تھا انھوں نے اس طویل طویل تمہید کا خلاصہ آخر میں مدینہ روایا ہے۔

اللہ - علم ہے ذات واجب الوجود کے لیے۔ اور اس ذات کے بارے میں اختلاف ہے۔

۱۔ حکم، دستکامیں کے نزدیک یہ ذات مستمع، مصنف ت جزئی حقیقی ہے اور جملہ موجودات حقیقہ موجود

ہیں اور واجب تعالیٰ سے ماق و مغائر ہیں۔ ۲۔ صوفیاء کرام کے مابین دو گروہ ہیں۔

(الف) ایک گروہ واجب تعالیٰ کو حقیقی قرار دیتا ہے، اور موجودیت کو صرف اسی ذات و تعالیٰ میں محصور گردانتا ہے رہے ممکنات تو وہ واپس محض ہیں اور ان کا وجود اعتباری ہے۔

(ب) دوسرے گروہ کے نزدیک واجب الوجود کی حقیقت وجود مطلق ہے جو عام ہے نہ خاص اور تمام شرائط قبول سے منزہ متعال ہے۔ یہ ممکنات (یا عالم خارجی) تو وہ بھی اسی وجود مطلق کے ساتھ موجود ہیں، مگر مرتبہ تقید میں اس طرح واجب و ممکن میں وجہیں یکدگر ہیں اور میں وجہ ایک دوسرے کے غیر مائل۔

مصنف اسی توجیہ کو اختیار کرتے ہیں کیوں کہ یہ جامع تربیت و طریقت ہے اور سر موحادہ مستقیم سے متجاوز نہیں ہے۔ اس خلاصہ مقال کے بعد انھوں نے نفس مسئلہ یعنی نظریہ وحدت الوجود کے اثبات کو پہلے مرکز یہاں انھوں نے منطقی ثبوت کے بجائے تمثیل سے کام لیا ہے۔ اور واجب تعالیٰ کو وجود مطلق ثابت کر سنبے کے لیے موجودات کے مراتب وجود کی صف بندی (۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔) کی ہے اس کے لیے انھوں نے

پہلے ان امور کے شراق و رحمت کی صف بندی کی ہے کہ ان شیاؤں کے نورانیت میں تین مرتبے ہیں۔

وجود اور موجد اس مرتبہ میں موجود اپنے وجود سے خارج غایر و مبنا منفک اور جدا ہو سکتے ہیں۔

مرتبہ اوسط میں موجود اس درجہ سے متصف ہوتا ہے جو اس کی ذات کا مقفی ہوتا ہے جس طرح مکمل کے نزدیک اعیان
تعالیٰ جو بذات خود مقفی وجود ہے۔ اس مرتبہ میں حرف دو چیزیں ہوتی ہیں۔ موجود مقفی اور وجود جو اس موجود مقفی
واجب الوجود کا مقفی ہے اور اس دونوں میں خارجاً انکسار ناممکن ہے اگرچہ ذہناً ممکن ہے۔

مرتبہ اعلیٰ میں موجود اس وجود سے متصف ہوتا ہے جو خود ذات موجود کا عین ہوتا ہے۔ یہ وجود اس موجود اعلیٰ کا یہ ہے اور نہ اس کے غیر سے مستفاد ہے اس لیے اس مرتبہ میں نور کی طرح ایک ہی چیز ہے یعنی وجود مطلق اور اسی طرح یہاں بھی وجود مطلق کا خود اپنے وجود سے انہماک خارج اور ذہن دونوں میں محال اور ناقابل انعکاس ہے اور یہ موجود دیتا کا افضل ترین مرتبہ ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ عقول حاکم ہے کہ صاحب تعالیٰ مراتب وجود کے ساتھ متصف ہوا اور موجودیت کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ بنفسہ و بذاتہ موجود ہو یعنی ایسی ہی ذات کے ساتھ موجود ہوا اور دوسری امتیاز کی موجودیت اسی کی محتاج ہو۔ درموجود بنفسہ وجود مطلق ہے جس کی تفصیل اور پرگزری۔

پس واجبِ تعالیٰ عینِ وجودِ مطلق ہے جو مرتبہ الملاقا میں معصوم اور مرتبہ تنقید و تنزیل میں عابد ہے۔ آخر میں تمام استدلال کا خلاصہ بدیں طور بیان کرتے ہیں۔

"چاہیے کہ واجب تعالیٰ تم و افضل ترین مراتب وجود سے منفعت ہو مگر وہ تم و افضل ترین مراتب موجودیت صرف وہ وجود ہے جو مقصد و غناء موجود ہے جو اہم موجودیت میں کسی دوسری شے کا سماج نہیں ہے۔ پس حقیقت واجب میں ہے مگر جو مطلق جو موجود محسوس ہے اور باقی حملہ اشیا اس سے موجود ہوتی ہیں۔

[illegible]

ایک ناز و غایت ایک سدا بہار
ایک سدا بہار ایک سدا بہار

رسالة وحدت الوجود

[illegible]

حسن الشیر

[illegible][illegible]

نہ کہ یہ میرا ہے نہ تم کا۔ تیرا میری حق تھا میرا وہ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔
میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔
میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔
میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔ میرا ہے۔

دو، نه و ده و یازده و بیست و یک و بیست و دو
بیست و سه و بیست و چهار و بیست و پنج و بیست و شش
بیست و هفت و بیست و هشت و بیست و نه و بیست و ده

رسالہ چہار اہل اور دیگر مختصرات

اس کتاب میں بیست و دو مختصرات ہیں۔ پہلا مختصر "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ دوسرا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ تیسرا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ چوتھا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔

پہلا مختصر "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ دوسرا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ تیسرا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ چوتھا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔

پہلا مختصر "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ دوسرا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ تیسرا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ چوتھا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔

پہلا مختصر "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ دوسرا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ تیسرا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔ چوتھا "مختصرات" ہے۔ اس میں چار اہل کے بارے میں ہے۔

میں بھی ساری جی آواز سے زاری کرتا رہتا تھا کہ میں کیسے بچ سکوں

اور میں بھی شام کو آکر کھانا کھا کر سو گیا۔

تو سو رہا تو صبح کو بیدار ہوا تو

میں نے دیکھا کہ میری جگہ پر ایک اور شخص لیٹا ہوا تھا۔

وہاں پر ایک شخص

تھکا ہونے کی کیفیت

میں نے دیکھا کہ وہ شخص بے اختیار کھڑے ہو کر رہ گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

میں نے اس کے پاس جاکر دیکھا تو اس نے کہا کہ میں بے اختیار کھڑے ہو گیا تھا۔

کی مقبولیت اور حلقہ اثر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

وسیع سماجی تعلقات اور اعلیٰ علم و صوبہ جدار و علوم پر قسم کے لوگوں کے ساتھ مؤلف کے روابط سے جو وسیع، منطقی، نفسی تھی وہ اپنے معاشرہ کی زندگی کو سمجھنے اور ان کا بقا و مطالعہ کرنے ان کی زندگی میں سماج سے ملنے والے بڑی مددگار ثابت ہوئی۔ حقیقت میں، بقاء و ترقی کے لئے جو اس کے ذوق مشاہدات پر مبنی ہے۔
 علما و مصوفیائے سوانح کے علاوہ "ظہار ہزارہ" میں کچھ محفل و امتداد سے بڑھ کر اب عبدالرحیم خان خاناں کے لئے اور ان کی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مؤلف کے علاوہ اب عبدالرحیم خان خاناں کی زندگی سے ہم نگریت و تعلق ہے۔ تعلیمات میں جس کی میں

نظام تعلیم و ترقی تعلیم پر مبنی ہے جس سے تعلیمات میں ترقی و ترقی کے تعلیمی مسائل و مسائل جو ہندوستان میں علماء نے لکھیں ان تمام باتوں کی تعلیمات، ساتھ ہی ہندوستانی علماء و زمینداروں کے اسرار و دیگر اسلامی و اکریم سے علماء و مصوفیائے ہندوستان آج بھی لکھ رہے ہیں اور ان میں سے ہے

مختصر یہ کہ محمد عتیق شرف رحیمی کی یہ تالیف، عمدہ و سلی کی تالیف ہے جس میں ایک ایسا جامعہ و مختصر سے جسے
 نظر بند نہ ہو جائے جس سے نہ

محمد عتیق شرف رحیمی
 سرگودھا، پاکستان

قرار پاتی جہ ڈاکٹر نمبر ۱۸۵ شارب مصنف تاریخ صوفیہ گجرات کی تحقیق کے مطابق تاریخ پیدائش ۲۲ محرم ۹۱۰ھ ہے۔

شیخ نے سات سال کی عمر میں آٹھ ماکر کیا اور ۲۷ سال کی عمر میں علوم ظاہری و باطنی سے فارغ ہو کر تسلیم و تدریس میں مشغول ہو کر انھیں تمام سائنس اور ملک محمدیہ سے متعارف کرانے کا ایک مستحق فقیر بن گئے اور ان کا مقصد یہ ہے کہ فرقوں و مذہبات کا شیخ نے ۱۳۷۰ھ میں ۷۰ سال کی عمر میں ایک مدرسہ قائم کیا اور اس مدرسے میں وفات تک مصنف رہے۔

آغاؤں زندگی میں شیخ کا تعلق رہبر متاع صوفیہ وقت رہے اور انھوں نے متعدد علمی و ادبی خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت امام مدین ترقی دینہ کی یہ ویلی میں ان کی آخر خدمت تھی مگر کوا سیار کی خدمت کو بغیر کسی تشریح کی تھی مگر شیخ نے انھیں اپنا بیٹا بنا لیا اور انھیں شطاری سلسلہ کا یہ تلامذہ بنا دیا۔ شیخ نے جو کوشش کی ہے سائنس سلسلہ شطاریہ کے سب سے بڑے مبلغ تھے۔ انھوں نے ہندو مت کے مطابق تاریخ و جہیز مدین کی وفات بروز توار ۲۹ مفر ۹۹۰ھ میں ہوئی۔ انھوں نے یہ ہے کہ آئی آرٹ میں حد حجت الفریضہ سے آگے نہ گئے۔ ان کی تاریخ وفات ملتی ہے خزانہ الاسعیر میں بھی ہے تاریخ وفات وہی ہے اور مندرجہ ذیل شعریہ تاریخ وفات نکالی ہے۔

یہ وہاں سال حجت الشاہ صاحب حق سنی حیدر مدین

شیخ ویرالدین نے متعدد ہمدردوں پر شرف و خوشی سے ہیں ان کی تعانیات لکھا ۱۰۰۰ تک درج ہے۔
زیر دستہ شیخ ویرالدین نے مکتوبات پر تقریباً ۱۰۰۰ میں اس کے چند مکتوبات مختصر بیان کیے ہیں۔
اشرفیت اور طریقت ہے۔ شیخ کا کہنا ہے کہ شریعت پر یقین رکھتے ہیں جو ان کی یہ حد حجت ہے۔
اندر حجت ہے۔

۱۔ تالیف سال ۱۰۰۰ء۔ جس حقیقت کا اشارہ ہے کہ وہ فخر میں مشغول ہو جائے تو اس کی تہذیبوں اور تقاضاں سے پاک ہو جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ان کے بارے میں جو بات ہے۔

۲۔ زیادتی اور تہذیب و حقیقت کا اشارہ ہے کہ وہ فخر میں مشغول ہو جائے تو اس کی تہذیبوں اور تقاضاں سے پاک ہو جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ان کے بارے میں جو بات ہے۔
۳۔ زیادتی اور تہذیب و حقیقت کا اشارہ ہے کہ وہ فخر میں مشغول ہو جائے تو اس کی تہذیبوں اور تقاضاں سے پاک ہو جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ان کے بارے میں جو بات ہے۔

بارے میں بتایا گیا کہ وہ لگاتار روزے رکھتا ہے اور نمازیں پڑھتا ہے تو شیخ نے کہا کہ وہ شخص اپنے باطن سے واقف نہیں ہے شیخ نے مزید کہا کہ حقیقت کے کچھ متلاشی اپنے باطن تک پہنچنے کے لیے اپنے ذہن و صلاحیت پر ہی قناعت کر جاتے ہیں اور ذکر و منکر کے ذریعہ اس کی اصلاح و درستگی کی کوشش نہیں کرتے چنانچہ وہ درجہ کمال تک پہنچنے میں ناکام رہ جاتے ہیں اور اسلئے وہ مومن کے کشف میں اعلیٰ مدارج تک پہنچنے سے محروم رہ جاتے ہیں

۱۱ عقل و دانش سے متعلق کتابیں ایمان کو مضبوط کرتی ہیں :- شیخ کا کہنا تھا کہ عقل و دانش سے متعلق کتابیں مثلاً شریعت موافق ایمان کو مضبوط کرتی ہیں لیکن ایک بار یہ نکتہ کے ایک شاگرد نے شیخ کو بتایا کہ ایسی کتابوں کے مطالعے نے اس کے دماغ میں شک و شبہ پیدا کر دیا تو شیخ نے بار بار اس سے تعاقب کیا کہ وہ مطالعہ کو ترک کر دے۔

۱۲ شطاری سلسلہ تصوف :- ایک بار شیخ نے کہا تھا کہ شطاری سلسلہ تصوف تمام صوفی سلسلوں میں سب سے زیادہ آسان و سب سے زیادہ سودمند ہے

۱۳ درجہ کمال حاصل کیے بغیر درویشی کو درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کا کام نہیں کرنا چاہیے :- شیخ کا مشورہ تھا کہ درجہ کمال حاصل ہے بغیر صوفی کو درس و تدریس اور وعظ و نصیحت میں مستغنی نہ ہونا چاہیے جس طرح سے عمار ملک کی دفاع و حفاظت کا نام سچا فوج سے حوالہ کر دیتے ہیں اور خود درس و تدریس میں مستغنی ہو جاتے ہیں اسی طرح سے حقیقت کے مقدس کو پتہ ہے کہ خدا کے ذکر و فکر میں ڈوب جاتے اور درس و تدریس کے کاموں کو ہلکے لیے سمجھ کر اس لیے درس و تدریس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اسلئے وہ مومن کے کشف میں ناکام پیدا ہوتے ہیں اور خدا سے ملنے والے اس قدر دور ہیں کہ وہ اس میں رہاؤں تک پیدا ہوتے ہیں۔

۱۴ شیخ کی ولایت کا اثر :- شیخ نے انکشاف کی مثال دیا ہزار ایک ہوا شناس انکی ولایت سے مستفید ہوتے ہیں اور ان کی رہنمائی میں آج کی قوموں کے راستے کے مختلف عملیہ کے درجہ کمال تک پہنچتے تھے۔

۱۵ شیخ علی نقی کا درجہ :- شیخ کی نظر میں شیخ علی نقی کا بڑا درجہ تھا ایک بار شیخ نے کہا کہ وہ انسان ہے جیسے یہ فرشتہ ہیں شیخ نے مزید کہا کہ شیخ علی نقی کے متعلق کے عقائد میں ان کی کوئی حیثیت نہیں جو کسی شیخ کے مطابق شیخ مستحق و حاکمیت میں درجہ کمال تک نہیں پہنچتے تھے کہ اپنی عبادت و ریاضت کے ذریعہ انہوں نے اپنے اندر کشف باطن کی صلاحیت پیدا کر لی تھی

محمد علی علیہ السلام

ڈاکٹر محمد فضل الرحمن بروہی

۶ ر و طبر ۱ ص ۲۰۰
مسلم ۴ ج ۲ ص ۲۰۰

علی گڑھ کے دیوبند کے مخطوطات

① انیسلمحققین

خط: نستعلیق و نستعلیق شکست، اوراق: ۹۲، سطریں: ۱۵، سائز: ۶۶ x ۱۰۱، کتاب: احمد علی سرکشت
۱۲۶۶-۱۲۹۰، لوح مطبوعہ و منقش، چند اوراق بجدول، یہ نیز در دو حواصت و غرو بخط شگرف، عبادت عربیہ خط نسخ (صیب
گنج زنجیر ۳۵، ۱۲۱، در یہ تصویر ۱-)

بجہ زحیرہ ۱۸۵۵ء ۲۲۱ رسد مصروف ۱۔
میں انھیں میرٹھ نام علی زاد لکڑی کا ایک مٹی ٹھیکہ تھا جس کا ذکر تو مصنف نے اپنے علامات میں کسی جگہ ہی نہ کیا
کو بیان کرتے ہوئے کیا ہے ورنہ بعد کے لکھنے والوں نے نئی حیات آتا اور کارناموں کو شمار کرتے وقت بنایا ہے کارکن طوین تھا
کی بہت سی کتاب بھی شامل ہے جو سائل و بہات انھوں سے متعلق ہے۔ اصل کتاب کی دریافت رقم اب جو روپ کی ہے سو سو
الروائی تفتیش و تیس کے ناموں کے دوران واقع ہوئی۔ سب کی تحصیل سمتہ لڑائی کے شخص نے مقدمے میں گواہی دے کر کہہ دیا ہے
میں نہیں سمجھا وہ اب بھی تھانہ کو تھانہ کہتے ہوئے، لگایا ہے

نامہ کتاب : اس طرز کے نام کو حنفی تعریف و معفوت کے دلیلیں بھی ملتے ہیں ایسے عارفان جو حضرت
خواجہ سید ابوریذ رحمہ اللہ سے ملتے ہیں ان کی طرف صوبہ ہے یا نہیں العالمین جو حضرت امام حسینؑ ۱۱۵ھ کی ہے یا ایسے عالمین
یونان میں الحقیقین کا نام نہیں ہے تعریف کی کتابیں ہیں عاتق صادق کی کتاب میں تعریف نامک ہوتی ہے ورنہ کوچہ کردی کہہ دو کہیں
دیکھتے ہے درکار بھی ہے جبکہ متضاد حلقہ پیکار و مختلف مذاہب سے گذر کر عشق حقیقی کی شرب آب سے متوال ہونے سے تری
کا دورہ ہر نفس ہر جانا ہے اس لیے لاشعری کے متواضع کا یہ نام نیا نہیں ہے حضرت سعدی شیرازی نے تب جبکہ لکھی تھے کہ یہ

حلقہ ایک ایک دو ایک صدی کے بعد نہیں ابھرتے بلکہ یہ بھی اسی ترقی پر تسلسل کی گزریں ہیں جو مروجہ کاسٹ کی نسبت
 نابالک سے ہی انسانی زندگی کے مختلف میدانوں میں شروع ہو گئیں تھیں۔ اس طرح صوفیائے کرام اپنے سلسلہ حضرت صدیق
 اکبر اور حضرت علیؓ میں تک ملتے ہیں۔ دراصل ان میں بھی وہی عمل و عمل مشترک ہے جس سے ہم بھی نہ رہا۔
 اس ناطق کامل سدا کا ناطق غریبہ جو انسانی زندگی کے ہر معاملے میں ظہور یہ ہو رہا ہے چاہے عقائد پر یا یزیدی ہو۔
 بعد ہی در خدمت مژری کے حالات ہوں۔ ہندوستان کے صوفیائے کرام نے ہندوستان کے کمال کو بھی (عاجہ ابھی)
 چھائی لڑا ہے دین کی انعت کا کام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں کے مسلمان ہندوؤں کا پورا پورا نہ تو ان کا روح و
 کے لیے لاجپور تو کعب نہیں کہ پور ہندوستان معلقہ گوشہ سدھ دیا ہوتا تو یہ بات سب تصور کے منتہی نہیں ہی جاتی
 ہے لیکن اس میں سے اکثر ہندوستان میں اپنے مال کا رے سے خبر ہے۔ مطلق کے دور میں تعلیم کے فوہ بعد میں کے ہندو
 میں رہا کرتی وہ عیش پرستی کے یہ نت نئی تدبیریں ڈھونڈ رہے تھے۔ الا ماشاء اللہ در انھوں نے سر کی تار کی عقل کا استعمال
 بھی کیا اور کامیاب بھی رہے۔ ظاہر ہے کہ صوفیائے کرام نے اپنا طریقہ نہیں بدلا اور علما ان سے علمی و تحقیقی اور اپنے نفس و
 خلد پرستی و خداتری کے ذریعہ عوام میں فوہ و فوہ کو ششیں کیں۔

یہ حالات تھے جن سے ہندوستان کا صوفی گزیر رخ تھا خصوصاً جو مجمع الشرب صوفی تھے انھوں نے حالات سے
 سمجھو تو نہیں کیا مگر غریب کی طور پر ان سے موت نظر ہی نہیں آ سکتے تھے۔ یہ کتاب انیس لمحفیقین نہیں مقامی حالات کا عکس
 اور مسلمانانہ معاشرے کے چند در چند مہلوؤں کا تذکرہ ہے اس کے ساتھ ساتھ مسلمان حوامی و عوامی حالات میں گزرتا
 تھے اس کی عازری بھی کرتے تھے۔ مختصر ان حالات سے متعلق جو اندرون کی کتاب بطور شروع ہوتے ہیں ان کا ذکر آپ کے گوشہ کر سکتے
 معجس صوفیاء :- حال حال ملک کی سلسلہ شعیب جو تیرہ گزیر و دھوس و کافور ماری تھیں ہم صوبہ
 کے شاہدوں سے بھی آتی ہیں۔ عوام کا جو معروف ہوتا تھا وہ ان جیسی ذات والا صفات سے نبوض و برکات حاصل کرے کی
 جو کہ شعیب نام میں آتی جاتی تھیں۔ روداد کی بات تھی تو ان کی بھی بات ہو سکتی ہے۔ آدھو دھو امی شاہ مدھ سید
 لطف اللہ سے جیت تھے در شاہ مدھ کا کہ مد سید محمد کا یہ تھے اور انھوں نے اپنے یہ بزرگ و سید محمد سے فہم و علم
 فیض اور خلافت حاصل کی۔ انیس الحقیقین کے مطابق آزاد پھر مدھ تہ لٹھا ہے اس بہت صحت کی جب ان کا
 نوے سال کی ہوئی تھی پھر جس شاہ مدھ جیسا تعلیم و تربیت میں اس طرح جلوہ فرما ہوتے کہ سب معین و مددگار ہوتے
 و وارفتہ نہ دیتے تھے۔ ان کی کیفیت اتفاق نہ تھی بلکہ ان کا لباس کا یہ کلمہ اور استوار رنگ تھا شاہ مدھ کی سخن دس مثنوی
 بیان کی گئیں پھر دس مطالب میں سکون و اطمینان کچھ اس طرح کا ہوتا کہ شر کا آثار سے بے نیاز نہیں رہ سکتے تھے بلکہ

[illegible]

مذہب و ملت

[illegible][illegible]

یہ سید محمد بن احمد حضرت خواجہ سرگم میرٹھی کے فرزند ہیں۔ یہ خواجہ پیر محمد صاحب جو اس وقت بمبائی میں تھے
ان کے یہ فرزند تھے۔ یہ سید محمد بن احمد صاحب جو اس وقت بمبائی میں تھے۔ یہ خواجہ پیر محمد صاحب جو اس وقت بمبائی میں تھے۔

درم بر موه و بزرگ : جمیع رحمت خداوند را بخود رسیده حضرت محمد صلی الله علیه و آله

تخلیف فرزند ارادت پرور به سید محمد بنجد از فرزندان محسن و زاریار است.

نصف درگاه و در عهد سبزوئی بود و در عهد قاجار و در عهد پهلوی و در عهد

صابت تشریح و تفسیر:

[illegible]

میر یوسف خیر معرکال رحم معرفت استیدہ رفیق
 کرد در وحدت شہود رقم سوز تارہ بفکر علیق
 زرق دین و از لایم آمد لود نبات حق زبے رفیق
 بست یں عشق السین الحق یاد کار سے رفیقا تد رفیق
 سال تا یف این کتاب فرد ثقت شیعہ بر س رفیق

سنائی کے رفیق کے بارے میں ۶۰ ملاحظہ ہے میں اس وقت تک کہ بتے نہ میں ہندو کے میں قرہ میں ہے میر
 وہ لکھتے ہیں: "یہ کتاب از اذاع انکات من لائل ثبات نام کرد لموہ ۵
 یں نسرہ ذاع انکات و راستہ نام و نوز نایات و حدیث ست نام
 یوسف کو پیر محبت میر ۱۱۱۱ در لف و صدر شعب و دریم انکات نام
 اس قطع کے بعد تا یف کتب کا مقدمہ لکھتے ہوئے رقم طریبات کہ

ذریعہ مقبول اس آیت کو کہ در رد مذہب طائفہ موجودیہ است تا رہن مصوری اسلہ اقام ایہ

کتاب مستطاب بر آفر دم جی الاسلام ۱۱۱۱

کتاب کو ایک مقدمہ چار اصل اور چارے یہ مضمون کے مرتب کی ہے یہ اصل پندرہ کے ذیلی عنوان کا درجہ کیا ہے
 وضاحت ہوگا: نصف سے عنوان کو تو تم کرتے وقت کچھ درجی اسرار سے جملہ کے یہاں سے نفس معنوی کی نوعیت کا نہ رہا ہوگا
 (۱) مقدمہ: در بیان بعض امور کے واسطے آں ضروری است۔

(۲) اصل اول: در بیان مذہب طائفہ موجودیہ کہ وجود ملکی را با و واجب تعالیٰ ملکی انتہی کرنا امیدہ قائل

بوحدة وجود شدہ اند۔

(۳) اصل دوم: در بیان آیات و احادیث و اقوال بعض صحابہ و اقوال مشائخ کطائفہ موجودیہ مبیت

حق سمانہ بافقہ لغت بڑی نعمت کی گرد نہ ۱۱۱۱ عنوان کے ذیلی یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ کہیں رب بانی کا کہ
 کہے لوگوں نے نہیں لی یہ جو اصول اول نہیں مل سکتی۔

(۴) اصل سوئم: در بیان مذہب طائفہ شہودیہ کہ وجود ممکن را امتناعی حقیقی ذات و جب تعالیٰ می رند

وی و نیزہ وہ عالم حقیقی نہ صبح مدعی کہ مادہ و من و زمان را می خواہم دیگر جملہ مطبق علم اہم بود

انواع امور وہ وہ وحدت شہود کہ عبارت از حدیث احوال ست نہ محال ذات ماندہ مستعارہ در نور کتاب قائل اند

در خصوص این باب و بیست و نه فصلی که در این باب است و در این باب است

مجلس شورای ملی

[illegible]

میں نے اس کے لئے ایک نیا مکان بنوا دیا۔

۱۰۰

$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$

$\frac{1}{n} \sum_{i=1}^n x_i = \bar{x}$

— 100 —

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

Journal of Management Inquiry 18(6)

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

— — — — —

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

مجلس شورای ملی - تهران - ۱۳۳۵

... ..

— 4 —

1990

... ..

سید محمد علی حسینی

Journal of Management Studies, 19(6), 701-718.

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

Handwritten: 1890

میں جو ستم طاعنی کی گئی ہے اس کا ذکر وہ بہت فروری ہے مدی اہم کتابوں کی جلد ساری میں لال احتیاط برتا چاہیے مگر
 بہتر وہ یہ کہ معصوم سے افسانے کے طور پر یہ مسودہ سے تبصیر کے وقت چھوٹ گئی ہیں حاشیے پر لکھا ہے جلد ساری
 کے وقت احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے وہ قابل غور کی بدگفت گئی ہے جو فی الحال مشکل نام ٹیپس قلم و غور سے
 حدائق نقادانہ تسلیم میر عادت پڑھ سکتی تھیں کہ ہے رہا ہے نیز یہ کہ یہ دو مختلف اشعار کے خطبات سے ہے بعد
 ان تبدیلیاں کے موقوف ہا ذرا دیکھ کیسے سمجھ میں آجائے۔

بعض عداوتیں :- میں نے اب میں مختلف نقوش کے ساتھ کیے ہیں یہ وحدت و وحدی و وحدی و وحدت
 شہودی کیے ہیں اس وقت مصلحت کی ترتیب و ترتیب قرآن وحدیت درویشی میں درمناج کے قول مہدی ت
 سے مدد سے لکھی ہے جب چند یہ عداوتیں ہیں :- "میان بیت و نفس و قلب و بین عقل و جہ نمین قلب و قلب و قلب
 حقیقت ابلان و فیرو۔

بعض صوفیانہ مصلحت کی ترتیب میں لکھی ہیں اور ان ترتیبات میں بڑا دل دیر و موزون نفاذ اختیار
 کیا گیا ہے آپ کے لائحہ کے لیے بند یہ ہیں۔

۱) یاد دکرود :- عبرت است از ذکر زبان و دود
 ۲) بعض گشت :- آرا گویند کہ ذکر مرگاہ ذکر طریقہ را عقب آن گوید۔

"الحی است مقصود و جہ و معبود"

۳) نگاہ و وقت :- عبرت است از مراقبت و مہ نعت خواطر
 ۴) یاد و دلالت :- عبرت است از دردم معبود و حق سمی نہ بر سبیل ذوق ۔
 ۵) ہوش و دردم :- بنفس ۔ خود شود با حضور باشد بر مصلحت ۔

ہاں جی تو میر کے لئے وحدت جو جہ بہ والدین حق نہ لائقوں نقل کیا ہے مگر وہ مفرد و مطلق نظر نہ
 خلوت در انجمن و خوف رمانی و خوف مددی و خوف نفس کی مصلحت کی ترتیب و ترتیب کی ہے ۔ "میں میر
 خالصہ :- میں کتاب کے امیر میں لکھتے ہیں حد نام اللہ آئی حد لیر مرہ اللہ حد ۔ حد ۔ حد ۔

بھی نہ لکھا ہے یا نہیں ؟

دیکھا آپ نے ؟ نام دقیق اور دقیق مشور کے بعد میں تو ان کے علم و فضل کے ظہور تھا جی وحدت و مصلحت
 جہن برتا چاہتے ہیں اور وحدت کا جہن اسی وقت و وحدت لکھتے ہیں۔

پرفیورنگ میڈیکل کالج ایڈینبراہ

مدرسہ اسلامیہ
مسلم یونیورسٹی میگزین

ذیہ جلالی کے چار اہم منطوطات

تشوہق السالکین

یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔

یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔

یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔
یہ سورتیں ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔

یہ طائفہ بیٹھ اپنے قرۃ کو حضرت امیر المؤمنین سے نسبت دیتے ہیں۔ اس طائفہ کو طائفہ القنویہ کہتے ہیں علامہ علی علیہ الرحمہ شرح توحید کثافت میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت سے متواتر منقول ہے۔ فقہ سید در ابدال ہونے ہیں چہار طائفہ سے ابدال آنحضرت کی خدمت میں آداب ملوک و دیانت و طائفہ مذکورہ مذکورہ سیکھنے سے تھے اور وہی کتاب میں ذکر ہے نصیحت امیر علیہ السلام میں۔ اوصوں نے عم و زید و عیسیٰ و کوشہ کی قرب و دیار میں قدم رکھا کیا تھا اور لوگوں میں پھیلا یا تھا کہ خداوند متعال ان کی خدمت و بندگی فرماتے تھے صلیب کشی، بیزید سہمی اس بات نامور کرتے تھے کہ حضرت امام محمد صادق علیہ السلام کے گھر میں سقہ تھے و شیخ معروف برقی قدس سرہ الدین شیعہ خالص حضرت امام رضا علیہ السلام کے تاجات میں تھے اشراف قرطبہ کا عقاد مستقر یکتا اور دیگرہ حنفیہ علامہ علی۔

علامہ علی کتاب منبع اللغات میں جس جگہ حضرت امیر علیہ السلام کی خلافت کا ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ علم طائفت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منسوب ہے اور تمام موصوفی اپنے قرۃ کو آنحضرت سے نسبت دیتے ہیں جس کی یہ تفصیل ہے۔ کہ شیخ ابن ابی جہر السامانی علیہ الرحمہ جو کہ بزرگوار علامہ شیعہ سے ہیں کتاب بھی المرأة میں روایت کرتے ہیں حضرت رسالت پناہ سے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کچھ کو مخرج کے واسطے لگے۔ جب میں بہشت میں داخل ہوا دیکھا میں نے وسط بہشت میں ایک قدر جو کہ ایک خانہ یا قوت ریح تھا۔ جبریل نے اس کو کھولا اور میں اس میں داخل ہوا اس میں ایک خانہ سرے کا دیکھا پس میں اس میں داخل ہوا دیکھا اس گھر میں ایک صندوق حور نور تھا۔ اس میں نقل حور و لا یزیتا پڑھا میں نے اسے جبریل لیا پڑ ہے یہ صندوق اس میں لیا ہے پس جبریل نے خواب دیا یا صبیحہ امہ کی میں نے حور ہے جو کسی کو عطا نہیں ہوتا ہے سوائے اس کے جو اس کا صبیحہ ہو۔ میں کہا میں نے کھو واس میرے واسطے جبریل نے فرمایا کہ میں نے ختم ہوں خدا سے مانگے تاکہ وہ مجھ کو اذن کھائے کا دے۔ میں نے سوال کیا جب خداوندی سے دعا کی کہ اے جبریل حور اس کو میں جبریل لے کھولا دیکھا میں نے وہی میں فقہ اور مرقہ کو۔ میں دھمکیاں میں نے کہ اے میرے میرے وادان۔ یا پیر ہے یا جب غنی سے دعا کی کہ اے محمد ان دو چیزوں کو میں سے تیرے اور تیری اُمت کے واسطے اختیار ہے جملہ ان کو میرے پیدا کیا تھا اور یہ دونوں چیزیں کسی کو نہیں دیتا جو جس کو دوست نہیں رکھتا ہوں اور ان دونوں چیزوں سے عذر کسی کو نہیں رکھتا حور آنحضرت سے ان دونوں چیزوں پر برہم و دینا اور متوجہ تمام اداواں ہوتے جب حراج سے واپس ہوئے اسی فقرہ اور فقرہ کو طم خدا جناب امیر علیہ السلام نے اسی پر اس قدر بوجہ نکالے فرماتے تھے کہ یہ دیکھا ہوں اور سینے سے شرم آتی ہے اس قدر بوجہ لگے ہیں۔ اس حراج جو اب امیر المؤمنین نے صاحب مسعود کو پہنایا اور اسی طرح ہر امام نے ہیں رہنما صاحب الامام علیہ السلام کے پاس۔ یہی وہ فقرہ قدس و غیرہ کلمات انبیاء بھی انکو بھی

جس کو کہ چاندنی کی عبادت و برہمت کہتے ہیں اور ان کا یہ خیال غلط ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منظور ہے کہ
 ابوذر جو شخص میری مسجد کے صحن میں ایک مار پیٹے وہ ہزار غاروں کے برابر ہوگی ورنہ اس سے فضل وہ فائدہ ہے کہ
 اپنے گھر میں اس جگہ بڑھی جائے جہاں اس کو کوئی نہ دیکھے سوائے خدا کے اور یہ دینت نصیبت خالقہ پر دل ہیں
 مستند اور لیکن (مصدقہ الامم علیہ السلام) میں صنف رس (تشریف سالکین) کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے اور یہ الامم
 عبادت جلد برہمت ہے غلط ہے۔ بدعت یہ تریف نہیں۔ اسی دینت نصیبت اور میں برہمت ہیں محدث ہیں اس بعد
 رحمت اللہ کی حدیث جو کہ عددۃ اندامی یا حضرت رسول خدا سے نقل کی ہے۔ آہستہ سے دیا جو شخص چالیس
 صبح خدا سے تلافی کی عبادت خواص کے ساتھ کرے جسے ملک کے اس کے دس سے س کی زبان پر جاری ہوں ورنہ
 الیہ الامم خالقہ میں بھی یہی ذکر ہے ورنہ کفر و یاس نہ کافی شیخ کلینی میں اس کا تفصیلی ذکر ہے
 اور ایک اعتقاد میں ان کا یہ ہے کہ یہ گروہ ذکر بند کرتے ہیں اور بھی ذکر سنتے ہیں اور یہ خدا و حرم ہے یہ بھی
 غلط ہے کیونکہ اگر صرف ذکر بند سے خلق کو نجات دہندے تو وہ عین عبادت ہے جبکہ بت پرانہ الامم یا مصنف شیخ
 صدوق میں نقل ہے کہ ذکر میں تعدد و ذکر کی قطع کا گناہوں سے پاک ہوگا۔ اور کتاب بنی النبیؐ الفقیہ میں نقل ہے کہ ایک
 شخص حدیث امام زریں الدینی میں آیا اور اسوں کا کہ خوش آؤ نہ زندگی کا خریدنا دوس کی آؤ نہ کی وجہ سے جائز ہے
 یا نہیں حضرت نے فرمایا کچھ ڈر نہیں ہے اگر تو اس کو خریدے پس بہشت کو یاد کر فانیم و تدریج السلام۔

شخص احقر ان رب سیدہ ادا امام صاحب غفرلہ بادی اثر سے اپنی تالیف مصباح النظم و ایضاً اسم میں
 کہ جسکی تعظیم صاحب روضہ شریعت نجد العرف۔ یہ حضرت مولانا سید غفرلہ صاحب قبلہ سے فرمائی ہے) وقد شہد امامیہ
 انما اعتد بہ اتہ میں ارقام نہ یہ ہے کہ فرقہ امامیہ کو باہر سے الہ برمان اور الہ ہند و غیرہ سے تصوف کے لیے
 نے کی حاجت نہ تھی۔ ان کا مذہب ہی روحانی پہلو رکھتا تھا۔ ان کے اماموں کی تعلیمات ہی جان تصوف تھی ہی
 کہ مذہب امامیہ میں روحانیت کی کوئی کمی نہ تھی تو اس فرقہ کا اپنی حالت موجودہ پر قائل رہنا فطری امر تھا عوام کی ایک
 تعداد بھی ہے تو یہ سمجھتے ہیں کہ وہب امامیہ تصوف سے بے تعلقی رکھتا ہے۔ مذہب امامیہ میں بھی تصوف ہے۔ مگر یہ تصوف
 ہے جو عین قرآن و حدیث و تعبیر و معصومین ہے۔ ایسا تصوف ہے کہ اس سے باہر کروئے زمین پر کوئی دوسرا تصوف نہیں
 نہیں سکتا (ص ۲۱۹) مصباح النظم و ایضاً البیہرہ یا قلم کی دانستہ میں جہنم تصوف پر ہی خدا اور رسول و انجہ
 ظاہر میں صلوات اللہ علیہم اجمعین کی ہے

تقسیم و ترتیب کتاب :-

خود کو بھیجی ہے اور مجھے ملتا ہے کہ وہاں مقرر ہو گیا ہے

[illegible]

حضورِ دلش فکروں میں طبعِ صمدی، ذہنی بھی نہ مرنے سے وہ اس حق تعالیٰ سے متعلق متعب و پریشان نہ
ہوتے تھے۔ یہ وہ دورِ عیش و شہوات کا دور نہ تھا، بلکہ اس دور میں وہ اپنے لیے ایک نیا عالم
بنا رکھا تھا، ایک اور عرصہ تھا یہ۔

[illegible]

مصادر ومراجع :-

جبریل بھی جب رکنوں میں ثابت ہوا۔ مصنفین و مصنفات سے سند ۱۵۱ء تک ہے۔ ۱۰۹۱ء

۱۰۔ یہ خد فرماتے ہیں اُمّی فہرمت حسب ذیل ہے۔

• شکر الایمان و سلام محمد و آلهی علیہ السلام • کافی • شیخ محمد تقی حائری • احسن ما یوفیه •
• علی بن حسین بن موسی بن ابی حمزہ طبرستانی • مستخرج طوسی • شیخ محمد بن ابی القاسم • محمد بن
ابن ابی حمزہ طبرستانی • سلام الایمان • بهر من علی بن حسین بن محمد بن ابی حمزہ طبرستانی • شیخ

کنفی • مصباح کفعمی :- اجنت اوقیہ و مت الباقیہ وقت بہ مصباح کفعمی • سید ابن طاووس :-
 سید رضی الدین علی بن طاووس مصنف صحیح الدعوات و زیال الاسبوع و اقبال و لہوف وغیرہ • علامہ حلی :-
 مصنف شرح تجرید المحکمات بمکلف المراد و منہاج کرامت وغیرہ • شیخ طبرسی :- شیخ محمد بن ابی الدین ابی نصر طبرسی
 مصنف مکارم الاطلاق وغیرہ • شیخ مقید :- مصنف کتاب مجالس وغیرہ • سید ابن باقی :- مصنف
 کتاب اختیار وغیرہ • دیلمی :- مصنف احکام الدین • سید ابن طاووس :- کتاب اللعاب لکے وغیرہ
 • شیخ طوسی :- جوہر محمد بن الحسن بن علی الموسی مصنف مصباح التہجد و کتاب ماس وغیرہ • عسکری :-
 الداعی :- مصنف بیان سائکین محمد بن عبد علی مدنی • محمد بن ہارون :- در معرفۃ الدعوات • علی بن
 اخبار الرضا • محمد بن علی بن الحسن معروف :- شیخ صدوق • فقہ الرضا • ابن ادریس :- محمد بن احمد بن
 ادریس المحلی فخر الدین ابو عبد اللہ البہلی مصنف کتاب السنن محمد بن محمد بن الفاضل و محققین الشیخ الموسی -
 • شیخ شہید علیہ الرحمۃ • شیخ ابن فہر :- شیخ احمد بن محمد بن عبد علی جمال لساکنین - مصنف
 عمدة الداعی • مہج الدعوات • شیخ تلکسری • مصنف مجروش الدعوات • کشف الغمۃ
 الثانی لغز موفت النعم مصنف علی بن حسن بن ابی فتح زاری • امالی • شیخ طوسی • ثواب الاعمال
 • محاسن • قطب راوندی • شیخ سعید بن ہبہ الدین الحسن المعروف بالقطب الراوندی -
 مذکورہ مصادر و مراجع تمام تر سلوک و عرفان حق تعالی و تقویٰ حق تعالی میں اور اس عقیدہ
 سے کتاب متباس المصاحح ان اور او وظائف اور اذکار ہی کا یکہ در خواہ ہے کہ جن پر عارفین و سائکین حق
 تعالیٰ عامل ہوتے ہیں۔

عزیزوں کے لئے سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ (درائق ۵۰۰ الف و ب)۔ شیخ ملا علی قاسم علی کی من مقررہ سے متعلق تھے کہ ملا علیہ کے وارث میں جیسا کہ وضع طور پر یہ بات ایک حدیث میں آئی ہے لیکن وہ ملا کو دو طبقوں میں تقسیم کرتے ہیں یعنی ملا آخرت اور ملا دیا۔ و فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ملا آخرت کے سلسلہ میں ہے۔ (الف)۔ یہاں بات قابل ذکر ہے کہ وہ صوفیوں کو بھی ملا آخرت کے طبقے میں شمار کرتے ہیں۔ مزید برآں ملا کے مختلف طبقوں کے سلسلہ میں یہ جو بحث ہے اس سے سیاسی مکرزوں کے ساتھ ایک دوسرے کے دلچسپ چلو چری روشنی پڑتی ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ وہ ملا جو مکرر باتوں، لوگ کی صحبت اختیار کرتے ہیں اور ان سے تعلق رکھتے ہیں، ملا دنیا کا ہی ایک حصہ ہیں۔ (درقائق ۵۰۰ الف)۔ اس حوالہ پر پیشینہ صوفی کی روح یہ سیاسی مکرزوں کے ساتھ تعلق رکھنے کے حامی نہیں۔

یہاں جیسا کہ اوپر ذکر ہو کر آپ کم زور دو بار شاہی دربار میں تشریف لے گئے تھے۔ دربار آیت ابرار سے ملاقات کی نفی حب وہ آئیے، اس تھا نیلور واصل کے ساتھ یہاں تھوڑے روزوں میں آئیے کھینچا۔ دربار میں ایک نفاذ ملا ہے۔ مزید برآں اپنی کتاب "مرآۃ السیاح" میں غلہ بدستان میں غر مغرور جامد دی وصیت فرماتے ہوئے اپنے خیال ہی پر کیا ہے کہ یہ ایسے حالات میں جو فقہاء کے دیرین قلعہ فید میں حصار، دہلہ کو اس میں اجتہاد کا مقصد ہے اپنے جی اس سے گاہا نظر آیا اسی۔ رہیں یہ ہے جیسا کہ بریک دور حکومت میں جو مشہور محضر مولانا علی میں درج ہے کہ میرے خیال میں اس وقت میں تھا نفی کی شکل۔ جو سکتی ہے شیخ ملا سے یہ کہ میں یہ کہا جائے کہ ملا کے مخالف ہیں جو انہماک کا غلبہ تھا یہاں کی رائے تھے۔ دور دور کے کاروبار کا ایک حصہ میں گئے تھے۔ جمہوری اور قیامت اور ان کے کرنے کے لئے نہ بہت سے توفیق کا فائدہ ہے یہ بتا کر ظاہر کیا کرتے تھے۔ آپ عقول مفاد یہ باعوان کے مفاد میں فکر ان کے ملاقات کے مخالف ہیں تھے۔ یہ بات جو دو نشین ہے کہ گئے میں کریم ست ورس کے نمایاں دور کے سلسلہ میں پیشینہ صوفی کے رویہ میں یہ تبدیلی رہا جو تھی اور وہ سلسلہ بڑھتی۔ یادہ سمجھتی ہے کارمد نہیں تھے جتنی سمجھتی ہے قدم صوفیائے تھے۔

جہاں تک تصوف کے مبادی صوفیوں کے سلسلہ میں شیخ ملا کے خیالات کا تعلق ہے تو جیسا کہ رشاد علی سے پتہ چلتا ہے اپنے محفل محبت میں انہر و فکر نفاسی اور عمارت کو محض رعنا اسی دو سید حق کا زبردست ہے پر زور دیا ہے۔ (درقائق ۵۰۰ الف و ب)

ملا ان کے رسالے کی روشنی میں شیخ ملا کے خیالات کے تفصیلی مطالعے کے لئے صاحب جو ہر مقالہ حوالہ "ادبی تاریخ ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا

۱۔ صوفیوں کی معمولی کے تیسہ سو دو سو کے اندر۔ ورنہ وہ لوگ جو حدیث یا دوسرے پہلو پر مستقل ہو
 یا مشغول رکھے گئے تھے مختلف دینی تحریروں میں اور فقہاء ۱۳۱۳ھ - ۱۰۷۵ھ کے عہد میں ہو کر
 دنیا بندی کرنے والے صحیح معنوں میں صوفی تھے۔ تیسہ سو تھوڑے۔ صوفیوں کا یہ حدیث اور مختلف دینی مسائل پر
 دل سے وریات، امت کے لیے کی گئی تھیں جو کہ بعض عقائد جو مختلف فرقوں میں نہیں مل سکتے۔ یہ وہ فرقہ صوفیوں کا رہا ہے
 جو کہ اسے خیاں میں ہی کر دے خدا کا محبوب اور اس کا مقرب کر دے۔ صوفیوں کا حدیث میں تحقیق سے علم ہوتا ہے۔
 تیسہ سو تھوڑے مختلف عقائد صوفیوں اور عوام الناس کا اندازہ کیا ہے۔ ورنہ عقیدے صوفیوں و سنی عقیدے دیگر فرقوں میں
 ملے۔ ۱۔ رقی ۲۸۰ الف ۱۔ کتاب کے طور پر تیسہ سو تھوڑے۔ انتہوں اور فیصلہ سے امت میں ہوا
 جو امت میں ایک طے میں تقسیم ہے ۵۰ عرب جو صوفیوں سے امت میں لکھے ہیں۔ ان کی تہذیب سے اس طور پر کہ اس سے
 یہ وہ عرب ہیں جس کا عقیدہ صرف حدیث سے ورنہ اس میں کسی حد تک سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ وہ عربی تہذیب سے یہ کہ
 وہ عربی تہذیب جو یہ خدا کے متعلق اس گوسا کے ہیں۔ رقی ۱۰۰۔ ۱۔ اس سے یہ عربی تہذیب سے ہے۔
 تیسہ سو تھوڑے مختلف عقائد صوفیوں میں ہیں۔ انتہوں اور فیصلہ سے ۱۰۰۔ ۱۔ اس سے یہ عربی تہذیب سے ہے۔
 یہ تہذیب ہے۔ یہ تہذیب ہے۔ یہ تہذیب ہے۔ یہ تہذیب ہے۔ یہ تہذیب ہے۔ یہ تہذیب ہے۔ یہ تہذیب ہے۔ یہ تہذیب ہے۔
 صوفی تہذیب کے حوالے سے حدیث میں یہ تہذیب ہے۔ حدیث میں یہ تہذیب ہے۔ حدیث میں یہ تہذیب ہے۔ حدیث میں یہ تہذیب ہے۔
 حدیث میں یہ تہذیب ہے۔ حدیث میں یہ تہذیب ہے۔ حدیث میں یہ تہذیب ہے۔ حدیث میں یہ تہذیب ہے۔ حدیث میں یہ تہذیب ہے۔

ترجمہ و تفسیر
 از مولانا محمد علی محمد

کہ مرید پختہ ہے • مرید پرچک و میدانِ صفات • ملائقہٴ کمال سے ہوا فیض • درجہٴ باطنی کی نصیب • ہمدردی و
نہایت • ایسا صوفی ہے ایسا عارف • مرید و مرید • محقق و پختہ • خدایہ صفات و خدایہ کمال و خدایہ کمال •
مرید پرچک و مرید پختہ • مرید پرچک و مرید پختہ • مرید پرچک و مرید پختہ • مرید پرچک و مرید پختہ • مرید پرچک و مرید پختہ •

دوسرے رشتہ میں درج ذیل امور متعلقہ ہوتے ہیں:

بسم • ن • قلب مجازل • قلب تقنی • رون مجاز • رون تقنی • دلف • ساد • د • دلف •
 دلف • ہال • شق • وصل • بنف کال • صا صا خا • صا صا ز • صا صا نزل • صا صا جت • صا صا صا
 صا صا جقت • صا صا لرت • نام اسوت • ماد سوت • د • د • د •
 دیر سے شاد میں ذریٰ ذریٰ ذریٰ ذریٰ

[illegible]

دوبلے رتہ دیا۔ اسے فریاد ہو کہ یہ شہزاد تو قتل کیلئے ہی بنا کر نکلتا ہے۔
 ہوش و دم • اظہارِ قہر • سفر و محنت • صحت و رنج • بار بار • بارگاہِ شہادت • یادداشت
 • وقت و مکان • وقت و جگہ • وقت و قیاس • نفاق

کہیں جو ان قصبے میں تازہ معدنی پیراڈائٹ دستیاب ہوئے تھے وہیں پائیدار آب ہے

الفرق بين مجازية النص

تَرْجُومَةُ الْإِسْلَامِيِّينَ

بہو پاک مخطوط سلک السلوک اور دیگر نوادر

مجموعہ کی اور۔۔۔ اینٹوں کی کتاب میں ہے مخطوطات غنیہ بنوعزیز کے مدد سے جس کی فہرست
مذرحہ ذیل ہے۔ ۱۔ مخطوط درویش مصنف صیامی تارخ ۱۰۲۳ھ ۲۔ انشاء صیامی مصنف خیر شاہ محمد ۳۔ خفہ
الحی ۴۔ رسالہ حواہ عمدہ تارخ تصنیف ۱۲۸۹ھ تارخ نقاش ۱۳۱۲ھ ۵۔ رحمت اجابہ ۶۔ غمیں غاسس
مصنف عبداللہ انصاری ۷۔ مواب ردلیہ ۸۔ امیں الوافیں مصنف حبیب شاہ ۹۔ رسالہ فریں مصنف علی محمد
تارخ تصنیف ۱۰۲۹ھ تارخ نقاش ۱۰۲۳ھ ۱۰۔ مکتوبات حمزہ مصنف حمزہ یحییٰ میری ۱۱۔ مکتوبات یحییٰ میری
مصنف یحییٰ میری ۱۲۔ مباح احوال ۳۔ محب الدین مصنف حمزہ قلی تارخ تصنیف ۱۰۷۹ھ ۱۳۔ رحمت
تارخ تصنیف ۱۰۷۹ھ ۱۴۔ قول صوفیہ مصنف عبداللہ تارخ تصنیف ۱۱۰۴ھ ۱۵۔ حیات الوافیں ۱۶۔ کتاب سلک
السلوک مصنف صیامی تارخ ۱۰۷۹ھ ۱۷۔ رسالہ امیں مصنف عبداللہ ۱۸۔ مکتوبات صیامی تارخ ۱۹۔ مکتوبات
اساتذہ مخطوطوں میں جدید ایک ہم درویش مخطوط قلمی کتابیں ہیں رحمت بعد غمیں ماس میں بیان غمیں کتابیں
رحمت اور ان و حسن ان ۱۰۔ یہ میری نظر میں سب سے اہم رسالہ سلک السلوک ہے ۱۱۔ یہ ایک کتاب

۱۰۔ یہ ایک کتاب

۱۰۔ یہ ایک کتاب سے درویش مخطوطات غنیہ بنوعزیز کے مدد سے ہیں۔ اس کا حوالہ اور ملاحظہ ہے۔
ارمیاں سائر کی کتاب سے ۱۰۷۹ھ درویش مخطوط ہے دولت آبادی کا مد پر تحریر ہے اور تین سو سال پرانی تو یہ مخطوط سوتی ہے
خط تعلیق۔ مگر ہر جہ سے خط میں کچھ ہوا ہے۔ ترقیم موجود ہے۔ بواسطہ تصوف کی اصطلاح سلک میں تفسیر لیا ہے
اور یہ بات عام سلک رکھا ہے۔ ایک سو اکیس سو سو میں اس رسالہ کا مسلک کیا ہے۔ اور اس طرح اس مجموعہ کا
نام سلک السلوک رکھا ہے۔

ایک سو اکیس سو سو میں اس رسالہ کا مسلک کیا ہے۔ اور اس طرح اس مجموعہ کا
نام سلک السلوک رکھا ہے۔

در میان استغفر یا محبوب ملک سی و چہارم در میان فلسفہ رنج و راحت ملک سی و ہجہ در میان مراتب اسان در ۵۵ حد
 ملک سی و ہشتم در بیان فلسفہ صراست ملک سی و ہفتم در بیان رزق است ملک سی و ہفتم در بیان ظلم است لیکن
 ظلم پر ہنس خویش تہ کہ شد ملک سی و ہجہ در میان مدگی اسان و فلسفہ عبودیت ملک چہلم در بیان اتقاء ۔

ملک چہل و یکم در بیان فلسفہ یقین ۔ ملک چہل و دوم در بارہ اسباب و علل دنیا است ملک سی و پانچ
 در بارہ دنیا کہ برسد اقسام است جزوی بمومن دار و جزوی بمنافق و جزوی لکافز ملک چہل و چہارم در بارہ
 معاہدہ است یک تا بعضی روح باشد دوم تا بلبل گور سیوم تا قیامت ملک چہل و ہجہ در بارہ خوردن گوشت
 کہ از یاد اللہ غافل می کند ۔ ملک چہل و ہشتم در میان اطلاقی محبت کہ بر کسی درست آید کہ او را محبوب بیچ تمنا
 تبارد ملک چہل و نہم در میان باز آمدن از محصیت است ۔ ملک چہل و ہشتم در میان حق عبودیت و حق ربوبیت
 است ملک چہل و دہم در میان اجابت توبہ ۔ ملک پنجاہ در میان آن کہ ماعدہ و تعالیٰ باشند آن خوش است و خوشی
 کہ باغیر باشند آن غمناک است ۔

اسی طرح ۱۵۱ ملک بیان کیے ہیں بحر طریقت کے فوائد کے لیے ایک قابل قدر شرح ہے ۔ آخر میں آخری
 ملک یعنی ایک سو اکیا و نویں ملک کی تفصیل بطور نمونہ پیش کرتا ہوں جس کی برکت نص و قدم سے بقائے ملک
 ہے ان کے مناقب بیان کیے گئے ہیں ۔

بیان کیا ہے کہ مردان دین کے قدموں کی رکت سے لٹکے عالم ہے کہتے ہیں کہ تین سو انسان اللہ تعالیٰ
 کے دہ بجے ہیں کہ جن کے دل حضرت آدم کے دل میں اور ستر لوگ ایسے ہیں کہ جن کے دل حضرت نوح کے دل کی مانند ہیں
 یعنی از آفتاب روشن تر اور چالیس لوگ ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت ابراہیم کی طرح ہیں اور پانچ لوگ ایسے ہیں کہ
 کے دل حضرت جبریل کی طرح ہیں اور تین لوگ ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت میکائیل کی مانند ہیں اور ایک دل ایست
 کہ حضرت اسرافیل کے دل کی طرح ہے ۔ چونکہ ان میں سے ایک بہتر اور گریہ تر ہے حب اس میں سے کوئی ایک مرتا
 ہے تو اللہ تعالیٰ ان تین جسموں میں سے ایک کو اس کے درجہ پر پہنچا دیتا ہے اور اس کے بعد اگر تینوں میں سے کوئی ایک
 مرتا ہے تو پچیسے ملا کر یا انچوں میں سے ایک کو اس کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے ۔ اور اسی طرح پانچ سو مرتے کوئی ایک
 مرتے تو پچیسے ملا کر سو مرتے میں سے کسی ایک کو اس کے درجہ پر پہنچا دیتا ہے ۔ درسی طرح سات سو مرتے کوئی ایک مرتے تو
 پچیسے ملا کر چالیس سو مرتے میں سے ایک کو اس کے درجہ پر پہنچا دیتا ہے ۔ اور تین سو مرتے کوئی ایک مرتے تو
 پچیسے ملا کر سو مرتے میں سے ایک کو اس کے درجہ پر پہنچا دیتا ہے ۔ اور تین سو مرتے کوئی ایک مرتے تو

ذکر شعیب اعظمی

ماہنامہ اسلامیہ

عثمان نقشبندی کا رسالہ عشقیہ

رسالہ عشقیہ ایک کتبہ عشقہ کی مثنوی مسمیٰ عثمان عشقہ کی تصنیف ہے جو ۱۰۸۱ھ کے ساہرہ پور میں ۶۳۵ صفحات یعنی ۴۴ ورق پر مشتمل ہے اور استغلیق کا مثنوی مومنہ ہے چونکہ اس نسخہ کے تخریج اور اوراق مابین اس سے تشریح بسیار کے باوجود ترقیم کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ ہاں نسخہ کے بیشتر ورقوں پر ورق گزروں سے ورنہ کے مطالعہ سے اتنا اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ اس کے مصنف نے اس کی تصنیف ۱۰۸۱ھ میں کی ہوگی تخریج کی سطرین اس بات کی مظہر ہیں کہ مصنف عثمان پیدے غوث الشقیں کے حلیہ شجرہ جلال کے مرید ہوئے۔ ۱۰۸۱ھ میں وہ فیض آباد ہونے کے بعد عشقہ بند کی بیوی کی محنت میں آئی اور فقط ۱۰۸۱ھ کی قیل مدت میں لطف خاص سے مرتب ہوئے۔ اپنے ان پیر کو ہی کے، سہ میں لکھ ہے کہ ان کی تحریر و تکرار کا خط کرنے کے لیے حد یہ یاد رکھا رہی۔ سب سے آخر میں وہ حوالہ آتی ہاں سے نسبت مدت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے چنانچہ کہتے ہیں:

خادم القہر عثمانی نو کہ یہ چیں خوں خون نصف بست مل حک جہ و حق بر مہمین وفادار ماضی کا
لکرا انصیب ہمیشہ در دیر استمداد ز دہانہ وود والتاس دستگیری ربانی مددیں دریاں کو ۱۰۸۵ھ ورجوئی میں
اولت دنگ و لوئی میں سعادت اور مدد قدم و در سگنا میک و مکن کو ہر دہ بدادہ ہر وقت
چار حسب حال بست و لب مہر جہاں میں ارزی ۱۰۸۵ھ کیس کرامت سے حیرت انگیز نیست۔

مصنف رسالہ عشقہ کے حالات زندگی اور دیگر آثار کے سہ میں تفصیلات ہیں مثنوی میں ان کی تری عادت اور حرکت و مور و ان اشار کے نمونوں سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ عثمان عشقہ کی سلسلہ کے عقیدت مند اور سچے پیرو تھے اور اپنے متابع، مریدوں، و شاہیر عشقہ کی تعلیم کو ہی وقت تھے چہ چہ پی کی مدد سے حرکت کر رہے تھے:

در ضمیرم در حضور یہ نیست جو رسوای جہاں کا نیست

بہر نفع نفس جہاں سے نیست تیر حافی نیست کاں دلدار نیست

صوفیا اور خصوصاً نقشبندیہ سلسلہ کی تعلیمات و تربیت کا روشن جز ہوا اور عثمان ان سب پر غور کر کے پہلے اپنے آپ کو ان عنوانات کی تعبیر ساکبیت کرتے ہیں۔ وہ ستر میں مباحثات کے بعد چہ اند میں بسدہ اور خدا کی حقیقت بیان کرتے ہیں اور اپنا حال یوں لکھتے ہیں :

در طلب در بدر می رستم	دم بدم یہ یہ می گفتم
با گہاں فتح باب در کشاد	غیر او چہ بود رفت ایلا
و هوئی لغو در درو	افلا تبہ دون می گفتم
نخن اقرب الیہ شد یقین	ہست جل الوریہ لاشک ہیں
فا ذکر فی چو در ضمیر آمد	اذ کرک دم بدم تعین آمد
فیض قدسی رسیدہ در گاہ	کل تبی فتم وجہ الشد
مزدہ در ہر طرف شدہ ہا ہو	وعدہ لاشتریک الا ہو
دل از شوق بس کہ تید اشد	وعدہ لاشتریک گویا شد
بہ خود از نام او چنان شدہ ام	کہ عید گشتہ من نہاں شدہ ام
من نیم من نیم خدا حاضر	اولاً آخراً خدا ناظر
چون ز خود رستم و بعا دیم	ہر طرف سولہ لہتا دیم
نیت در مہر دو کونہ بر ایاد	لیس فی الدار غمیرہ دیار
با نفس غیب و ظاہر ش پیدا	در ظہور و لظون خداست خدا
ہست عثمان دوست دار بنی	دوست دار چہار یار بنی

عثمان فقر کے تبادلی ہیں : ان فقر کا پیر ناماں ہیں۔ فقر ہر شخص کو میسر نہیں یہ راہ سوک کا سرچشمہ ہے اعتبار ہے اور نفس الی حد دوست کا حصہ ہے۔ حضرت ابراہیم کو مال و دولت حضرت سلیمان کو ادب ثابت و حضرت یوسف کو حسن مکریمہ اور اس کی امت کو فقر۔ فقر نے تسیم ہار سے دکھ یا اور تسلیم نے توکل کا پیرہن اختیار کیا اور پھر بہترین عمل یعنی ذکر خدا کی توفیق دلائی۔ ذکر لا الہ الا اللہ کی حقیقت ہے جس سے دوزخ کی نگ حرام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عثمان ان تمام عبادت ریاضات اور متب کو روح در حیاں کرتے ہیں قرآنی آیات سے اسے مستعد کرتے ہیں اور دیت سے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ مشائخ کے اقوال و زرگوں کی حکایات سے مسائل و

میں محسوس ہو رہی تھی۔ رحمت پر ہم تھے مصلحتوں کی ترانے سے۔ بقیہ کے بندوں میں سے ایک اور سے
 اور بار بار پہننے کو سیدنا بیت المقدس نہ تھا۔ حق کی یہ تھی کہ یہی خدا سے سرور و کرامت کی
 مہر پر یہ خطا جس کو کہتے ہیں کہ کسی کو نہ سوز۔ اور وہ ایک عجیب و غریب صورت تھی۔ یہ
 وہ کہ جو درخت، حق پرست ہے :

پہلے یہ کہ وہ درخت، قد و عظمت اور محسوسات میں سے ہی نہیں ہے بلکہ ان کے
 ہے۔ اس وقت یہ بھی بڑی محبت و بے شک ہے۔ ان کے وجود کے سرور کے لئے خدا کا کریم ہے
 یہی حمد اور کمال ہے جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے
 شوق و پرواہ سے دور ہے۔ ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے
 شوق و پرواہ سے دور ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے
 شوق و پرواہ سے دور ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے
 شوق و پرواہ سے دور ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے

دراود کا میل در نظر ہے	کہ در ردائی جو حضور
گشت رجوع غفلت جیشہ	بگوش و بگوش و بگوش
مرد و خلق جو بہتہ	کے یہ جو تفسیر ہے
سب تہاں مہر و مہر و مہر	بیت و تہاں مہر و مہر
موجود ہے قہر و قہر و قہر	بہر و قہر و قہر و قہر
نہر کا میل میں آمدن و قہر	بہر و قہر و قہر و قہر
جو در جیشہ سب کے در نظر	بہر و قہر و قہر و قہر

رحمت کی صورت ہے۔ اور یہ کہ وہ سب کے سب ہے۔ اس کے وجود میں ہے۔ اس کے وجود میں ہے۔ اس کے وجود میں ہے۔ اس کے
 شوق و پرواہ سے دور ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے وجود میں ہے۔ جو ان کے

نہر کا میل میں آمدن و قہر	بہر و قہر و قہر و قہر
جو در جیشہ سب کے در نظر	بہر و قہر و قہر و قہر
نہر کا میل میں آمدن و قہر	بہر و قہر و قہر و قہر
جو در جیشہ سب کے در نظر	بہر و قہر و قہر و قہر

چو گوئی شو یوگان رضایش درکتور و قدر و قضاایش
 بیامی دل را کن عیش و عشرت رب در دره جوکار قدرت
 بیاعثمان دل از کونین برکن اگر می باید اصل مسکن

لیکن عثمان یہ بات ذہن نشین کرتے ہیں کہ ان سب کے ساتھ حقیقت و شریعت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔
 و حدیث مصطفوی و سخنان مشائخ و محبت صالحین و ترک لذات نفسانی و خواہش گئی زبردست کردن و تربیت یاد کردن
 لازم است: حواحد محمد پارسا کے "رسالہ تقدسیہ" میں خواجہ انصاری کا ایک اقتباس یوں نقل کیا ہے۔

"سرایہ عمر را در طلب کردن خدا امر حقیقت نباید فرسود و انقراض طایر ترویج قناعت باید نمود کہ بخیر و
 دار الضرب این دو این دو جوہری ما اعظم الوصیہ و فی و امام شافعی طبعی ہست رحمۃ اللہ علیہ بیک قول
 رسیدہ و فردا در کمال صرافی قیامت سبک دوزخ نخواہد بود"

چنانچہ طبع قناعت و رعایتی عدل توکل سب سے حقیقت و شریعت کو پیش نظر رکھنا لازم ہے۔ و پھر اس صورت
 میں عثمان اپنے آیات کے ذریعہ درویشی کی نظر میں حضور ص قلوب رضائی، اسی اور فنا و رہائی کیفیات
 کی اہمیت کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں:

بید حق دلائی باش ہر دم	میر مصطفیٰ می باش ہر دم
فنا اند و فنا می بات فانی	بقب اند و فنا می باش ہر دم
بفرمان قضا سر برداری	رضا اند و رضا می باش ہر دم
توکل با خدا کن در ہم حال	رعیش با امت می باش ہر دم
حضور در حضور می باش بے خود	بجست بہت می باش ہر دم
بہر مشق ہر دم حیا فرور کن	بہ وہ لب می باش ہر دم
ز شوق مشق جان لی حد خوب	جہ ماہی غیریانی باش ہر دم
یقین اند یقین میدار محکم	اں اند و اں می باش ہر دم
فدا کن ہر چہ هست در راہ جانان	وفا اند و وفا می باش ہر دم
در عشق دایم باش در نمود	شفا اند و شفا می باش ہر دم
علامت در علامت خویش را کن	سرمہ و برائی باش ہر دم

بچہ بہن زادت برامی می ماشل جا بہ ہر می ہش ہر دم

حفظ نفس را نگہ دار عثمان کا ہر کا می ماشل ہر دم

ہر دم ز عثمان سے ہے وہ ۔۔۔ جو کہ مستحق سرشار ہو کہ دفعہ ہر ایسے وحق بیفوں ورمیں یقین کی سر میں طے کرتے
بہر س جاکر میں ہدی نہ ہو فہم کے قابل ہو۔۔۔ ہے شیخ عبداللہ سری سفلی وشیخ حیدر دای کی رویتیں سس کی
شاہد جید تسلیم ہر قطب الدار کے بقول شیخ ماسوم فرید ہدی نے معصوم کی مدد محکوس کی تاہن کیا کہیں سے ادر
جد محکوس کیا اور جو سنی سہم قندی نے رکھ رہا میں صوہ محکوس کا کرکے ہے۔۔۔ بچہ غن و غنہ اور
شہر حافظ اور مشورہ دیکھ کے سند کے معصوم کو دیکھنے کے بعد عین کی بیڑ عین کا دیکھ کر اس طرح کرتے ہیں:

در دہ ریں وقہ بسیار دیدم در خود رسیدم کما فی رسیدیم

سارہ ریں یہ تعویذ رفیقہ بسر رہیں واقوہ نہ جہدیم

گر کہ وہاں مختلف صیغہ نو دیم کہ نفس سار و ستہ حکم و رسیدیم

گردیم جسہ سیران پنج گزیم ادر جسہ چیسری پنج گزیم

حاشی دہانت بہت ہوئیں عربتیں در حاشی کے ساتھ وہاں حوزہ اسکی مائیں ہمدرد حاشی و حاشی
سے کراں مائیں بہت در ہر دو جہاں ساسکتی ست اور رہتہائی جس وقت ہر دیکھتی حق سے نہ ہو وہ کفن ہمدرد
در حاشی و حاشی کو کستنی ہاں دو در در و ستہ توڑ حاشی نے طہات حضرت عداۃ ماہ حضرت
سعیب اور حضرت رعدی کی مائیں سے کہلے ہیں۔۔۔ خردیں نہ کی۔۔۔ دلی حاشی حافظ اور لپے شور کے اند
مواہر اعلیٰ الدین شیخ محمد کریم و حوزہ اساطین کے حوشے غن کیے ہیں۔

دوق و حکمت ہی عربت در حاشی و حاشی کی۔۔۔ حق کہ ہے بقول کئی در ہر دو ماہ بہتر
حکمت و کما کر و تمام سوادت و بہتر کردار و حاشی و حاشی کی۔۔۔ حاشی و حاشی کی۔۔۔ حاشی و حاشی کی۔۔۔
سطح و ایرج لسانی و شیخ حیدر دی لپے ہی یا لپے قلعہ و حاشی و حاشی کے سوا کا بہتر حاشی ہیں۔

در توکل کوستس جس درایت قوس در قوس و مائیں و مائیں

بہن قلعہ چتر سنی و حاشی حشر ہمدرد جمع و حاشی

در لفظ و در مائیں حاشی حاشی حاشی حاشی

حق قلعہ ہمدرد حاشی حاشی حاشی حاشی

اور درود نہ محنت گو در دل رحمت یابی عطائی قمرت دائم بشوق او باش
 بہتر نہ عمر و زاری تحفہ دگر نہ داری در مار گاہ ماری دائم بشوق او باش
 دیوانہ وار عثمان بیوسہ زار نہ مالان ماعلم و سوز و فغان دائم بشوق او باش
 ع : غم خلق نہ جور غم خیز حق خور در دیار و حراب گن زیارت بعد و گور برگان چو می دارد
 در یاب دل حراب دل محراب گریست برگور مرگان مریارت چو می روی
 دل ما خراب گمروہ نہ شکوہ و دہام دل عاش فانی است گمراہ چو می روی

عثمان گنجینہ خرت کی دولت کے فوائد تمندیں فنا کے لیے وقت کی اہمیت امر اقبہ کی فصیلت و روش آخرت کی تہذیب
 کی تلقین کرتے ہیں اور دنیا داری کو ذاموش کرنے کا سبق دیتے ہیں۔ شیخ فہیل تہذیبی علیہ السلام نے حضرت حمید
 بغدادی کے فرمودات و حکیم نائی تاج الاولیاء کے شعور کے ذریعہ مکرکیروں سے بیٹھے اور پل مراط سے آسانی
 گذر جانے کا طریقہ بتاتے ہیں و اس سلسلہ میں ہم مصیبت کو برداشت کرنے کا دستور دیتے ہیں۔ شیخ محمد بدیع کری
 کا یہ قیاس نقل کرتے ہیں۔ کوئی محبت میں مردانہ وارد اخل ہونے و روحی میسر ہونے کی تسار دیتے ہیں۔
 سالک کے سامنے نور و ظلمت کے بہ ہزار پردے ہٹا دیتے ہیں۔ اسفل سافلیں سے عرش میں پہنچاتے ہیں۔
 عرف کی تساب ہی کچھ درجہ حاقی ہے اور بقول عثمان اندر ختی شتوہ انی ان اللہ و گا ہی زیموان سنوہ شہید
 نک لہ اللہ لگا ہی ہر آسانی شہوان الحی و گا ہی زدیگری سنوہ سبحانی۔ انفرمانی تہذیبی کہ خلق تیا معلوم کرد
 و عثمان نے یہ سب تا کرینے کی عربی شاعر کا یہ شعر نقل کیا ہے :

وہاں وہ ہر تہذیب آں تہذیب پزند بس فی خود بہ تہذیب و ہر روز پزند
 تسار حسرت آمد دیدہ و خفتہ تاجر و ہر دوست کو میں مسکند
 زان میں بہت در محنت میکند کہ مگر در عالم وحدت ہی جہد
 ساقی شراب صاف تھی جو در دہجہ تم نہ خود بیکدم خود خود پزند
 ر سوئی دامن حدیثاں سر تو پزند وقتی کہ سہر بہب تحیر فرد پزند
 جرمس حلال نہا رہ آتشیل چون زین لہیم ستہ ریت مرد پزند

چنانچہ وہاں حاصل ہوتا ہے پھر فنا اور لقا کی مرلہ آجاتی ہیں۔ چروچوں کی گم گشت ہیں رہتی ہے مستغرق عورت
 ہوا تھا ہے اور ایک وقت ہوا تھا ہے کہ قول و فعل ہر چیز میں تمام مخلوقات پر غالب آجاتا ہے۔ اس کا

بدہ جاں مجاںان چو عثمان تاب نلذات عالمہ ہا خوشترست
فنا در فنا شو بیاد خدا بس آئکہ بقہ در فنا خوشترست

غرض یہ رسالہ عشقیہ کئی طرح سے گونا گوں خصوصیات کا حامل ہے اس میں کرامتوں اور حرق عادات کی ذالیسی
د سائلوں کے خارج معقبت تہجرت اور طہیقت کے وہ آداب رستے لکھے ہیں جو خدا، رسول، پیغمبر، بیا، صلی اللہ علیہ وسلم
مشاہیر صوفیاء اور بزرگوں کی سیرت یاں کر کے صوفی کو سائنکہ کو عارف کو صبیح معصوم میں راہ تصوف پر لے فخر
گامزن ہوئے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ موصوفہ ہل ایتہ اور اہل دین و فقہ، صہ رھا آوہ قناعت و تقویٰ اور
محبت خدا و بندے سے سرب نہ ہونے کی مثالیں دی گئی ہیں اور کچھ فنا اور عسکے مدراج پر پہنچ جانے کی اشارت
سے مسترف کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ اپنی علمی و ادبی خوبیوں کے لیے بھی ممتاز و معروف ہے جاسکتا ہے تصیری حدیث اور
اخبار و روایت کے بعد علوم، سلائی کے میدان میں معروف سلائی معارف مصیعیں و فرائض کے مسلم اشوت ستر کے
موروں اور بر محل اشعار کی سیکڑوں میں ملتی ہیں مولانا دوم، شاہ قاسم انوار میں حصصہ ہمدانی، خاقانی سحر
حافظ خضر عرقی و ذہبیر جامی، خسرو، محمد جام، مسودہ بیگ کے مضمون، ستر، درو شکر کلام کے صہباموں نے
اس صوفیاء عشقیہ رسالہ کی جاں دی۔ یہ نہیں اس عبد کبیر کا تھا و در مار میں مطہری جانے وان کنوں کا ذکر
ملا ہے میں سنی، رسالہ قدسیہ جو محمد پارس، سمد زمرہ، فصوص الحکم، سر، الحافین، رسالہ کشیہ یہ موقوف
کے ملاوہ مکتوبات عین القضاة، مکتوبات خواجہ پارس، مکتوبات عبد القدوس، مکتوبات شرف الدین بکچی خیری
اور مکتوبات شیخ شرف الدین بوعلی قلندر یالی کی کے فنسارت ہیں۔

عنوان: اشکان لغت کے سلسلہ کے مہر پر نئے موت شفقیں مہر عداقت در جہدانی کے لود خواجہ بہاؤ الدین
لقمہ و روحانہ محمد پارسا عشقہ کی کے قواس و رہمت، فاضلات میں ستاروں کی مانند روس و بوزستان ہیں۔
عثمان خود شاعر تھے دیگر شعرا میں مولانا، حامی، مفتدی کا کلام بار بار لائے ہیں و بیکر اس کے لود چاکا کلام و پیش کیا
ہے۔ مندرجہ بالا مصححات میں ان کے سوری مونس سے مدد لگایا جاسکتا ہے کہ اس کو صوبہ موصوعات پر مددہ اور
موثر انداز میں شکر کیلئے پر کس قدر کام حاصل تھا عثمان نے کئی مکتوبوں پر جاری کلام کے ساتھ ساتھ ہندی و دہریوں کی تائیں
چیت کی تیار یہ دہرے الہ کے، پے کلام کا حصہ ہیں، اسی بنا پر کہ کہا جاسکتا ہے کہ کٹاں کا بے فقیر رسالہ اس دور کی تصنیف ہے
حب ہندی کھڑی ولی قدیم اردو در دہی زمان کی اشد ہو رہی تھی۔ امیر خسرو ولی قلندر پانی پانی نے س زمان کے کوٹ
کی تیاری کی تھی مگر عثمان کے دوہرے سائنات و اہم نوت ہیں کہ اس کی رجوت ہی لایعنی تھ کہ کٹ کٹاں کا مشورہ ہے اور

جامعہ ملیہ کی لائبریری

میں

شیخ محمود چشتی کی تین اہم تصانیف

میں ہمارے اس وقت تین رسائل، جو قومیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، موجود ہیں۔ یہ رسائل تصوف، نبی سلسلے کے ایک صوفی شیخ محمود چشتی کے ہیں۔

شیخ محمود نے اپنے ان کے سال کا عرصہ میں ہر سال گردہ کوٹل میں پیدا ہوئے۔ ان کے باپ کا نام خواجہ غلام الحق تھا جو موجود بھی صوفی تھے شیخ محمود نے اپنی وراثی و عزلی کی تعلیم غالباً باپ سے حاصل کی تھی۔ بعد میں انھیں کے مرید اور رفیقہ و سجادہ نشین ہوئے اور سید محمد کبیر و زبیر اور شیخ ابو الفتح سے بھی تعلیم حاصل کی تھی۔ یہ سلسلے کی خلافت تھے تو ان سے حاصل کی تھی۔ دریں کے علاوہ شمس الدین سلسلے میں شیخ عزیز الدین قسطلانی اور سیرین سے نسبت حاصل کی تھی۔ سنی سلسلہ تھے، احمدیہ اور تیسرا سلسلہ احمدیہ اور احمدیہ سے حاصل کیا تھا۔ ان سلسلوں سے خازن ہوتا ہے کہ کوئی صوفی بتوں سے منسلک تھے۔ گیارہویں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ ہم سلسلوں کے۔ وہ ان قدر روایت دیتے، جو ہم سے کہتے ہیں۔ ان تیسروں تربیت کے۔ یہ سنیوں کی عقلی و فطرتی و اعمال نہیں ہو سکتیں۔ بہر حال یہ تصانیف یہ قدرت و باتوں کی طرف سے ہیں۔ ان کو دوسری زبانوں پر اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں بطور سند دیکھئے۔ وہ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ احمدیہ پڑھتے تھے۔

است نور است در علم مذکور در ممکن فراموشی و نسی است و نور خود ممکن که نور خود نور است و نور
مکون او به جهت یکی که مگر و علی بودن است نسبت به نور و نور است نور است.

• سورہ بقرہ ص ۲۱۷ سے عام وارڈ کے محسوس راستے میں تعلق کے انداز سے ملحق کے ارتقاء ہے۔ زخمی و زخمی
قوت میں ہے جو خود موجود جو۔ اے میں ریت کھمبہ میں خلیج کو تیرا دوستوں کو کشتیوں میں و لہجہ دے دیکھ میں
ہے۔ میں معرفت کے وقت مگر ہے۔ جب آدمی پورا عالم میں مدار میں محسوس قیام رہتا ہے وہ علم و معرفت میں
جو۔ میں حقیقت کا راز کہہ دیتے ہیں۔ جب انسان کے قلب کو لبر کا شور ہو کہ انھوں نے اس کو جو۔ معرفت • است
میں کیا ہے اور میں میں تغیر و تحویلی کے اقوال نیز یہ ترقی و حادیت نقل یہ ہے۔ قرین رہا ہے۔ یہ
• سے قلب کی تاثیر میں رہا۔ مست صدار کا۔ است صدار کا شور و زخمی ماہی

[illegible]

منازل کے لئے وہ اللہ کی معرفت جیسے ارادہات ہی قائم کر لیتے ہیں۔ ان کو خود متوجہ کرتے ہیں۔ نہ تو
تمام مشایخ و علماء کی رائے سے یا معمولی مسلمان یہ عادات و صفات کا رکھنا۔ بلکہ ان کی ذات و عظمت مستور سے تا
ذات سے نکلے جوں کی توڑ تک کہتے ہوئے وہ خود کی معرفت و عظمت ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ان کی معرفت و
عالمیت میں مسلمانانہ وہ سے جس قدر اور جس درجہ پر ہوگا۔ اسی حد تک سے یہ معرفت و عالمیت بڑھ کر اس سلسلے میں
محدود و نازک حصہ کی طرحی سمجھنا ہے۔ عبادت و تہذیب و تمدن کے گریہ و مل جل کر ہونے کا تصور و بیان نہیں کرتے۔ بلکہ خود
ایسا ہے کہ ان کی حقیت سے غور سے دیکھ کر آدمی کو معلوم ہوتا ہے کہ قطعاً ان کو ہر شے سے خود غافل ہے۔ ان سے محبت و تعلق و رشتہ
یا ہر شے سے محبت و رشتہ نہ ہو سکتا ہے۔ ان کی معرفت و عظمت پر غور کرنا ہی ان کی عظمت کے لیے بڑا ہی نقصان ہے۔ ان کی عظمت میں اتنی
وہ ہر شے سے محبت و رشتہ نہ ہو سکتا ہے۔ ان کی معرفت و عظمت پر غور کرنا ہی ان کی عظمت کے لیے بڑا ہی نقصان ہے۔ ان کی عظمت میں اتنی

مجلس شورای ملی

کیتخانہ دارالعلوم دیوبند کے چند اہم مخطوطات تصوف

① فصل الخطاب

جو جو یار میں جس کا نام گون گون کندیں نمودار نقلی سر ریختہ۔ اس کتاب کا اصل مصنف علامہ سید احمد درویشی

امجدی حالت میں ہے اس کی تصوف اور تقویٰ و عبادت کے مضامین سے پہلے ایک مقدمہ تحریر ہے "ابو الفیہ دقعت الیہ" سے مولانا صاحب دہلوی نے
میں نصف عقل مرہ ہے ہیں یا رب سلام۔ اس کے بعد حضرت تہ قنصلہ نے لکھا تھا۔ عبد علی ظہر فرماتے ہیں کہ ایک غریب زاهد اس کا
مورخین نے اس طرح لکھا ہے:

دور و زمانہ کہ جو یار میں خدمت عارفانہ فرمادہ خود کوئی۔ خود تشریف دہشت ویر و پیر دور دور

دست و دست زد و خود ویر و پیر و استاد دینی تہ عابدہ۔ انیسویں حضرت شاہ ارشدیوں۔ درویشی۔ خدمت عارفانہ رسید

جو جو ارادے پر سید کہ سیر و در کیمیت عارفانہ کرد۔ تھے بصورت نقلی و یار میں پیر و استاد وہ ست فرمود گئی حقیقت یاد

است دام از یار و عارفانہ پیر و استاد تشریف آورد گفت کہ۔ انیسویں صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ اس کا مورخین نے اس طرح

جو جو کہ صاحب کتاب پار سائنس و معنی نام شہنشاہ یافتہ سقینہ دارالعلوم دیوبند (۱۵۵۵)۔

موجود پار سائنس و معنی نام شہنشاہ یافتہ سقینہ دارالعلوم دیوبند (۱۵۵۵)۔

تیار عملیوں حضرت شاہ قنصلہ نے دریافت فرمادہ کہ ہے کسی سے دست دینی ہے۔ صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ اس کا مورخین نے اس طرح

دیکھ کر ہو ہے اور یہ لکھا کہ۔ اس سے عارفانہ نقلی و یار میں پیر و استاد وہ ست فرمود گئی حقیقت یاد

موجود پار سائنس و معنی نام شہنشاہ یافتہ سقینہ دارالعلوم دیوبند (۱۵۵۵)۔

کے ہیں ان کے نام ان کے نام ان کے نام ان کے نام ان کے نام ان کے نام ان کے نام ان کے نام ان کے نام ان کے نام

اصلی و معنی نام شہنشاہ یافتہ سقینہ دارالعلوم دیوبند (۱۵۵۵)۔

جو جو کہ صاحب کتاب پار سائنس و معنی نام شہنشاہ یافتہ سقینہ دارالعلوم دیوبند (۱۵۵۵)۔

تیار عملیوں حضرت شاہ قنصلہ نے دریافت فرمادہ کہ ہے کسی سے دست دینی ہے۔ صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ اس کا مورخین نے اس طرح

دیکھ کر ہو ہے اور یہ لکھا کہ۔ اس سے عارفانہ نقلی و یار میں پیر و استاد وہ ست فرمود گئی حقیقت یاد

مقدمہ لکھ کر کیا جائے کہتے ہیں۔

... و در مسئله ...

میرزا حسن خان سمرقانی در وصف علی رضا میرزا

اور تہذیب کے طور پر جاتے ہیں:

و منبسطه در جلای طایفه ساداتی، تقریباً در اقصای کوهستانها در بخت آمدن شده بود و در اوج هم سر دین:

محمد باقر خانی که در مساجد و میادین علمیه و دینی و از باب احول و مصایب که با در عقیده صمیمه بشود

۱. اصول محکم فروع است رکبات درست و الجواب امت و معرید است عدل نقلی و سناد عقیدیه.

سید ماکمل: سید زینت عارفیت قدس اللہ سرہ رحمہ اللہ سے شریکے لوگوں کو ذیل تھیں کے مستندوں میں ہیں یہ کلمہ حق اور معلوم ہوا ہے کہ

سید سید محمد اور صاحب کمال میری ان کاظمیہ سے ملنے کے عقابہ کتاب و سنت اور اجماع کے مطابق یہ ہے۔

یہ نسخہ اس عرصہ میں لایا گیا ہے تاہم جہتی ہے اور عورتوں کی عقل سے ثابت شدہ ہے۔

مس: درخت کی جڑوں کے گرد منہ علیہ ذہن و شناخت کی ہے اور اس کے متعلق حاکم، درجہ پنجم اور چھ

میں نے یہ سوچ کر حیران رہ گیا تھا کہ یہ سب کچھ میری طرف سے کیا گیا ہے۔

ہیں، ان حریمات سے بے پرواہی و بیعت ہو کر بھی کہ زنا و سکر کے گنہگار نہ بنیں اور نہ ہی کسی اور گنہگار سے مل کر گناہ کا شریک بنیں۔

تاریخ سب موشہ میں ان کو آتہ نہیں رہتا۔ جس کو لا مغز ہو تا ہے عوام کے لیے اس کا تصور ممکن نہیں ہے۔ یہی طریقہ اصول و عمل ہے۔

اے صاحبِ مود و مہربانی رحمتِ حق صبر و یک مسکنی سے بڑھنے کے باوجود یہ مہربانی رحمت اللہ علیہ شخصیات کا حق نہ تھا کہ

[illegible]

نائب، محض شکر۔ ۲۔ نام کے علاوہ کے لیے بھی زیادہ ہے کہ تہذیبوں میں ۱۹۲۰ء میں عربوں سے محض صا

میرا نام تیسو ہے۔ کھلے نرنگی ریت۔ رینگنے والی کھجور سے تیار ہے۔ تھیں۔ میرا حقیقی دادی۔ نندہ میرا

سے جس میں نابینا اور کھنکھریٹے لوگ بھی ہیں۔

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵ - محل: تهران - موضوع: بررسی وضعیت اقتصادی و اجتماعی مردم در تهران

۵ فی شعبہ بر محاسبان و مستوفیان و منشیان و کاتبان و اهل بیت و خدمت

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

محرران: دکتر سید علی حسینی، دکتر سید علی حسینی، دکتر سید علی حسینی

[illegible]

لہذا ان روزگار میں جو صحیحہ سے تھے نوادر میں ۱۵۸۱ء میں یہ نہیں ہے۔ تمام نے نعلی و نعلی کے ساتھ ساتھ یہ روزگار میں
 قیام میں یہ حدیث، کھادی جیسے تو آپ نے نہیں گئے سمجھوں نے ہم کو تسلیم کریں گے۔ آپ وقت میں یہ ہے۔ یہ شیخ
 الاسلام علامہ ابن کثیر نے فرمایا تو اپنے تب خانہ سے کتاب لے کر وہ غلوں میں تباہی مچا رہے تھے۔ ان میں سے
 کے نیچے رکھتے تھے۔ شیخ الاسلام کو سن کر وہ نہیں تھی اپنے ایک خادم نے یہ کتاب لے کر وہ غلوں کا دھیرے سے یہ
 نیچے جو کتاب ہے، لے کر دیا۔ حضرت خواجہ کتب کھوں کو وہ کتاب لے کر دیا، لڑکھیت سے زور دے رکھے اور
 اس وقت سے خلاف میں یہ رو پڑھ کر دینے کے واسطے کہ زبان بند ہو گئی۔ وہاں لڑکھیت سے فوت ہو کر مقتدر ہو گیا۔
 ۵۰۰ میں آپ نے مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ۳۰ سال پانچ۔

② کلمات الحق

بارہویں صدی کی تحری میں تصوف کا کافی چرچا تھا، اور بہت سارے اہل اللہ ہندوستان کے مختلف شہروں
 میں اپنی خانقاہوں کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ قلوب اور تصفیہ مطلق کی خدمت انجام دے رہے تھے۔ اور لوگ
 دور دور سے چل کر ان کے پاس پہنچتے تھے، اور اس کی خدمت میں رہ کر فیض مطلق حاصل کرتے تھے۔ اس دور میں
 بہت ساری کتابیں اس فن میں لکھی گئیں اور لوگوں نے ان کا مطالعہ کیا، جس سے اس کے مطلق کی اصلاح ہوئی۔
 علم تصوف میں ایک مسئلہ وحدت وجود اور وحدت شہود کا بھی ہے۔ شیخ اکبر الہی الہیوں کی وحدت وجود کے
 قائل تھے، اور ان کے پیروکاروں نے اسی کی شاعت کی، لیکن بعد میں صوفیاء وحدت شہود کے قائل ہوئے، اور اس
 کی شاعت شروع کی، آخر دور میں حضرت محمد رائف ثانی رحمت ربینہ سے مسئلہ وحدت شہود کا اپنے مکتوبات میں
 تذکرہ کیا، اور آپ کے ماننے والوں میں اس کا کافی چرچا ہوا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث (ہجری ۱۱۰۱ء) کے کسی نے دریافت کیا کہ ان میں کون سا قول رائج ہے؟
 ان دونوں مسئلوں کی حیثیت کیا ہے؟ وحدت شاہ صاحب نے اس کے جواب میں ایک لمبا حوالہ دیا، جس میں ان دونوں مسئلوں
 کی دھات فرمائی اور یہ ثابت فرمایا کہ دونوں نظریے الگ الگ ہیں، بلکہ ایک ہی ہیں صرف تعدد کا فرق ہے۔
 یہ رسالہ وحدت وجود وحدت شہود کے نام سے سرما میں بھیل گیا۔

اسی دور میں ایک حیدر سید، مقوق عام دین مولانا سید غلام نبی ساری دہلی ۱۱۸۹ء بھی تھے وہ مقوق
 میں ٹراویا مقام رکھتے تھے۔ در لکھنؤ میں ان کی درکارانہ خدمت سنی ہوئی تھی، مولانا کا دربار کافی مقوق تھا، اور مختلف

میں کے بعد حنفی نے لکھا ہے کہ حضرت ماز جاں حمار کی مجلس میں روزِ دستِ علمی مباحثہ چھتے رہتے تھے۔ درحقیقت اقدس ان مسائل پر روشن کرتے تھے۔ ہمت کا مجلس اس گفتگو میں بروہم اسنادِ حرم رہتے تھے۔ بعض موقیہ میں حضرت کے ۷۰ سے بھی کم مجلسوں کی یاد آتی۔ درحقیقت سے یہ بھی کہتے تھے۔

ایک دل و وحدت وجود اور وحدت شہود کا مسئلہ محسوس کیا اور اس مسئلہ کا حل میں صوفیاء متفقہ میں
و متاخرین کا ہم جو خدیف ہے اس کا ذکر بھی یا حجتہ و وحدت و پاکرت حقے و مسائل پر کوئی فتویٰ وضع
خیر تب بوجہ اسے تو بہت بہت ہے مولانا اس کو یہ اعطوں میں اس طرح دیا ہے ۔

"ان اهل محمد سخن در مسجد تو نمودن و تسبیح و ذکر اقدس و تحقیق زندقه درین وقت حرام میباید
و در باب مالی قیود گفته است که در وقت نماز هر مردی در مجلسی که در آن تسبیح و ذکر
و یا سایر اوقات علقه کاتبین و خواصی که مأمورینند به هدایت و تکریم قریب باشند و در مسجد و در
یک مسجد یا در محلی که در آن تسبیح و ذکر اقدس میخوانند و در وقت نماز و در محلی که در آن تسبیح و ذکر
نماز و در محلی که در آن تسبیح و ذکر اقدس میخوانند و در وقت نماز و در محلی که در آن تسبیح و ذکر

دروگوں میں کیا کہ اس قدر امداد و جود و سخاوت سے کہ حقیقت کے درپے تو جیسے وحش رہتا ہے۔
امت اسلامیہ نے یہ حد تک مسابقت طبعی سے ساری کی کہ وہ مخلصانہ طور پر نہ ہو بلکہ وہ غرض
کیا تھا، ان کے تحریر فرماتے ہیں:

[illegible]

۱۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیوں نے کڑوا سہارا دیا اور اس طرح وہ فیکریز بن گئے۔
۲۔ مسیحیوں نے ۵۰ برس بعد کہاں میں تیار کیا۔

شہید رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں جب دیکھا اور کئی عہد کرتا ہیں کئی لکھیں اس طرح حاندان ولی نبیؐ کے مخلصوں پر احسان ہے۔
 انہی حضرت ولی اللہ محدث دہلوی کے خطوط کا ایک قلمی مجموعہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں محفوظ ہے اس
 مجموعہ میں ۸۲ خطوط حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور ۵۳ خط آپ کے پدر بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم
 کے ہیں۔ نیز کتب خانہ دارالعلوم میں حضرت ولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری کے کتب خانہ کے سب کتب آ یا ہے کثرت
 کا یہ مجموعہ دوسو صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

مولانا محمد عاشق صاحب (م ۱۱۸۰ھ) کے فرزند ارجمند مولانا عبدالرحمن (م ۱۱۶۸ھ) کی محنت و خدمت
 کا یہ ترہ ہے جو اس صورت میں یکجا ہائے ہاتھوں میں پہنچا ہے اور یہ مجموعہ حضرت شاہ صاحب کفندگی میں تیار کیا گیا
 ہے مولانا عبدالرحمن ابھی اسی کام میں ہمدن معروف تھے کہ ان کا آخری وقت آگیا اور وہ راسی ملک بقا ہوئے ان کے
 والد بزرگوار نے اس مجموعہ کو خالصتہً ہونے دیا بلکہ اس کی حفاظت فرمائی اور حضرت صاحب کے عزیز کے خطوط شامل کرکے
 امت پر احسان کیا اس مجموعہ کی تہذیب میں لکھتے ہیں:

”الابجد فقیر احمد ساد اللہ الماتنی محمد عاشق واضح می نماید کہ ولید حرم عبدالرحمن غفرلہ اللہ وادخلہ الجنان مع تالیف
 مکتوبات مبارکات حضرت مرشد امام قطب العرفان حضرت شیخ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فی الدواخل چوں مکتوب
 انہیں وثمانین بعد المائین رشید درستہ یک ہزار و یک صد و شصت و ہشت داعی اجل لبیک گفت پس اس
 فقیر آں عہد بہماں مکتوب شروع نمود بحسب اللہ و نعم الوکیل۔“

یہی جو خط حضرت شاہ نے مولانا محمد عاشق صاحب کو ان کے فرزند ولید عبدالرحمن کی موت پر لکھا تھا اس خط کو اس
 مجموعے کے ابتدا میں منسلک کر دیا ہے اور پہلا مکتوب اسی کو قرار دیا ہے چنانچہ اس کا سوال یہ ہے۔

”مکتوب اول بابا مولف تعزیت والدہ محترمہ و مرثیہ شریفہ و دریافت اس مکتوب کی حیدر آبادی سطر میں یہ ہیں۔

حقائق آگاہ عربیہ لغت و مسامحہ شیخ اسلام اشع محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر ولی اللہ علی عنہ سلام محبت۔۔۔۔۔

فروخت، اثر رسیدہ اندام کہ آں چو یوم ریرا کا حادثہ واقع شدہ کہ در عالم نشر یہ حادثہ شدید تر از ان نمی باشد!

ویرانہ آرا کہ بیکہ مدو دیات علم بیتا نسبت ہم راتے ایشاں یاد دہہ شود (مکتوبات شاہ ولی اللہ)

مفسر یہ کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب کا یہ مجموعہ ان کی زندگی میں ۱۶۸ھ میں تہذیب پایا قس مکتوب

شائے ترتیب ہی کے زمانہ میں انتہاں ہو گیا تو مرحوم کے والد بزرگوار نے اس کو طبعی کر کے مکتوب کیا۔

اس مجموعہ میں زیادہ خطوہ اصلاحی ہیں ورتصوف اور زہد و اتقا سے متعلق ہیں مکتوب الیہم بھی جس کے خطوط

ہیں وہ متعدد ہیں قریہ اولہ مولانا محمد عتیق صاحب کے نام میں جو آپسٹریٹنگھوتے "وہ نیکو احوال احمد کے نام ہیں۔
 محمد ابراہیم مدنی ۲۰ - تاج محمد ۳ - عبداللہ ۴۰ - شاہ نور اللہ ۵۰ - خواجہ محمد صالح ۶۰ - محمد محسن شاہ ۷۰ - خواجہ
 محمد عتیق ۸۰ - حکیم ابوالوفا ۹۰ - نجیب الدولہ ۱۰۰ - محمد الدولہ الی میں سے بھی ہر ایک کے نام ان کی مملو دیے۔

حضرت شہزادہ محمد علی کے سیاسی احوال کا ایک مجموعہ شائع ہو چکا ہے جس کا ترجمہ ہو۔ لیکن انھوں نے متعلق
 میری معلومات کی حد تک شائع نہیں ہوئے۔

حضرت شاہ شہزادہ کے متعلق بڑے عرصہ میں اور جمع طالع تھے آپ کا کوئی داخلی حکومت سے غافل نہیں ہے۔
 فہم یہ ہے کہ اس مجموعہ میں حضرت محمد علی کے بڑے بھائی یا سہولت کار یا سہارے کی کاپی ہے اور کچھ مشکل
 ہو گیا ہے اس مجموعہ میں حضرت شاہ صاحب کے قریبی رشتہ دار بھی مختلف ناموں سے ساری ہیں یہ ساری نام ہیں لیکن اس
 پر کافی غصہ کی ضرورت ہے۔ خیر میں حضرت شاہ عبدالرحیم جوئی و دیگر مہتمم حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے مملو دیے ہیں۔
 وہ بھی ایک فہم کی حیثیت رکھتے ہیں اور شاہ مملو دیے ہیں یا سہولت کار ہیں۔

شیخ محمد عتیق بھٹائی نے اپنے نام میں مملو دیے ہیں آپ کے شمار شاہزادہ اور بھائیوں کے حالات تھے حضرت شاہ صاحب کے مملو دیے
 میں حسین شریف کا نام کیا "احمد ہاں کے اساتذہ و علمائے حدیث کی احادیث حاصل کر کے حضرت شاہ صاحب کے ساتھ
 شہزادہ شاہ صاحب کے علاوہ میں کوئی کچھ نہ کہہ سکتا ہوں۔ علم میں حضرت شہزادہ میں یہ شہزادہ کا نام صرف کے آئندہ تھے
 حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی مولانا محمد عتیق کے شاگرد ہیں جس کی کوئی کاپی کے مصنف ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ مولانا محمد علی کی حکومت کا زمانہ تھا۔ تہذیبی تقسیم
 پے والد حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ۱۱۴۱ھ سے حاصل کی وہ پھر سلطان و علی علیہم علی پے والد ہیں کی خدمت میں رہ کر
 حاصل کی والدہ کی بیعت ہوئے درود مع سوک ہے یہ شیخ محمد علی سیالکوٹی سے علی حضرت میں سفادہ کی۔

یکم ۱۱۴۲ھ میں حسین شریف تہذیب کے مملو دیے و سلسلہ دوسرے ہیں وہ محمد علی مدنی سے تعلق محمد علی
 کیا و رہا نہ کر درس و تہذیب میں کام لے رہے ہیں۔ انھیں حدیث فقہ و دیگر مملو دیے ہیں مبارک حاصل کی۔

اس دور کے تمام علماء و مصلحین کی آپ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ کی علمی و روحانی خدمات کے خلاف ہوئے
 ۱۰۰ میں متعلق قرآن۔ آپ کی والدہ صاحبہ دہلوی و دیگر مملو دیے ہیں کہ شاہزادہ ولی اللہ صاحب
 میں ہوں انھیں حضرت شہزادہ محمد علی سے دیکھنا چاہئے۔

سوال الجمل در شامل الکمل

”سوال الجمل در شامل الکمل“ سید، رز، ایک کے مشورہ بزرگ حضرت ابو یوسف من اند کی تصنیف ہے حضرت ابو یوسف
 خواجہ بندہ نواز گیسو دران متوفی ۱۰۸۱ھ سے لے کر آئے تھے۔

فارسی زبان کا یہ نسخہ ۴۸۰ ورق پر مشتمل ہے اور یہ دستی پر ۱۲ سطریں ہیں۔ اس کا دورہ در پیس سے نسخہ مزین
 صدی کا مکتوب ہے مگر چونکہ فارسی زبان میں سے لکھا گیا ہے عربی خط میں کتابت کی ہے اس کا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ
 میں فارسی زبان میں لکھی جاتی تھی مزید یہ کہ انوشیروان کا دور قیام میں شروع ہوا جو لوگ سنیوں کو مسجد میں نہ لے سکتے تھے وہ ان
 خط میں لکھا کرتے تھے۔

یہ کتاب تصوف کی تعلیمات پر مشتمل ہے چونکہ صنف خواجہ بندہ نواز گیسو دران کے پوتے ہیں اس لیے اسے آپ جو مثنوی تسلط کا ہونی ہیں۔
 اس نسخے کی تاریخ بڑی دلچسپ ہے یہ بھی سلطنت کی یاد دہانہ ہے۔ اگست ۱۱۳۴ھ میں یثربی ۱۸۰۰ھ میں فروری ۱۸۰۰ھ کے انتقال
 تک اس کا دارالسلطنت نگہ کر رہا۔ جب محمد شاہ بہمنی سلطنت کا حکم بنا تو دارالسلطنت گلبرگ سے بیدار منتقل ہو گیا۔
 چنانچہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دران اور ان کے حاروں میں یہین ہو گیا کہ کی خالقہ سے متعلق تھے بریتانی میں بڑے
 گیسو دران کے پوتوں حضرت یاد اللہ حسین و ابو الفیض من اللہ حسین کے درمیان بھی اختلاف رہے ہو گیا کہ آیا انھیں گلبرگ
 کی خالقہ ہی میں رہنا چاہیے یا حکومتی حد کی حدود کے لیے بیدار منتقل ہو جانا چاہیے۔

اس کتاب میں بادشاہی حمایت کے سلسلے میں ایک مسلمان کے کیا وضع اور اس کی یاد دہانی دیا گیا ہے اس پر نگہ رانی سے
 بحث کی گئی ہے۔ معصوم کتاب کا خیال ہے کہ اس کی تصویق کا مطلق محض خالقہ سے ملو کی ماسی میں نموداری سے مشہور
 ہیں اسے جسی سلطنت کی تاریخ میں مہرہا من ۱۰۸۰ھ حکومت قادیان میں حضرت خالقہ سے محمد شاہ سے عرف بہتے ہاں ۱۰۸۰ھ
 لوقت سے ہمارے ملک سے لے کر ۱۰۸۰ھ کے لیے یہ علاقہ ملو کا صنف بھی یاد دہانی میں جسی حکومت سے اس سلطنت سے اس خطوں ۱۰۸۰ھ
 اور عراق سے لے کر دے کر ملو کی سندوں کے علی و علی کا مسودہ یاد دہانی اس متعلق وقت میں یہی تھا کہ
 بقیا احمد شاہی لیسوی حمایت میں رہندہ اس کا یاد دہانی

نفوس کے نقطہ نظر سے دوزخ وہ کی زندگی سے متعلق و صلیف جیسے دوسروں کے حرکات کرتے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے
 اس امر سیدھا ہو رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ اپنے نفوس کو ایک عینہ زندگی کی حیثیت سے بنائے۔ انھوں نے کہ ایک نما
 رہ و ایک نیا نقطہ نظر پیش کیا تھا۔ نفوس کا مطلب یہ نہیں کہ ان سماجی و سیاسی زندگیوں سے جو ایک مسلمان پر
 مادی میں حودہ وہ کسی معاملہ سے منسلک ہو یا نہیں جیسی جی حقیقی کر رہی ہے۔

نفوس دوس باب پر مشتمل ہے اگر کسی باب کا کوئی مخصوص عنوان نہیں دیا گیا ہے صرف باب اول باب دوم
 باب سوم وغیرہ لکھنے پر کفایت کیا گیا ہے۔ اس باب میں موصوفات پر بحث کی گئی ہے جس سے عوام عام ایمان نہیں
 دیا گیا ہے۔ اس معلوم ہوتا ہے کہ حضرات و صلیف نے اپنے نقطہ و تخیل کے دوران میں باتوں کو لکھوایا تھا یہ بعض
 کا ایک نمونہ ہے۔ نفوس کا سب سے وسیع حصہ وہ ہے جس میں عہد کے سیاسی و فطرت پر بحث کی گئی ہے۔ اس سے
 مراد اس کے دور باریوں اور فوجیوں کو کافی سمجھ دیتی ہے۔ اس طرح یہ نقطہ پیشی سب سے ایک صورت میں کا
 بعد شب حضرت غوث احمد علیہ السلام کے زمانے کے اس سے کہ سیاست پر وہ نفوس سے متعلق موصوفات کی ایک سادہ
 میرا خیال میں اگر اس نقطہ سے ان عنوان کو ہر اس عہد کی سیاست و تاریخی واقعات سے متعلق ہیں

نکاح کیا جاتا ہے تو یہ نقطہ عہد و سلی کے زمانہ کی تاریخ کا ایک تم و مضمون ہے۔

۱۰۔ تاریخی نقطہ نظر

(ترجمہ ڈاکٹر سلیم علی شاہ)

ارشاد الطالبین

(سید محمد حسین گیسو دراز)

میں میں مخطوط کو لے کر صاحب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں وہ حضرت خواجہ گیسو دراز سے منسوب ہے۔ کتاب
چشت میں حضرت موصوف کی شخصیت کا ذکر جاتی ہے۔ آپ نو دکن کے اولین نویسوں میں بھی شامل کیا جاتا ہے ان کے اکثر تذکرہ
یہ بتاتے ہیں کہ آپ کی عمر بزرگ ۱۰۰ سال کی تھی اور اتنی ہی کم عمر میں آپ سے منسوب کیے جاتے ہیں شہرہ رسالہ شمار
”دل نام“ وغیرہ وغیرہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے رت و ت کو آپ کے بڑے صاحبزادہ حضرت کبر صغریٰ و درویش زادہ
ترتیب دے لیتے تھے۔ ایسے ہی مرتب کردہ رسالوں میں سے ایک ”ارشاد الطالبین“ بھی ہے۔

”ارشاد الطالبین“ نہایت مختصر رسالہ، مقابلہ ہے۔ یہ صرف ۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ مولانا شاہ علی الدین جنیدی
گلبرگ شریف کے سجادہ نشین صاحب کے ذاتی ذخیرہ کتب میں محفوظ ہے۔

(۱) میرے نزدیک اس کی یہ اہمیت ہے کہ یہ غیر مطبوعہ ہے۔ (۲) دوسری بات یہ ہے کہ غایت اچھی حالت میں ہے ہر
چند اسی کے دو صفحات کے کنارے تباہ ہو گئے ہیں (۳) تیسری اہمیت یہ ہے کہ مختصر انداز میں حضرت خواجہ گیسو دراز کی تعلیمات اس
رسالہ میں دی جاتی ہیں

حفاظت اور تفصیلات کے ذریعہ میان کھولیں نہیں دیا ہے کہ کے بجائے ہر دو ان کا موازنہ کرتے ہوئے یہ ہے
یا کیا میرے متعلق حدیث شریف کو تائید یا تبرا کیا ہے۔

۱۱ مخطوط میں حسب ذیل Table ۱۱ موضوعات پر خواجہ گیسو دراز کے ارشادات دیے گئے ہیں

(۱) عرفان (۲) ایمان (۳) اسلام

ان تین باتوں کی تشریح ہر بات مختصر اور جامع انداز میں ہے اسی کے بعد ۱۰ مقام اسوت (۲) مقام ملکوت (۳) مقام
ان اس کی تشریح کے بعد (۱) ذریعہ ۲۱ روشنی سے متعلق طالب کو مزید ہدایت دتی گئی ہے
(۱) اصل مخطوط نوہ صاحب کلیانی، ضلع سید کے ذخیرہ کتب میں ہے۔
(۲) میں نے جس نسخہ سے استفادہ کیا ہے وہ علیا دے نسخہ نقل ہے۔

(۳) کلیان دے نسخہ پر ۱۲ شعبان ۱۲۵۹ھ کے ساتھ ساتھ کتب خانہ اشیت کلیان محفوظ است لکھا ہے۔

ارتقاء الطائین

بسم الله الرحمن الرحیم

بِالْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَكُلِّ حِينٍ
وَالسَّلَامَةُ مِنْ خَيْرِ خِدْمَاتِهِ إِلَى أَعْيَانِهِ

اجتماعات

موضع بدو درین رسالت است که بین خود و بقیه
انسانیت بنده گی نخواهد رسید و سبب برود ازین دنیا و بستی
قدس آن مرفوعه براسطه طالب صداقت و مومنان که اول مرتبه بدانند
ایستادگان و در میان سوم و دومین آن اول یقین برندان و ثانی
پایان بیاورد که در دامن تو با قیود و آسایش بزمی که از قدرت خود دور
زین باب عاجزی و خداوندی او نیست و او را بر قدرت و صفات حکمت
شناستد این همان شد بعد از بیان آن که رزم است و بیان دیگر
بیاورد چنانچه در قرآن مجید فرموده است إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مَا يَشَاءُ وَحُكْمُهُ مَا يُرِيدُ بِحُكْمٍ خَالِكٍ أَلَا تَذَوُّنَ مَا لِي بِهِمْ خَلْقًا كُنْتُمْ
وَأَكْرَهًا قَدْ كُنْتُمْ كَذِبًا وَكَرِهْتُمْ لَهُمْ طُفْلًا قَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَلِيمٍ وَاسْلَمُوا إِلَيْهِ
بَيْنَ الْمَرْفُوفِ وَالرَّجَاءِ دِينِ بَابُ حَضَرَتِ شَاهِدِ الْبُخَارِ شَهَادَةٍ

قدس الله سره دهره فرموده اند دهره

الله که میگوید صحیح بی بوجو ایمان کردن رها بگو
در دانستن شک نباشد بعد از آن تسلیم باید کرد که حق
فرموده است سَلَامٌ تَسْلِيمًا که عبارتست بر حکم لا
محمد رسول الله تسلیم چنان باشد که هر چه حق تعالی بر او
است بینعت و عبادت و معرفت همه را بجا آورد بر شریعت حق تعالی
علیه سلامست قیم باشد قوله تعالی صَوْنِ اطَاعِ الرَّسُولِ فَقَدْ

الطَّاعِ اللَّهُ یعنی که طاعت رسول بردا طاعت حق کردنی بر حکم خداوند
تسلیم باشد تا اسباب حاصل شود بدان است طالب گرامی قهر معرفت
و درل حاصل آید و در راه باطن روشن شود گرامیان با غنای سلام
و درل طالب قرار گیرد و بعد از آن بر ذکر مشغول گردد تا در حالت نریز باشد
تعالی بعد از آن ذکر شروع کند بر طالبان بصورت کار اول بر اعضا ظاهر
است الله ثابت کند بر کمال و انوار الله تعالی اکثر از سجدات و تحمیل

در مردی و در هر گه بدین دشمنان بخت بسکنت و در حال شد
نه چو نه به روزگار بخت و در شش چشمه و دست و قدم و نه به
بخت و در حال صفات و قیاس است و در حال
گویند که حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
رجعی است بعد از آن که در قیاس و در شش چشمه و دست و
می گویند که حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
در جزیره و در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
پس در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
اول و در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
چند و در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن
در حدیث نبی صلی الله علیه و آله و سلم در کمال الحسن

نور دل بنده گردد و در جان بنده لقای حضرت رب العالمین
زیاده شود و بروی اشتیاق و عشق روی نماید اینجا که از خودی خود پنجه

شبه و طاققت نیار تا مطلق محبت محبوب را پدید در نخواهد

حاصل شود و حال بسیار و اسرار بے شمار پیدا آید

لقای جمال عنایت شود و صاحب ولایت گردد و انشا

از ان ذکر غنی باید و صسل ذات بدست آید بر حکم حدیث

أَرْوَسُ الذِّكْرِ الْخَفِيِّ مُعَايَا تَعْرِفِي خُودِ اَوْ ذَوَابِ

کنده این از اروت خدای حالی است که محبت و عشق او را

جذب کند و بایک در خود غنی کند تا وصال ذات را بیاید تا ان

توحید حقیقت و مقام قرب حاصل شود که در توحید حقیقت

لَا حَرْبَ وَلَا مَعْبَدَ است و اینجا از خودی خود چنان فدا شود که

مُذَاهِبُ مَنْ مَاتُوا ذَوِقُوا بِرُحْمٍ و در بر طرف روی او نماید که اَلْعَالِی

فَاِنْ مَاتَ لَوْ اَفْتَمَّ وَجْهَهُ اللّٰهُ خَيْرٌ حَالٌ و شود و اینجا کمال حالت

نمیه و ذات و صفات معاینه کند و تسلی شود انشاء الله تعالی -

در بیان قاصیه طیر بدانکه طالب بایک که بود و روحانی سیر که در طیه

بر عرش برابر پیروز نماید تا شیطان را و نزنه اینجا اشارت است که

جنوبی ہند کے دو اہم مخطوطات تصوف

① طغوظات محمد و م سادی

جس وقت شمالی ہندوستان میں شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۶۶ھ) نے نہایت و طریقت کی راہ آواز کی انھیں ۱۷۰۰
جنوبی ہند میں محمد و م سادی (م ۱۱۶۶ھ) نے یہاں کی فضا کو علم و عرفان و نور ہدایت سے منور کر رکھا تھا۔ محمد و م
جنوب میں مدد الحق سادی اور دیگر کے نقاب سے معروف ہیں۔ آپ ایک کثیر تصانیف بزرگ تھے۔ آپ کی تصانیف
کی تعداد ایک سو تک بتائی جاتی ہے: کتب خانہ دیوان صاحب بارغ مدرستیں کی تیس کتابوں اور رسائل کے نام
ملتے ہیں۔ لیکن ان کی کتابوں میں سے ایک بھی اب تک شائع نہ ہو سکی۔ اس محقق مضمون میں راقم الحروف نے آپ کے
طغوظات کا تعارف کرایا ہے لیکن طغوظات پر کچھ کہنے سے پہلے کے حالات کے بارے میں ضروری اطلاعات خارج
از بحث نہ ہوں گی۔ محمد و م سادی کی پیدائش گیارہویں صدی ہجری کے اواخر میں بجا پور میں ہوئی۔ صحیح تاریخ پیدائش
معلوم نہیں۔ تاریخ وفات میں بھی اختلاف ہے یعنی ۱۱۶۳ھ ۱۱۶۵ھ اور ۱۱۶۶ھ۔ تاریخ وفات کم سے کم بیسی
۱۱۶۳ھ بھی مان لی جائے تب بھی یہ ممکن نہ کہ تاریخ پیدائش بارہویں صدی ہجری کی ابتدا میں ہوئی ہو۔ موت حیات بھی نامعلوم ہے۔
سلسلہ ان کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ اس سلسلے میں دو محکمات روایات ملتی ہیں۔ محمد و م سادی کے
بڑے محمد و م سادی نے اپنا سلسلہ نسب سچا پور کے عادل شاہی خاندان سے لیا ہے انھوں نے سلسلہ نسب یہ تحریر کیا ہے۔
الامید مکیو فیقر فی الخاں الشاہ محمد و م سادی ابن محمد و م سادی نقادری و ہوس دلاویوسف عادل شاہ سادی
الہیجا پوری ابی سلطان مراد و ہوسن اولاد سلطان عثمان النیرکان حد السلاطین الروم

آخری حلقہ حد السلاطین الروم کی ترکیب بھی محل نظر ہے۔ ممکن ہے اس میں کاتب کا کچھ تصرف ہو۔ یہ تحریر جس
رسالہ میں ہے اس کا نام ہے دعار انبیاء فی حصول جمیع المدعا وراہ کامرستان یلع ۱۱۶۹ھ ہے۔ اس کا قلم نسخہ
دیوان صاحب بارغ مدرستیں میں ہے۔

لیکن محمد و م سادی کے عزیز ترین خلیفہ سید ابوالحسن قرنی (م ۱۱۸۶ھ) نے طغوظات شیخ محمد و م سادی کی

عادل شاہی حکومت کے انفرافکٹر کے فوراً بعد یہ نگدستی نہیں آسکتی تھی۔ محروم ساوی کی ابتدائی زندگی میں ماسی، سواروں اور افلاس کا حال خود ان کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے (لفظ ۱۲)

تیسرے یہ کرنام کے ساتھ ساوی کی نسبت بھی بلاوجہ نہیں ہے۔ البتہ یہاں ایک بات کھلتی ہے کہ ساوہ کے رہنے والے ساوہ جی کہلائے ہیں جیسے سلمان ساوہ جی لیکن محمد خردم کو ساوی کہنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چون کہ ان کی پیدائش ہندوستان میں ہوئی اور یہاں کے بوٹوں کو ساوہ جی ظلم نہ رہا ہوگا اس لیے ساوہ کی نسبت سے وہ ساوی مشہور ہو گئے۔ پھر سادھی کے مقابلہ میں ساوی زیادہ سہل الادا ہے۔ اسی عدم واقفیت کے سبب ساوی کے یسے کہیں کہیں یہ لفظ محمد خردم کے نام کے ساتھ ساوہ جی بھی ملتا ہے۔

حضرت قرنی کے بیان سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدا میں عربی کی تعلیم مکمل کرنے سے پہلے شیخ ساوی نے اپنے مرشد تاج لیدر سے سلوک کی تعلیم حاصل کر لی تھی۔ اس کے بعد محدث شاہ میر سے عربی کی تحصیل مکمل کی اس طالب ہست۔۔۔ میں اس خود بدلتے کائنات کو درگاہ کرتے تھے اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک حضرت خردم سادھی کے بہت سے مدارج طے کر چکے تھے البتہ سلوک کی تعلیم اور عربی کی تعلیم دونوں جاری تھیں اور مرشد کے انتقال کے بعد بھی عربی تعلیم کچھ دنوں تک جاری رکھی ملفوظات میں ہے۔

"ی فرمودند کہ در خدمت شیخ قدس سرہ توکل می گزرایم و حالت تنگنیز معفو و فاقہ سہایت رسیدہ بودم بر بہان حالت درجہ ایشان می بودم و میت شاہ میر میر گز۔ برای خواندن علم عربی رفتیم شش ماہ بود کہ رفتیم فاقہ و چہار روزی گذشت و کسی را اطلاع نداشت و من حالت خود را نہ میرا سازد دیوی بیاد بود و ما من محبت کامل و مودت معروہ داشت چنانکہ ساختہ بے دیدن من آمانی داشت و من بہتہ برای تعلیم علوم میں آویدہ و رفت می داشتیم و در آن ایام در من سبب فقر من مودت میں نہ بہرہ کہ کہی آں ساختہ بودم و دریا کہتیم ہم مودت فیکہ نزدایت من میریدم پاراستہ رہی آدم" (لفظ ۱۳)

حدیث تہ میری کے احاطہ پر ہم ساوی ترکاٹ آگئے اور شاہ میر خود اپنے شاگرد کے صفہ ارات میں آئے۔ محمدوم ساوی نے مدرسہ میلاد پور محلہ میں اپنا مستقر بابلیکس میر و سیاحت میں بھی کافی وقت گزارا۔ سحر کی مدت اور تاریخ کا ذکر نہیں ہے۔ بعض کتابیں ملایا میں لکھیں شمال میں دلی اور لاہور کے سفر کا یہ ملفوظات ملتا ہے۔ سفر کا اصل مقصد برہمنوں سے ملاقات کرنا اور ان سے استفادہ کرنا تھا۔ لاہور میں ایک بزرگ محمد سعید سے ملاقات کا موقع ملا۔ محروم ساوی نے ان کی بہت تعریف کی ہے۔ ملفوظات میں ہے۔

”در شہر لاہور قدوۃ المحققین محمد سعید اللہ تعالیٰ بیان جامع در توحید و موند کہ عقل مہوت میتہ روح اند
اللہ نہ ام سرور و مخلوقا گشت لحد نہ موند کہ تکامل خود بر وید و کای خود را کن شود“ (اعلام) لیکن
شاہ ولی اللہ مطہر کا نام کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

در اس میں محمد و م سادی کار نامہ نواب محمد علی والاہ و کاتبہ ہے۔ و ابہ و ر حاتہ آپ کے بہایت متفق تھے۔
”آپ کی وصیت کے بعد مراد پر انھوں نے ایک گمہ تعمیر کرایا۔

محمد و سادی کی ساری تصنیفات تصوف پر ہیں۔ ان کی تصنیفات جو موجود ہیں اور در اس میں انبیا و
یہاں صاحب جامع میں مکتوبہ ”یا“ کے ”ام“ میں:

۱۔ رسالہ میرزا معانی ۲۔ رسالہ رعایت التمثیل ۳۔ رسالہ بیاں واقعی ۴۔ دلیل حکم ۵۔ رسالہ لفظہ انعم
فی طلب مراد المستقیم ۶۔ رسالہ اصطلاحات صوفیہ ۷۔ رسالہ جوامع الاسرار ۸۔ رسالہ صحت ۹۔ کشف الایمان
۱۰۔ رسالہ فی ۱۱۔ رسالہ روایت ۱۲۔ رسالہ جامع البیان ۱۳۔ رسالہ حیات الحاکم ۱۴۔ رسالہ معراج القدر ۱۵۔
رسالہ وصالہ ۱۶۔ رسالہ حیات حلالہ ۱۷۔ رسالہ غنیۃ الوقت ۱۸۔ رسالہ قصص و بساط ۱۹۔ رسالہ زمرات
۲۰۔ رسالہ سلوک و تصوف۔

گزشتہ بابوں میں تصوف کے وہی مسائل طے ہیں جن میں علم ہر صوفیہ بیان کرتے ہیں اور ان کتابوں
میں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان پر میرزا شرف جہاںگیر کے مکتوبات لطائف اثری کا گہرا اثر ہے۔ مکتوبوں سے
کئی مکتوبات اثری کا ذکر بھی کہیں بعض مکتوبات و وجود برزخ کی کتاب لائل نظم طائف اثری ہی سے مستعار ہے
لیکن بعض عجیبہ مسائل کی تشریح محمد و سادی نے کچھ مختلف طریق استدلال اختیار کیا ہے جس سے ان کی دہانت
و زہد و مکی انداز ہو۔ رسالہ مکی میں م م وعدہ و نحوہ متحدہ مثال و دست غیبی و در مسئلہ
توحید و فی حق شمس ہے۔

وعدہ و توحید پر لکھنے کا سبب یہ ہے کہ مکتوبہ پر لوگ اس مسئلہ کی وجہ سے بھی میں متفق تھے۔ صوفیوں سے
نکاح تو اس مسئلہ کی وجہ سے بھی وہ لوگوں کی عقول میں آئے۔ تھے و ہر شخص ہی صوفی کے مطابق اس سے
مستعد ہوتا تھا۔ مکتوبات ہم سے مکی میں ملتی ہیں جس سے یہ سمجھتا ہے کہ کوئی روح کو خدا کہتا تھا اور کوئی
حق و حقوق میں کوئی مکرر نہیں کرتا تھا۔ محمد و سادی نے ہر طریق استدلال اختیار کیا ہے جس سے وہ مکتوبہ
نکاح سے بے نیاز ہو سکے۔ محمد و سادی کا یہ کارنامہ سب سے بڑا ہے۔ ان کی کتاب میں تو یہ عجیبہ سلیس ہیں کہ

خلفاء نے ان کی تعلیمات کو عام کیا۔ ان خلفاء میں حضرت قرنی کا نام سب سے زیادہ ممتاز ہے۔ حضرت قرنی نے ان کی شرح میں خود متحد و مختصر رسالے لکھے اور اپنے مرتد کے اقوال کو مرید متزیج کر کے لکھا۔ یہ رسالے دائرۃ المعارف حضرت مکان ویلور سے تالیف ہوئے ہیں۔

خدم سادی نے تصوف کے جن مسائل کو اپنی مختلف کتابوں میں تحصیل سے بیان کیا ہے وہ مسائل احوال کے ساتھ ملحوظات میں بھی آگئے ہیں اور چونکہ جامع ملحوظات ابوالحسن قرنی خود ایک نہایت ذہین اور خدا رسیدہ بزرگ تھے اس لیے ملحوظات میں مسائل کی زیادہ تشریح و توضیح کی ضرورت نہ تھی۔ اس لیے ان مسائل کو ہم بطور پر سمجھے کے لیے محض سادی کی دوسری کتابوں کے مطالعہ کی بھی ضرورت ہے اس کے ساتھ ان کے شاگرد ابوالحسن قرنی کے رسائل بھی ملحوظات کی تفہیم میں معاون ہوں گے۔

وحدت لوجود متحد مسائل و حرکت جوہری اور کلی شیء فی کلی شیء

ان تینوں مباحث کا تعلق وجود ہے یہی آج سائنس کے موضوعات کا جو مرکب ہے اس پر صوفیہ بہت پہلے کشتی اور نظری طور پر بحث کر چکے ہیں۔ ہر علمی تجربہ سے پہلے کوئی نظریہ ذہن میں آتا ہے اور سائنس ایسے تجربہ سے اس کی تصدیق یا تردید کرتی ہے۔ سائنسی انکشافات "ایٹم" "انرجی" وغیرہ کا وجود کائنات کی وحدت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسی طرح کلی شیء فی کلی شیء کا مطلب خدم سادی نے یہ بتایا ہے کہ ایک وجود میں جو مراتب باطنی جالتے ہیں وہ مراتب کائنات کی ہر تہ میں پائے جاتے ہیں۔ درخت میں بھی قوت کائنات ہے اور پتھر میں بھی وہ مراتب ہیں جو انسان میں ہیں۔ سائنس بھی صرف اتنا تصدیق کر سکی ہے کہ درختوں میں بھی جان ہے۔ گویا صوفیہ کے انکشافات سے ابھی سائنس بہت پیچھے ہے۔ و صوفیہ کے انکشافات سائنس کے لیے نظری استدلال فراہم کرتے ہیں۔ یہاں اس پر پوری بحث کا موقع نہیں ہے۔

تحدید احوال اور حرکت جوہری بھی بہت قدیم مسئلہ ہے جس پر حکماء، متفکرات و صوفیہ نے بھی بحثیں کی ہیں۔ اس کا معیوم یہ ہے کہ کوئی تہ یکہ آں بھی، ہی، ایک حالت پر نہیں ہے اس میں ہر وقت تغیر ہوتا رہتا ہے۔ اس نظر کے وجود کا سبب یہ ہے کہ کائنات صرف حد کو ہے، درود غیر متغیر ہے اور ہر وقت ہر آن متغیر ہے۔ اس اصول کو تسلیم کرنے میں بہت سے اعتراضات وارد ہوتے ہیں جن کے جواب متفکرات و صوفیہ نے دیے ہیں۔ خدم سادی نے بھی اس مسئلہ کو مابین کمرے کے بعد اس پراختہ کائنات کے حوالہ دیا ہے۔ حرکت جوہری لازمی نتیجہ ہے تحدید احوال کا۔ حرکت و احوال کی جو تہ ہے وہی حرکت پر مدنی کا درجہ ہے۔ صوفیہ کے ہاں مسائل

جواہر السلوک فہم کیپ سائیک کے ۳۴ صفحات پر مشتمل ہے اس میں چالیس ابواب میں ہر باب کو فائدہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ہر فائدے کے تحت مزید تفصیل میں کتاب کا ایک چوتھائی حصہ یعنی دس فوائد چھپ چکے ہیں۔ راقم کی نظر سے ہی دس مطبوعہ فوائد گزرتے ہیں۔ ان فوائد کو دیکھنے سے نیز کتاب کی ابتداء میں ابواب کی تفصیل پر ایک نظر ڈالنے سے پوری کتاب کے طرز کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب امیر الدور بہادر کی فرمائش پر لکھی گئی جیسا کہ مصنف نے خود اس کی تصریح کر دی ہے۔ مصنف کا بیان ہے کہ قارئین اس میں میر کوئی کارنامہ نہ سمجھیں اور مجھے سہوہ میں سے زیادہ مرتد نہ دیں اور نہ چربی بھی۔ کریں کیونکہ یہ کہ چینی، عربی، تولی، اکابر پر ہوگی نہ کہ مجھ پر یہ صحیح ہے کہ مولف نے تصوف کی بہت سی کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور انھیں کے مطالب کو اپنی کتاب میں بیان کیا ہے لیکن ان مطالب کی تفہیم و ترتیب میں مولف نے جس شعور و ذہن میں کثرت دیا ہے وہ آسان کا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا مافی ہی کر سکتا ہے جو راہ طریقت کا سالک ہو مسائل کے تحلیل و تجزیہ کی پوری ملاحظیت رکھتا ہو اور اپنے مخاطب یعنی جن لوگوں کے لیے اور جس دور میں یہ کتاب لکھی گئی ہے ان کی تفہیم کے مطابق طرز تفہیم اختیار کر سکتا ہو۔ اسی خاکساری کے ناوجود مولف کو ان دشواریوں اور ان مقصودات کا پورا احساس تھا چنانچہ وہ لکھتے ہیں

”ایں جواہریت چند درسلوک معنوی کہ درسلک حروف و کلمات منسلک گردیدہ فوائد است مند درسیہ مغز انسانی کہ از ممکن غیب بجلوہ گاہ شہادت رسید مقاصد این فوائد است درطی اسناد طوی است و رعایت اجا کوانہ دی ہرئی نہ توجہ بہ سلوک معنوی میں یہ چند جواہر ہیں جو حروف و کلمات کی لڑی میں پرو دیے گئے اور یہ سیر و سفر انسان میں لہذا فوائد ہیں جو نہایت غیب سے جلوہ گاہ شہادت میں لائے گئے ہیں، اس فوائد کے مقاصد حتی المقدور استاد برسی ہیں۔ اس میں عوام کے فہم کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہے“

اس کتاب کی تالیف میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے ان میں سے اہم کتب تصوف مندہ ذیل ہیں۔
 قصص الحكم و فتوحات کبر (راں حری) علی الرموز (میر الدین محمد سعد) انسان الکامل (میر الدین محمد علی)
 عوارف المعارف شہاب الدین سہروردی (شرح قصص رقیعی) شرح قصیدہ نوحہ کتب تیغ احمد مدنی
 تہذیب المبتدی (میر الدین احمد مدنی) تحت اللغات (جامی) شرح قصص حکم (جامی) شرح قصص الحکم
 (محمدا اللہ) (میر الدین احمد مدنی) (محمود حسینی) شرح گلشن راز موسوم بہ حاتم الاعجاز مشنوی مولانا روم فتح
 العیاب احمد (شیخ محمد قادی جیلانی) عتہ لوصول (شیخ محمد مدنی) لطاف قدس کتب قدس حسن فقہ

اور صہباتِ اشدہ ولی اللہ دہلوی) عقائدِ صوفیہ، وفتح الطریق، شیخ فتح محمد تھانوی تفسیر عربی وفتح ولی
مرز یہ (مسند العزیز محمدت دہلوی)۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان تمام کتابوں میں جو اہلِ سوک کا کیا مقام ہے اور اس کی وہ کیا تصویحات ہیں جن کی
وجہ سے یہ کتاب تصوف کی اہم کتاب بن گئی ہے۔ اس کے لیے میں نے اہم کتب تصوف کو جیت نظر رکھا ہے جو
خواہر اس سوک سے پہلے لکھی جا چکی ہیں۔

ہندوستان میں لکھی گئی تصوف کی اہم ترین کتابوں میں کشف المحجوب، فوارہ العارفین، شمع شریف الہی
یعنی منیر لطائفِ اشرقی، مکتوباتِ شیخ احمد سرہندی، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کشف المحجوب میں مسائل تصوف
کے حقیقات کو علیحدہ علیحدہ ابواب کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ مکتوباتِ شیخ احمد سرہندی، در شیخ منیری میں تصوف
کے مسائل پر بہت عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ اور یہ بھی درج کی تصانیف میں شاہ ولی اللہ کے تصوف کے بعض مسائل
پر الگ الگ کتابیں لکھی ہیں، بابک کتاب میں سلوک کی مختلف حالتوں و مدارج کا بیان کیا ہے۔ لطائفِ اشرقی
تصوف کے مختلف حوالوں کے حوالے پر مشتمل ہے جو سامعینِ مصحف کے ملاحظہ میں صحیح ان کے ایک مریضے سے
کر دیا اور پھر موصوفات کے حوالے سے حوالہ کو متب کر دیا۔ اس لیے بڑی حد تک یہ تصوف کی ایک مرتب کتاب ہے
لیکن اس میں بھی ہر باب ایک خلیفہ کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی دوسرے اکابر صہبہ بہت سی
کتابیں تصوف کے مختلف مسائل پر لکھی ہیں۔ لیکن جو ہر اس سوک سے پہلے کوئی ایسی کتاب نظر نہیں آتی جو فنی
حصار سے اس طرح مرتب ہو کہ اس کا ہر باب دوسرے باب سے بذریعہ ربط و ربط ہو اور اس طرح کتاب فی حیثیت
رکھتی ہو۔ مقبلاً ذکر کیا یہ پہلا کلام ہے جس کا انھوں نے تصوف کے مسائل کو اس طرح مرتب کر دیا ہے کہ اس کی
کتاب میں تصوف پر ایک جامع کتاب بن گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کتاب بڑی حد تک عام فہم بن گئی ہے۔ یہی ہیں کہ
تصوف کے ائمہ دقیق مسائل کو بھی عام فہم بنا دیا ہے۔

صلاحیتوں اور ذوق کے اعتبار سے سب انسان کے مراتب مختلف ہوتے ہیں۔ ہر انسان اپنی عقلی
استعداد کے مطابق ہی ترقی کر سکتا ہے۔ اس لیے اس کتاب میں پہلا باب اس کے اعتبار پر ہے۔ دوسرا باب معرفت
میں ہے نہ وہ صرف معرفت حق پر موقوف ہے بلکہ معرفت حق پر موقوف ہے۔ یہ معرفت جو عارفی حیرت
کے حاصل ہیں جو شکی ہے اس لیے اس کے لیے نفس کو تمام رذائل سے پاک کرنے کی ضرورت ہے اس میں جو کوشش
کرنی پڑتی ہے اسے روحانی سفر سے تعبیر کیا ہے اور عیبِ ملک کو نوعِ سامع سے تعبیر کیا ہے۔ جو تھے اب میں

ان روحانی مسافروں کی اتساہ باتی ہیں۔ پھر چند اجواب میں اس سفر پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے اس طرح بحث آگے بڑھتی جاتی ہے۔ ہر بحث کو ایک فائدہ کے تحت بیان کیا ہے اصرار فائدہ دوسرے فائدے سے مربوط ہے۔ اس میں وعدہ قیام وجود وعدۃ الشہود مجدد عثمانی مقامات سلوک و ولایت و غیرہ پر بھی بحثیں ہیں۔ ابتدائی ۲۸ فوائد میں علمی اور نظری بحثیں ہیں اسکے بعد کئی فوائد بیان کیے گئے ہیں۔ آخر میں سلوک کے طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ اس طرح پوری کتاب اس طرح مربوط ہے کہ متن تصوف پر یہ ایک ایسی جاس کتاب بن گئی ہے کہ بطور معائنہ پڑھنے پڑھانے کے لیے یہ کتاب پہلی سوز وں ترین کتاب ہے یا اگر کوئی شخص تصوف کو سمجھنا چاہے تو سب سے پہلے اس کتاب کا مطالعہ سب سے زیادہ معاون ہو گا۔

اس کتاب میں مؤلف نے اپنے نظریات نہیں پیش کیے ہیں۔ اس کے دلائل متحدہ مین کے اقوال پر مبنی ہیں۔ منقولات کے علاوہ بعد ضرورت محققات کی استعمال کیا ہے۔ جہاں تک وجودی مسلک کا تعلق ہے قطب دیور کا خانوادہ محمد خدوم سادی سے متاثر ہے جو چکے وجودی تھے اور خدوم سادی پر بیدار اثر تھا گھر کا گہرا اثر تھا چنانچہ خدوم سادی کی کتاب دلائل حکم میں وجودی نظریہ پر سادی بحث لطائف اثری سے ملوث ہے اور اس کتاب کے حوالے بھی اس میں ملے ہیں۔ البتہ خدوم سادی کا خاص کارنامہ یہ نظر آتا ہے کہ عیسیت اور غیرت کے ثبوت کے لیے انھوں نے یا طریقہ استعمال کیا اور اس کے لیے انھوں نے کچھ نئی اصطلاحیں بھی وضع کیں۔ ان کے اس طریقہ استدلال کو ان کے مرید اور خلیفہ بیدار الحسن قرنی نے قبول کیا جو سادگی قرنی میں منقول ہے اور سلسلہ بہ سلسلہ خانوادہ قطب دیور میں منتقل ہوتا رہا۔

• • • • • سوانح حیات • • • • •

● جناب شمع الملیان ... یہ عزت خواہ خدوم کے فرزند تھے اور ایک نیک و پارسا آدمی تھے جن کا شمار بھی ان سے کر دیا جاتا ہے۔ بڑا نیک اور نیک نیت آدمی تھا۔ وہ شہزادی کشمیری کی کسی مراد کے قریب ہی مدون ہیں۔ تو یہ کئی سعادت ہیں ہے۔

معرفة السلوك

یہ سبھی اشیاء پہلے ہی کی قیمت مقرر ہیں۔ اس سے فوائد کا تقسیم ہوتا ہے۔

[illegible]

وہاں تک کہ تعزیت الایمانت ہے کہ کرتا کہ امت ملاحیہ میں صحت کے لئے دوا دیا گیا ہے اور دیندہ مرد

میں اس کے نیچے بیٹھ گیا۔

۱) در مورد حقوق به غیره از ... و ... است و ...

١٠٠

[illegible]

مجموعه ۹۰: تصحیف ندرت، احوال و قیام است. نه عدد غرض: به ریاضه پیش از دره مجبور. ۱۰۱ سال اولی

۱- چرخه های مختلف عمری در حشرات

کل موجود ہے مگر نصف (۲۵) موجود نہیں، کشف المقالات (۱) مورخانیہ (۲) رسالہ محمود نمبر ۱۱۲۰ ادارہ ادبیات اردو محققہ ترمذی، معرفت السلوک (۳) موضوع: ایچہ الدین علی اعلیٰ کی شخصیت اپنے حلقہ اودھ کے قدر و شخصیت ہے، اصفیٰ نے تصوف میں اجتہادی حیالات نہ کیے جس میں سلسلہ سنی روحانیت لاچار ہو رہا ہے، کہا جاتا ہے کہ لا اطلاق ال کے والد شاہ مراد اللہ جام نے خیالات، تو تھا، محمود غزنوی، ان جیسے جیسے معرفت السلوک ان کے خیالات میں ملان کے یہ مشکل کے حیالات میں "و متابعت خود را ہی پریم" معرفت السلوک کے سورت ملاحظہ سے "خیالات" چاپ سائی دیتی ہے نصف کے علاوہ عالم ادب و جست با مشقت مسلک کے مطابق ان کے متدربوں نے عام م ۱۵۵۰ء وہ بڑے ادب و افسانے سے اپنے بیانے جو لکھ دیا تھا مگر کو تم مدد دیا ہے، نصف کے حالات میں نہ سید و سنیہ من و و نصیر لوطی و محبوب و سید و محبوب بی بی و دایا ہے، دوسرے الفاظ میں یہ ان کے مرشد شاہ برہان الدین خانم کا ارشاد کردہ تصوف و سلوک ہے مرثیہ دہلی کے الفاظ میں:

الامید میں گریہ کرتی ہیں و تہی علی بن قادم حاکم اردلہ شاہ مریدین طایبان دستگاہ مقبول
حضرت اولیٰ الاویاء افضل الاتقیاء صدر مشین مغل محمد خطیب صلی اللہ علیہ وسلم و طریقت بر الحقیقت و معرفت ہمدی
دین وادی المؤمنین اس کین و السعین، ما میں، حائین و نسا، حق زماں و طہر، ت و صفت سے سبھاں اعلیٰ ملک
حضرت شاہ برہان معظم شاہ میراں جی تمس عاتیں محبوب رب معلیں تو میں اللہ سیم سریر صاحب مقام شہ پر طہر
واللہ علی اللہ العزیز شہ مجتبیٰ طیب اللہ انفاہہ معروف صی عامرہ

جام نہ تصوف، لکھنؤ، قادیان، تاج پور جلی سے معرفت السلوک (۱) سے مقابلہ معلولات میں ہوگا
معرفت السلوک کی فارسی زبان ہے، مسائل کی واضح تفہیم کی گئی ہے کہ معمولی فارسی پڑھے ہوئے اشی میں بھی آ
مجھ سکے ہیں، عشق و موضوع کی مزید وضاحت ہوئی ہے۔

اس دور میں دیکھی زبان مستحکم ہوئی تھی اور دکنی الفاظ میں فارسی اسما و افعال کی بہتات ممتی ہے مگر
معرفت السلوک کی فارسی پڑکھنی لا اثر نامعلوم ہے، کتاب بردہ الدین خانم کے انتقال کے بعد لکھی گئی ہے جیسا
ہاں لکھنؤ کے ساتھ قدیم سہ کے حلقہ سے ظاہر رہتا ہے، تاہم ایچہ الدین علی اعلیٰ کا نام یاد کردہ میں میں
لکھا اور ان کے بیان اردہ پانچا عشق میں لکھے تصوف کا مکتب سے دار ہے۔

معرفت السلوک میں بیان کردہ منازل سیر کی تشریح و ذکر دینی شیخ پر ہے محال سے وہ نہیں الفاظ میں

صفحه ۶ معرفت السلوک

عالم	واجب الوجود	عارف
	مؤکل میسائل	
	روح بامیه	
مرقبه	قلب مضطرب	فتا
	نفس اماره	
تقریب	توحید توفیق	تقریب
	فهم قیاس	
	راه شریعت	
مشاهده	ذکر جلیه	حال
	مرآت سوت	
	شهادت مبدا	
	بخت شمس	
عاشق	یاحی و نیکو مالک	واصل

صفحه ۳۶ معرفت السلوک

عالم	عارف الوجود	عارف
	مؤکل جبریل	
	روح قدسی	
مرقبه	قلب شهید	منف
	نفس مهر	
	فهم کلاه	
تقریب	توحید ذاتی	تقریب
	راه حروت	
	ذکر رمی	
مشاهده	مرآت ابهرت	حال
	شهادت شهید	
	بخت شمس	
عاشق	یاحی و نیکو مالک	واصل

صفحه ۲۶ معرفت السلوک

عالم	تلقی الوجود	عارف
	مؤکل جبریل	
	روح حافظ	
	قلب سلیم	
مرقبه	نفس المصطفی	مناف
	فهم کلمات	
تقریب	توحید احوالی اتالی	تقریب
	راه حقیقت	
	ذکر رمی	
	مرآت حروت	
مشاهده	شهادت محمد	حال
	بخت شمس	
عاشق	یاحی و نیکو مالک	واصل

وہاں علامہ الشاذلی نے خطوط درگاہ شریفیہ بجا پر۔ ۵۱) محمود فرشتہ دہلی کے خلفا سید میرا حسین خاوند ہادی میرا حسین خاوند ہادی اور تفت نشین کے شعبہ امتد کرہ ڈاکٹر حسین شاہد۔ سید شاہد امین الدین علی اعظمی ۱۹۵۳ء (۶۱) امین الدین قادری سید علی الدین
 ۵۱) عبدالجبار ملکا پوری۔ محبوب ذوق النش مصنفہ دوم ص ۱۸۹ بایں کتب خانہ درگاہ شریف بجا پر۔ ۱۹۳) بایں کتب خانہ
 کچی محل بجا پر۔ ۱۰) امیر الدین واقعات ملکیت بجا پر مصنفہ دوم ص ۱۱) مقبرہ درگاہ امین الدین علی اعظمی کا کتبہ امتد کرہ
 حسین شاہ سید شاہ امین الدین علی اعظمی ۱۲۱) شجرہ مصنفہ امین الدین سید محمد قادری ۱۲۲) تفت نامہ مخزنہ درگاہ شریف بجا پر
 ۱۲۱) خلافت امہ باب شاہ مصنفہ مخزنہ جامع عثمانیہ (خال کتب مکتبہ ۱۵) محمود خوش دہاں رسالہ نذر (۱۲) محمود خوش دہاں
 مدیت الحق مکرر حسین شاہد۔ مخزنہ ادارہ ادبیات اردو (۱۵) محمود خوش دہاں کشف الحقایق (۱۸) محمود خوش دہاں امین الدین
 مخزنہ ادارہ ادبیات اردو جلد چہارم ص ۱۹۲) محمود خوش دہاں معرفت السلوک مختلف نسخوں کی تفصیل مضمون میں متاثر
 ہے ۲۰) محمود خوش دہاں رسالہ محمود مخزنہ ادارہ ادبیات اردو ص ۱۲۱) محمود خوش دہاں مولود العاشقین۔
 ۲۱) مولود اللہ ترجمہ معرفت السلوک مطابق ماموس الکتاب ۲۲) مولود اللہ ترجمہ معرفت السلوک مخزنہ کتب خانہ درگاہ
 ہاشم پیر بجا پر امتد کرہ ہاشم علی میرا جی شمس العشاق ۱۲۳) بران الدین جاتم کلمۃ الحقایق برتر اکبر الدین صدیقی (۲۵) مخزنہ
 کتب خانہ درگاہ ہاشم پیر امتد کرہ ہاشم علی میرا جی شمس العشاق ۲۶) حمید الدین شاہ رسالہ محمود خوش دہاں و مخزنہ حمید
 گشتی کتب خانہ حمید آباد ۲۷) "رسالہ تصوف" مخزنہ کتب خانہ آصفیہ دہلی ص ۲۵) رسالہ محمود خوش دہاں
 ۲۸) روز سید محمد الدین مخزنہ خطوط دارہ ادبیات اردو جلد دوم، سوم چہارم پنجم۔ ۲۹) حفیظہ قبل
 میرا جی خاندانہ ۳۰) خطوط انجمن ترقی اردو پاکستان جلد اول ص ۱۳) افسر اردو (۳۱) سخاوت مرزا مضمون اردو نامہ
 کراچی جنوری تا مارچ ۱۹۶۱ء شیخ محمود مشرقی نظم و نثر (۳۲) عبدالقیوم تاریخ ادب اردو رتبہ عبدالقیوم کراچی۔ ۱۳۶)
 اکبر الدین صدیقی جہاز مضمون اصحاب سلسلہ بندہ نازکی علمی خدمات ۱۹۷۵ء (۳۳) اکبر الدین صدیقی تصوف اور وجود
 (۳۵) ہاشم علی۔ بران جی شمس العشاق شاہنامہ سبکدوش۔

معرفتہ السلوک اور مجمع البحرین

معرفتہ السلوک یوں تو ایک مختصر رسالہ ہے جو ۳۰ اور ان یرت دی ہے ورنہ ہر رس میں مشہور احادیث قدسیہ، قرآن و حدیث، و کتب معتبرہ و کتب معتبرہ و کتب معتبرہ کی تفسیر کی گئی ہے۔ یہ کہ یہ کتاب عجیب لکھی گئی ہے، لیکن جیسے جیسے قریں رسالے کو پڑھتا جاتا ہے اس کی حیرت بڑھتی جاتی ہے۔ مختصر اس کے اہم نکات حسب ذیل ہیں :

اس میں پہلی بار پانچ عامہ کا ذکر ہے چار مشہور عامہ یعنی سنگ، ہوا، پانی اور خاک تو سبھی کو معلوم ہیں لیکن مصنف نے ایک نئے عنصر "اَو" کا ذکر کیا ہے اور ہمارے خیال سے ہندو دھرم کا شری ہے کیونکہ اس کے مطابق دنیا کی مخلوق کا وجود پانچ تئوں یا پانچ بھوت سے ہو ہے۔ یہ پانچوں عنصر جس کو "اَو" کا نام دیا گیا ہے آتش، ہوا، پانی، باد، اور خاک یا مضمون سے انسان وجود میں آیا ان عامہ کا کامل گیان ہی معرفت ہے اسی طرح ہر عنصر کی اپنی خوبیاں ہیں۔

دوسری اہم بات یہ کہ وجود کی چار قسموں کو مانگ لے ملاتے سے پیش کیا گیا ہے یعنی تمام مضمون کی متفقہ رائے ہے کہ واجب الوجود خدا کی ذات ہے مگر اس رسالہ کا دعویٰ ہے کہ واجب الوجود خود انسان ہے کہ جسم کے بغیر روح مادہ فیت کا مشہور ہیں ہیں اسکتی۔ روحانی وجود کے لیے لازم ہے کہ خدا کا ہی اسے۔ اس کے بعد ممکن الوجود ہے یعنی روحانی جسم، بہتے خواب اور امیدی فیت کی محتاج ہیں۔ اس سے میں آنے کے بعد انسان راہ تہ پخت سے نکل کر مہرل طریقت پہنچ کر، تاخر میں ملکوت کو پایا کرتا ہے۔ تیسرا تہ متنا وجود ہے یعنی دور خود فراوانی۔ یہ لالہ الہی کی منزل ہے۔ اس میں انسان راہ حقیقت سے ہوتا ہوا مراحل معرفت پہنچتا ہے۔ یہ مقام مضمون ہے۔ چوتھی درجہ عارف الوجود کا ہے اس میں انسان اپنے آپ کو جان کر خدا سے مشابہ کرتا ہے۔ مذکورہ بالا سبھی وجود سے تاج ہیں۔ ذات فیت کے کلام اور اس کا یہ رخصت ہوتا ہے۔ اس میں انسان راہ معرفت سے ہوتا ہوا منہر ہے۔ ہوت میں فائز موصی ہے۔ یہ ان کی تہا کے ہے جس سے کر رہے کے بعد ہی کامیابی قریں حاصل ہوتی ہے۔ چوتھی تہہ و خدا وجود کا ہے۔ چوتھی تہہ و

وریہ درجہ مضمون کی تہہ دی بڑھ کر ہے۔ یہ مقام قرب ہے۔

انگلا اہم نکتہ یہ ہے کہ خدا نے خیر شر اور اختیار عینوں کو پیدا کیا۔ اب بندہ جو بھی عمل اختیار کرے گا وہی اس کی ذمہ داری ہوگی۔ روح کی غفلت دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ اسی سلسلے میں ذکر مرقیہ مشاہدے اور ضرورت مرشد پر بھی زور دیا ہے۔ اس رسالے کا کال یہ ہے کہ مصنف نے ہر مسئلہ پر مکمل بحث کی ہے اور منطقی اور محسوس دلائل سے ثبوت پیش کیے ہیں۔

اس رسالے کے مصنف حضرت شیخ محمود چشتی خوش دہان بیدری و بیجا پوری ہیں جو خود حضرت برہا الدین جانی کے مرید و خلیفہ ہیں خوش دہان نے معرفۃ السلوک شاید ۹۹ تا ۱۰۳۱ھ کے درمیان ترتیب دی مگر پہلا مخطوطے کی کتابت ۵۰/۵۱ء میں ہوئی ہے بمقام رستم آباد اس کا ٹیٹلاگ نمبر ۲۳۲۲ ہے۔

اس میں مصنف نے بڑے دلچسپ اور دلنشین انداز میں روحانی زندگی کے مراتب کا ذکر کیا ہے اور بتلایا ہے کہ کس طرح راہ شریعت اور مقام شیطانی سے ترقی کرتے ہوئے سالک اعلیٰ سے اعلیٰ ترین منزل و احوال کو تک پہنچتا ہے۔ ہر مقام و مرتبے کی کیفیات اس کے خطرات، مشاغل، موکل، نفس اور ذکر کا بیان ہے۔ اسی نظام تصوف کو ان کے مرید سید شاہ ابن الدین علی اعلیٰ نے مزید واضح اور صاف کیا ہے۔ کسی بھی مخطوطے کی ترتیب اور اشاعت سے قبل ہمارے لیے یہ غور کرنا بھی ضروری ہے کہ ہماری آج کی ضرورت کیا ہے؟ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں یہ دور اخلاق کے تنزل، باطنی نفرت اور فسادات کا دور ہے۔ اس باطنی نفرت اور غلط فہمیوں کو اس طرح بھی دور کیا جاسکتا ہے کہ ہم دیا اس سے زیادہ اہم قوسوں یا مذاہب کی ایک جہتی کو اجاگر کر کے پیش کریں۔ کتاب کے ساتھ اس کا ترجمہ ہندی اور دو اور انگریزی میں بھی ہو۔ اس سے ہر قوم اور مذہب کے افراد کو علم ہوگا کہ ہم کتنی فصول اور جھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے آپس میں ایک دوسرے کا گلہ کاٹ رہے ہیں۔ ایسی ہی ایک تالیف کا ذکر ہو چکا ہے مزید اور ایک مخطوطے کا ذکر میں یہاں ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اس امر کی وضاحت ہو جائے کہ تصوف نے جہاں ہندوستانوں کو متاثر کیا وہیں اس نے ہندومت اور خصوصاً بدھ مت کی تعلیمات کو ایسا بھی

مجمع البحرین - سنہ ۱۰۷۰ھ ارا شکوہ ابن شہنشاہ شاہ جہاں کی ایک مختصر تفسیر ہے جس میں خلافا گیا ہے کہ فلسفہ و بدانت اور اسلامی تصوف میں کتنا فرق ہے۔ مصنف نے پہلی دفعہ کھلے الفاظ میں لکھا ہے کہ تصوف کی اولین تشبیح و تمثیل یہ ہے۔ اس کا خیال ہے کہ دونوں کی منزل ایک ہے یعنی حد و احد یا احوال ذکر سے قرب لکھنا زبان و بیان کی گھنٹیوں سے بیکار و حاسبہ و غلط فہمیوں نے حقیقت پر پردہ اتارنا کہ دیا ہے کہ دونوں قوموں اور مذہبوں میں ایک عظیم علاج حاصل ہوئی ہے۔ یہاں کوستہ شریک کی گئی ہے کہ

طائفتان نظر خود بخود واضح کرتی ہے کہ ہر دو تصوف میں کس قدر مماثلت ہے۔ بطور نمونہ آپ ہمارے موجودہ سماع اور حال پر نظر ڈالیے تو لگتا ہے کہ موسیقی اور قہص کا یہ متراج ہندوستان کی دیں ہے۔ قہص سمکھ دیو، واقعہ ابراہیمؑ سے ملتا جلتا ہے۔ نریارت قبور میں ہمارا احترام پارسی اور ہندی اثر ہے۔ نسیم خوانی اور اسی طرح کے کئی رسوم ہم نے ہندوؤں سے لیے ہیں۔ ترک دنیا اور ریاضت شاق عیسائیت اور ہنودیشیوں کی ہی دیں ہے۔ ہمارے کئی صوفیاء عقیدہ فنا فی اللہ کے قائل ہیں جس کی تعلیم پہلے پہل فیثد نے دی تھی جس پر ہم ہندی جوگیوں کا طریقہ ہے "تصور شیخ" کا ماخذ بھی دید اور بدھ مت ہے اصطلاحات اور خیال کی اس یکسانیت کو کم کرنے کے لیے مسلمان علما اور صوفی شریعت پر زور دیتے ہیں تاکہ پہکنے اور بھٹکنے کا امکان نہ رہے۔ خالعاہی نظام بھی دیکھا جلتے تو ایران اور بدھ مت کی دیں ہے۔ خواجہ امیر اور حضرت نظام الدین اولیاء کے کئی ہر دو معتقد تھے اور جن میں سے اکثر نے اسلام قبول کیا۔ اس کی وجہ سے بھی کئی ہندوستانی اشغال مسلمانوں میں آگئے۔ ہر قوم راست لایے دینے و قبلہ کتابے "کا فلسفہ آج تک مقبول ہے۔ اسی طرح کئی ہندوستانی قہص اخلاقی تعلیم کے لیے استہانے۔ ابراہیم عظمیٰ ابراہیم عباد شاہ ثانی اور محمد قلی قطب شاہ نے مذہبی رواداری اور وسیع المشرب کی جڑوں کو مضبوط کر کے انھیں دس کی گہرائیوں تک پہنچا دیا۔ کئی مسلمان صوفیوں مثلاً شاہ محمود غوث وغیرہ نے ہندومت کی مشہور و مستند کتابوں کے فارسی ترجمے کیے۔ سیاحت بھی انہی کے درلود داخل ہوئی کئی شعراء و عرفاء نے شیعوں کا مذاکرا چار کیا۔ وشنو تحریک کی وجہ سے بھی کئی عقائد مسلمانوں میں رواج پائے ریشٹاری سلسلے نے بھی جوگیوں ہر دو اور بدھ مت سے مختلف طریقے اپنائے۔ ان تمام تحریکات کا اثر یہ ہوا کہ دارا شکوہ نے بڑی محنت و لگن کے ساتھ دونوں فرقوں کے صوفیاء عقائد کا مطالعہ کیا اور اپنے نتائج "مجمع البحرین" کی صورت میں پیش کیے معرفۃ السلوک اور مجمع البحرین کے فلسفیانہ خیالات کو آگے چل کر حضرت امین الدین علی اعلیٰ اور ان کے خلفاء اور فیصلہ و فیض نے کافی حد تک عام کر دیا۔ مجمع البحرین ۱۶۵۸ء میں تالیف ہوئی مگر سالار جنگ میوزیم لاہر میں ۱۶۵۸ء اور ۱۱۵۸ھ اور اس کے بعد کا نسخہ موجود ہے۔ اوراق (۴۵) ہیں اور کٹلاگ نمبر ۳۳۳ ہے۔

کتابیات: ۱۔ محقق علی بن ابی ثریہ سالار جنگ میوزیم حیدرآباد جلد ۲، مجموعہ ۲، مہرت مخطوطات دارالہند سالار جنگ میوزیم حیدرآباد، جلد ۱، شمارہ ۱۹۸۳ء۔ ۲۔ مخطوطہ "معرفۃ السلوک" مملوکہ سالار جنگ میوزیم لاہر میں حیدرآباد۔ ۳۔ مخطوطہ "مجمع البحرین" ایضاً ۴۔ مجتبیٰ چراغ ارغند کبر الدین صدیقی صاحب "حیدرآباد"۔ ۵۔ ہندوستانی تہذیب کے مسلمانوں پر اثر ارغند محمد حسنا، دہلی ۱۹۷۵ء۔ ۶۔ کلمۃ الحقائق از برہان الدین حامد مرتبہ محمد اکبر الدین صدیقی صاحب "حیدرآباد" ۱۹۷۶ء۔ ۷۔ سید شاد امین الدین علی اعلیٰ ڈاکٹر مسیحی شاہ حیدرآباد ۱۹۶۷ء۔

مجھے بعد ۹ ذی قعدہ ۹۵۰ھ کو زراشتی کا انتقال ہو کتاب میں سہی موت اور بعد کے واقعات نہیں ملتے ہیں اس لیے کتاب کا سال تصنیف صفر ۹۵۰ھ درخشاں ۹۵۰ھ کے درمیان قرار دیا جاسکتا ہے۔

کتاب کا صرف ایک نسخہ دستیاب ہے اور وہ بھی شیخس الدین کے خاندان کے ایک بزرگ آخاندیوسف موسوی کے کتاب خانے میں محفوظ ہے۔ راقم کتبش نظر ہی نسخہ ہے۔

کتابوں میں شیخس الدین کے حالات کافی نکتہ ہونے سے رابطہ میں ہیں کثیری تذکرہ صوفیا کا بھی یہی حال ہے علامہ سنوسری نے بھی اس المثنیٰ میں ان کا ذکر نہایت ہی مختصر بیان کیا ہے فقہت الاحباب میں ان کے نام کے ساتھ القاب درج ہیں۔

"حضرت قطب المتحققین علی کا مین مزی اور اہل کتاب فلکی سیادت خود شید سپر دورہ حال

ولایت اہل آثار مدون الہی منبع تا شرع قانع نامتناہی حامی قواعد شریعت مصطفیٰ.....

لود دریا گنبد فیروزہ ذام قطب رمانی شخص فلک ہزارام

محرم راز محرم کسریا محی رسم درویش ادنیایا

سرب حق شیعہ زبانت پناہ سینہ ادنخرا اسرار حق

میشس الدین موسوی سید اور امام موسیٰ کاظمی ۱۲ویں پشت میں تھے موسیٰ کن منقل سلطان میں پیدا ہوئے والد بزرگوار کا نام درویش بہرام تھا میر موصوف سلطان حسین مرزا دانی خراسان کی طرف سے پہلی مرتبہ ۸۸۲ھ میں بطور سفیر

نہ آئے تھے یہاں جہاں کے کے محمد میں یک دینی تھا بعد میں شکوہ لکھی وہ تھا میر عین شکر درویش کا میں معروف رہتے تھے اس زمانے میں شیخ سلامہ اسٹیل بدوی کا تسمیر شامی پول رہا تھا میر عینی نے ان کے صحیفوں کو پڑھ کر

بنایا یہاں آٹھ سال نہ تھے یہاں اپنے خوش چہرہ رجب ۸۹۰ھ میں خراسان واپس چلے گئے تو وہاں سلطان حسین مرزا طحان مت ترک کر دی اس کے بعد خراسان میں سید محمد زکریا مشلا متوفی ۸۹۹ھ کے فرزند ارجمند شاہ قائم فیض علی کے

پاک رہے تھے ان کے دونوں درویش ورفیہ ترکیک جلائے میں پیش میں سب پھر ارہ سل کے بعد درویشی مرتبہ ۹۰۲ھ میں اپنے والد شہداء قاسم علی متوفی دیت کے مطابق جمیع اسلام کے سلسلے میں بیسہ جاہ و علما و بزرگ واقفان

سے اراکینوں کے ایک بیسہ قافلے سے تباہ عراق سے روانہ ہوئے ان کے ساتھ قدرت اعلیٰ درویش کے درویشوں کے قتل و حرارت میں سو رہے جب خراسان پہنچے تو بے نصیب کے اور تھوڑی دور آئے مجھے تو سامنے سے:

مردم پیدا تدبای بھی سفید خزان و جہتہ درغایت حیا و توفی و حیا و رو یک میں رسید ملائے

نہ ہو۔ میں نہ اسے میں ملک کوئی رہا نہ حب قدرت تھے تو جہیز میں دیر ہو جاتا تھے صورت و خد و قیاس سے
 بی بی در مقولہ دین مقولہ ہو رہی تھی۔ حالت در جہیز میں رہیں مگر بہت یہ موصوفی و فاضل
 و مریدانہ طور پر پیش کی وہ در در بیوتوں تک کہ حالت میں ان میں ان کی خدمت میں ملتی ہوئی ہو۔ کھانا
 ہو۔ غریب ہو۔ سید ہو۔ کمال دین پر مصطفیٰ تھے۔ وجہ ہو۔ حیل نہ ہو۔ قاضی کی تہذیب میں۔ غفلت
 میں نہ ہو۔ سبقت در ہو۔ جس میں تہذیب و تہذیب ہو۔ در زہد میں نہ ہو۔ غریب ہو۔ قاضی کی تہذیب میں۔ غفلت
 محبت ملک کوئی رہا نہ ہو۔ اسے غریب ہو۔ در زہد میں نہ ہو۔ غریب ہو۔ قاضی کی تہذیب میں۔ غفلت
 تہذیب و غفلت رہا نہ ہو۔ در زہد میں نہ ہو۔ غریب ہو۔ قاضی کی تہذیب میں۔ غفلت

محبت بدر در کار علی	حق در کیم لکیر
زراعتش تہذیب	بہ دین و تہذیب
تو کہ پیش در دست تہذیب	رہوے اندام تہذیب
محبت در تہذیب	تہذیب در تہذیب
رہوے تہذیب	محبت میں تہذیب
محبت میں تہذیب	تہذیب تہذیب تہذیب
بہ تہذیب تہذیب	دینہ عابدان مگر محبت
محبت میں تہذیب	تہذیب محبت میں
محبت میں تہذیب	تہذیب تہذیب تہذیب
محبت میں تہذیب	تہذیب تہذیب تہذیب

برورد ای مقام بھیجہ پیش

خود اندوذاً لبھا نرفت

و خدا و قیاس سے نہ ہو۔ در زہد میں نہ ہو۔ غریب ہو۔ قاضی کی تہذیب میں۔ غفلت
 در زہد میں نہ ہو۔ غریب ہو۔ قاضی کی تہذیب میں۔ غفلت
 در زہد میں نہ ہو۔ غریب ہو۔ قاضی کی تہذیب میں۔ غفلت
 در زہد میں نہ ہو۔ غریب ہو۔ قاضی کی تہذیب میں۔ غفلت

کے بعد جب ملک موسیٰ رینہ ۱۰۰۰ میں سید محمد بیگ کے انتقال کے بعد وزیر ہوئے تو غنوی نے اعزّت طور پر انھیں دست سے واپس بلا لیے۔ ان کی دینی پرسلانین شیراز اور دہرائے ناکر کوشی سے استقبال کی اور انھیں بڑے احرار و قرام کے ساتھ زدی بل میں اتار۔ موصوف نے پھر خانہ کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ اور ایسی پر شکوہ اور وسیع عمارت پر ستون کے تعمیر کی جس کی نظیر دوسرے زمین پر نہیں تھی۔ خانہ ایک جیسے احاطے پر چھٹی ہوئی تھی۔ اس کے ارد گرد ایک مخصوص علاقہ رانی تھی اور یہ خانہ نور نقشبۃ کے نام سے ۱۰۱۰ میں مکمل ہوئی ایک مشہور صوفی اور منجم مولانا مال الدین کاندہ نے اسے اتمام بخش "بکی خانہ" پر یہی تفصیلات فقہ الاحباب میں درج ہیں جنوں مصنف :

مردم از قدر و کثرت و زجواب و عفت می آید۔ و آن خانہ مندر روی و چند دی گشتند کہ چندین ملا و امصار گشتیم و تمام ملک و دیار کہ مسرت نمودیم بیجا و عمارتہ دین بخشنی و ہر دھانچہ بایں نور و صفائیدیم۔ و حضرت میرنسس الدین آں را بہ خانہ نور نقشبۃ موسوم ساختند و مردم قاریب و جاہلی گفتند کہ بگردش و دیدن این محل سورہ موسوم و مفہومی شد کہ خانہ نور نقشبۃ است :

قاضی محمد قدسی نے پیشوا الدین کی وفات پر ۹۴۰ شریک ایک فتویٰ "سلسلۃ اذنب" کے نام سے لکھی تھی جو خانہ کی دیواروں پر منقح عظیم در دیئے کے کمر کے سرکاری کے ساتھ قورنگوں و ورق قادیانی کے کتبہ لکھیں۔ یہ دو سوار و شرف علی خاص کثرت نویسی کے ہم قلم تھے۔ فتویٰ کے چند شرح یہاں سے

درف حق دل ر دے زمین	قطب آفاق شیخ شمس الدین
قبہ حق رقدودہ قطاسب	سعدۃ کاشغر مدجہ
دشمن حسن مسدود بن	غوث عظمیٰ مہربانی
نسب و باقت مہرب	نوجہ اسسوق ردة شمس
نسب و بہرستانی	قطب عالم امیر ہمدانی
دست و ہنہ معادن	مہار علی غازی و ان
نسبت الہیہ قطب یزدانی	شیخ عالی مدلسانی
نسبت او بہ مرشد دینی	عبدالرحمن سفر یمنی
نسبت او بہ سالک والا	شیخ عالم علی بن
نسبت زہد و نبیب آمد	نگہ درار دین سیب آمد

● جذاب شمس الدین: یہ تو پرفرت کو معلوم ہے کہ اس سے پہلے میرٹس لینا عراقی سے پہلے بہت پہلے جواب
 میرٹس بدلتی تھی۔ وہ اکثر میدی کے ذہن میں مگی یہ بات ہے میرٹس مگی مدنی کو مرنات و بدنی کہتے
 ہیں۔ وہی فاشین نہیں تھے۔ وہ بھی پتہ دین کو جو کہ میرٹس مرن، فی ہا کی دت بہت بڑے گھومے، نصیحتا ستریں
 مرنے سوار کی تھیں کی۔ تو یہ ایک حقیقت ہے کہ جتنے بھی مبعین کثیر سے بہت کے تھے، اے وہ قید مانتیں نہیں
 جواب: میں نے پہلے تینوں کا ذکر کیا، وہ تھی وٹا خانہ میں بہت تھے۔ لہذا کہ تھیں وہ لوگ بہت تھے۔ گھاس، یات
 کہتے تھے، در کہتے تھے، مرن کئی، دریں میں مرن کئی کو جو کئی بہت ہوں۔

● حساب محل احمد: اس واقعہ کا حکومت سے کیا تھ کیا، دیکھو؟

● جواب: جب میرٹس دین عراقی کا انتقال ۱۹۴۷ء میں ہوا تو ان کے انتقال کے بعد ۱۹۴۸ء میں مرید راشدی
 نے لکھا کہ جب لکھا کہ چوں سب لوگ نوبت میں تو مرن سیاست میں آئے اور بعد کیا وہ بہت مزور تھے۔
 پنی مراد پوری ہوئی تو اس واقعہ کو مدتش مگی کہ۔

جی وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے
 در وقت صفت میں دم توں تو خیر وقت سے
 دیکھ کر صدمہ میں دم توں تو خیر وقت سے
 محمود جی وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے

چرا تو کو تو خوشتر نفی نیست

بکام مرتی پیمارہ انجاء

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

میں وہ وقت در حال رہا کہ تو اس سے دم توں تو خیر وقت سے

نور صحت خدمات مرکز رتبه خدمات توانمندی مرکز

در صورت مستقیم در

میں نے یہ سب دیکھا ہے۔ یہ سب دیکھا ہے۔ یہ سب دیکھا ہے۔

۱. امت و دین و مملکت نامور - یہ سب کا خالق و پروردگار ہے۔

تفہیم کا تاثر ہے۔ کیا اُنہی سے ملے۔ اور وہ ہیں۔ جس میں سے صرف ایک ہی علتِ مستغیرہ کو جس

پیدا ہونے والے ۱۰ مہینے تک۔ یہ مہینے صرف صحت اور پرورش کے لیے ہیں۔ اس کے بعد

عجب بدعقلی ہیں مسہ

سید شعیب + + + + +

نقشہ شمس المعارف، سنی، ۱۸۷۷ء، قریباً ۱۰۰ صفحہ، کتب خانہ قومی، لاہور، پاکستان

میں نے دیکھا کہ وہ صبح کی کھڑکی پر بیٹھی تھی، جس کے پاس ایک چادر لٹائی ہوئی تھی۔

جو مکانات بہت بڑے ہیں ان میں کدیاں ہیں۔۔۔ رشتہ طحا اور قصیدہ و ملاحی روٹی ٹٹے کے، وجود بھی، دقتا ہوساں زعفر

قبول کیا گیا یہی جگہ ہے تو اس سے کہیں زیادہ پیار ہے۔

بعض لوگوں سے جو شاید غلط فہم نہ ہوں، یہ سنا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ یہ سب کچھ ہے

فردی و جمعی است مانند دو در درستی، و قدیم و نو است که در هر دو

و ما كنت يا فتية في ذلك سقيط كمد يد العصى عات دمارهم عات و اهل البيت

[illegible]

۱۔ گناہ ماحولہ از حدیث اقصیٰ غیب کا طریقہ یہ تھا کہ ہے

یست۔ ایسا لافانی منہ جو بہت سارا آدمی بہت روزِ محرمِ مدیم ساقی سے ساقی، ورنہ مت ساقی کہہ

۱- در صورتیکه که در این مورد هیچ وجهی نداشته باشد و صرفاً به جهت آنکه در این مورد هیچ وجهی نداشته باشد.

نقہ قاطر کے بارے میں لکھتے ہیں:

فیه منقذی شمسید : فرشتی مید : دنیای محوسه : مد سحر و جادو و شیطانی : خند :

۱۱۔ اس مقام پر ضرور یہ فقہی مسئلہ پیش کرنا چاہیے کہ اگرچہ عوامی سہولتوں کے ذریعے

۱۔ اے نبی! اے رسول! اے رسول کے در و در قبول میں سے یہ فقیر جو میں سے شایع عفو و مغفرت

۱۔ یہ سب باتیں اور تعلیمات و فروع و عادات ہیں جو مجاہدین نے اپنے لیے اختیار کی ہیں۔
۲۔ یہ سب باتیں اور تعلیمات و فروع و عادات ہیں جو مجاہدین نے اپنے لیے اختیار کی ہیں۔
۳۔ یہ سب باتیں اور تعلیمات و فروع و عادات ہیں جو مجاہدین نے اپنے لیے اختیار کی ہیں۔

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

• • • • •

ایک جگہ قرآن کریم کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

وَمَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ يَحْكُمَ بِحُكْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

مَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ يَحْكُمَ بِحُكْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ إِلَّا جَماعاً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ إِلَّا جَماعاً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ إِلَّا جَماعاً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ إِلَّا جَماعاً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ إِلَّا جَماعاً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ إِلَّا جَماعاً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ إِلَّا جَماعاً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ إِلَّا جَماعاً

بِالْقَامِلِ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَرِيماً

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

تنقیدی تبصرہ

یہاں پر قرآن کریم کی ایک جگہ مذکور ہے کہ:

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ وَأَقْرَأْكُمْ الْقُرْآنَ حَرْفٍ بِحَرْفٍ

متداول ترین وزن مانا جاتا ہے اور خاص طور پر شورانگیز صوفیانہ حاشیوں کے اظہار کے لیے موزوں اور مناسب وزن بھی ہے۔ اس مثنوی کا آغاز مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات لعن رسول مقبول فرمایا چہار یار با صفاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین منقبت حضرت امیر کبیر سید علی ہوانی منقبت سیح کمال لیس خوارزمی، نثر پر مشتمل کلام کی فوقیت دل کی پاکیزگی اور اپنے بعد ہیقت سیح کمال امیر حسین خوارزمی کے ساتھ تین مجلسوں کے بعد ہوتا ہے "مسلم" الاخیر میں دراصل میں مسلکوں کی وضاحت کی گئی ہے اس طرح سے یہیں مقالوں پر مشتمل ایک ایسی مثنوی ہے جس میں نیوکار و گوں کے میں مسلکوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس مقالوں میں بہت سی حکایات کو اخلاق اور عرفانی معانی سے آراستہ اور مزین کیا گیا ہے۔

صرفی کی نظر میں سالک کا پہلا اور ابتدائی مسلک بقیہ جتنی بیداری ہے کیوں کہ صرفی اسے سہو کے حصول کا پہلا ذریعہ اور وحدت الوجود کے ماحل طے کرنے کی پہلی منزل قرار دیتے ہیں۔

دوسرا مسلک صرفی کی نظروں میں تو یہ ہے جو ایک گناہگار بندے کے لیے ظہر کا موجب رہا ہے۔ تیسرا مسلک اخلاص ہے جس کو صرفی ہر خاص و عام کے لیے اولین فرض تصور کرتے ہیں جس طرح علامہ اقبالؒ کے بقول روح طی شود جادۂ صد سالہ آہی گاہی۔

اسی طرح صرفی کے یہاں سالک اخلاص کی بدولت یہ افلاک ترسکا ہے فرماتے ہیں

سیر میک لحظہ کنی عالمی راہ و صد سالہ روی زلی
چشمہ اخلاص جو گردہ والہ مہنوعات رند موج ازل

صرفی کے یہاں چوتھا مسلک محاسبہ جو مراقبہ کے ہم رکن میں شامل ہے پانچویں مسلک تفکر ہے جس کی فضیلت قرآن مجید میں بھی درج ہے۔ چونکہ عالی ہمتان و مشائخین اور سر بلندان ادب گزین کا شیوہ تواضع ہے اس کو صرفی چھٹا مسلک قرار دیتے ہیں۔

ہل صفا و صلی کا ایک مسلک مضامین میں کو صرفی راہ سلوک کا ساتواں مسلک قرار دیتے ہیں۔ آٹھواں مسلک جس کی وضاحت قرآن کریم کے آیت کریمہ یعنی وقین میں مذکور ہے سبھا و حکم نواں مسلک توکل و سواں قناعت گیارہواں نماز بارہواں رکوع تیرہواں روزہ چودھواں صبر د

۱۲ مسلک ارحیاء ص ۵۲ مسند الفیاض، اسی عنوان پر سیر ۵۲
ص ۵۲ و ۵۳ درجین کوکشاوی کہ میں تو در اختیار رنگ دست

شاہ اشرف سلونی سید علاؤ الدین سید طبری، سید جلال الدین بریلوی، شیخ ابو العیوب قلندر میمنشی، شیخ سید الدین کریموی بہاری اہم ترین معززات ہیں۔ اوتارہ ہند اور گنگا زیب عالمگیر کو شیخ پیر محمد سلونی کی نکی صلاح و تقویٰ کا علم ہوا تو ان کی خدمت میں استقبالیہ لائے کا رقعہ بھیجا جو مندرجہ ذیل ہے۔

”مکتب لک و لعلت واقف مراقف حقیقت را و عرفانہ اعداد اسلام مسنون خلافت المرام انیس کے دریں

وقت بہت دل و معروف بہ استفحال فرہ دکن است رسیدہ بادولت اقبال برزے شامات آن ربدۃ العارین معصیت اگر خود برزے زیارت پیدان خود کو در وصلی اسودت شریف آزند استفادہ مراتب از ملاقات آن ملک صفات کرہ ابد اسلام حضرت شیخ پیر محمد سلونی نے اس خط کا جو جواب ارسال فرمایا وہ مندرجہ ذیل ہے،

”شاد ہن دین پناہ انقیر را این حوصلہ نمادہ این دھقان را با بزم سلطانی یہ کار گاہے گاہے بس آرزو

ی یاد در کرم ما راست و کرم ما نیاز است کریمی دارم۔ جبرگرسندی شرم بہائی کی کند اوچوں کی خیم ہاسبانی کی کند چوں کہ گنم بہرانی کریم ہاسب ہتی ہوس۔“

فرموی استعارہ اور شان فقر و محنت سے مصروف رہی خط کے حصے کے بعد محمد گنگا زیب عالمگیر کی حقیقت بہت بڑھ گئی جو بعد میں آپ کے خطا اور آپ کی خانقاہ سے جو تعلق رہی سلطان اور گنگا زیب نے حضرت شیخ پیر محمد کی خدمت میں ایک گارڈن کا رونا بھیجا جس میں لفظ ”مدحاش“ کا استعمل نہیں کیا گیا ہے اس بات سے حضرت شیخ کے رتبہ عالی کا پتہ چلتا ہے ورنہ جس حد تک سے ان کے فرامی میں لفظ ”مدحاش“ کا ذکر ملتا ہے اور ہوسائے اس مرد کے شوق و ارادہ کی ہدیہ دیا یا سلامیہ۔ ”مدحاش“ ذکر خدمت پیر محمد سلونی کی خدمت میں بھیجے جانے والا اس فرماں پر گھر بڑی میں ایک خانہ ہشتی کا گھر میں ۱۹۰۹ء

مصنفہ دارالاسلام سے چھوٹے خان سید عبدالمصطفیٰ نے پیش کیا تھا جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی آزاد لائبریری میں موجود ہے۔ ۱۹۰۹ء میں مولانا امجد علی کوٹوری حالات کی حالت یہ وقت میں علی گڑھ سے جلی اور اپنے پیچھے دستار محنت و حق و حاصل محنت و عزیت خدمت حق اپنا رزق و مال و عطا فقر و مداحم و معرفت کی بہت شیعہ خانقاہ سلونی میں چھوڑ گئی۔ آپ کے علی گڑھ خانگیوں کے اس شمع سے کئی شمعیں روشن گئیں اور ماسیما کا ایاب رہے۔

حوت پیر محمد سلونی نے اپنا فقر و محنت تہ اشرف سلونی کو عطا فرمایا آپ کے انتقال کے بعد تالیفات و کتب کے حضرت شیخ نے علی گڑھ سید عبدالنار علی پوری نے آپ کے مصروفات کا مجموعہ برہان ماری می نوڈ لائبریری کراچی سے شائع کیا ہے۔ ماسیما ماسیما ہیں درویش و افراد کے طرز پر بھیجی گئی ہیں تقریباً دھائی سو صفحات پر مشتمل یہ سہ طبعی ہے ایک نقل میں میرے پاس علی گڑھ سلونی کے کتب خانے میں ہے دوسرا نسخہ پاکستان میں ہے حضرت شیخ کی تعلیمات کا دوسرا مجموعہ و تراجم

کا منظر ہے جیسا کہ شعر میں ہے

بطرنا غیر سال نیست کہ ہمہ کون را مسخر کرد

اللہ پاک کا بجز اظہار انسان کے علاوہ اور کوئی قیاس ہے جس سے ساری دنیا و مسخر کرے یا ہے ان الہی فی ہر حال و صفا انسان
بیرا حید اور میری صفت ہے۔ یہ لازم تھا کہ ہے در جبر خوش قسمت کوئی طرب متوجہ عزت ہے اور قول و فعل و جان
مندان کی پیروی کرتا ہے ان کے جمال کی روشنی اس کے دھار کے آئینے میں جگہ تھی ہے اور ان کے مہر سے کی روشنی کی وجہ سے
اپنے کو مہر پر شہ پاتا ہے جو فیض و عشق و شادمانی کو پہنچتی ہے۔ طالب کو بھی پہنچتی ہے اور جو وقت ان سے ظاہر ہوتا ہے وہاں
سے بھی ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی بابت فرمایا ہے فصحت اللہ فی صلاۃ صلیبہ
و قد صندہ فی صلاۃ و قد صندہ ترجمہ میرے پیچھے میں تدبیر کے حوالہ سے کو میں سے ہو کر صدیق کے سینے میں داخل
دیبا ہے اور حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا ہے علیہ السلام علیک السلام

بہر حال انسان کی کاملی کو دیکھنے سے اللہ پاک کی ذاتی سے وراویں اللہ کی کاشیوں میں یہ آیا ہے اذ اراد انک
جب وہ دیکھ پڑیں خدا دئے حضرت برحق کا متفق فرماتے ہیں چنے کیا مکتوب میں کہ تیج کی صورت کا مشاہدہ ہو
اس قدر قلب رہا ہے نہ کی ساری کے عروج و نزول چیز نکھوس کے ساتھ چلتا ہے۔

وہ ہرچہ نکھ دارم نیز رتوخی بیو غیر تر کسے، شد حقہ کمال است

میں جیسے نظر و انساؤں شیرے سو کسی پر نہیں دیکھتے یہ سوا دروں پر خدا کی قسم یہ نالکھن ہے۔

غالب تدفہ و انبیاء و انبیاء میں مذمت ہے کہ نہایتیں جب شہد کی صورت پر نظر اٹا کر طرف و خدا میں
وہ ہرچہ نکھ دارم نیز رتوخی بیو غیر تر کسے، شد حقہ کمال است وہاں بھی لکھتے ہیں تو موجود خدا
نکھ اس حالت و جب کہ کرا لکھ بند رہا تو موجود کرا لکھوں تر شد تو موجود رہا۔

اللہ عز و جل میں ہر حال و عکس و تدویر اس کے لیے ہے وہاں بہت طالع سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دست
سار و کہ ہر پستی کی اب سے نکل رہا کی تعلیم کی وہ نکل میں یہ سب کی سرور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رہا سے کھڑ
وہاں مذمت کے لیے وہ بھی طالع کیا صورت پر ہے خود میں جب تھا وہاں نہا نے اس کی جگہ سے ما آنحضرت
یہاں سے اٹھ کر رہا ہے یہاں بھی تھا۔ اس سے نہ جان نہ جیسے کئے؟ اب بھی میرے سامنے موجود ہیں سماں اللہ ان میں
میں سمجھتا رہتا رہتا ہے اور جو یہاں دین کی نشانی کے طریقے سے پرستے پاتے ہیں وہاں جو بلا لکھتے دوسرے لکھتے ہیں
وہ بھی منہ میں نہی ہیں ورنہ ہی نہی کے ہر وقت فرماتے ہیں۔

ڈاکٹر یعقوب علی خاں
کوٹاہ، ایبٹ آباد

مولانا ضیاء الدین جے پوری کے ملفوظات

۱۔ فوائد ضیائیہ

فوائد ضیائیہ رحمتوں کی مذہبی اور سماجی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس میں غلامیوں اور ۱۹ ویں صدی کے مصلوب کے
اثر قدردانہ و پسندیدہات ملتے ہیں اس میں عورتوں کا تقابلی دور کی سماجی زندگی سے متعلق تہذیبی محصولات ہیں
اس مکتوب میں شریعت اور حقیقت حقیقت اور حقیقت کا ہی دیدار بھی رونق کی مابین وحدت خلق اور
تجزیہ و تفریق کے مسائل پر روشنی ڈال گئی ہے ساتھ ہی موسیقی، اساطیر، ویر پروردگار کے تصانیف پر بھی بحث کی گئی ہے
مکتوب ۲ مکتوبوں پر مشتمل ہے۔ یہ ایک مادر مکتوب ہے جو گنگا مکھ پر دفعہ آخر ہے۔ مکتوب مولانا ضیاء الدین کے
روحانی، شہد و رازانہ کے مدافع کے حالات بیان کرتے ہیں۔

اس مکتوب کے مولف سید محمد علی حسین ہیں جو، سہ ماہی نگار کے رستے دے گئے تھے وہ مولانا ضیاء الدین کے
شاگرد تھے۔ جہیں مولانا ضیاء الدین نے علم، اخلاق و تہذیب کے قور۔ ملفوظات کو نوٹ کر لیا کریں۔ مولانا خود اسے
دیکھنا یا کہتے تھے۔ سب سے گہرائی و تہذیب کا سہماں ہوتا ہے جسے وہ قوی و وسیع سید محمد علی کے قلم پر گہرائی
نگار لکھا کرتے تھے۔ آپ نے تہذیب و تہذیب کے تفصیل سے مشال ہے کہ ایک دہائی کی سب سے زیادہ تہذیب ہے
جس سے تہذیب پروردگار تھا ہے۔ ۱۰۰۰

۱۰۰۰ لکھنا ہے یہ تہذیب تہذیب تہذیب کا اظہار اس سے ۲۰۰۰ کے کتب کتب کتب میں لکھ دیا
۱۰۰۰ لکھنا ہے یہ تہذیب تہذیب تہذیب کا اظہار اس سے ۲۰۰۰ کے کتب کتب کتب میں لکھ دیا
۱۰۰۰ لکھنا ہے یہ تہذیب تہذیب تہذیب کا اظہار اس سے ۲۰۰۰ کے کتب کتب کتب میں لکھ دیا

۱۰۰۰ لکھنا ہے یہ تہذیب تہذیب تہذیب کا اظہار اس سے ۲۰۰۰ کے کتب کتب کتب میں لکھ دیا
۱۰۰۰ لکھنا ہے یہ تہذیب تہذیب تہذیب کا اظہار اس سے ۲۰۰۰ کے کتب کتب کتب میں لکھ دیا
۱۰۰۰ لکھنا ہے یہ تہذیب تہذیب تہذیب کا اظہار اس سے ۲۰۰۰ کے کتب کتب کتب میں لکھ دیا

رحمت علی مولانا کی روحانی شخصیت سے بہت متاثر تھے چنانچہ مولانا کے جیسے پو میں سکونت اختیار کرنے سے قبل ان کے پاس دوہلی آگئے۔ یہ تالیف مولانا ضیاء الدین کی خانقاہ میں مخطوط کی شکل میں محفوظ ہے۔ مولانا کی خانقاہ بہار دروازہ اہم گنج جیسے پور میں ہے۔ میرے جیساں میں مرآۃ مہتاب کا یہ واحد نسخہ ہے جو محفوظ ہے

میں مخطوط میں مولانا ضیاء الدین کے حیات و آثار پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ آپ کا تخلص سی لاکر حضرت محمد مصطفیٰ سے تھا۔ یہ مخطوط میں آپ کی تعلیم، حدیث، تفسیر فقہ، تصوف میں آپ کی گہنی و کیزنی روحانی معلم و مرشدان کے علمی و روحانی ورثہ تک پہنچے۔ آپ کے شوق شاہ فرید الدین کی شاگردی اختیار کر کے اور شاہ محمد الدین کی حباب سبب ان کو منہ خلافت عطا ہوئے در عشق ہی کی آگ کو روشن کرنے اور انسانیت کی خدمت کرنے کے لیے نہیں تپے پور سے ملے کی ساری تفصیلات درج ہیں۔ مزید اس میں اس بات کی تفصیل بھی درج ہے کہ شاہ محمد الدین اپنے شاگردوں کی تعلیم و تربیت کس طرح کرتے تھے اور جیسے متذکرہ صوفیا کی صفات کس طرح بتیادینے تھے مگر چونکہ مولانا ایک مستثنیٰ صوفی تھے نام میں اپنے استاد کی اجازت حاصل تھی کہ وہ عقیدہ کی تقلید اور بہرہ ور دی سلسلے سے متعلق نہ کہنے و نہ کو بھی اپنے حلقہ شاگردوں میں شامل کر سکتے ہیں اس مخطوط میں مولانا کی سرگئی، ان کے کتبائے روحانی، ان کی پاکیزگی، تپ سے ان کی سادہ و سخی زندگی، ان کے تامل و رکنی خانقاہ میں آنے والوں کے ساتھ ان کے شغفانہ برتاؤ، در کئی مکرر بار مدد کے بارے میں ملے گا۔ شاہ سے ملنے ہیں ساتھ ہی اس مخطوط میں بھی درج ہے کہ آپ اپنے شاگردوں کو کس شفقت و محبت سے دتے تھے در میں کس طرح عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے کی اور جہاد پر بھر دہ کرنے کی یہی صلاحیت و فوجی بیدار کرنے کی نصیحت دہتے تھے کہ خواہ قوت حاصل ہو سکے در دعائیت کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ کر دائمی خوشی حاصل ہو سکے۔

میں مخطوط میں مولانا کے خانقاہ کی سہرا کی مجلسوں کی تفصیلات بھی درج ہیں۔ آپ سہرا پر مراد کرتے تھے اہل خانہ تھے۔ سہرا سے دونوں کے دل بہت متاثر تھے در میں محبت کا جبر سے روشن کرتے آپ سے سہرا میں نشستیں صوفی کی رویت و پائیداری کی جہاد نہ مکمل اور سہرا کو سہرا میں جس مسعد پر کرتے تھے

یہ کتاب میں سلام میں صوفی کے ارتقا، تاریخ، ایک تمہیدات، رہنما، کی سماجی و مذہبی زندگی پر سہرا کی میدان و درویش کے واسطے کہ گہری مگر چہرہ آفرین کی ہے ایک اہم بات ہے کہ اس میں اس دلیل کا ذکر بھی ملتا ہے کہ علماء و علماء جیسے پور میں نور انبیاء میں سکونت پذیر ہوئے مسعد میں جہر مسعود میں ملے گا۔

یہ تصنیف عہدِ اسلامی کے مندستان کے علم و نصیحت کا ایک نمونہ ہے۔ جو اس میں کی مری پڑی ہے کہ صرف تھ

جہادیت کا ہی عامل ہے

خری سے معذور
تو نہ تو نہ ہو گا

جناب قاضی اعظم بکپوری
مدکپور احمد خاں

اخبار الاصفيا

سید سید کے ملکوتی بادشاہ سرکار عالم کا مسندِ شہدائے حق میں تاجدار اور ان کے حلقہ میں ایک
فیوضِ معنی کی ترمیم ہوئی، ام و سلاطین کی سرپرستی میں کھنچا جو یہ دنیا فریاد و فحش کی دنیا میں صحت و عافیت
استواری کی صورت پر ہے، نہ اضعاف کسی، نہ کسی مثبت حالت کی، یہ ہے تقابلیہ و دوریوں کا تعبیر رکھتے تھے
یہ سوانح میں مولد و افاضات کی روایت متعلق تھی و ریب و محالہ طریقہ سے یہ صورت و دنیا پر جہت تھے
یہ ہے ان شخصیات کی اصل مدد کی رائے ہے۔ ان کے درجہ و قدر کے عل و دنش میں نہ یہ ذرا کچھ اور حق پر ہو تو
خوشی ہو گی۔ ایک اور ہی ہو گی۔

[illegible]

تذکرہ میں مذکور ہے کہ اس زمانہ میں بھی سب کام ایک شخص کے ماتحت نہ تھے بلکہ
 ایک شخص قیام میں ہوتا تھا جس کو نائب صاحب قرار دیا جاتا تھا۔ یہ سب کام سب
 سے ۱۸۶۷ء میں تمام نائب صاحب کو تفویض ہو گیا۔ ۱۸۷۰ء میں ایک ہی نائب صاحب قیام میں
 رہا اور اسے سربراہ قرار دیا گیا۔ اس زمانہ میں تمام عدالتوں کے ججوں کی تعداد ۱۱۱ تھی
 اور وہ ایک ہی میں جمار ہو چکے تھے۔ اس وقت عدالتوں کی تعداد ۱۸۷۰ء سے بڑھ کر رہی

اسرارِ کشفِ صوفیا

اسرارِ کمال میں مذکور ہے کہ مالِ مذہب و سلطنت کا کھانا پینے کی خواہش کو عبید اللہ نے ایک بار کھاتا تھا۔

کی گئیں یہ ایک سال کا وقت تھا۔ اس کا نسخہ قیام میں دہلی کی تربیت ہے۔

مؤرخ نے اس کتاب میں اپنی سونے سے مشعل کوئی زیادہ تفصیل نہیں دے سکتے تھے۔ وقت ۱۰۹۶ء پر قیام کی ایک ناکہ دیا ہے۔

نہ کہ عاقبت اس کی پیدائش ۳۰ ربیع الاول ۱۰۶۵ء کو ہوئی۔ بادشاہ کے زمانے میں، مولانا پیدائش کا ذکر نہیں دیا ہے۔

کے والد کا نام سیّد حسن تھا جو نسب یہ جیسا کہ دستور خان کا نام درج نہیں کیا جاتا تھا، چنانچہ کتب کے قریب مؤلف کا جو شجرہ نسب ۱۰۹۶ء

ہے اس میں مؤلف کی اس کا نام نہیں ملتا۔ مجھے معلوم نہیں کہ شجرہ نسب میں اس کا نام کیوں گور دیا جاتا تھا، مؤلف نے بسم اللہ کے بعد ۱۰۹۶ء

میں نورس کی عمر میں ہوئی۔ یہ مہر دی دہلی میں ہو چکی تھی۔ اس کے دسے تھیں سیّد حسن کا نام ہے۔ ذیل دہلی میں مؤلف نے ۱۰۹۶ء میں

گیا کہ اس کی عمر میں۔ ذرا دیکھا اور ۱۰۹۶ء میں نورس کی دس تھیں۔ شجرہ نسب میں عبید اللہ سے اس کا تعلق پیدا ہوا ہے۔ قاضی کا جو

شجرہ مؤلف نے دیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا نسب غنی ہے۔ حضرت فیروز قبادی سے ملتا ہے۔ مؤلف نے عرفی سولہ سال کی عمر تک اس

پناہ دے دیا ہے۔ اس کے بعد چکوں تھیں۔ دیکھ کر اس نے پوچھا کیا دیکھ جاؤں زندگی بھر کی۔

کمال میں مذکور ہے کہ ۱۰۹۶ء میں شجرہ کی عمر پانچ روکے اور ۱۰۹۵ء میں اس میں ۱۰۹۵ء کا نام نہیں

کے دو حکومت ہیں۔ اس کی عمر ۱۰۹۶ء اور ۱۰۹۵ء میں درج ہے کہ دو حکومتیں ہوتی۔

پہلیں نہ صرف کہ ذکر ہے بلکہ یہ ہے کہ مؤلف نے اس کا بیان کیا ہے۔ واقعہ تھا کہ اس میں سادہ و سیر و دلکش

۱۰۹۶ء کی تاریخ سے پہلے اس کی عمر نہ تھی۔ یہ کہ مؤلف نے اس کے بیان کیا ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ دیکھ کر

۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس نے یہ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں

رو ۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس نے یہ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں

کے حالات درج ہیں۔ اس میں ۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں

۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس نے یہ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں

نورس ۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس نے یہ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ سادہ و سیر و دلکش ۱۰۹۶ء میں

کتبہ شاہ اشرف جہانگیر سمنانی
کا
ایک مندر قلمی نسخہ

مقدم صاحب کے کتبیات اگر اکلام مطبوعہ تصوف در تعلقات اندر جتنے طور پر لکھے گئے ہیں یہ نسبت فرقہ قبیہ
ہے۔ میں صوفی کے قلب کا سرور و کمال بھی طلب ہے اور تحقیق و تدقیق بھی شی جی وسط و فراغت ہے، مولویان آئینہ انوار
پر صی ہے اس میں تصوف کے باریک و نازک پہلو بھی لکھا گیا ہے اور علم و ادب سے لگاتار ہے، مصوفیہ کی تہذیب و
ادب کے مسئلہ شہاد کی مقدمہ کشائی بھی لکھی ہے، کتاب کے ہر پرچہ کی علمی و تحقیقی شہادت و تائید و توثیق
کے مترادف تہذیب و ادب کے وہ دراصل اس کے اس سوال کے جواب میں ہے، علم و ادب کے ساتھ ساتھ توفیق و توفیق
یہ اس کی حقیقت یہ ہے یہ قدر قبول بھی ہے اور اعتقاد کا پیش خیز خیز بھی اکیلا قائم امن سے اس میں مترادف تمام یہاں
اس کا مترادف ہے اور علم و ادب کا مسئلہ تحقیق اور تصوف و ایمان کا بحث و تامل اس میں بھی مترادف ہے، یہ مسئلہ علم
جو علم و ادب کے وقت کے وقت سے تصوف سے متعلق اٹھائے گئے ترس و تشددات کے جواب میں ہیں اس سے اس مکتوب کی علمی
محبت و وجد موعظی ہے۔

تعارف مصنف

۱۔ جدید صائم ہائے کلمۃ حق اور اعلیٰ درجہ کے صوفی تھے جو صیغہ "یا حسین" میں کلمات و تقریبات
 ۲۔ آپ یہ کلام و ذکر کرتے تھے شانِ فیضیت و عزت و فہم و بصیرت تھی۔ مشاعرے و سحر و شمعیت
 ۳۔ صیغہ کے سلسلہ کو آپ نے از سر نو درویش و متقی بنایا۔ ۱۲۰۰ھ میں وفات پائی۔ قندھار
 احمد نیکو کے قریبی تھے۔ (مذبحہ اوسمان)

عنوت۔ یہ کتابی عظمت سپہ شہر مرد مجاہدوں سے ہوئی۔ اور عظمت مولیٰ ثناء و مدد رقی حاصل تھی۔ یہ نے ہی
 ۱۸۰۶ء میں جامعہ پنجاب کے صدر جو قلعہ دار بنایا۔ جس سے اس کا تعلق ترقی حاصل ہوا ہے۔

۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔
 ۱۸۰۶ء میں مولیٰ ثناء ترقیب کے صدر جو قلعہ دار بنایا۔ جس سے اس کا تعلق ترقی حاصل ہوا ہے۔
 ۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔

۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔
 ۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔

۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔
 ۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔

۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔
 ۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔

۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔
 ۱۸۰۶ء میں جنوب مغربی تانی پخت ترقیب کے لیے چاروں عنوت تھے۔

گویا اس اختلاف کا زیادہ تر تعلق تاریخ، انساب اور احوال سے ہے جیسا کہ ذکر کیا جا چلا ہے۔

سوانح کے ضمن میں خود قدوم صاحب نور اللہ مدفہ کی زندگی سفر کے واقعات، تصانیف کا ذکر بھی کچھ اس قدر آیا ہے کہ کتاب کباب الدین حالات میں لکھی گئی کچھ روشنی اس پر بھی پڑتی ہے۔ چنانچہ تب نے لکھا ہے کہ "خاندانی اشرفیہ میری درخواست پر قرعہ کی گئی۔ قدوم صاحب کی تصانیف کا ذکر ان الفاظ سے شروع کیا ہے۔
"القدر در علم معرفت قدوة الکبریٰ راتالیفات تفصیل و علم مقصود:"

اس سے یہ چھوٹتا ہے کہ قدوم صاحب کی یہ بھی کتاب سوانح ہے جسے آپ کے جانشین دل نے قلمبند کیا۔

کتاب کے آغاز میں ایک طویل علم ہے جو سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اس میں قدوم صاحب کی بھائی کو درود دینے والا میں رقم یا گیا ہے۔ اس کے تین اشارے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

کیا است نعمت سلیمان کہ یہ پیریت نشان نہ مانوں لم غلام دارا را

اگر یہ دین و دل و عمر معرفت تو ایوم نہ قدر میں تو خدا میں شمع افلا را

کنوں جانت بلب زبے دیدارست نہ دیدن تو کند رخ کنست ہارا

یہ خطوط ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مجاہد نشینوں کی ملکیت رہا ہے کیونکہ کتاب کے آخر میں ملک کی ملکیت کی طرف اشارہ ہے۔
"ہاں مکتوب شریف بذمیر خیر سید حسین..." کے محکم میں تحریر ہے کہ "خطبے رفتہ و کتاب صحیح آنت اور مولودین شرف شاہ بہادر شاہ۔ یہ قدوم صاحب کا پورا شجرہ راجع کیا ہے۔ اس کے آگے پھر یہی قسم ہے۔
"مکتوبہ نسب نامہ معرفت قدوة الکبریٰ شاہ حاجی عبدالرزاق اس ضمن میں ان کا محدثہ قلمبند کیا گیا ہے۔

معرفت نامہ مصنف ملک میں من و ذکر کیا ہے یہ معرفت شاہ عبدالرزاق کے جانشین تھے۔ غلبہ یہ ہے کہ آپ کی جانشینی کے بعد یہ گورنر مکتوبہ انھیں وراثت میں ملا۔ اور اب بھی یہ مجاہد نشین ملکیت ہے اگر یہ قلمبند ہے تو اس خطبہ کی قدامت یا سو سال سے زیادہ کیونکہ شاہ عبدالرزاق کا وصال ۱۰۸۲ھ میں ہوا تھا۔ اس کے بعد ہی شاہ مصنف فرمایا کہ "یہ نمونہ تین ادا بہ وقت کی جتنا قیمت خریدے ایک دیکھ رہا ہے۔

مکتوبات پر محمد غوث شکاری کا تبصرہ
آپ نے مکتوبات میں جہاں جہاں دربار میں مسک کی تصانیف و
واقعہ لکھ دیا ہے۔ جس میں ۱۰۸۱ھ میں لکھی گئی تھی۔ اور مولودین پیرا نے ان میں سے بھی لکھا ہے۔ یہ خطبہ
لیسط علی نہیں میں قلمبند ہے۔ مکتوبات دوستوں کے نام سے لکھیں گے۔ مکتوبات

سہ ۱۰۸۱ھ میں لکھی گئی تھی۔ مکتوبات دوستوں کے نام سے لکھیں گے۔ مکتوبات

ملا شاہ اور انکی شہنویاں

ملا شاہ بخشی مشہور بزرگ میاں میرام ۱۰۳۵ھ کے تھکوتھے یہ وہی میاں میر میری جنوں نے گونا گوں (Golden temple) کی بنا ڈالی تھی ورجو دراشکوہ کے روحانی رہنما و استاد تھے۔
مخدوم خسار کے مطابق ملا شاہ کے والد کا نام قاضی عیدو تھا لیکن اپنی ایک فتویٰ میں نے اپنے والد کا نام عبداحمد اور والدہ کا خاتون کھلے ہے بخشاں سے آپ کے تھے اور یہاں تین سال قیام کر کے لاہور چلے گئے جہاں اپنے شاہ میر کی شاگردی اختیار کی اور پھر ان کے ممتاز ترین خلیفہ بن گئے لاہور کی ب و ہو آپ کو اس نے آل لہذا آپ کے یہاں اپنی زندگی ہی میں انھیں چارہ لاہور میں اور موسم بہار کے آغاز سے تھوڑا شہر میں رہنے کی اجازت دیدی تھی شاہ میر کے انتقال کے بعد وہ مستقل طور پر شہر میں سکونت پذیر ہو گئے جہاں ہی پہاڑ پر دراشکوہ نے نایبے ایک مہرت بنوادی تھی جس کا نام میرعل تھا لیکن بعد میں وہ میری محل کے نام سے مشہور ہو گئی دراشکوہ کے قتل نے ہی اور ملک نے رہنے ہو، بھی لہذا جب وہ لاہور پہنچے تو اپنے مخالفین سے اجازت لے کر اپنے قبر پر گئے جہاں سے وہ واپس نہیں لوٹے جب انھیں تلاش کیا یا تو انھیں اور ان کے نام ایک خط کے ساتھ وہاں مدہ حیات میں پالا گیا۔
مخدوم خسار کے مطابق ان کا انتقال ۱۰۸۵ھ میں ہوا۔

ملا شاہ کے موصوفیہ خیالات متاثر فرماتے ہیں دریاؤں شواہ سے مسوب کیا جاتے۔

پتھر در پنجہ خدا دارم من نہ پروا می مصطفیٰ دارم

لیکن جیسے کہ مخدوم خسار کے مصنف نے لکھا ہے کہ جب ایک شخص اس شعر کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ اس شعر کو انتہائی مسوب کرنا سوائے الزام تراشی کے اور بچہ نہیں۔ ان کے شہی مجرموں کے مطالعہ سے جس ایسا ہی ظاہر ہو گیا کہ منہ جب بالاشعرا ان کا نہیں ہو سکتا لہذا وہ تو ہمیشہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہے ہیں۔

صفحہ ۶۵ سے منقبت کے اشعار شروع ہوتے ہیں جن میں خطبہ رشیدین اور ائمہ مسعودیوں کی منقبت بیان کی گئی ہے۔
صفحہ ۷۷ سے صوفیا کی تعریف میں اشعار ہیں ان صوفیا کی تعداد جن کی شان میں اشعار کہے گئے ہیں پندرہ ہے۔ چند کے
نام یہ ہیں: حضرت بایزید، جنید، شبلی، منصور، شیخ عطاء، محمد الدین، بہار الدین، زکریا، بولہ (ظندر ۹)، ابو سعید
حزاز، مولانا روم، شیخ عبدالقادر، شیخ علی الدین، عریل اور چند مزید جنہ کے نام مخطوطے کے کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے
پڑھے نہ جاسکے۔ صفحہ ۷۵ سے تصوف کی مختلف کیفیت پر روشنی ڈالی گئی ہے مثلاً سلوک کے تحت شاعر نے توہد و تک
تعمیل، مہر اور رضا پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد پھر سلوک، باطن پر بحث ہے جس کے تحت عالم مثال، عالم ملکوت
عالم جبروت، عالم لاہوت اور ان کا بل جو طائفہ کے مطابق وہ ہے جس کے اندر مذکورہ چاروں عالم موجود ہوتے
ہیں پھر روشنی ڈالی گئی ہے اس کے بعد آخر میں کشف کے مختلف پہلوؤں مثلاً کمال زہد، کمال سلوک، کمال معرفت
وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ثمنوی درج ذیل رباعی پر ختم ہوجاتی ہے۔

حمد و نعت و منقبت و تعریف
در سال ہزار و پنج تمام
حق باز بیان و ختم آتی صنیعہ
شدش شمع پیست ذکر نکلیعہ

صفحہ ۸۰ پر اس کا نام رسالہ حمد و نعت بتایا گیا ہے ۵۵۵ احاد میں مکمل ہوا۔

دوسری ثمنوی صفحہ ۸۳ سے شروع ہوتی ہے اور صفحہ ۱۷۲ پر ختم ہوتی ہے۔ خاکہ ایک رباعی پر ہوتا ہے جس کے
بعد ایک ترقیب ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ ثمنوی بھی ۵۵۵ احاد میں مکمل ہوئی۔

یہ ثمنوی پوری کی پوری عرفان اور تصوف سے بحث کرتی ہے۔ طائفہ اپنے نقطہ نظر کو پیش کیا ہے۔ حمد کے
اشعار کے بعد درج ذیل عنوانات کے تحت اشعار ہیں: بہمن، انطاک، بہمن زمین، بہمن شاہ، بہمن انبیا، حرف کا وغیرہ۔
صفحہ ۸۶ سے توحید پر بحث ہے جس پر تعریف توحید، کرشمہ توحید، فہم توحید کے ذیلی عنوانات کے تحت روشنی
ڈالی گئی ہے۔ صفحہ ۸۸ سے بیان معرفت کے عنوان سے اشعار ہیں جس کے تحت معرفت، تعریف، طواف اور اقسام
معرفت سے بحث کی گئی ہے صفحہ ۹۱ سے تنزیہ کا باب شروع ہوتا ہے جس کا مطلب مختلف حوالات اور مختلف مثالوں سے
واضح کیا گیا ہے۔ صفحہ ۹۳ سے بیان تشبیہ کا آغاز ہوتا ہے جس کے تحت بیان حرف معنی، بیان جمع تنزیہ و تشبیہ، بیان جمع کے
عنوانات سے بحث ہے۔ صفحہ ۹۴ سے الہیات کا باب شروع ہوتا ہے جو بیان ربوبیت کے عنوان سے ہے جس کے تحت
چند اشعار کشمیر کے بادشاہوں میں بھی ہیں جو چونکہ درشکبہ کشمیر بسیار وقت بودیم، نام اہل کے عنوان کے تحت ہیں۔ اس
کے بعد مختلف تفصیلات ہیں جن کے عنوانات یہ ہیں: بیان عظمت، بیان جلال، بیان جمال، بیان یقین، بیان تحقیق

در تعریف گوش شنوی، در تعریف چشم بینا، در تعریف ظلم، در تعریف نے (جس سے ظلم ہوتا ہے) تعریف زبان،
در تعریف محقق ۲۲۱-۲۲۲ پر ظلم اور خدا پر تشریح و بحث کی گئی ہے۔ جس کا آغاز دس ذیل طبقے سے ہوتا ہے۔
”سخن آنست کہ جمعی برانند کہ این در تعالیٰ را علمی نیست برایشیاری یعنی داستان او تعالیٰ

اشیاء را بذات خود است نہ بعلم نازد در حقیقت نفی زیادتی ظلم کردہ باشند۔“

صفحہ ۲۲۸ پر گرسنگی اور سبکی پر بحث کرنے کے بعد ظلم کے تعلق سے انسان پر بحث کی گئی ہے اور یہ کہ انسان کا
کامت اس کی تربیت کے مطابق طے کیا جانا چاہیے، اور یہ کہ ہر انسان کو اس کے علم کے مطابق پہچاننا چاہیے۔
اس ظلم کا آخری معجزانہ مختلف پہلوؤں کے بیان پر مبنی ہے۔

پانچویں شوی بھی حمد سے ہی شروع ہوتی ہے جس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ شریعت کے اصول و ضوابط کی
بہر صورت سرزد کرنی چاہیے اور انسان کو ہمیشہ خدا کی عزت کے لئے مجاہد جانا چاہیے۔ اس کے بعد وحدت اور اثرات
پر بحث ہے جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔

”بدانکہ روز و شب کثرتند در ہفتہ، ہفتہ و وحدت این دو دنیا ہر یک کثرتند و دہ

و دہ وحدت این ہر کثرتند در سال و سال وحدت این ہر ہزار این ہر کثرتند در قرن و قرن

وحدت این ہر ہزار این ہر کثرتند در دہر و دہر وحدت این ہر ہزار این ہر کثرتند۔“

صفحہ ۲۵۷ سے ”کلیات چارہ فقر شروع ہوتی ہے اس کے بعد ظلم کی مختلف شاخوں کی تعریف تفصیل فی
بحث العلوم کے عنوان کے تحت کی گئی ہے۔ اس فصل میں ظلم کی مختلف شاخوں پر مثلاً صرف غریبیت، ہیبت، کلام
معرفت، عالم، حقایق اشیا، صفات، تکلیف، افعال، بد عذاب قبر و آخرت، معانی، بیان، بدایع و طلب، اصول
فہم اور فقہ، حدیث و تفسیر وغیرہ پر الگ الگ بحث کی گئی ہے صفحہ ۲۷۰ تا ۲۹۰ مختلف پھولوں کا بیان ہے اور صفحہ
۲۹۰ سے ساقی نامہ شروع ہوتا ہے لیکن صفحہ ۳۰۰ پر تقریبات تین شہید اور شین شہید کے ذیلی عنوان کے بعد تعریف
شہید حقیقی پر بحث ہے صفحہ ۳۰۲ تا ۳۰۴ پر خود نوشت سوانح پر مبنی اشعار ہیں جس کے بعد لیلیٰ و زمینوں کے
عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔ پھر ظلم کی مختلف شاخوں پر دوبارہ بحث ہے صفحہ ۳۱۲ پر ترقیم کے عبارت ہے
جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس شوی میں پچھ ہزار اشعار ہیں اور جو ۱۰۵۵ میں مکمل ہوئے۔

چھٹی شوی ایک چھوٹی شوی ہے جو صفحہ ۳۶۰ سے شروع ہوتی ہے اور صفحہ ۳۸۰ پر ختم ہوجاتی ہے اس
شوی کے اشعار زیادہ تر اخلاقیات سے متعلق ہیں منظر کا یہ حصہ بہت زیادہ کرم خوردہ ہے اور اسے حرمت کی

خلو کا غریب کر مزید ناقابلِ قرات بنادیا گیا ہے۔

ساتویں مثنوی صفحہ ۱۰۷ سے شروع ہوتی ہے اور اسی مثنوی پر صفحہ ۱۰۸ پر منطوط ختم ہو جاتا ہے۔ اس مثنوی میں عشق و محبت کی معصیت کا بیان ہے جو ان پر سک پیدا کرنے کے ساتھ ہی نازل ہوئی۔ سک کے علاوہ بھی چند دیگر غلوں، مستزیاں، شلاہاں، متحدہ گوہر، کلن وغیرہ کی مثنویاں برائے نازل اور بدائی مثنوی اور درتدین آتش، تحریف مجبور، تعریف قر و غوہ، یہ جیسے بھی کرد و خور وہ ہے۔

یہ سارے ذکر ہوا یہ منطوط مختلف مشینوں سے تراجم اور نادر ہے۔ یہ مصنف کے زمانے کا منطوط ہے اور سک کے اس مسودے سے قبل کر دیا ہے۔ سک میں مصنف کی ساتویں مثنویاں موجود ہیں اور جن کی صورت میں میں اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ ثنائی کی تہیقا، حقیقت سے کسی اور بھی مثنویوں اور یہ ایک فکسنگ نامک ہے۔ شاہ کی حیثیت سے طاہرہ غیور عرف رہے صرف اس وجہ سے کہ ان کی مثنویاں دستیاب نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے مثنوی کے مثنوی ہونی چاہئے اور اسے شائع ہونا چاہئے۔ اشاعت کے بعد میر خیال ہے کہ سک کی حیثیت مثنوی، مثنوی کے برابر ہو جائے گی۔

(مثنوی کے زمرہ و مثنوی)

ترجمہ و ذکر میر میر میر میر میر

خانقاہ عیسوی شریف کے نوادر

کتب میں خانقاہ عیسوی شریف کو بھی کثرت کتب بالخصوص خطوط کی وجہ ازہمیت حاصل ہے خطوط کے ان راقعہ سرمایہ میں تصوف کی ایک سوسنائیت میں ہیں، ان میں سے چند اہم کتابوں کا تعارف حاضر ہے۔

سب سے پہلے نفوس الحکم کی حل و تشریح اور اشکالات و جوابات پر مبنی کتاب تلمیذ المصنفات سے متعلق تفصیلی ہیں یہ کتاب چلواری شریف کی بلند پایہ علمی شخصیت الامام احمد مہتری چلواری متوفی ۱۱۹۸ھ کی تصنیف ہے آثار اللہ ایام شباب میں بنظر ضمیمہ وطن سے کافی دور دروہی شریف لے گئے، دروہاں ان کا رشتہ محمد بن اسحاق سے قائم ہوا اور وہ کس طرح تیسرا مراحل سے گزرے چھوڑ دی تاریخ میں اس کا ذکر نہیں ہے، تلمیذ دور ختم کرنے کے بعد دروہاں صاحب سے بھی دوچار ہوئے اور دین کی طرف سے وہ دروہی ہی میں مقیم ہو گئے، مقدمہ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دروہاں صاحب سے بھی دوچار ہوئے اور اسی حالت میں کتاب کی تصنیف بھی ہوئی رہی، شاید جو ہمت علی سبب بنی ہوگی کہ بعض قول کے مطابق وہ محدث شاہ کن موہا میں لازم ہو گئے، محمد ام شاہ محمد حبیب اند قاری کی قریب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا انتقال ۲۰ محرم ۱۶۹ھ کو ہوا اور مقبرہ حضرت نور الدین ملک پران میں مدفون ہوئے۔

دروہاں کی دینی و ملی خدمات کیا کیا تھیں تاریخ کے اوراق ان تفصیلات سے غالی ہیں، صرف یہ ایک کتاب تلمیذ المصنفات سائنس آئی ہے لیکن اس کے قدر میں انھوں نے اپنی ایک اور تصنیف اشاعت ربانیہ کا جو تذکرہ اس طریق پر کیا ہے۔ دروازہ سخن در اساتذہ تصوفیہ کے ذیل سے موجود ہے گویا وہ رسالہ وحدت الوجود کے اثبات و تائید میں تھا۔

یہ کتاب تلمیذ المصنفات ولی کی کسی لائبریری سے برٹش لائبریری لندن منتقل ہوئی، حضرت مولانا سید سیماں مدنی پتہ خرم لندن کے دوران جب لائبریری شریف لے گئے تو اس کتاب پران کی نظر پڑی، مصنف کے نام کے منہ

چلو اردی البھاری دلا لکھی دیکھ کر وہ بہت تعجب ہوا کہ وہ اس کے بعد اپنے استاد حضرت مولانا شاہ محمد علی الدین نورانی
چلو اردی کے برسرِ خط میں کتاب لکھ رہا تھا اور مصنف کے تفصیلی دستِ خط میں کتاب لکھی تھی۔ چلو اردی نے اس کتاب
کی خدایہ کے لیے اس وقت کے کوششیں کیے۔ بالآخر مولانا شاہ محمد علی الدین نورانی نے اس کتاب کی کاپی سے چلو اردی
کتاب کی تصانیف میں لکھی کہ ان کی تصانیف میں چلو اردی کے نسخہ موجود ہے

یہ کتاب عملِ حید ہے اور علامہ کی الدین بن علی بن اقصیٰ کو درمختص ہے۔ یہ کتاب مولانا شاہ محمد علی الدین نورانی کے
موجود ہے اور اس کے مصنف بہت مشکل ہے۔ درنہدات و شبہات کے لئے اس کے مصنف کے حوالے سے
پیدا ہوتے ہیں۔

یہ کتاب مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں ہو کر رہی ہے۔ اس میں مصنف اور مصنف کا ذکر کرتے ہوئے
میں کہیں بہت زیادہ تکلیف دہ چیزیں لکھی ہیں۔ مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
پہلے مصنف کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مصنف نے لکھا ہے کہ مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
اپنی مصنف کی تصانیف میں لکھی ہے۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
اسی طرح کے نام سے مصنف کرتے ہیں۔

مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب

مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب
مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اس میں مولانا شاہ محمد علی الدین بن علی بن اقصیٰ کے ہاتھ میں یہ کتاب

کیا ہے۔ اس طرح کاتب مسیح اٹھنے مند جبہ بال رسائل کو مخدوم حسن، ثم جشن برہنہ توحید کی تصنیفات بتایا ہے لیکن کاتب کا یہ اختساب مشکوک ہے۔ تاریخ سلسلہ نو، وسیع کے مؤلف معین الدین، والی نے ہی رسائل کو یوں قلم و قدر، توجہ، خاص خصوص اور رسائل معرفت کو حضرت مخدوم معین نوشہ توحید کی تصانیف کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ البتہ لطائف المعانی کو حسن، ثم جشن کی تصنیف بتایا ہے۔ یہ سید مسیح اللہ کے یہ مکتوب نسخے بہت قدیم نہیں ہیں۔ یہ نسخے تیرھویں صدی ہجری کے نصف دوم کی مکتوب تاریخوں میں لکھے گئے ہیں۔ ممکن ہے کہ معین لدین درانی نے ان رسائل کے قدیم نسخوں کو دیکھ کر تصانیف کی فہرست مرتب کی ہو۔ اس لیے میں کاتب کے واضح اشارت کے باوجود لطائف المعانی چھوڑ کر مندہ بال رسائل کو حضرت حسن نوشہ توحید کی ہی تصنیفات سمجھتا ہوں۔ نسخہ قدیم میں تصنیف شاہ کلیم قاسمی، مولوی، ۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ قسم صلوٰۃ کے فوائد کی نامت لکھا گیا ہے۔ اقسام صلوٰۃ کو صاحب رسالہ نے اورادہ قدم رکھا۔ اس میں کار کی دوسری قسموں کے علاوہ نماز برائے صحت النفس، نماز برائے ادائے حاجات، نماز حفظ لایمان، صلوٰۃ العاشقین، نماز طویل، نماز رضا، نماز دیدہ، نماز برائے صفائی دل اور نماز عشق کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ شائع کردہ کے معروف در۱۰۰۰، ۱۰۰۰ کو اس رسالے میں شامل کیا گیا ہے۔ مجھے اس رسالے کو بار ستیافت، کیجئے کا موقع نہیں مل سکا۔ لکھنے والے نے تفصیلی تعارف کے لیے منتخب نہیں کیا ہے۔ شجرۃ القادریہ اور معین نوشہ توحید کے درمیان درمیان ذات وجہ نفس ماری تعالیٰ ناقص حال میں ہیں۔ رسالہ مضمون تعمیر مائدہ حواء چار صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مضمون رسالے کے مصنف کا یہ بھی چلنا۔ ترقیہ دیگر بھی تصوف کی بات کوئی اشارہ نہیں ہے۔ رسالے میں مکتوب تیسرا جو ہے۔ کچھ کی تعمیر مضمون یہاں میں پیش کی گئی ہیں۔ مثلاً ایدین، نور سید و ستارہ اور اس کی قدر، احسن برکت الہی ہے۔

حواں ارادہ و توحید - ست راہید
تعارف و ترقیہ - ست راہید

مذہب و توحید - ست راہید
تعارف و ترقیہ - ست راہید

مکتوبات و توحید - ست راہید
تعارف و ترقیہ - ست راہید
مکتوبات و توحید - ست راہید
تعارف و ترقیہ - ست راہید
مکتوبات و توحید - ست راہید
تعارف و ترقیہ - ست راہید
مکتوبات و توحید - ست راہید
تعارف و ترقیہ - ست راہید
مکتوبات و توحید - ست راہید
تعارف و ترقیہ - ست راہید

میں آیا۔ ایک شاخ سے چار دولت وجود میں آئیں جو طبع، ارادہ، جوارت و رطوبت و یقوت و برودت اور ایک شاخ سے قلام، ارادہ کی تخلیق کی گئی یعنی عناصر اربعہ آب و آتش، خاک و باد، قلام اربعہ و طبائع اربعہ چار عناصر کی خاصیتوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اربعہ عناصر کو زہ خالی کی مثال ہے اور طبائع نوراً قلاب کی طرح جس کی شعاعوں سے چمک کر یہ کوزہ حیات و حرکت کی ملامت بنا۔ وہ شاخ جس نے صورت غذیہ کی اس کا میلان اسفل کی جانب ہے اور اس کی طلب میں دوفخ ہے اور یہ ناراضی ہے اور وہ شاخ جس نے یہ طبی اختیار کیا، اس کا رجحان اعلیٰ کی جانب ہے اور اس کی آرزو میں بہشت ہے اور یہ مرضی ہے۔

پس اگر کسی سالک پہ صفات شاخ عنقریب غالب ہو اور صفات شاخ طبع مغلوب ہو تو یہ سالک سلطان ہے جس نے عبودیت کو ربوبیت پہ مستولی کر لیا ہے۔ محبوب ازلی اپنی خلوت گاہ میں اکیلا تھا، نام سے بے نیاز کیوں کہ نام امتیاز کے لیے ہوتا ہے تاکہ ایک کو دوسرے سے جدا کیا جاسکے اور یہاں ولی کا وجود نہیں تھا لیکن اپنے حسن و رعنائی کے تماشک کے لیے قبائے جبروت پہن لی اور وہ کچھ اور تھا لہذا اپنے آپ کو کچھ اور دکھایا اب نام کی ضرورت پیدا ہوئی اور احمد کے نام سے موسوم ہوا۔ پھر دوسری قبہ پہنچی جس کا نیم پیش سفید و نیم پس سیا تھا اور دو ناموں سے موسوم ہوا۔ محمد و امیس، حق و باطل، نور و ظلمت، بہشت و دوزخ و وحدت و کثرت۔

آل دھال پر تک پہنچ کر پیدائش ہو خندہ ای گردی و شوری رہاں انداز
بیش جو مرضی کی بنا پر وجود میں آتی ہے اس کی نسبت محمد سے ہے۔ درجئے نامرضی کی ملامت ہے اس کا تعلق امیس سے ہے آخر میں صاحب رسالہ صحابہ کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں۔ یہ حضرات محمد کے مثل و تصور کو عالم جبروت کے آئینہ میں دیکھتے تھے اور ہم بے نصیب لوگ تنہا محمد کو امیس کے آئینہ میں دیکھتے ہیں لیکن نگاہ حق میں وہ شکوہ کی صورتوں میں بھی دکھائی ہے، موم اپنے مختلف الوان و اوضاع میں بھی موم نظر آتا ہے۔ یہ اہل کمال کا شیوہ ہے، اس قلم، نسنے کے کاتب بھی سید محمد اسحاق بن سید محمد اللہ بن سید تیم اللہ ہیں۔

(۳) رسالہ قضا و قدر (حسین نوشہ توحید):

رسالہ قضا و قدر گیارہ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس نسنے کے سرورق پر ابتدائی کلمات اس طرح مردہ ہیں، "محمد شاہ حسن پسر حسین نوشہ توحید قدس سرہ جباری" اور صفحہ اول پر کاتب کا ابتدائی اشارہ اس طرح ہے۔
ابن رسالہ سنیہ قضا و قدر، مزنیہ و شریعت حسن خلعت محمد شاہ حسین نوشہ توحید علی قدس سرہ خلیفہ حضرت مولانا ظفر الحق خلیفہ محمد شرف الدین محمد یحییٰ منبری قدس سرہ العزیز" اور صفحہ آخر پر کاتب کے ختم کلمات

داد سداں ۵۰۰ روپياں بربٹ ۔

(۷) رسالہ اخلص الخواص :-

یہ رسالہ جو میر تقی میر کی تصنیف ہے، تقریباً ۱۸۰۰ء کے حوالہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔

یہ رسالہ میر تقی میر کی تصنیف ہے، تقریباً ۱۸۰۰ء کے حوالہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔

یہ رسالہ میر تقی میر کی تصنیف ہے، تقریباً ۱۸۰۰ء کے حوالہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ روپياں بربٹ کی رقم درج ہے۔

ان احوال العسیٰ — — مینی اے رب تو نے خلق کو کیوں کر پیدا کیا پس سارا پردہ کہہ دے یہ تو انہی کہ میں ایک گنج بہاں تھا پس میں نے چاہا کہ یہ چاہا جاؤں اپنی چاہت کے لیے میں سے مہم کی تخلیق کی کائنات ایک پیکر بے جان کی مثال تھی۔ مانند جلا جب اسے عطا کیا گیا تو یہ مرنے ہو گیا اور اس طرح یہ انوار بدلتی کائنات بن گئی۔ جب یہ عالم تب وکل موزن خلقت میں آپکا تو باری تعالیٰ عالم میں منسب ہو گیا جس طرح جسم میں روح منسب ہے۔ چنانچہ آیت قرآن حکیم شاہد ہے... *فلنفسک وادبہ وحث*۔ نور محمدی کو حق تعالیٰ نے اپنی ذات سے مہم عن وجود میں لایا۔ پھر وہ نور محمدی دو نیم ہو گیا۔ ایک نیم سے خداوند عالم نے عرش و کرسی لوح و ملک و ارواح کی تخلیق فرمائی اور نیم دیگر کو لطافت سے کثافت کے عالم میں لایا اور اس سے زمین اور اجسام عالم کو عالم وجود میں لایا۔ اس طرح نصف لطیف سے ارواح کی تخلیق فرما کر سے اجسام کی جان کا موجب بنایا۔ *فلنفسک وادبہ وحث* اور لا وجود الا للہ کے یہی مفہوم ہیں۔

گویم بہر زباں و بہر گوش بشنوم اس طرف متحرک گوش و زبان پدید نیست
چوں ہر جہ ہست در ہم عالم ہیں منم مانند درو عالم از انم پدید نیست عوقی
باطن وجود میں اس طرح وہی نور ہے اور علم و ارادت و قدرت اسی نور کی بدولت ہے مینائی، شنوائی، گویائی، طبیعت و خاصیت، افعال و اشیا اسی نور کے سبب ہے۔ یہ صفات و عدت ابرہہ سے یہ عین عالم موصوف ہے۔ از روی باطن حق تعالیٰ وعدت کی صفت سے موصوف ہے۔ لیکن از روی ظاہر کثرت کی صفات سے موصوف ہے۔ از روی حقیقت وہ ایک ہے لیکن تجلیات کے اعتبار سے وہ بے عدد و حساب ہے عام کے یہ جلوہ ہائی صد رنگ یہ ہر آن بدلتی صورتیں تجلیات باری تعالیٰ کی امواج تختہ ہیں۔ ہر آن وہ شتی جو موجود ہے معدوم ہوتی ہے اور اور سمیرا کی مثال اسی آن میں وجود اختیار کرتی ہے۔ حق تعالیٰ کی مثال ایک دریائی سیکر کی ہے اور یہ صورت و نقوش عام سے دریائی بہ ہیں۔ دریا میں جس طرح بہروں کا سلسلہ ٹوٹتا نہیں کسی طرح حق تعالیٰ کے نوار کی تجلیات عالم یہ بہم جاری ہیں۔ مرنے کہتے ہیں۔

آفتابی بر ہزاران گینے تافت ہر یکی روصف خود رنگ گریافت

جملہ یک نورست لیکن رنگای مختلف اختلافی دریاں ہیں وں انداخت

پس جس نے پہنچے تب کو پہنچا خدا کو پہنچا۔ پھر کہتے ہیں کہ سواد افعال کی حقیقت اصنافی ہے۔ مگر وجود باطن کو سمجھنا چاہتے ہو تو ماضی کو ترک کرنا ہوگا۔ وعدت حق تعالیٰ کے فہام کے لیے موم کی مثال پیش کرتے ہیں کہتے ہیں

بخودی از خود رفتگی اور نستی کا مفہوم یہی ہے اور طالبان حق کا مقصود و مطلوب یہی ہے۔ جو اس مقام کو پہنچا اسے فنا فی اللہ حاصل ہوا۔

صوفی وہ نہیں جو چلے کھینچے اور غفلت گزری ہو کر ریاضتوں میں اپنے اوقات صرف کرے صوفی وہ ہے جو فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل کرے۔ اس سے صفحہ آخر پر کتاب کے اختتامیہ اشارے اس طرح ہیں :

فقط تاریخ یا زعم شہر ریح انسانی مطابق ماہ اگست ۱۳۶۵ھ فصلی روز یکشنبہ بوقت خامسید مسیح اللہ ولد تیم اللہ بن سید سادون بن سید محمد یوسف بن حاجی سید شمس از فرزندان سید احمد جاجیری قدس اللہ العزیز ساکن محلہ شاہ علی من محلات قصبہ بہار

نسخہ والدیہ :

نسخہ والدیہ خواجہ عبید اللہ احرار کے روحانی غور و فکر کے مطالب و مفاہیم پر مشتمل ایک گراں قدر رسالہ ہے۔ اس مختصر رسالہ میں سلوک کے مراتب عالیہ اور وصول الی الحق کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ خواجہ عبید اللہ نے بزرگوار کے حکم پر اس رسالہ کو معرض تحریر میں لائے تھے۔ خواجہ عبید اللہ احرار کی پیدائش ۳۰ رمضان ۸۰۶ ہجری میں بخارا میں ہوئی۔ خواجہ محمد یعقوب چرنی سے خلافت پائی تھی۔ خواجہ صاحب سلسلہ نقشبندیہ کے ایک جلیل القدر صوفی تھے۔ بابر بادشاہ کا دادا سلطان ابوسعید پایادہ ان کی خدمت میں جایا کرتا تھا۔ مار کے والد عریض کو بھی خواجہ احرار سے بڑی عقیدت تھی۔ خواجہ عبید اللہ احرار کے اخلاف میں سے ایک بزرگ خواجہ عینی ار کے زمانہ سلطنت میں ہندوستان آئے تھے۔ ۲۱ ماہ ربیع الاول ۹۹۵ ہجری میں بروز ستھ دفات یافتہ۔ مرقد مبارک سمرقند میں ہے۔

اس رسالہ کے سبب تحریر کی بابت خواجہ صاحب اس میں اس طرح لکھتے ہیں :

”میں محقق آں بود کہ والد امین فقیر نابرجن نفس کہستان را بایں فقیر بود و کردند کہ ناید کہ رای ما بجز نویسی برخان بل نہ بخل بہ آں بستہ صوں مقاماً در حصین علوم حقیقت کفایت از احوال و احوال است گردان خواجہ صاحب آداب ربوبیت کو فرض حانتے ہوئے اپنے پدر بزرگوار کے حق میں عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں کہونکہ حق تعالیٰ کی ربوبیت کا ادیس تران کی وسامت سے ہے اور ایدر بزرگوار کو امر حق تعالیٰ سمجھ کر اس کی تعمیل کو واجب سمجھتے ہیں پھر ۲۰ سال سے غلامانکسار کے احساسات کے ساتھ انکسار کرتے ہیں کہ اس رسالہ میں جو کچھ بھی تحریر ہو ہے

تصنیفیں نہیں ملتی ہیں حضرت رکن الدین کی تاریخ وفات ۷۰۰ھ (۱۳۰۳ء) ہجری میں ہوئی ہے۔
 رسالہ آغاز میں طرح ہوا ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے لے کر "وہو" تک، حدیث
 نیست گروانیدہ وادی موصوفہ اور وحدت پرستانیدہ و نظری غایت کرد کہ وجود واحد مشاہدہ نمود
 کا طاقان و خلقی از ہستی توکل عجب کردہ روق و تعلق، مشاہدہ نموندہ و القیوۃ و السلامی رسوۃ و آلہ
 و اصحابہ جمع بنائید سار مولانا رکن مدین کے وسیع و عیشی مہالعات اور وحدانی و روحانی ملاحظہ کا نتیجہ ہے۔
 اپنے ذہن و قلب کے ترجمات کو موصوف نے بے بس ہی وحدت افزا و الٰہی انداز میں پیش کیا ہے۔
 سبب تصنیف کی راست مولانا ارشاد فرماتے ہیں:

قوالی اربعہ میں امیر علیہ السلام چند شری از مثنوی مولوی معنوی قدس سرہ زبان بلند و مینا
 آن بر قلب پر تو افکند پیش احسان گفتہ شد مکر بزبان آوردند در قید خود را بد آورد و ناگوشا
 را محسوس مایہ کمر و چنانچہ زکات و شکر و پیشانی سپرد نمود و سببان قلم فکر بہ صفحہ دل بسود م
 و اس رسم کی بہ موج البی رقی سے الانبار بنا دہ ہر عبادتی کہ از برگان سلف دو آردیم نہ وقتیم
 و پانزدہای قلب موج زدن موج غنیمت یوم مسند یک ہزار و یک صد و ہشتاد و ہجری و تاریخ
 بست و دوم مان مفضل حدیثک مست بزبان وقتہ ملا کردہ فی آید۔

مندرجہ بالا عبارت سے مستنبط ہوتا ہے کہ مولانا جلال الدین رومی کے کچھ رُزیدہ شعور کے معانی و مفہام حضرت
 رکن الدین کے آئینہ قلب پر مستف ہوئے تھے ان کو موصوف نے اپنے "وہو" و "عجب" کے سیم تقاضا و سر پر
 معرض تحریر میں لایا اور اس ختیمہ فکر کا نام "مواج البی رقی" سے لانا بنا دیا۔ اس عبارت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے
 کہ یہ رسالہ ۱۱۶۰ ہجری کی تصنیف ہے، لہذا موصوف نے اسے اپنی وفات سے ۲۲ سال پہلے قلمبند کیا تھا۔
 پہلے عرض کیا کہ مولانا نے "مواج البی رقی" کے تحت اپنے قلبی مشاہدات و محسوسات کو بیان کیا ہے اور
 "انبار کے زیر عنوان زندہ انوشیخ کے کلمات کو نقل کیا ہے، جمعہ عشتا فرماتے ہیں کہ "ادقہ سادات میں جو بھی غیر
 دیوانگی ہے وہ سیکالگی ہے۔ شورش ایک دولہا ظنی و رقصیت برائی ہے۔ شورش و دیوانگی ایک ہی شے ہے۔
 حرف ماتب کا فرق ہے۔ جو ہی کا مفہوم یہ ہے کہ اس میں خودی نہ رہے۔ جو و بتویش و وہم میں بھی خودی نہ
 دھودا رہتی نہیں رہتہ۔ شورش و دشتوں سے جو کہ نہ تلبہ۔ میں سے میں وہ۔ جس کے جس برہنات محمد
 سبب ہوتے ہیں، حضرت فرید الدین گدڑ و حمد و شورش کے حاکم کہ وہ ہی ہر مرتبہ کہنے ہیں "وہو" و "عجب"۔

حکیم خالد جاوید شمس

لٹریچر ریسرچ یونٹ (پٹان)

سید ذکری

کترخانہ خالقہ عماد کے پیشہ



دوام مخطوطات

① وحبور العاشقين

[illegible]

آخری عبارت اس طرح ہے: "ابن مختار را وجود لواطتین نام سداہ بر لعیف مید محمد حسن الحسینی
بندہ نواز گیسو دار تمام رسید روز: و شب بوقت چاشت تاریک یار دم تہ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ جلوس
حضرت ظل سعادتی فرماؤ و اگر کشا عاقل گریانی بظن اللہ"

پورے رسالے میں عشق عاشق اور محبت کی بارے میں خبریں دی گئی ہیں۔

اے عزیزِ دیریں جہاں .. سرخست عشق، عاشقِ مستحقِ مقہرِ اینِ دیگرِ جو فانی و اینِ ہر سہ باقی
وعدتِ نظامِ بر خلقِ مد و باطنِ راحی و اینِ ہر دورِ ذاتِ برابرند ... (کہ مگر غور دہا در
صفتِ وقی نمایند چنانچہ احد و جوت است الف عشق حی عاشق و دال مستحق۔ و تو جہر ہر سہ باقی
دریا و موج و کف اند حقیقت ہر سہ دریا است۔

(۲) نادریکات

اسی خاکہ عمادیہ میں کے ایک نادریکے نام سے "نادریکات" کے بارے میں خود ۱۹۰۷ء میں سائیکے گیارہ اور اسی پر مشتمل ہے خط سکہ میں یہ کہ خود وہ خود اس کا مرتب ہے یہاں تک کہ وہ کہیں آثار کتاب اسم اللہ سے شروع ہوتی ہے لیکن وہاں کتب کوئی مذہبی نسبت نہیں ملتی۔ مرتب کتاب کے بارے میں مندرجہ ذیل کلمات اندرون کتاب موجود ہیں۔

"ارفع درجات فاضل مصلح عالمنا نادریکات زبدۃ ارباب معارف و حال رستہ قیام قال ...

ہوش افزا لال دیالی است: میں سجدہ دم مال ریہ زوید فتم لستہ حال را بہ ستودہ و احسان و معتقد تمام اختصاص عقیدت اساس جادو دہیں یہ سائیکے آباء و اراکین کی کہ دم و قدم ہمارا دہر شدہ شاد است از لطف نیک نہاد اس صاحب سخن عرصہ سخن وری از قہج ... عفو و العاف دار نام و خطاب این نسخہ نادریکات یعنی نکتہ ہائے نادر انتخاب کہ بر زبان حقیقت ترجمان رفتہ رفتہ پدید گشت ز دو عالم فقط کہ بروح صافی ز سو قلندر زبان برآں نہاد جو تھے صفحہ پر بندہ جہان عدالت سبب تالیف کو ظاہر کرتی ہے۔

"مخزن اوارہ سخانی معدنی رحم رحمانی پیشوائے گروہ انسانی رازدار رموز پردانی واقف و مرہ بانہی ... سوئی لال دیالی ہیاں پورا ستانی کلا ورمکانی من مصاعمت صعبہ دار السلطنت لاہور بہ جاکہ بوصفائے آب و تاب در عالم و عالمیان میں است و از غایت و بہایت امن دے است از آجاکہ نواب قدس جناب مقدس القاب حقائق پڑوہ محمد در شکوہ عن شاہ بلند اقبال صاف صفت درویش دوست لوند خصوصاً خدمت سر امر سعادت ایساں نیار مندی فی دشت کترین بندہ ہائے عقیدت اساس جادو داس بہتری مہرہ متوہن صوبہ اکبر آباد منرف غسل خانہ آں بارگاہ علیا بود و نسبت مریدی بعدی حجت و عودت اعتقاد خدمت آن مرشد مرید نوارہ است و مخلوق عالم والا قیامی خود و امر لازم لا ذعان شد و وہ کہ ہر گاہ انجمن آدائے زبدہ ارباب حقیقت و حال ہمد جواب و سوالے کہ رہبان آید برستہ آرا بود اس نگاہ دار و نہند طبع حکم حکیم ارفع درجات جانہائے معقدا ان عقیدت اندوز فدائے آں باد گہراہ مجلس سعادت بزم امر و زکشتہ آنچہ شنیدہ می نوشت و در سیاض فاضلی نگاشت۔

میرزاں مکتوف بادر ذکر سوال و جواب :-
سوال و جواب مختلف مجلسوں کے جوابوں سے دیے گئے ہیں ملاحظہ ہو۔

مجلس اول

گفتہ کہ اول و آخر فقر چیست : گفتا اول ما و آخر ا بقا : گفتہ کہ مدی فقر چیست : گفتا کہ مکنو نے
گفتہ کہ خود مندی فقر چیست : گفتا کہ دل : و لہر باہیکس نہ مندی : گفتہ کہ توانائی فقر چیست : گفتا کہ
ناتوانی : گفتہ کہ ناتوان معنی در فقر چیست : گفتا کہ خود توانائی : گفتہ کہ روسیہ و در فقر چیست : گفتا کہ خوشی :
گفتہ کہ رنگی در فقر چیست : گفتا کہ خدائی : گفتہ کہ روشنائی فقر چیست : گفتا کہ مستور و اقباحت و بس :
گفتہ کہ بر فقر چیست : گفتا کہ سایہ خدا : گفتہ کہ پیش فقر چیست : گفتا کہ پیش بر رزق است : گفتہ کہ پس
بر کس چیست : گفتا کہ موت : الحمد للہ

خط نمکست کے متن میں بے شمار چھوٹے چھوٹے سوال و جواب چھپے ہوئے ہیں اس کی کئی شش
کے بالاستیہ مطالعہ سے ہی ممکن ہے تاہم اس ذیل میں گونا گوں مسائل زیر بحث آئے ہیں : مسئلہ
فقر کا بل فقر خدمت پسینہ و زور و زوری گوشہ نشینی توکل و وجود معاش لایح مغنی تباہت
مجلس آرائی عبادت و ریاضات جلال و جمال تو اب و عذاب بدعت وغیرہ وغیرہ۔

اشتباہ خری عالیا یا پانچویں مجلس میں سود کے بارے میں ایک دلچسپ سوال اور اس کا جواب ملاحظہ ہو۔
گفتہ کہ فرض و حق چیست : گفتا کہ ادا ہے فرض : گفتہ کہ اگر نہ : گفتا کہ عاقبت حق است و در بیان
گفتہ کہ اگر حق نام و اگر حق کو دن بڑاں سود حرام است و یہ در منہو جلال چوں حلال شدہ گفتا کہ بر منہو بدتر
ز حرام است : گفتہ کہ چوں میگردد : گفتا کہ رواج یافتہ این ہمہ از بن غیری است : گفتہ کہ رواج از کیا یات
گفتا کہ در ملت تو : ہر عذاب مکافات خیرات و عبادات است و ریاضات گفتہ کہ اگر زور و اہل تہ
فصل کردہ دی مالک نبوت عاقبت نیست و سود چوں حرام محض است نبوت تاکید ادا کسی میں بر آں موہا کہ
نقد و نگاہ دارند الخایم و مفعلات سوار و با ساحتہ و روزگار قرار دادہ اور یہ یہ مخطوط احتیاطیہ
ہو جاتا ہے۔

نوٹ : مذکورہ در محفل ایک نمونہ میں مختصر کیا گیا ہے۔ مستحکم کے مندرجہ ذیل میں تیوں کے ہفت مختصر ہیں۔

۱۔ قصوں الحکمہ ۲۔ رسالہ حق ما ۳۔ سحر و جادو جانتیں۔

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کی صحبت میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کیا اور آری کو اسان بنانے کی فکر میں اپنی پوری زندگی صرف کی۔ میر سیفی مادات نے بھی طرب الجباس کے اندر مردم کلانیت کا بلند مرتبہ حاصل کرنے کیلئے تبدیل اخلاق کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا ہے۔ اس شخصیت کی مختلف فصلوں میں درج ذیل عنوانات سے بحث کی ہے۔ آغاز و انش عالم، حقیقت و دنیا، صفت و دنیا، خدمت و نصیحت اہل دنیا، آفرینش الجبس، احوال الجبس، آفرینش انبیاء، آفرینش علماء شریعت، آفرینش مشائخ طریقت و درصفت علماء مجاز و درصفت فقہائے صوری، درصفت مذکران حقیق و درآفرینش و اور توت امارت و یریان اہل عادل، درصفت عوام الناس، درصفت زمان، در شرف فضیلت انسان بر جمیع حیوانات، اس سلسلے میں چند مفید ذیلی عنوانات قابل ذکر ہیں۔ مثلاً مناظرہ شیر با حکیم حجاز، مناظرہ مور با حکیم شام، مناظرہ روبہ با حکیم ترک، در مناظرہ عنکبوت با حکیم روم، مناظرہ طاووس با حکیم ہند، مناظرہ ہماہی با حکیم خراسان، اس میں تعلقات کے موضوعات جدا جدا زیر بحث آئے ہیں۔ مثلاً 'علم'، 'علم حیا'، 'جود'، 'عفو'، 'صدق'، 'عدل'، 'شفقت'، 'تواضع'، 'اسرار'، 'ذہانت'، 'میر سے بھی بحث ملتی ہے مثلاً 'ہوا'، 'محب'، 'کبر'، 'مسد'، 'نہی'، 'حرص'، 'قل'، 'سراف'، 'ریا'، 'طمع' وغیرہ۔

آری انسان بنانے کے سلسلے میں اہل تقویٰ نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ ایک حقیقت ہے اور ان سے انکار ممکن نہیں۔

طرب الجباس کے موضوعات و عنوانات کی نشاندہی کے بعد آخر میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ طرب الجباس کے دیگر نسخے کہاں کہاں دستیاب ہیں۔ یہ عمدہ و علم میں اس اہم کتاب کے دیگر خطی نسخے درج ذیل ہیں۔

- ۱) ایک نسخہ لایف ذرا لائبریری میں ہے۔ اس کا سال کتابت ۱۲۰۰ھ ہے۔
- ۲) دوسرا نسخہ کتب خانہ انڈیا آفس میں ہے۔ اس نسخہ میں سال کتابت شاید نہیں ہے۔
- ۳) تیسرا نسخہ برلن میں ہے۔ اس کا سال کتابت ۸۲۰ھ ہے۔
- ۴) چوتھا نسخہ مصر کے کتاب خانہ الحدادیہ میں ہے۔
- ۵) پانچواں نسخہ کتاب خانہ مجلس شورای ملی میں ہے۔
- ۶) ششام فارسی از طرب الجباس تالیف منشی یوسف علی ہے۔ یہ مطبوعہ ہے اور آکرہ

میں طبع سرفراز طبعیت ۱۹۵۳ء ہے۔

اب علم و فن میں، اس سے گزراشتر ہے کہ گزیر طرب امجی میں "طبع نہیں ہوئی ہے تو قمار کو اس کی اطلاع پہنچاؤں، شکر گزار رہوں گا۔ مضمون کی عنوانت کے خیال سے یہ مصیبتی سادہات کی دیگر تھانیں کا ذکر نہیں کیا گیا ہے یہ مقصد صرف "طرب امجی" کے سلسلے کی معلومات فراہم کرنا تھا، اور اس سلسلے کی معلومات حاصل کرنا بھی ناقص نہ کہ ایک مقصد تھا۔ امید ہے کہ اب علم اور اب بعیدت معذات میری یہ سنائی دے جائے۔
 آویں یہ دن یادوں کو "طرب امجی" کے مذکورہ "سنوں کی طبع" کے آئینہ میں نہ محض کی
 "خلف و ستور" سے حاصل ہوا ہے۔



صد ہزاران ہم چہ موی مست در گرگشتہ
دب اری گوشہ دیدر محبوب آئندہ
سبب ہاشم رسوز بحر تو گریبان شدہ
دیدہ چشم در دشت گریبان آئندہ
عاشقانت مدد الفقہ غریبی زدہ
سرگردی علامت پائی کوان آئندہ
صد غم را عشقان گرگشتہ ہم دایمید
دربابان علت اللہ استخوان آئندہ
ہیرانہ را از شراب شوق خوردہ می
ہم چو کون گردد ہم مست ویزان آئندہ

ن شاعر کے بعد نظر کا حصہ شروع ہوتا ہے تو ذکر یہ ملاحظہ ہو۔

۳۱ کی کہی کہ کشیدہ عطای وای عیسیٰ کی پوشیدہ خفائی وای صدی کہ ار دراک ماعدائی و صدی کہ در ذات و صفات
ای بتائی وای غافل کہ راہ نمائی وای نادری کہ غدائی را سرائی کہ جاں مار و شنائی خودہ و چہ را بینائی خودہ و دل باز صائی دہ۔
تو میر کا رنگہ بھی انداز ہے۔ اکثر مقامات پر، عیب و نقول کی گئی ہیں۔ ایک راہی ملاحظہ ہو۔

یارب دل مار در محنت جان دہ
دردی سرور۔ صابری در صاب دہ
ہی بندہ چہ دادہ در چہی بایں دوست
رختہ و توتی سر یکہ خواہی آل دہ

ایک دعا اور ملاحظہ ہو۔

”اے خداوند ما بیدار رہیہ مارا سدا بھی موجود رہ، و اگر دم اس کے بعد رہی ذیل۔

ہو سستہ دل و دم رہی تو رہ
جاں و دین رہی تو رہ
ہر شے کہ مایا کی رہی رہ
رختہ و توتی رہی تو رہ

تب مقام پر۔ یہی نقل ہوئی جو حیا سے سبب ہے

میں سدا عاصم رہی تو کماست
بک دم در صفائی تو کماست
میں آجہ و نونہ مکافہ دہی
آجہ و نونہ مکافہ دہی

یہ ہے۔ اگر کہ عاصم ہوئی مکمل شمع و نور میں مدد ہو، و سدا کماست تو بھی میں شمع

کیا جائے۔

شامل مردیا کیس ہے جسکے فرقہ مجیدیہ کے متعلق میں سے اجسام مذہب کی سرخی دی گئی ہے۔

حدیث کے کوئی اور فرقہ اس کے متعلق ایسا نہیں ہے جو اس میں خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

جس میں اور خود میں۔ نیز اس کے متعلق ایسا نہیں ہے جو اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

یہ جس میں اور خود میں سے روئے ہے۔ حدیث کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

یا جو اس میں اور خود میں سے روئے ہے۔ حدیث کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

سے متعلق مصنفہ در خود میں سے روئے ہے۔ حدیث کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

نفسہ ان کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

ہاں۔ کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

نفسہ میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

نفسہ میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

ان واقعہ ترقیوں کے علاوہ کتب میں بھی ہیں جو اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

تفصیل سے پیش روئے گا۔

حرفوں کے متعلق اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

ہاں۔ کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

میں تہہ میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

دعا۔ کہ اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

میں اس کا نام ہے۔ اور اس کے متعلق اس کے متعلق میں اس میں اور خود کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

ترجمہ بیاضیہ میں ہے کہ اسی میں میں ریح : ۱۰۰۰ سے جو خان آباد طبرک ملک کا غلبہ سات صدی ہجرت
سات ہزاری سواروں بادشاہ کے حصہ سے ایک ہزار پندرہ سو تیرہ اور تیرہ سو تیرہ کے ساتھ ساتھ ہجرت ہجرت

سہولت تصویریت عارضے کی میز پر آئی، ڈرگسٹاپ ہوئی اور

[illegible][illegible]

چند مقامات پر لکھا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف و تالیف حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی نے کی ہے۔ مولانا صاحب دہلوی نے اس کتاب کی تصنیف و تالیف کے لیے مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی سے مدد لی ہے۔ مولانا صاحب دہلوی نے اس کتاب کی تصنیف و تالیف کے لیے مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی سے مدد لی ہے۔ مولانا صاحب دہلوی نے اس کتاب کی تصنیف و تالیف کے لیے مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی سے مدد لی ہے۔

"اگرچہ وہ رنہ کوش در کم زار تھا لیکن اس کو عرض اور لہذا بہت تھا۔ چاہتا تھا کہ تمام دنیا میں پھیلے باقی رہے۔
تو خود بہت اچھے مطالب برے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ یہ بڑا ہلکتہ ہے کہ اللہ کی خدمت میں کے مصنف نے خود کو اتنا زیادہ فحش رکھا ہے
جو نصرت میں انتہائے انکسار کی معراج ہے کہ آج اس کتاب کی تصنیف کے ایسے دعویدار بھی نکل آئے جو شہرت اور نام کے
بھوکے تھے۔ جب کہ پوری الحاحات توکلِ مادی اور راہِ سلوک کے لئے اُترنے میں منہبہ بالا غرضات سے قطعِ تعلق کی
قبیلہ دے رہی ہے۔

صاحبِ کلیہ نفس کے نقطہٴ نظر میں فاضل شیخ گدڑی سے صحبت تھا۔ کس ہے کہ وہ ان حضرات سے صحبت ہر اہل
اس کے برعکس حضرت مخدوم شاہ مخدوم پاک ایک مصلوفِ مذہب میں پیدا ہوئے صوفیانہ حوالے میں تعلیم پائی گھڑے صوفی
زادہ تھے اور صوفی وہ فی نکلے تصوف کی دنیا میں رہے۔ بیعت ہوئے غرقہ عاقبت عطا ہوئے۔ سجادہ یہ بیٹے ایک عام کر
میرب کیا۔ دنیا سے تصوف میں اس کا ہندو مقام ہے۔ صوفیانہ عصر نے ان کو تسلیم کیا۔ وہ حیات تھے تو صوفی کی حیثیت سے پہچانے
جاتے تھے ورنہ وہاں ایک خاص صوفیانہ روش، مزاج و تعلیمات ان کی یادگار ہیں۔

ان بزرگوں کے علاوہ چھ آدم کا لقب بھی صاحبِ اہم کی تصنیف پر روشنی ڈالتا ہے کہ انھوں میں مرید و مرید
اور سلطانِ راہ شریعت کو بھی لقب کیا گیا ہے۔ جس سے صاحبِ اہم کا شیخ وقت درخشاں رہتا ہوتا ہے۔

آدم نمبر ۱۲ اس طرح دو زبانوں پر ہے۔ درحد سے علی انصاری مرقی عرف کروم۔ باقی یہ قسم "مخدوم ختم پاک کے احوال ہیں
کیفیت العارضین شیعہ، طائفتِ نالِ منعی گرد و بکھرے ہیں؛

"تاریخ دو زوہ سار و درسداسے نصرت عوامی و فرمودہ علم موقوفہ و درسداسے نگینہٴ
کتبِ قدسِ فرانی و درسداسے مع دو غنہٴ فرس و موسیٰ در آتشِ حقیقی موقوفہ۔"
آدم نمبر ۱۲ یہ مخدوم شاہ شرف بھی بھری کا تذکرہ آیا ہے۔ جبکہ پورے رسالے میں کہیں کیسی بھی بزرگ کا تذکرہ
نہیں ہے سوائے اس کے کہ شرف سے مفصل شیراز اور شرفی مودہ دردم کے شمار ستوں ہوئے ہیں وہی ہر سے عرف مخدوم شاہ
کا تذکرہ مصنف سے مندرجہ ذیل راجد کی روایت پر مخدوم ختم پاک کے ہاں ہے جس نے شاہ عطا حسین کی سستی کی وی نے لکھا ہے
"درم بافت قیام اور بیت درم جواری حضرت مخدوم شاہ شرف علی احمد مبنی میری گمراہ
حضرت نقیدت و حق بود بسیار عقدہ ۱۰۰ محل ز روحِ حبیب حضرت مخدوم الملک علی بافت
فیضی روی بودہ۔"

لغاتِ سنہی درمشت بہت سنہی میں یہ رودر شریف جو موجود ہے۔ انصاری علی سیدہ و محمد علی احمد

نصرت کی طرف نظر فرمائیے۔ درود تریف مسند شریف میں شان و توقیر ہے، بد بھوکتے سے درود مسند شریف ہے۔
 یہ درود تریف قدوم کے دست قاضی کے کلمے ہوئے دیگر پھیروں میں بھی موجود ہے۔

لغات شریف میں تقریباً ۱۸۴۱ شورشالی ہوئے ہیں۔ ان میں کچھ شورشالی پرستار ہوئے ہیں۔

احادیث مسلمی کے موضوعات کے صفحہ میں بحث تحقیق اشیاء مزد محل تصرفات شریف، روح امالی مزدب
 تصنیف اور حمد و اشعار نمایاں ہیں۔

سبک و طریقت کی ہدایت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں،

ی سائب طریقت ہدایت دروہا سلوک فطرت و جہد و ریاضات پیر کتبہ صاف
 و گزشتہ درود و وقت و غم، بد و خست و لذت و جہد و این بد و خست مسند: غور میں رکش ز غریق
 بر فیض و سبک پی رہا مرنال قصود و نرسد

نفس خود رکش بھائی رہا کن خود رکستہ ست درندہ کن

واللہ ناہوں مع حب النفس یہ سید فرہار سے عزیز و خود، حق و دندہ، رہیش نیست قدم
 در خود نکستہ تن و دندہ، حقہ یوست دیکھک و قنارخ خود دی ب غاوی و دندہ زمیں ہر جہر

جہل ز غور نکند یک بیل، یہ کن کا کلف و دندہ، حق و رہا یوں معاتب عبد علی میر در دندہ و سدا
 صفت مسند لغات شریف تریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

• تصنیف خود در صاف و دندہ ست یعنی صاف کردہ بیت و قوی و فعل خود زما سوری
 مذکور، تمہ حاصل می شود بحرف و غل و مرین و دندہ کہ رقب و غل و ذابین، یہ ترست
 خود دریں صاف و دندہ کہ و دندہ میر مین :

ڈاکٹر عبدالرشید
نصیری
پروفیسر رکنی

خلاصۃ السلوک فی نیل الرفعت السموک

یہ کتاب حاجی برہنہ العیسیٰ کی تالیف ہے۔ کتاب کے خطبہ میں مولف نے اپنا نام اسی طرح درج کیا ہے۔ مذکورہ کتاب بہت سی کتابوں میں تلاش و جستجو کے باوجود مولف کی زندگی کے حالات دستیاب نہیں ہو سکے۔ کشف الطنون اور ایضاح المکنون وغیرہ میں اس کتاب کا تذکرہ نہیں ملتا ہے۔ رحال التبریری راجعہ ہوا مگر مولف اور تذکرہ نویس کے ایک کتابخانہ میں اس کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ خدا بخش لائبریری میں اس کے دو قلمی نسخے موجود ہیں۔ ایک نسخہ ۲۱۵۹ نمبر کے تحت محفوظ ہے مگر یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ فائل پیر دونوں جانب چیکانے کی وجہ سے اکثر صفحات ناقابل خواندہ ہیں۔ اس نسخہ کے کاتب عبد الرحیم بن شیخ فتح محمد ہیں۔ سن کتاب ۱۱۱۵ھ ہے۔ منیل قریح یہ عبارت درج ہے "مکتوبہ ۱۱۱۵ھ" محمد حبیب بن مالک العزازی اور ترقیم کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم گیر اور نگار نگار کے نسخہ نویسی کے ۲۴ ویں سال میں اس کی کتابت ہوئی ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس نسخہ کی کتابت ہندوستان ہی میں ہوئی ہے۔ تحریر بہت باایک مگر خوش خط ہے۔

دوسرا نسخہ ۲۳۹۱ نمبر کے تحت محفوظ ہے حروف نستعلیق میں اور خوش خط ہے۔ ۷۹۰ اوراق پر مشتمل ہے۔ سن کتابت مذکور نہیں ہے۔ صفحہ عنوان پر چار قدیم مہر ہیں۔ دو مہر نوکروہ ہیں۔ ایک مہر میں "عبد الوہاب" اور دوسرے مہر میں "غالب محمد فاضل" ہے۔ کتاب کے حوزین نکاس میں بیسج مارغان درج ہے۔ یہاں نسخہ دوسرے نسخہ کے علاوہ مزید اضافہ ہے۔

پوری کتاب ۸ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کا آغاز ان الفاظ میں ہوتا ہے:

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين وبعد ان

الفتوح الى رحمة الله القدسي حقايق من حصيل العنبي بنفسي لست لعل الله ان اخلاصت هذا الكتاب من العقاقير يكون رغبة

للأصوات الدقائق وصيت سوهة السلوك في نيل الرفعت والنعو "ورست بسيف خمسين بابا

حمد و صلوٰۃ کے بعد مولف نے اپنا نام اور کتاب کا نام بتلایا ہے۔ پھر حسب ذیل ۵۸ ابواب بیان کیے ہیں۔

- ۱۔ عقل کے بیان میں ۲۔ عقلا کے بیان میں ۳۰۔ علم کے بیان میں ۲۔ علمائے بیاب میں ۵۔ معرفت کے بیان میں
- ۶۔ عارف کے بیان میں ۷۔ نیت کے بیان میں ۸۔ ادب کے بیان میں ۹۔ زہد کے بیان میں ۱۰۔ زاہد کے بیان میں۔
- ۱۱۔ ورع کے بیان میں ۱۲۔ محبت کے بیان میں ۱۳۔ شوق کے بیان میں ۱۴۔ عشق کے بیان میں ۱۵۔ وجد کے بیان میں
- ۱۶۔ حور کے بیان میں ۱۷۔ ریاضت کے بیان میں ۱۸۔ محاہد کے بیان میں ۱۹۔ خوف کے بیان میں ۲۰۔ ہمت کے بیان میں
- ۲۱۔ تواضع کے بیان میں ۲۲۔ بیاب میں ۲۳۔ فقر کے بیان میں ۲۴۔ عباد کے بیان میں ۲۵۔ قنوت کے

چونکہ اس علمائے کبار میں ہے اس باب میں حضرت لقمان علیہ السلام کا یہ قول مذکور ہے "وقال لقمان"

اقتدا بعباد العباد، ولا تقلد لافضل من اقتدوا ببعض اوصيائك ولا تقلد بعض جندك

حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ تم علمائے علم کی اقتدا کرو اور ان کے برعکس کی اقتدا نہ کرو، اور
اور تم بظاہر لوگوں کے عمل کی اقتدا کرو اور ان کے چال چلن کی اقتدا مت کرو۔

معرفت کے باب میں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق یہ روایت ملتی ہے ذی حرج میں داؤد علیہ السلام
بائی یہ فقار و ہر اس عرف و سوسوہ ایہ شہد اللہ تعالیٰ ذلک احد "والاخذت من ابی اجدع اسلا
قیادہ الصبر صلیا"

حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے سرگوشی کی اور دریافت کیا کہ اس شخص کو کیا
پاداش ملے گا جس نے تمہاری معرفت حاصل کی، اور اپنے نفس کو تمہارے حوالہ کر دیا۔ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے
داؤد میرے نزدیک اس کا بدلہ دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ ابتلا و آزمائش کو میں اس کی بیڑی بنا دوں گا اور دوسری یہ کہ میر
کو اس کا شہ کار بنا دوں گا۔ آخری باب میں جو حفظ جوارح کے بیان میں ہے یہ عبارت ملتی ہے۔

"وعن یحییٰ بن کثیر قول قال سیمان بن داؤد صوت الت عیہما ثلثت اذکت لیت اذعت منہ
المشککة لخصانہ والیہ ودرجہ"

یعنی بن کثیر سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت سیمان بن داؤد عیہما السلام نے ارشاد فرمایا کہ تیر
جب کسی گھر میں پانی جاتی ہیں تو فرشتہ رحمت اس گھر کو دیے جاتے ہیں خیانت نہ کرنا اور چوری۔
اس کتاب میں چند اسرار و واقعات بھی مذکور ہیں۔

صوابت الیوم اور عوفیا اکرام میں حسب ذیل شخصیتوں کے اقوال کثرت ملتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی
حضرت ابو ذرؓ، حضرت محمد الصادقؓ، عمر بن عبدالعزیزؓ، حسن بقریؓ، تیس او مایہ السعفی حیدر لدادی و النور مہر
السر سقفی، ابراہیم بن ادھمؓ، فقیہ بن عیاضؓ، سہب بن عبداللہ التستریؓ، وراوکر لوسفی وغیرہ۔

کتاب کی ترتیب کے متعلق یہ بات قابل ذکر ہے کہ مؤلف نے ہر باب یا ہر عنوان کے صحن میں تین فعلیں قائم
کی ہیں فصل اول میں ہر عنوان کی تعریف بیان کی گئی ہے اور فصل دوم میں حدیث جمعہ کیے بعد اکل اور صفات مذکورہ
مثلاً مرص و غیرہ کے یہ دست بیان کیے ہیں، اور اس فصل میں، علوم احادیث، آثار و ملفوظات، صوفیات
استلال کیا ہے فصل سوم میں اشارات ہیں۔ فصل دوم کی طرح اس فصل میں بھی احادیث و آثار اور ملفوظات و
کہیں کہیں مختلف واقعات پیش کیے گئے ہیں جن سے ہر عنوان کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔

یہ کہ کے طور پر یہ ہر مختلف مقامات سے چند واسطے نقل کرتے ہیں تاکہ کتاب کی صحیح تصویر ہر اس سے

آجائے۔ اس کتاب کا پہلا باب "عقل" سے متعلق ہے اور اس باب کی تیوں فصلیں بہت دلچسپ اور مدونہ آتی ہیں اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے ہی باب کو پیش کیا جائے۔

باب اول عقل کے بیان میں فصل اول تعریف: اہل عقل کا قول ہے کہ عقل ایک ایسا نورانی جوہر ہے جس کو اللہ نے دماغ میں پیدا کیا اور اس کا نور قلب انسانی میں رکھا تاکہ وہ غائب اشیاء کا ادراک کر سکے۔

پھر زبان نے عقل کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ عقل ایک ایسی دولت ہے جو جس حد عقل کو دنیا کی حالت اور آخرت کی لغزش سے بچاتی ہے۔ ایک حکیم صاحب کا قول ہے کہ عقل روح کی تیار کردہ اور روح سرگرم کی تیار کردہ۔

دوسری فصل فضیلت کے بیان میں سی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا کہ اے عقل بیٹھ جانو بیٹھ گئی۔ پھر ارشاد ہوا کہ کھڑی ہو جاؤ کھڑی ہو گئی۔ پھر ارشاد ہوا کہ آؤ آگئی پھر ارشاد ہوا کہ بیچے چلی جاؤ چل گئی۔ پھر ارشاد ہوا کہ تو بول پڑی پھر ارشاد ہوا کہ چپ تو چپ ہو گئی پھر ارشاد ہوا کہ دیکھ دیکھ لگی تو پھر ارشاد ہوا کہ مٹو مٹ گئی۔ پھر ارشاد ہوا کہ کھو کھ گئی۔ پھر ارشاد ہوا کہ تمام مخلوقات پر میری عزت و جل منصف کر بانی و قدرت کی قسم میں نے کوئی ایسا مخلوق پیدا نہیں کیا جو تمہارے مقابلے میں میرے نزدیک زیادہ مکرم ہو نہ تمہی سے میں پہچانا جاتا ہوں۔ تمہی سے میں معادت کیا جاتا ہوں۔ در تمہی سے میں اطاعت کیا جاتا ہوں۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا ارشاد ہے کہ انسان کا قوام یا اصل جوہر جس کی عقل ہے وہ اس شخص کا کوئی دین نہیں جس کا قوام مفقود ہو۔ بعض صحابہ کرام کا ارشاد ہے کہ قائل مہربان کہ وہ شخص جس کی عقل اس کا میر ہو اور ہوسکے نفس اس کا اسیر ہو۔ ایسا شخص دنیا میں مرے اور آخرت میں شریف ہوگا۔ قائل ہر ایک کہ وہی ہے وہ شخص جس کی عقل اس کا اسیر ہو اور ہوسکے نفس اس کا اسیر ہو۔ ایسا شخص دنیا میں مرے اور آخرت میں مبارک ہوگا۔

دوسرا باب عقل کے بیان میں فصل اول تعریف: اہل عقل کا قول ہے کہ عقل وہ ہے جو اپنے ذہن سے غفلت نہ کرے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ کیا کہ ہے کہ عاقل وہ ہے جو قدم رکھے جسے قدم رکھے کی جگہ کو دیکھ لے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عقل وہ ہے جو یہ دیکھ لے کہ اس کی آخرت کے لیے قیام کرے۔

فصل دوم عقل کی فضیلت کے بیان میں سی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ہے کہ جس کی زبان بچی ہو جس کی حواس تیز ہو جس کی ہمت ہو جس کے شر سے لوگ ڈرے وہ عقل مند ہے۔ اگرچہ وہ کتاب نہ کو پڑھا نہ میں نہ ہو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہی کو اللہ کی طرف سے ایک چیز دی ہے کہ اس کا دشمن عقل مند ہو اور میرا دشمن عقل مند نہیں ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس سے حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ۔

حضرت ابوذر دار کا قول ہے کہ عاقل وہ ہے جو اپنے سے بڑوں کے لیے تواضع اور انکساری کرے اور اپنے سے کمزور کی تحقیر تبدیل نہ کرے۔ اپنے فضل کو اپنی زبان سے نکالے رہے یعنی اپنے فضل و شرافت کا اظہار اپنی زبان سے کر کے اپنے منہ میں مٹھو نہ بنے۔ اور لوگوں کی تائید کے مطابق ان سے خوش اخلاقی سے پیش آئے۔

فصل سوئم اشارت کے بیان میں: عاقل وہ ہے کہ خود دنیا کو ترک کر دے اس سے پہلے کہ دنیا اس کو ترک کرے۔ قبر کو آباد کرے اس سے پہلے کہ وہ اس میں داخل ہو اور اللہ کو راضی کرے اس سے پہلے کہ وہ اس سے جا ملے۔

ابن معرفت کا قول ہے کہ جب کسی آدمی میں علم عمل و درجہ تینوں چیزیں جمع ہو جائیں تو اس کو حاقن کہا جائیگا۔

اور جب کوئی صاحب علم باعمل ہو صاحب علم باادب نہ ہو یا ادب کے ساتھ باعمل ہو مگر وہ صاحب علم نہ ہو تو وہ عاقل نہیں ہوگا۔

۳۲۲ باب تقویٰ کے بیان میں محمد اور عبد اللہ میں جعفر الصادق نے فرمایا کہ تقویٰ یہ ہے کہ تم اپنے دل میں خدا کے سوا کسی اور کو نہ دیکھو۔ کہا گیا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ تم اپنے باطن کو خدا کے لیے ٹھیک اسی طرح سے آراستہ نہ کر دو جس طرح تم اپنے ظہر کو محقوق خدا کے لیے آراستہ کرتے ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ تقویٰ خدا کے علاوہ ہر شے کو ترک کر دینا ہے۔

فصل دوم فضیلت میں علی بن ابی طالبؑ سے مروی ہے کہ دنیا میں لوگوں کے سردار کئی لوگ ہوتے ہیں اور آخرت میں لوگوں کے سردار تیری لوگ ہوں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز سے زیادہ جنت میں داخل کرے گی۔ فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق۔

فصل سوئم اشارت میں بیان کیا گیا ہے کہ بعض صوفیائے پوچھ گال کہ ایک آدمی کب تقویٰ کے مقابلے میں پہنچے گا تو فرمایا کہ جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے کہ اس کے دل کی تاجیزیں اگر ایک طشت میں ڈال دیا جائے اور اس طشت کو پوسے بانار میں پھرایا جائے تو اس کو طشت کی کسی چیز سے شرم نہ دینا محسوس نہ ہو۔

اور زہر آبادی کا قول ہے کہ نفس کا تو شر تقویٰ ہے قلب کا تو شر معرفت ہے اور روح کا تو شر محبت ہے۔ پس جو شخص تقویٰ کو حاصل کرے تو وہ دیا سے الگ ہونے کا شائق ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یقیناً آخرت کا گھر سے بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں کیا تم اس بات کو نہیں سمجھتے ہو۔

عمر بن عبد العزیز کا قول ہے کہ تقویٰ اس کا دورہ دکھنا اور رات کو سو کرنا اور دونوں کے درمیانی اوقات کو عبادت میں ملا لینا ہے مگر تقویٰ اللہ کی حرم کردہ چیزوں کو ترک کرنا اور اس کے دھوکہ دینا کو اگر ناپسند ہے۔

جو شخص اس کے بعد اس کے فعل و کردار سے فیضیاب ہو تو وہ خیر کی طرف تیر کا صاف ہے۔

میں تحریر ہے۔ مسئلہ کتابت کہیں بھی درج نہیں ہے۔ لیکن مقدمہ اور سبب تالیف کے مطالعہ سے اس بات کا اندازہ ملتا ہے کہ ۱۲۰۰ھ کے بعد لکھی گئی ہے۔ آپ نے اپنے اردو سفر نامہ ہدایت المسافر میں جو کہ ۱۲۰۰ھ سے ۱۲۱۳ھ کے درمیان تک لکھ کر پہنچا ہے۔ اس کتاب کا حجاب ذکر کیا ہے اور سبب تالیف کے ضمن میں اس بات کا واضح طور پر اشارہ کیا ہے کہ یہ کتاب اپنے صاحبزادہ سید معظم بن عرف حطاطب الدین کی تعلیم و تربیت کے لیے لکھی ہے جن کی پیدائش ۱۲۰۰ھ میں ہوئی تھی الحاصل یہ کہ یہ کتاب ۱۲۰۰ھ کے بعد لکھی گئی ہے مگر اہم کوکب چسپی اس کا ذکر نہیں بھی نہیں ہے کتاب کے آخر میں ”السبب لحوالہ کتاب بسیار رموز و تفسیر نہ شد“ لکھ کر مصنف کو ختم کر دیا ہے۔

زیر نظر کتاب ایک مقدمہ اور ۲۷۹ دقیقہ جات پر مشتمل ہے۔ مقدمہ ایمان و اسلام کے بیان میں ہے۔ اس کی ابتدا قرآن پاک کی آیت مافقت الیہ والافضل الیہ اللہ سے ہوتی ہے۔ اس آیت کے بعد اس کی تفصیل میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ اس عالم میں دو طرح کی جماعتیں ہیں۔ جن اور انسان دونوں فریق میں کافر اور مومن بھی ہیں۔ اس تفسیر میں مصنف موصوف فرماتے ہیں کہ کائنات کی ہر مخلوق ذکر الہی میں ہمیشہ مہر و رہتی ہے اس لیے انسان کو بھی یاد الہی سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ نیز ایمان اور اسلام کے مفہوم کو واضح کیا گیا ایمان کے معنی محفوظ ہونے کے ہیں اور اسلام کے معنی اللہ کے احکام کے سامنے سر جھکا دینے کے ہیں۔ فاضل مصنف نے اسلام کے پانچ بنیادی احکام کی تصریح کرتے ہوئے یہ بھی بتا دیا ہے کہ اسلام میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ سادہ سنت و الجماعت کے عقائد پر روشنی ڈالنے ہوئے تمام صحابہ کرام کے مقامات کو متنبہ کیا ہے اور خلفائے راشدین سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث کو نکال کر دیا ہے۔ بجز لفظ الہی سنت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ اہل سنت صرف بتحقیق پاک تک ہی محدود ہیں بلکہ آسمان و زمین کی تمام علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات پر آپ کے چچا بھائی اور ان کی اولاد حتیٰ کہ آپ کے غلام بھی اہلیت میں شامل ہیں۔ اولیاء اللہ سے متعلق لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان حضرات کا طریقہ عمل حد کا نہ ہوتا ہے ورنہ اصل ایک ہی ہے۔ بعدہ فاضل مصنف نے اس بات کی تلقین کی کہ احکام شریعت کے حصوں کے بعد انسان کو چاہیے کہ طریقت کی راہ تلاش کرے پھر مصنف مذکور نے سبب ہونے کی تلقین کی اور بیعت کی تعمیل تائی ہیں اور مقدمہ کے آخر میں مذکور اشغال کی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

یہ کتاب تصوف کی مشہور و معروف کتابیں جو عہد قدیم سے دائر دسار ہیں ان میں ایسی ترتیب و رموزات کے اعتبار سے ایک مزید اضافہ ہے اور اس راہ کے سائیکس کے لیے ایک ہدایت نامہ اور دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بعض خاص خاص نکات جو اس کتاب میں دیتے گئے ہیں وہ اور مطالعہ کے مستحق ہیں اس لیے کہ انہی مشنر مقامات میں

دوسری مجلس تعلیم اوقات سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ جو کام تنظیم اوقات کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے اس میں استحکام اور پائیداری ہوتی ہے جو لوگ منظم زندگی گزارتے ہیں ان کے کام کے نہیں رہتے ہیں اور پابندی کے ساتھ ایمان پاتے رہتے ہیں چنانچہ اعمال کے سلسلے میں ایک حدیث بھی ہے کہ "بہتر کام وہ ہے جو مختصر ہو مگر پابندی کے ساتھ طویل انجام دیا جائے" اور یہ چیز بغیر تعلیم اوقات کے حاصل ہونے نہیں سکتی۔ اس لیے اولیاء اللہ نے اوقات کی تنظیم پر بہت زور دیا ہے چنانچہ مجلس بھی اسی نکتہ کی روشنی کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سالک اور طالب کو چاہیے کہ رات دن اپنے اوقات کو مقرر کرے۔ صرف بقدر ضرورت امور دنیا اور جتنی حاجت ہے معاش کے حصول میں مشغول رہے باقی اوقات کو مولائی یاد اور آخرت کے کام میں خرچ کرے۔

تیسری مجلس میں مرتب موصوف لکھتے ہیں کہ میں نے پیر و مرشد سے عرض کیا کہ اہل خدمت کسے کہتے ہیں اور انہیں کون سا کام سپرد کیا جاتا ہے؟ جواب میں فرمایا کہ اہل خدمت اس کو کہتے ہیں جس کی شہر یا جس جگہ رہتا ہے اس کے ظاہری و باطنی سرگیری کا کام تفویض کیا جاتا ہے بعض شہر میں صرف ایک اہل خدمت رہتے ہیں بعض میں زیادہ رہتے ہیں۔ اسی گفت گو کے فہم میں آپ نے آگے فرمایا کہ میرے مرشد کے زمانہ میں فقیر آباد میں تین اہل خدمت تھے دو شخص مجذوب اور ایک فرشتہ صفت میرے مرشد سید شاہ قمر الدین حسین علی عظیم آبادی قدس سرہ سالک تھے۔ چنانچہ اکثر میرے مرشد (سید شاہ قمر الدین حسین قدس سرہ) فرماتے تھے کہ اس شہر قبضہ میں کیا شاہ ایک جوتایسے والے اور ایک دوسرے شخص اہل خدمت میں اپنا نام نہیں لیتے تھے۔ چنانچہ جب میرے مرشد کا وصال ہوا تو گلیا شاہ بہت روئے ایک دن مجھے دیکھ کر کہا "سوتن ہلا گیا اب مجھ سے کچھ نہیں ہو سکے گا" دوسرے سال کیا شاہ مجذوب بھی رحلت فرما گئے۔

بارہویں مجلس میں فرماتے ہیں کہ: "جو شخص پیر کا کالا ہوا ہو اس کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ پیراں نائب نبی ہوتے ہیں اور نبی نائب خدا ہوتے ہیں لہذا وہ مرید جدا کا راہ ہے اور یہ بھی پیر و مرشد نے فرمایا کہ اگر کسی وجہ سے مرید سے ناراض ہو جائے تو مرید کو پیر کے تقاضات سے ناامید نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنے تعلق قبلی کو پیر کے ساتھ قائم رکھنا چاہیے کیوں کہ یہی چیز اس کے لیے آمدہ پیر کی شفقت و کرامت کا سبب بنے گی۔"

بیسویں مجلس کا تعلق حضرت کے خاص مکاتیب سے ہے جس کا اہتمام انہوں نے اپنے مخصوص مرید کے سامنے ہی مناسب سمجھا ہے اور اسی میں ایک پیشگوئی بھی ہے۔ اس مجلس میں اس بات کا اظہار ہے کہ حضرت کو خضر علیہ السلام سے ملاقات کا کثر اتفاق ہو کر تا تھا چنانچہ وہ مؤمن کائنات و باتے ہیں کہ تم کو جبار سے حریف معلوم ہو جاتی ہیں لیکن ہم کو حضرت خضر علیہ السلام کے کہے سے معلوم ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جب تک کوئی کامل شخص اہل خدمت

اس شہر کے بے رنگ رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے میری قدر نہیں کیئے تھے اس اعتبار سے کر دوں گا۔ آپ نے یہ بھی دیا کہ میرا
بیٹ بھی میری جگہ پر خدمت کے لیے ہیں بیٹھے گا۔

یہ تو معلوم نہ ہو سکا کہ وہ رنگ رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے آئے والے صاحب خدمت کو بزرگ تھے۔ لیکن
اسی بات کو صرف دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ میرا بیٹا میری جگہ پر نہیں آسکتا میں جوگا چنانچہ آپ کے صاحب دہ قطب مدین آپ
کے زمانہ حیات میں ہی رحلت فرما گئے اور اسی چہر کی طرف آپ کا تارو ہے۔

”مفوضات علی“ یہ کہ حضرت سید شاہ علی قیس قدس سرہ العزیز کے میں وہ بار کوئی بڑا ہے بلکہ خود
نہی۔ مگر وہ سوانح حیات کے مختلف ذرائع سے ملنے والے حقائق سے نصیب و نصرت سے ہے۔

پہلا جنونیہ اس کی ابتدا حضرت ابوبکر کریم رضی اللہ عنہ نے اپنی بڑی قدر تحقیق
تصنیف اور دفتر کا آغاز و ارتقاء میں یہ صورت اختیار کی کہ وہ اپنی حسیف کردار ہے۔ اس کی تحقیق کے مطابق اس واقعہ
سختی کا پورے کے کارکنی جواب دہ ہیں۔ دوسرے صورت میں نظر ہے کہ حاکم زمانہ معاہدہ صلیب و اسلام
رام سار گیا کی ملکیت ہے۔ یہ سختی ہے۔ خزانہ صرف درق موقوف ہیں۔ کتاب کافی نہ اس حملہ پر ہے۔
”تمت این سال المسماة جنویہ“

پیش نظر کے پرچہ تو نصف کا، درج ہے ورنہ ہی کتاب کا نہ اتنی بھی کہیں درج میں ہے۔ یہیں
اس نے کے ساتھ دوسرے نسخے بھی یکساں تھے بعد میں چونکہ اس کتاب کے خزانہ میں ایک نسخہ یہی صورت
۶۸ درج ہے اس لیے یہ قریباً غلط ہے۔ درج جنویہ کی کتابت ۶۸ ہے۔

رسالہ جنونیہ میں اردو قور کی شریعت اور اس کی گئی ہے۔ پیش نظر میں صرف قور کی کتابت ہے۔
اس سے پہلے قور کی کتابت کی صورت میں جس کے تحت وہ جسے حرکت حرکت است۔
پیش نظر کے پرچہ میں صرف قور کی شریعت اور اس کی گئی ہے۔

کتوبات شاد حسن علی احمد حضرت سید شاہ علی قیس قدس سرہ العزیز سے پرکات ہے۔ کہیں بھی
سہیل ہے درج۔ کتابت ہی درج ہے۔ یہ سہیل ۶۸ درج پر مشتمل ہے۔ مصلحتی کوئی پامندی نہیں رکھتی ہے۔ یہ سہیل
۶۸ درج پر مشتمل ہے۔ سہیل کے درمیان ۸ درج سہیل ہی کرم خوردہ ہیں جس کی دھڑکتوبات اور کتب سہیل
ہو سکا۔ یہ قور غلب میں سہیل ۶۸ سے یہ درج مکتوبات ہیں۔ جس میں ایک مکتوب شیخ سعادت علی کے درج
دو مکتوبات ہیں جس کے نام ہیں مکتوب حکیم شریعت و حجت شریعتی کریم جنونی (۱۲۲۵ھ) کے نام ہیں۔ تمام

مکاتیب میں آپ نے مکتوب الیہ کو موجود دارین برادر میں دوست اور بن خور و نور خیر شاہ مرحمت اللہ سرادت
تعالیٰ جیسے الفاظ سے محبت کیا ہے۔ کسی بھی مکتوب میں تاریخ نہیں ہے کچھ مکتوبات میں آپ نے ہندی دوسرے بھی لکھے
ہیں۔ آپ کا ایک رد و مکتوب ساجد دوست بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔

مجموعات اشرف مصنف حضرت سید شاہ عطاء حسین منشی دانا پوری تم گیارہویں قدس سرہ (۱۸۶۲ء) کے پاس اس کتاب کے
دو نسخے ہیں۔ پہلا نسخہ مصنف کے دستِ حقِ ثاب کا قلم پر کردہ ہے جو کہ ۱۲۶۲ھ کا تصنیف کردہ ہے۔ دوسرا نسخہ سید
رضی مدینِ منینیتھوی کا نقل کردہ ہے جو ۱۲۶۵ھ میں عمل کا گیا ہے۔ پہلا نسخہ ۵۰۰ ورق پر مشتمل ہے مسطر ۹ سطری ہے ور
مبائی ۱۲ ۱/۲ جوڑی ۳۴ ہے۔ دوسرا نسخہ ۲۵۰ ورق پر مشتمل ہے مسطر ۱۳ سطری ہے ور لمبائی ۹ ۱/۲ جوڑی ۶ ہے۔
مصنف سے اپنے مرید و حلیف مولوی سید عبدالغفار شتہ میر اشرف علی صیسی کی تعلیم کی عرض سے رسالہ کو تصنیف
کیا اور معمولات اشرف نام رکھا۔ اس رسالہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور ہر دو حصوں کو صدف کا م دیا۔ پہلے صدف
میں اپنے معمولات کی کاروں کی ترکیب سنائی اور دوسرے صدف کو ۱۰ گروہوں میں تقسیم کیا اور ہر گروہ میں ذکر و استغفار
و مراقبات کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اصطلاحات سلوک کی تفصیل سنائی ہے۔ اور حاکم اپنے سدا سلسل کے رگوں کے
واقعات کے ساتھ ساتھ اپنے تجربات بھی بیان کیے ہیں۔

امواج البحار فی سیر الانبیاء (اندری، پیر نفیس) میں مصنف کا نام نہیں بھی درج نہیں ہے یہ نسخہ ۱۵۰ ورق پر مشتمل
اور مسطر ۱۶ سطری ہے نسخہ کی لمبائی ۱۱ ۱/۲ جوڑی ۳۴ ہے نسخہ پر ناقص ۱۰ م بھی درج نہیں ہے۔ یہ رسالہ ۱۲۶۳ھ میں
تصنیف کیا گیا ہے۔ یہ نیزہ رسالہ راضی حدیث مونی اور مخلص شہ نور کی کی تفسیر ہے یعنی مصنف نے تصوف سے
س نکلتے کی تفصیل بیان کی ہے کہ کار و مالہ صلی اللہ علیہ وسلم مظہر کائنات و حواصیہ موجودات میں و باطن تحقیق
کائنات ہیں۔ اس سلسلہ میں تمام کائنات رضی و سادہ کی تفصیل ذکر کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ تمام
دینی و دنیاوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے۔

مرآة الحقیقت (اندری، مصنف، شمس الدین محمد) پیر نفیس، مکمل ہے، اندیسہ ۵۰ کتابت ۵۰۰ ورق
کی حدود ۲۰۰ ہے اور مسطر ۱۶ سطری ہے نسخہ کی لمبائی ۱۱ ۱/۲ جوڑی ۳۴ ہے بعض کمرے میں کچھ اور ورق چھوٹ گئے
ہیں اور چھوٹنے کی وجہ سے کتاب کی کمر خور ہو گئی ہے جیسا کہ نقل کتابتِ نجیہ میں حاکم اس کا ہر کیا ہے۔

مرآة الحقیقت کے مصنف شمس الدین محمد وندیش محمد میانی اپنی کتابتِ حاکمیہ میں چھوٹے نسخے حاکم
سید مرید کی تعبیر کی غرض سے اسے تصنیف کیا۔ یہ کتاب ایک مقدمہ پر ایک فقرات و ایک ختم پر مشتمل ہے مقدمہ کا

کتاب کا تعارف :- مرآۃ الحقین کا نو سو حدیثوں میں ہے وہ ۱۲۰۰ اور اسی پر مشتمل ہے بطور ۱۵۔
 خط مستقیم متن کتاب یاد دہا پر میں کس مصنف کا، نہیں مگر تحریر یہ جرات مقلی ہے۔ تاہم اس مرآۃ الحقین میں ضعیف
 شیخ السلف نمونہ ہستی نہا کر باور رکھا ہے کہ ہر مذہب میں ہر عقیدہ کے لئے حدیثیں جمع کی گئی ہیں
موضوع کتاب :- خود مصنف نے یاد دہا پر میں لکھا ہے۔

اس کتاب میں در معرفت نفس و علم خدا شامی واسطہ وجہ مسابقت حدیث، عجائب و غرائب، حقائق و احوال
 ظاہر و باطن۔ میں را مرآۃ الحقین، رہبانہ بہر جہت اس کفرۃ آئینہ روش مانند تا عود و توبہ دیدار، حور و تواد دیدار
 خدا شامی، خدا شامی نواں رسید، اس دور نفس نقد عرف بہرہ۔
بقول اکبر و انجم دی :-

یہ خصوصیت ہے مری صورت جمال ہے یہی
 یہی نقشہ ہے یہی رنگ ہے سالہ ہے یہی
 اس کتاب میں، اہل بابی :-

۱۔ در بیان نفس طیبی خالق و میراثی و انسان ۱، در بیان متون خلیق کائنات ۳۱، عجائب موجودات، مفسر موجود
 و جبب الوجود یکا لوجود ۴۱، در بیان حکمت تخلیق کائنات و آدم ۵۱، در بیان خاصہ و سبب و احادیث ۹۱، در بیان عالم
 ۵۰ و اہل رفاق و مص ۱۰۱، ہر کردن حق و دہرہ عالم۔

اس کے مختلف نسخے :- ۱۔ سہ ہزار میں تقریباً شے کتب خانی میں اس کے نسخے ملتے ہیں سلا سلاہ جنگ میں
 اس کے نسخوں کا حوالہ سے شریعت ہے کہ فرست نگارے نسخہ کہ نسخہ لہر جو یک سے منسوب کر دیا ہے اور کچھ لکھا ہے کہ
 اس کو خط حور و حوریز نسبی یا حضرت سیدہ زکریا سے منسوب کر دیا گیا ہے بہر حال اس کے خطاطی میں
 آہر و پر و شہر کے امین سہل لہر زری میں اس کتاب سے ملتے ہیں۔ جو بہت نکارے، اس کے مصنف کا نام
 جمل اللہ تھا ہے۔ یہی کلمہ طریقہ کہ اس لہرست میں ایک کتاب رتہ خصوصیت بھی ہے اس کا مصنف بھی جمل اللہ ہے ہر سنہ
 لکھا کہ ملاحظہ ۱۰ (بند و خندانہ د)

۲۔ ہر نسخہ حور و حوریز نسبی میں مصنف کا نام نہ دے۔ یہ نسخہ و اش کا نسخہ میں بھی ہے مصنف کا نسخہ
 یا کتاب میں اس کتاب کے ۱۰ کے مختلف تقاضات میں ہیں۔ مثلاً اسلہ آباد کتب ۵ کرچی میویر ۹ کرچی
 ۱۰۰ لاہور میں، سرری ہر دہل سنگھ کتب، میرپور، شیخ پورہ ۳ منڈا، لاہور، پٹی
 - فیض علی مرستہ کہ تحقیق اس کتاب کا اہل حنفی کون ہے، جیسا کہ حنفی ہے متبرک میں کہیں یہاں بھی نہیں لکھا۔

اس لیے خُصِف کا تہوں نے مختلف نام ترتیب دیے۔ جس حصہ سے کے نام اس کے خُصِف میں آتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ نفع الدین طوسی "بول سینا" ۳۱۰ ماموئی اللہ کرمانی ۴۰۰ ممدوہ شریف الدین بہاری ۱۵۰ فی ثلث۔

و حذرا ہے اس کا حقیقی نام خُصِف ہی ہے طوس اور آری کے سہاں کوئی خُصِف اس نام کی ان دونوں کے

نام سے منسوب ہیں۔ جس ممدوہی و رعاب و شامیہ یا کن کی سحر کے لحاظ میں اس کتاب کو ممدوہ شریف سے منسوب کیا ہے۔

اور ممدوہ بھی ہے۔

ایک اطلاع یہ ملتی ہے کہ شیخ جوہر پاکستان میں اس نام کی جو کتاب ہے اس کی تجدید دوسری ہے اور خُصِف کا نام ہے۔

اسی طرح اسلام آباد کے ایک کتب خانے گنج بخش کا جو نسخہ ہے اس کی ابتدا مختلف ہے۔ اور اس کے متعلق شامیہ یہ اطلاع ہے کہ اس

نئے میں چھاپ ہو چکا ہے اس لیے قیاس یہ ہے کہ یہ کوئی دوسرا نسخہ ہے جو طوسی کے نام سے چھپا ہے۔

ان شواہد کی بناء پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مرآۃ الحقیقین اس کی تجدید ہے۔

۲۔ ممدوہ حمد تائی بے حمد تہ ت ذو جلال را... ممدوہ شریف کی خُصِف بھی جاسکتی ہے تا کہ کوئی دوسری حقیقت

روایت اس کے خلاف داخل جائے۔

● ●

یہ ایک مختصر رسالہ اس قائل ہے کہ اس کی تدوین و ترتیب کی جائے۔

کتب خانہ خانقاہ قادریہ اسلامیہ پور بھٹہ

دعائے مخطوطات

① مصطلحات المتصوفین

مذہب شہادہ اور مکتب سیرت اور اوراد و تہذیب میں متعدد فرقے ہوں گے نصف چار یا بہت چاروں پر مشتمل ہے۔ اور
مذہب تہذیب و عادت میں جو فرقے ہیں ان کی تہذیب و عادت پر ایک نام نہیں ہوتا ہے۔ بعض متصوفین کا ذکر میں ہے کہ
ان میں سے بہت سے فرقے ہیں جن میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے

بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے

بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے

علیم الجہنم فرام آہ: ص ۱

بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے

بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے

بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے
بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے بعض فرقے ہیں جن کی تہذیب و عادت میں سے

اور لغوی معنی میں ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں مقدم جہاں شیخ شرف الدین احمد بنی منیرؒ کی تصانیف طغریات اور کتبہات کے علاوہ محدث حسین نوت ترمذیؒ، مقدم حسن بنی تدمر محمد نکر ریائیؒ، حضرت قاضی شکاریؒ، پیر محمد کھنریؒ، شیخ الشیخ شہاب الدین مہروریؒ اور دامادی حضرت سید علی ہمدانیؒ جیسے کارہنویہ کرام کی تصانیف سے استفادہ کیا گیا ہے اور شوقی مرزاؒ، مقدم شیخ سعدیؒ، فرید الدین عطارؒ، لاہور زمین جاتی احمدیؒ، ناکے علاوہ سرمد کے اشعار بھی جاکلئے گئے ہیں۔

اب نیکو ویسے کہ صرف میری نے ان اصطلاحات کی تشریح کس درجے کی ہے۔ آیات کی تشریح کا غرض کرتے ہیں۔

”کتاب زمرہ عشق و شریعت است کہ زمرہ کا مشتاق ہوا است و بظاہر از آن جانہ علیہ السلام راست شمرے

برگزینہ: ”اگر دشمن زندہ شد عشق قہر است بر مریدہ عام و دام“

و نیز ازلہ از کلام مشرق و مشرق میران و بن و صفا

اخلاص کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں: ”اصحاب آں است کہ بر حق تبارک و تعالیٰ دروے حق قائل آرد و ہر بارے کہ در ہر سخن و ذکر و تعلق نظر از خلق کند و صدمہ و زخم از آفات انتقام نہاد قولہ تعالیٰ الا فاعلہ اللہین ص ۱۷۷

خلق رچون پیمیش بر داری دور رہ دوست این بود اخلاص

خویش را از مہمان برگیری این بود صدق و صبح فاضل الہی

ہر بارے کہ در رویت ہر وقتہ باشد فاضل است و اگر آئینہ افروختن فاضل است خالص نیست اگر نیست ہر نیک است ہر شراب است نہایت ہر بد است ہر مذہب است و اگر مخلوط شراب یہ قدر نیست حاملہ باشد۔ ص ۱۷۸

بہر خیزات بہر خیزان، در پیر محمد کی تشریح ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

”جہاں تار پر در شہادت بدی اعتبار کہ پیرا تہرب رسوم و عادات و غریب کردن و تسلسل میاد صفا

نفس می دارد و می فرماید پیر خیزات گردید و بدین نظر کہ شرب عشق مرید صادق و بدین پیر خیزان بدین یکہ گردید۔ ص ۱۷۹

زیر معنی صریح بیان کرتے ہیں: ”پاک کردن نفس از افعال و عادات زہد و تسلسل میاد صفا و ص ۱۸۰

فرمودہ کے معنی میں لکھتے ہیں: ”فرمودہ میرزا محمد علیہ السلام علیہ السلام جو کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر کس کو کہ

عادات و عادات خلق فعل معلوم است کہے رہا کہ تہ نیست۔ ص ۱۸۱

مذہب کی طرف سے بیان کرتے ہیں: ”کیونکہ ہر بارے کہ باشد وہاں فی ہمدانی، نہ کر رہ۔ ص ۱۸۲

اندوہنوار باشند ز نقل نفس بشر نام پاک آن محمد علیہ السلام است امیدوار را بندہ ہم بندہ
گز خواہد شد؟ ص ۳۳

دوست کتب میں وہ بھی سس دوست کے نام ہے اکتوب ۹۶ قریباً یہ ہے:

”ہرگز، ز خود میر و دلا سند موی بیشتر، لیکن علم مومن شدن نہ باشد چنانچہ تھوہ - دریا میر و دور

اکی شود علم دریا شدن بنا شد علم و جہل ہر دو خوب نیست؟ ص ۳۴

شاہ حسن دوست کے نام اکبر ترش کتب میں لکھتے ہیں:

”اول تمید میں بیشتر بد زں صفاتی بد از ان ذاتی روح ویدن کی گوئید روح را روحنا بد زں

و بد نہ ہونہ علم باقی است خود و خود مجدد نوید مجدد نوید کہ بد و دیگر دریاں - بد ص ۳۵

۹۷ ”یا کتب میں شاہ حسن دوست کو لکھتے ہیں:

”ابا میر و ترقی بندہ قاتل ہے باقی کی سند میری رسالہ؟ ص ۳۶

مولوی عبد معنی چلواری کے نام حضرت محی الدین ابن عربی کا قول اس طرز میں تحریر کرتے ہیں:

”اب حضرت محی الدین عربی اور اک وقت پاری ز می فرماد کہ سبک زہ در ان در جو بدشودہ دنیا

و بدست لکھے ز می شود نہ در ان دار نہ درین دار و نہ خودی بہ شدہ - حداس میت صریحی کی تھہ کریدہ در

حالت نہ خودی باشد نہ خدا و رب پر دل علم مصوم کی چوں حق وقت در ان مقام چنانچہ علیہ السلام فرماد یہ احمد بجم ص ۳۷

مولوی غلام دین نیس کے نام پر مینا کتب میں لکھتے ہیں: ”عاشق نیست ز غرور حق و مشوق شدن کہ ز غرور مشوق

کی ترسیم دین میں دار نہ نہ نہ - ز میں و شکار کو تو فرماد ہے، یہ وہ دروں سے غار نہ تھہ ہے

درم یزدانیہ کو لکھے کہ مر لکھے، ہادی ورنہ صاحب - یہاں تریکہ ہا ایک سے سر میں لکھ - ص ۳۸

جناب محبوب حسین
فدائش لاہوری۔ چلنے

زبدۃ التصوف و ارشاد سلوک التزوف

پیشو فدا بخش لاہوری کے قدحِ محفلِ سکون میں سے ایک بے شمار کتابت ہے، یہ بھی ہے۔ اس نسخہ کی خصوصیت نامزد ہے۔ ایک یہ کہ خطوط مولف کے دستِ حاضری سے رقم ہے۔ دوسری یہ کہ یہ خط نسخہ ہے۔ کسی راہِ بری کے بدلے میں اس کا تذکرہ نہیں کرتا۔ اور خصوصیت کے پیشِ نظر یہ ایک قیمتی مکتوبہ جو۔ خطوط کیجئے جس کو محض مضمون ہوتا ہے اور نہ صرف درجہ پر مکتوبی ہے۔ اور سب کو بھی چھوٹے مکتوبوں کے اصولِ حرکات اور خطوطِ تصوف پر یہ ایک جانتا سمجھتا ہے۔

اس میں تصوف کے مباحث بہت اعلیٰ سے درج ہیں۔ اٹھاسی ابواب پر یہ مباحث بھیجے ہوئے ہیں تصوف کے اتنے تیز و جوش کا بیان میں مختلف نسخوں میں نہیں ملتا ہے۔ بلکہ تصوف اور صوفیہ پر کوئی گوتہ ایسا نظر نہیں آتا جس کا ذکر چھوٹ گیا ہو۔ بہت ساری تندرستی کا محاسبہ کی آیت کریمہ سے ہوئی ہے۔ اس کے بعد اہل دین و رومی کے کرم کے اور کوٹھڑی گئی ہے۔

مزید خصوصیت میں خطوط کی یہ ہے کہ دوسری صدی سے چھٹی صدی ہجری تک کے صوفیہ کرام کے قول و تصوف کے پانچوں پر اس میں موجود ہیں۔ اس واسطے تصوف کے کسی مضمون کے حوالہ کے لیے یہ ایک مفید خطوط ہے۔ عمومی طور پر ایک سو صوفیہ کرام کے قول و مختلف مسائل تصوف سے متعلق اس نسخہ میں درج ہیں۔ خطوط کے مولف محمد بن ہدایت اللہ محمد مدنی ہیں۔ کسی کیلئے میں اس خطوط کا درس کے مولف کا تذکرہ نہیں کرتا ہے۔ خطوط کے مولف کے نام کی حد تک جس نے جو مکتوبہ کے مضمون معلوم ہوتے ہیں اس خطوط کا تعلق نہیں۔ اس محمد مدنی کی طرف منسوب کیا ہے۔ مگر ترقیم پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطوط محمد بن ہدایت اللہ محمد مدنی کی ہوتے ہیں اور جو مصنف کے قلم سے ہے۔ اس کا بھی ہے۔ یہ مصنف کا نام ایک سو صوفیہ کرام کے قلم سے ہے جس کی مدد سے یہ قلم کی مدد ہے۔

علم الاستقناہ اور علم لدنی میں فرق ہے کہ علم الاستقناہ میں غن وریب کو پورا پورا دخل ہوتا ہے اور علم لدنی رموز و اسرار پر بلا شک و شبہ محکم اور قطعی طور سے علم کا ذریعہ ہوتا ہے جیسی ہونی باتوں سے 'حق' کا شمار غیب اور پوشیدہ حقائق سے ہے علم لدنی ان سے پردہ ہٹا دیتا ہے اور ان کو نظر کر دیتا ہے۔ یہ ایسے منزل کے لیے ممکن ہے جو اپنے کو مناہی اور مخالفت سے باز رکھے ہیں اور معروف امور پر برابر کار بند رہے ہوں۔

تھوٹ کے باب میں طمانیت کی بھی اہمیت ہے۔ آیت کریمہ ہے: 'الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ' اس آیت کے تحت مولف نے قلوب کو چار صنفوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

قلوب العامة • قلوب الخاصة • قلوب العلماء۔

قلوب العامة یہ تو مطمئن ہوتے ہیں اللہ یا کس کے ذکر سے اس کی تسبیح اور حمد سے اور اس کی تعریف و ثناء، نعمت اور عافیت پانے پر۔ قلوب الخاصة اللہ کے ذکر سے اس کے اخلاق، توکل، شکر و صبر سے قلب الکلامیت پایا جائے گا۔ قلوب العلماء یہ اطمینان پاتے ہیں صفات اسمی اور نعمت سے یہ ملاحظہ کریں گے تو اس کے ظاہر ہوگا۔ یہ ہے جو مدین کے قلوب تو کسی حال سے ان کے دل کو طمانیت نہیں حاصل ہوتی۔

الدار والدوار

ایک سو پچیس صفحات ۱۰ فصول اور ایک مابہرگیل اس کتاب کے کوئی نام میں بھی ندار والدوار الحواب
الکافی میں سال من الدوار تہ فی اور الحواب نشانی میں سال من الدوار نشانی کے مرتب کیے گئے۔
دست برد سے محفوظ رہ سکے ہیں۔ مدائش لائبریری پٹر قاہرہ و دریں کے کتب خانوں میں ان کو دیکھا جاسکتا ہے۔
پیش نظر نسخہ خط نسخ میں ہے۔ سنہ تکالیف مامعلوم، کتاب کے مام و دیگر نسخہ کتابت پر بھی نسخہ پڑاؤ ہو ہے۔
کتاب کا نام سننے ہی سے اس کا وہی طرح کی طرف متعلق ہوتا ہے کیشنگام میں مدد دینے ختمہ حصہ
معلوم ہوتا ہے۔ یہ کوئی حجازی پھولنگ کی کتاب ہے جس میں سورہ فاتحہ کے غرض و تائید پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کتاب کے مصنف محمد بن ابی کریم بن معروف۔ اس قبر حوزی ہیں آپ کی کنیت ابو محمد تھے، دار الحنف
تھیں لدینہ ہے، آپ تاریخ ۱۱۹ھ کو مدینہ منورہ میں آئے اور ساڑھے ساڑھے ۱۲۰ھ میں رحلت فرمائی
۱۱۳۵ھ میں واسطہ بخ ہوئے۔

اس دور میں اسلامی ممالکوں اور خطہ عرب میں جیسی میں مبتلا تھا۔ درویشی پریشانیوں اور بددینی مملو
کے سبب قومی زندگی خیرہ میں تھی اور ملک م سلطنت کے درہم برہم ہونے کا اندیشہ ہو چلا تھا لیکن علمی ترقی یہ فرج
پر تھی۔ مختلف علوم و فنون پر بے شمار تصانیف تصانیف لکھی گئیں۔ سی مہم جو، حوزہ میں سب سے اچھے کھولیں، دار الحنف
شریعت علم عربیہ ملا، و تصوف کی کتابوں کا بڑا اہل کار تھا۔ تصوف پر آپ کی کتابیں تصانیف میں۔

۱۔ تاریخ مائیں ۲۔ مدقہ الفہرست ۳۔ ذخیرۃ التکریم ۴۔ لہو لہو ۵۔ روحانیہ میں ۶۔ باب التکریم
۷۔ الحواب الکافی میں سال من الدوار تہ فی۔

مصنف کے بی کتابیں ابی الدرداء دور میں ۷ھ میں مصنف وارتقا و تہرستیں پر میں
گفتگو کی ہے زیادہ وہی کو اس سلسلہ سے دیا ہے۔ درمیان کے وقت تک یہ تھیں روشنی ڈالی ہے۔
تہرستیں مدد کی تصنیف ہیں۔ مدد میں ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱

نتائج معاصی۔ علامہ نتائج معاصی کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں۔ ایک گناہ دوسرے گناہ کو جنم دیتا ہے۔ معاصی کی طرف طبیعت مائل ہو جاتی ہے اور توبہ استغفار سے گریزاں رہ جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ ایک وقت ایسا بھی آ جاتا ہے کہ ارادہ توبہ بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ احساس قبح جاتا رہتا ہے، انسان معاصی پر نرفز کرتا ہے اور اس کے بر ملا اظہار کو ہر کچھ لگتا ہے۔ ایسا شخص قابلِ عفو نہیں ہے۔ کیونکہ انشاء بخوبی ہے۔ میری امت کا ہر شخص عمتا جائے گا۔ لیکن گناہوں کا بر ملا اظہار کرنے والے قابلِ عفو نہیں ہیں۔ بندہ خدا، وراس کے رسول کی نصیحتوں کا مستحق ہو جاتا ہے اور ان کے دلائل کی دعاؤں سے مستغیر نہیں ہو جاتا۔ عفو یات معاصی۔ علامہ نے ان پر بہت کچھ فی ردی ذال ہے۔ ان کے نزدیک گناہوں کی سزا حسب درجات معاصی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ان کے عقوبات میں سرفہرست یہ ہے کہ احساسِ عبرت پذیر کی عفو ہو جاتی ہے۔ یہاں کی قوتِ غصیف سے ضعیف ہوتے ہوئے اصاریہ ختم ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ وہادہ حیوۃ ہے جس کو ہر چیز کی اصل ہوئے کا شرف حاصل ہے، ارتداد و بوی ہے، یہی خیر کلا۔ اللہ کی عظمت و وقار کا خوف دل سے اٹھ جاتا ہے پھر کوئی چیز مانعِ معصیت ہوگی، بندہ اللہ کے دائرہ احسان سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔

قلب پر تمام تر قوتوں کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ذنوب کے سبب اس کی کیسوٹی میں کمی آ جاتی ہے اور بدترج ختم ہو جاتی ہے۔ نتیجہ خدائے تعالیٰ بتاتی نہیں رہ پاتا ہے۔ مختصر یہ کہ گناہوں سے خوب مرده ہو جاتے ہیں۔ معاصی کے سبب نعمتیں ناس ہو جاتی ہیں، اور انسان بلا و معصیت میں گرفتار ہو جاتا ہے کہ قولِ تعالیٰ وما احصاکم من معصیتہ فیما کسبت یدیکم الا یہ اور علی ابن طالب فرماتے ہیں۔ ما نزل بلال الا ذنب۔ خدا کتبہ روئے کے قلوب میں رعب، و رعب پیدا کرتا ہے، یہی وہ ہمیشہ مرعوب فائف نظر آتے ہیں۔ کیونکہ مذکی و طاعت اللہ کا ایسا قلعہ ہے جس میں کو بھی داخل ہوا، دنیا و آخرت کے حقوق اس سے ماحول و مصروف رہا۔

قلب صحت مند نہیں رہ پاتا خدا اور دوائے کوئی قائم نہیں ہوتا ہے کیونکہ قلوب میں ذنوب کی تاثیر بدلیں امراض کی تاثیر کی طرح ہے۔ علاوہ ازیں اس کی بصیرت قلبی جاتی رہتا ہے۔ بلکہ رانیں سرود ہو جاتی ہیں اور ہر بات کے رائے عجوبہ یہ اللہ کے نزدیک سقوطِ حاد و کرامت اور سقوطِ قدر و منزلت کا بھی سبب اس کا مرتکب ہمیشہ شیطان کا ریز شہوت کا مندہ اور خوش باش کا غلام بن جاتا ہے۔ اس لئے صحت و شرف سلب ہو جاتے ہیں اور اس لئے دم و قہر و دم ایسی صورت میں مومن، عمن و متقی وغیرہ، اس لئے صحت و شرف کے بجائے فاسق، فاجر اور عاصی وغیرہ اس لئے قبح سے پکارا جاتا ہے۔ نقصانِ نفس بھی، اس کے خواہ میں سے ہے۔ خدا نے ہر معصیت کو دنیا و آخرت میں اٹھلیں میں جگہ دی ہے، وراس کے یہ ذلت و رسوائی مقرر فرمائی ہے۔ لہذا قال رسول اللہ علیہ السلام لا بد من الذنوب و لا بد من العفو علیہ السلام

اسباب، امراض، نتائج وغیر بات میں محمد کے بعد علیہ السلام جو زندگیاں مہینے میں تعریف میں عقوبات ذنوب کی قسموں پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ اس کو دو قسموں میں منقسم کیا ہے یعنی تحریر و تدریس۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی مختلف قسموں پر یہ اصل مادی گفتگو کی ہے۔ مصنف نے مسلمانوں کے اعتبار سے بھی ذنوب کی درجہ بندی کی ہے، اور اس کے دو درجے قرار دیے ہیں۔ یہی ایک دور جس کا تعلق مامور کے ترک سے ہے اور دوسرے وہ ہے جو مملوک کے فعل سے متعلق ہے۔

مصنف کے نزدیک عمومی طور پر ذنوب کی دو قسمیں ہیں، مصائر و کثائر۔ تدریس کو تدریس میں سمجھ کر کیا جاتا ہے لیکن اس کی تعبیر میں اختلاف ہے۔ علامہ ابن سعد نے فرمایا کہ تدریس چار ہے، علامہ ابن عمر سے نزدیک سنت و عہد میں سے ہے۔ بعضوں نے گیارہ کہا ہے اور کچھ افراد نے تریان کی ہے۔

گناہ صغیر و کبیرہ کی تعریف میں بھی اختلاف ہے۔ جس کی ممانعت قرآن کریم سے ثابت ہو وہ کبیرہ ہے اور جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے وہ صغیر ہے۔ بعضوں کے نزدیک جس پر لعنت و وعید آئی ہو وہ کبیرہ ہے۔ یہیں تو صغیرہ میں طویل ترین تہذیب کے بعد مصنف اس کتاب کی ایسی صورتوں میں مسائل کا جواب دیتے ہوئے تھوڑا سا عذر لے کر صغیرہ سے تعبیر کیا ہے جو چاہا ہے تو اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور عمل صالح اختیار کرے۔ اس بات کو مسلمانوں سے دل ڈالنے غرضیہ و مروت و ممانعت میں حد سے کام لے۔ خلاصہ کے گناہوں کا معاف کرنا گناہوں کو خود اس کا فہم ہے ان سے ایفہ مذکورہ میں تو یہ جس کی رحمت سے ناامید کیوں ہو، علما نے تفسیر میں جملہ تفسیریں لکھیں ہیں جو صحیحہ و معتبرہ ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ محمد کی طاعت و درازی میں کلام و کامیابی کی ضامن ہے، اس کے یہ قول و حدیث کا مسموعہ و کلامی ہے اگر جو شر میں مبتلا ہو سکے اور شریعت احکام کے مطابق زندگی گزارے اس کے علم میں قیوم کے نزدیک سب سے بڑا نکتہ اور اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو حکم فرمایا ہے، اس کا اتباع ہی حقیقت نامہ ہے جس میں وہ دعائی کا اور عملی ہے اور اس کے مفہم کے راز کے لیے لکھا اور وہی آیتیں علامہ کے ہاتھوں میں آئی۔

رضا لائبریری رام پور میں تصوف کے دھام مخطوطات

① رسالہ در علم سلوک

کتاب در رضا کے کتب خانہ در مخطوطات تصوف میں ایک فارسی مخطوطہ شاہ بو سحاق قادری لاهوری حلیف
محدث شیخ انور اودھندگی تیر گڑھی کا بھی ہے۔ یہ فہرست مخطوطات فارسی نمبر ۹۱ میں سلوک پر درج ہے۔

اس کا نام رسالہ در علم سلوک ۱۰۰ ورق ہے۔ فقہائے (یہ کہ جس میں ترقی میں مولیٰ شہداء) ۳۰ ورق پر مشتمل
اور چند کچھ رسالے کیساتھ ملتا ہے۔ اگرچہ دوسرے میں جو کچھ ترانے و اشعار ہیں ان میں سے ایک نمبر مسلسل پڑتا ہے جس کی وجہ
سے ورق ۵ سے شروع ہو کر ۱۰ پر ختم ہوتا ہے۔ اس رسالہ کا سرگناں در مصنف کا سرگناں و در مصنف کا سرگناں و در مصنف کا سرگناں
کی رو سے ایک ہے اور گزشتہ ذکرہ نگار دہلوی کے سے خلاف کیا ہے (۱ جنوری ۳۰) اور ترجمہ میں قلمیہ و ریح و
مع ۱۰۰ ورق و در رسالہ مذکور ہے کتاب مصنف کا عقیدت مند ہے، مگر کو برائتہ قد و در ترجمہ عظیمی لکھتے
ہے کہ یہ کتاب پچھلے خط شکست اور زبان افغانی ہے چنانچہ متن ہے جو درخت سے شروع ہو کر ترقیہ پر ختم ہوتا ہے۔

تساہ بوسوق کا مسند قاریہ کے مشاعرہ صوفیہ میں شمار ہوتا ہے۔ لکھنؤ کی شہرت مادی و فقیہ
مات کی حقیقت سے زیادہ ہے۔ اس کی خاطر وہی رسالہ بھی حواجہ در سر سی قیاسی کے سوز و غم میں
تساہ تھا۔ یہ سلسلہ کے ریگڑ کے بعد از سرغ میں لکھا کرتے تھے اگرچہ جو رسالے قلمی تھے۔ مھوول سے اس رسالہ میں
ایک باب مہم ہے متعلق فرمایا ہے اور مشہور روایت حضرت عائشہ کے مکان پر درسیہ و کتبوں کے گاہے کی
سائنس۔ تساہ صاحب اکبر شہید گیارہ کے بنیادی بھی تھا، حرمت کے قائل ہیں اور ایمان میں تساہ و ملاقات
مات سے فانی میں نہ کہ موصوف اور ریاضیہ ہوئے متعلق اکثر کتابوں میں تساہ صاحب و ملاقات ہے چنانچہ
تساہ سے تہ تیغ لکھو میں مہم علم اور تساہ صاحب و ملاقات ہے اور محمد بنی سے فقیرانہ چلتی جس تساہ صاحب
۱۰ لکھا ہے۔ لکھنؤ کوئی بھی ذکرہ نگار تساہ صاحب کے رسالہ سے خبر نہیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ مہم شاہ دہلوی
مات اعتبار سے یہ رسالہ بہت بھرپور معلوم ہوتا ہے کہ تساہ صاحب نے متوسطین کے درج تصوف کی

نظایق اور اعلیٰ طور پر انسانی معاہدات اور اس کو مصنف نے توحید علی اور توحید قالی سے تعبیر کیا ہے، اس کتاب میں مودودی صاحب نے بعد ازاں انکشاف، ذوق، بھاء و غیرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ ساقیہ تہ منیرات تصوف و روحانیت میں پھیل پھیل گئی ونظریاتی میوں کی نشاۃ ثانیہ بھی کی گئی ہے۔ ان میں سے کئی اشعار علی کے اقوال اور شعریات اعلیٰ و ترجمات علیہ کے حوالے اور شیخ محمد بن عبد ربہ کی کتب کا بھی ذکر کیا ہے۔

کئی جگہ مصنف نے اپنے بذریعہ اور تاریخی شخصیتوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ علی اکبر حضرت خواجہ قطب الدین مودودی چشتی متونیؒ ۱۲۷۷ھ کی اوراد میں سے یہ چند فرمودے ملتے ہیں:

”اے توحید فی مجلس اس میں جہاد و ساز و مرماں قطب الدین مودودی چشتی رضی اللہ عنہ۔“

میں: ”ہر گھنٹے میں ذکر ہے، ہر نیشہ در مجلس شریف ہر دم و ظہر علی، خواب اندیا راجن علی لکھنشاہد اجماعی نمود کہ فرمودہ و فرمودہ فرشتہ است۔“ خواب اندیا راجن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور نصیحت میں چنانچہ انتقال ۱۳۸۸ھ میں ہو۔

قطب: ”استاذ الطبیۃ علی اکبر اخطا“ اور اس کے بعد قاضی غفر اللہ عنہ شیخ الکریم صدر الملئ والدین قدس سرہ ترقیہ: ”واللہ الموفق والمعين وایہ بعد وہ مستقیم۔“

”مبارکین مدنی عیسوی میں صوفیہ تصوف میں لکھنڈ کی کامیابی و خاندان مودودی پر کام کر سکتے والوں کے لیے یہ

مختصر و بہت دلچسپ ہے۔“

ذخیرہ کا مختصر تعارف

عنونی ایستپائی صدقانی سمیبار کے ترکاتے . جو
 کی گئی تھی کر کچھ ہم نقطہ طات ہی ام نقطہ طے کا بحر یو جات
 کر میں در . اہی دسڑ میں میںا جو ز ذفرہ دس کی تہ
 فزیت کر ب . یہ حقہ تانی اندر حق پر مشتمل ہے . یہی
 پوئے ذفرہ میں تصوف یر جو نقطہ طات میں ، انکا تو رب

ہنگلہ دیش کے نوادر

رسالۃ الشہداء (تذکرہ) پیر محمد نظری (ابن عاقل محمد غفری) ترمذی ۳۰۰ ہجری ۱۹۰۰ء کے حالات سے متعلق شاہ اسماعیل کے معنی مقام کاغذ، وار خلع رنگ پور میں دستیاب ہوا۔ غرض ایک قطار پر وہ اشعار پر مشتمل ہے جسے کسی شاعر غفری نے کہے۔ فی الحقیقہ ساگر صفحہ ۱۳۲
تفسیر کے آخری دو شعر یہ ہیں:

شب جمویش رتیا مت غفری زلفہ شاد سماں غازی

زمر شاہ فتنہ آخر حقیقت بدوں شد زور ارکوی مجزی

۱۹۰۰ء نے اسی کا ذکر دیش لک سوسا کی نگاہ کے جزل حد ۳۳ ۱۹۰۴ء میں کیا ہے
درین بھی پیش کیا ہے۔ کتاب معلوم۔

۲۔ عیادت شاہ محمد جمل :- شاہ محمد جمل کی رہائش کا پتہ خط نستعلیق کوہ غوریہ ۷ اورق اسے موصوفات

صوف تصور باری تون وراحد کے حوالے ہیں۔ شاعرے حضرت قطب لدین بختیار کاکی اور

شاہ خوب تہ سے ہی حقیقت کا ذکر کیا ہے مستند

تس غوت زور قطب آفتاب چہا بیکر ذات حق عب سہا

کی گشت سہی میرا توں وجود سہا سہا سہا عقل تہ سہا

وہا بیکر ذات معلوم۔

تہا بیکر ذات نامہ تصور صارت ارکوی کے ممکنہ ذات فصدہ

۳ اوراق (الف ۳۰ ص ۱)

۱۔ کتاب زلفہ شاد سماں غازی : ایک خوب صورت کتاب

۲۔ کتاب زلفہ شاد سماں غازی : ایک خوب صورت کتاب

ایک اور مشرقی کتاب خانہ

میں

تعمود پر چنہ کیاب کتا میں ایک جسمانی جائزہ)

سید نے ابتدا میں اپنی تحریک کا مستقل مرکز آباد کو قرار دیا جس کا منطقی سوسائٹی کا مرکز آباد
ہوتا تو بولی و رہنما کے وسط میں ہوتا مگر ۶۵-۱۹۶۴ء میں مذہب جس جھگڑے میں ایک توحید
پیش کی کہ سائنٹفک سوسائٹی کا مرکز ملی گڑھ قرار دینا جس سے سب سے اہم تحریک و تہذیب کو لیا۔

غایت اللہ خاں کے ولید و مؤرخ رہے جو ۱۹۴۹ء میں گرد میں صدر القعد رہے لیکن اسی وسیع زمین: اری اور ریاست کی وجہ سے مہارمت سے ننگ ہو گئے۔ سر سید نے علی گڑھ کی تعلیمی تاراج نہیں کیا
۵ محبت سے نکر کیا ہے۔ داؤد خاں کے بڑے بیٹے فاضل احمد خاں تھا جو علمی رجحان رکھتے تھے مگر جوانی میں
نہیں ہوئے مگر غلام احمد خاں کے بیٹے اور داؤد خاں کے پوتے، اب ملتان میں بہت مشہور ہوئے۔

[illegible]

نوبت میں اندھوں کی یہ بہت چھپرہ تھی۔ مجھے ان میں سے ایک کے بارے میں کوئی مع
بروقت نہیں بہت دیر سے ایک بار باب علم و مذہب وقت سے لے کر اس کے تعلق کو انھوں نے اپنے
کتاب خدا کی کوئی تفسیر نہیں کی۔ ۱۹۴۹ء میں راجہ چندر موہن جو راجپوتوں کے بارے میں انتہائی بہتر

رسالہ فی التصفوف میر تقی میر، رسالہ ورق، مطبوعہ کاتبہ دار مدینہ منورہ، کتب خانہ
مقام بکرموٹی، بیدہ۔

رسالہ تصوف اوراق ۶۸

رسالہ ربیان ترتیب شذلی، رسالہ مدینہ منورہ، ورق ۵

۴۴۰ رسالہ ذکر و تذکرہ، مدینہ منورہ، ورق ۵

۴۴۱ رسالہ غنیۃ در جواب رسالہ دبیہ، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۴۲ زر زری، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۴۳ رسالہ معرفت ذات، مدینہ منورہ، ورق

رسالہ زکریا

۴۴۴ رسالہ خدیجہ، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۴۵ رسالہ در حوض، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۴۶ سلفیات، مدینہ منورہ، ورق

۴۴۷ رسالہ فیہ، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

کاتبہ دار مدینہ منورہ

۴۴۸ شرح معانی، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۴۹ شرح نعت اور روات، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۵۰ انوار المعین، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۵۱ فقہ العزیز، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۵۲ فیہ حقیقت، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۵۳ کرمات و جود، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۵۴ الطیف القدوسی، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۵۵ مطلوب مبین، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

۴۵۶ مکتبہ العزیز، مدینہ منورہ، ورق، مطبوعہ

- ۶۸۶ معرفت القلوب (رسالہ عشقیہ) حمید الدین ناگوری
- ۶۹۱ مکتوب بنام خواجہ معین - قطب الدین بختیار خانی -
- ۶۹۷/۷ مرغوب القلوب (نظم) مرغوب القلوب نام کا ایک مخطوطہ تتر فارسی میں
- ۵۷۲ مطلوب السالکین - ملا محمد مہر جان تصنیف کا سنہ ۱۰۹۰ھ
- ۱۰۰۵ منافع القلوب یا رسالہ فارغ شاہ
- ۱۰۱۶ نصائح صاحب البرکات - برکت اللہ عشقی
- ۶۹۲ نور العاشقین - برہان الدین (غریب)
- ۶۴۳ رسالہ دوایر شایہ غزالی
- ۶۵۰ وسیلۃ الطالبین
- ۶۵۷ اسکندر یازدہم شہری بھاگوت - تصوف سری کرشن
- ۱۰۳۰ اطوار در حل اسرار - ترجمہ جوئے شمسٹ سار
- ۱۰۷۵ صوفی جوہرین جمنجمن نوی
- ۶۹۵ کشف الانوار (تصوف) سوال و جواب شہزادہ پاروتی مدو سر نسخہ سبحان اللہ
- ۶۹۳ نسخہ سوالات جوابات بابا بالعل و داراشکوہ
- دوسرا نسخہ ذخیرہ الامادہ مولانا آراء لاہوری
- ۶۹۴ محیط معرفت - مینی رائے سی داس

و اس کا ترجمہ کسی شواہد مندی میں ایسا ہے کیڑا نمبر ۳۳۴:

۱۳۔ مراد مریدین و مرام المرویین: از مراد متوفی بعد از ۱۶۷۱-۱۰۹۶ م ہے کہ اس میں
یعت اس کے آداب و اخلاق و درحقیقی حالت و رغبت کی ہے۔ مراد مذکور کا نسخہ تیسرا ہے (کیڑا نمبر ۳۳۵)
۱۴۔ کلمات خالیات حقہ: از رت خاں: تالیف ۱۰۹۶-۱۰۹۷ م تصوف کے مخطوطات میں
ہے۔ تفسیر: اس تصوف کے انداز میں رکھنا سکتا ہے۔ اس میں علم و عمل کو یک و سبب قرار دیا گیا ہے
ہر سبب اس خود مصنف کے ہاتھ کا لکھی نسخہ موجود ہے (کیڑا نمبر ۳۳۶)
۱۵۔ مجالس کلیسیا: عمدہ کا نگار: مخطوطات کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

۱۶۔ مخطوطات شاہ نظام الدین اورنگ آبادی: از محمد کا نگار: یہ بھی اس سلسلے کی ایک چیز ہے۔
۱۷۔ رسالہ حینک بوقلمون: از جو حسن متوفی ۱۰۵۰-۱۱۰۰ م: اس میں تصوف کا حدیث کی روشنی میں
جائزہ لیا گیا ہے۔

۱۸۔ معدن الاصرار از غفر میس متوفی ۱۰۷۰-۱۱۰۰ م: اس میں تصوف کے شناساں و فنکاران
پاس خداس بیوت سلوک اور سماع کے جواز و عدم جواز پر مباحث حاصل بحث ہے (کیڑا نمبر ۳۳۷)
۱۹۔ ہفت جنال: از سید محمد شاہی: ۱۱۰۰ م: یہ بیسویں صدی عیسوی کے سب سے پہلے میں خوشا حقیقت
نفس و حق و رقصانے ہر وہاں پر بحث کی گئی ہے (کیڑا نمبر ۳۳۸)
۲۰۔ اساس المعرفة: از کار آمدین صدیقی: اس میں تصوف و روحیات کا مفید و جائزہ لیا گیا ہے اصل و نقل
کے ادق کو وضع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ چہرہ اختیار حقائق اور اوراق کے عنوان سے
بمقام دست و قدرت الوجود کو ثابت کیا گیا ہے: بیسویں صدی عیسوی کا نسخہ ہے (کیڑا نمبر ۳۳۹)
۲۱۔ مجموعہ: اس میں تصوف کے نہیں، ہر وہاں درمخطوطات جمع ہیں جس کی حقیقت یہ ہے:

الف۔ طبع شمس زشمس: ادب تصوف کے مخطوطات میں سے ہے جو ہر دستار میں مسلمانوں
کے مذہب اور میں سمجھے گئے اس میں سائنس کی حقیقتات و خواص میں ہے۔ سوک مصدق
از قلم شمس: اس میں حقیقتات و کائنات ہے۔ ج۔ مقصد: قصہ روح و نفسی۔ اس میں تصوف
کے مسائل سے لگے ہیں۔ کہ متذکرہ کی ہے و درخطاب میں تحریر ہے خود علم ہر دستار
میں ہے (کیڑا نمبر ۳۴۰)

شیخو ڈگری کالج، وکٹوریہ ٹریٹ، کنوئس

۱۔ ذوارف شرح عوارف (۳۱) ناقص الاول تہذیب اولیٰ ورق ۴۲۔ لیکن ناقص الاول ہونے کے سبب ورق ۸۸ سے ابتدا ہوئی ہے عوارف العارف کی یہ شرح ہے شارح کا نام شیخ علی بیگزئی ہے اصطلاحات تصوف ان کے تحت اور اقسام کا تفصیلی ذکر ہے مثلاً ایک جگہ اقسام بکار کو لکھا ہے جن کو اس صورت سے تفسیر کیا ہے۔

۱۔ بکار الفرج ۲۔ بکار الخوف ۳۔ بکار الوجدان۔ اس قلمی نسخے میں مختلف حدیثیں جو باری وغیرہ سے مروی ہیں، بھی آتی ہیں اور موضوعات سے متعلق آیات قرآنی بھی ہیں نفس و روح وغیرہ کے متعلق تفصیلی بحث ہے۔ جمالی زہد، توکل، استغناء، قناعت و یقین اور اخلاق صافیہ کے بارے میں بھی بہت تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔

۴۔ رسالہ ارواح (۳۳) یہ عربی غلطہ ۱۹۱۹ء کا پر مشتمل ہے۔ مصنف شیخ روزبہاں اور کتاب کا نام نور محمد صدیقی ہے۔ روح کے سلسلہ میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے اس سے متعلق آیات احادیث اور اشادات اور اقوال میں ایک جگہ حضرت عباس سے روایت ہے کہ روح جب جسم سے نکل جاتی ہے تو جہدم جاتا ہے۔ ابو بکر ابن سعد کہتا ہے کہ روحوں کو نور سے خلق کیا گیا ہے روح ایک نہ معنی ہے جس سے خدا کے ملاوہ کوئی واقعہ نہیں۔ ابن ریندی کہتا ہے روح جسم لطیف ہے۔ مذکورہ نسخے میں عقل پر بھی بحث ہے۔ اظہار کہتے ہیں کہ مقام عقل دماغ ہے لیکن اہل معرفت قلب کو مقام عقل قرار دیتے ہیں۔

۳۔ رسالہ بزرگ خیمہ (۲۵۰ الف) یہ مجملہ عربی نسخہ ہے ساٹھ ۲۳ خط ۱۳ سبکی طبع، حوض ۸۷۲، ۸۵۲۔
خط شکست میں۔ مرآۃ الوارثین فی ملتس زین الدین کے ساتھ ضلعک ہے مصنف کا نام ابی محمد محمد بن
ابن محمد العزیز ہے۔ سنہ تصنیف ۸۱۰، جو بن صدق جزی، قری صفحہ پر مصنف کا نام اور سنہ تصنیف درج ہے۔
جیسا کہ رسالہ کے نام ہی سے ظاہر ہے یہ مرتب کے موضوع پر بت اس رسالہ میں بزرگ خیمہ کا نصف ص ۵۵۸ ہے کہ
وہ ایک مستقل عالم ہے جو ماہر ابن و ماہر آخرت کے درمیان ہے و رد و انکاد و راج ہے۔ اس قصہ میں وہ
میرت آنتا ہو ملک مدت حیات و در عین رونق و شرف میں ہے۔

جگہوں پر بیچ بیچ میں شکر فی روشنائی کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ کتاب بہت مختصر ہے۔ شرح کے علاوہ اس میں اصل نسخہ سمجھ در قیم کے بھی دو نسخے شامل ہیں۔ علامہ محمد قلی کے نسخے پر دستخط ثبت ہیں اور غرہ ریح اللہ ۱۲۶۲ھ تاریخ پڑی ہے۔ اس مخطوطہ میں معرفت الیہ وغیرہ اور معرفت بحقیقت کے بارے میں قرآن و احادیث کے آئینہ میں بحث کی گئی ہے۔

۸ مصباح الالاس ۱۶۷۱ھ عربی مخطوطہ سیاہ روشنائی ہے بخط نسخہ نستعلیق مائل پیکت لکھا ہوا ہے۔
 ضخامت ۵۶ اوراق سائز ۲۰.۵ x ۲۰.۵ سینٹی میٹر حوض ۲۲ x ۳۰ سینٹی میٹر سطریں ۲۳۔ مصنف کا نام محمد بن قمرہ۔
 کاتب کا نام اور سند کتابت معدوم ہے یہ بڑے سائز میں تصوف کی اصطلاحوں پر مبنی ایک سمجھ در کتاب ہے البتہ تجلیہ میں غفلت کی بنا پر بعض اوراق سے ترتیب ہونے میں اور ورق اول ناقص ہے۔ اس میں مقامات قرار دے کر بحث کی گئی ہے اور فصل کے بجائے اصل لکھ کر نئے موضوعات پر مباحثہ کیا گیا ہے۔ بوجہ فقر عرش کر سن عتس وغیرہ کی تخلیق اور دل کون وغیرہ کی کمی محنت ہے۔ پہلے ورق پر علامہ حادیں موتی ۱۲۰۶ھ کی ہجرت ہے۔
 ۱۰ نہجۃ الزبانیہ (۷۸۰ھ) یہ ناقص الطریقین عربی مخطوطہ ہے ضخامت ۱۲ اوراق سائز ۲۲ x ۱۴ سینٹی میٹر حوض ۲۲ x ۸ سینٹی میٹر سطریں ۱۴۔ مصنف کا نام محمد بن النجی ہے نسخہ کرم خوردہ اور بہت شکستہ حالت میں ہے۔ ابتدا میں علامہ اعجاز حسین بن علامہ مفتی محمد قلی کی ایک تحریر ہے جس پر تاریخ ۲۰ شعبان المعظم ۱۰۰۶ھ غلوں میں تحریر ہے۔ جبکہ علامہ اعجاز حسین کا دور ۱۲۵۵ھ ہے حیدرآباد کی ہزارک الملک اللہ یہ تحریر ہے اس لیے ماباغیر میں یاقین "یعنی دوسرا لفظ چھوڑ گیا ہے مخطوطے کے موجودہ ورق اول (الحمد) پر علامہ حادیں کی ہجرت ثبت ہے۔ اس مخطوطہ میں صفات محبت معینہ امور میں اتما مآ اور فرادی غلہ شہود و رہائے فقر معروہ الحی اسرار لادیر و سر لیس اقسام اتفاقاً سرائی کوئی مکان اکثر وحدت نیت وغیرہ کا ذکر ہے۔ خوب امکان اور بہت سے دوسرے مسائل تصوف اور مظلومات کی تفصیلی بحث ہے۔

مقائے کے اختتام پر یہ اطلاع دیدینا بھی ضروری ہے کہ بعض مفید اور کارآمد مخطوطے جو شامل فہرست تھے ان کا ذکر اس مقالے میں اس لیے نہ ہو سکا کیونکہ تجلیہ کے سلسلہ میں وہ اپنی جگہ پر موجود نہ تھے۔ آخر میں یہ عرض کر دینا بھی اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں کہ اس مقالہ کی تیاری کے سلسلہ میں برادر منظم مقررہ ادارے متعلق جناب کاظم علی خاں صاحب صدہ شعبہ اردو ڈگری کالج لکھنؤ اور علامہ ادریس جی نے مالی اور محکمہ کو مفید شوریوں سے نوازا میں ہر وجہ خیر کا تہنیت سے سکر لارہا۔

۱۸۔ حرکاتیب قطب الدین (۶۳) اس خطوطے کی ران فارسی قیطع ۷۱۳ ۲۲ ص ۴۰۰، سنائی سیاہ عنفات ۸۲، اوراق، مسطر ۲۶ سطر، ۱۰ ص ۱۶۶، م نیز خط نسخ ہے عنوانات شگرفی روشنائی میں ہیں۔ نئے ہیں رکابوں کا قدیم طریقہ متا ہے۔ خطوط بہت قدیم بوسیدہ و درست شدہ ہے۔ تقریباً دروازہ زبانی است بہلو ہے۔ خطوط قطب الدین کے متن مسکاتیب پر مشتمل ہے ان میں تصوف کے مختلف موضوعات پر گفتگو ملتی ہے جس میں حاجی آیات و احادیث کے حوالے بھی ہیں۔ کتب خانہ ناصر کھنڈ میں چند عربی و فارسی خطوط، تصوف کی رو میں بھی ہیں جن کے متعلق اس مختصر مقالے میں کچھ عربی کرنے کی گنجائش نہیں۔ تصوف کے اس پہلو سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کتب خانے سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

۱۹ گنج سعادت :- کتب خانہ ناصر کھنڈ، خط و مندرجہ فارسی خط و خوش ماں نہی کا م سے مزین ہے حضرت کتب خانہ میں اس کا نسخہ ہے اس کی قیطع ۱۰۰، ۱۰۱ سینی میڑ ہے از خوش کی ناپ ۱۹۱۱-۱۹۱۲ سنائی سیاہ ہے جو کہ سنائی سیاد اور میل جد و میر بتاتی ہیں کہ خطوط اس اثر کے ساتھ تیار کیا گیا تھا خطوطے کی صفات ۸، ۱۸ اور ۱۹ مسطر ۱۱ سطر ہے۔ پہلے اور آخری ورق کو چھوڑ کر بقیہ اور فی کے دونوں جانب تحریر ہے۔ اس کا خط نستعلیق اور روشنائی سیاہ ہے عنوانات نیلے شگرفی روشنائی سنعمال کی گئی ہے۔ خطوط ابتدا میں مظاہر و مذہب ہے۔ خطوط کے دیباچے ورق ۱۲ الف سے علم ہوتا ہے کہ اس کے مولف معین الدین نقشبندی تھے جو احمد خاوند محمود کے زمانہ کے معین الدین نے ریاضہ، کتاب گنج سعادت و اصل امام محمد غزالی کی مشہور کتاب کتب سے اس کی ترمیم کی تھی جیسے کہ ورق ۲ (ب) کے اندر جوں سے ظاہر ہے امام محمد غزالی نے ۱۰۵۷ھ سے ۱۱۰۵ھ تک ۵۵ سال دور حیات میں مختلف اسلامی علوم و فنون پر جو درجہ اولیہ اہم کتابیں لکھی ہیں ان میں کیمیائے سعادت تصوف کا وہ یادگار کا نام ہے جس کی تابانی کو محدثوں کی گرد بھی معدوم کرنے سے نہ رہی ہے یہ کتب خانہ ناصر کھنڈ کے خطوطات تصوف کی فہرست میں نمبر ۱۲ پر ایک اور سال بھی موجود ہے جس میں کتب سعادت کی تائید ملتی ہے۔ معین الدین کی گنج سعادت بھی ان کتابوں میں شامل ہے جو امام محمد غزالی کی لب

سلف تصفیہ کے لیے ملاحظہ ہوا ہے۔ مولانا علی نقوی، اسکاتلینج سی پرہس لکھنؤ متن ص ۵ ص ۵ ص ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱

بھی ملکا پوری تحریک کی تھی۔ (دیکھئے تاریخ شاہ جہاں: مصنف ڈاکٹر بی بی مسکینہ۔ مترجم ڈاکٹر مسید احمد حسین۔ ترقی اردو بورڈ نئی دہلی جلد ۱۹ ص ۱۲) مخطوطے کے وقت ۳۸ کے حاشیے کی تحریر کے خزانہ ابراہیل بن مبارک مغل ص ۷۰ کا اندراج ہے جس سے متعلق کسی نے لکھا ہے: "خط ابو الفضل بن مبارک میر سے نزدیک اس نظر سے کہ قبول کرے میں قیامت یہ ہے کہ اس مخطوط کی کتابت جب ۳۵۹ھ میں مکمل ہوئی تو اس وقت ابو الفضل بن مبارک زندہ ہی نہ تھے۔ ابو الفضل نے جماد الثانی ۱۰۱۲ھ کو بہ عہد اکبر اعظم وفات پائی تھی (دیکھئے ۱۱۱ انگریزی کتاب اکبر و انگریف مغل ص ۱۰۱ وی۔ اسمتہ طبع ۱۹۶۲ء ص ۳۳۶-۳۳۷) قاسم شہزاد جلد اول: نظامی بدایونی۔ نظامی پریس بدایون طبع ۱۹۴۲ء ص ۳۵ تا ۳۶ ان حالات میں میر سے نزدیک اس عبارت کا ابو الفضل کے خط میں ہونے کے بجائے مخطوطے کا تب عبد الوہاب یوسف الہامی کے خط میں ہونا زیادہ قریب قیاس ہے لیکن وثوق کے ساتھ اس مسئلے کا فیصلہ مزید تحقیق کا طالب ہے۔ اگر ابو الفضل بن مبارک کی کوئی مصدقہ تحریر دست یاب ہو تو اس سے مذکورہ عبارت کو ملنا کر دیکھنا بھی بہتر ہوگا میر سے نزدیک یہ بھی ممکن ہے کہ جو اہل الاسرار کا یہ مخطوط جس نسخے سے نقل ہو ہو اس کے حاشیے پر ابو الفضل نے اپنی تحریر میں کوئی عبارت درج کی ہو جسے زیر تبصرہ مخطوطے کے کاتب نے نقل کر دیا ہو۔ جو اہل الاسرار کے اس قلمی نسخے میں ابو الفضل کا حوالہ جس انداز سے آیا ہے اس کے پیش نظر اس اد کی بھی تحقیق ہو جائے گی کہ ابو الفضل کے قلمی نسخے میں آیا ہے جو اہل الاسرار کا حوالہ بھی آیا ہے یا نہیں۔ اس فارسی مخطوطے میں بعض مقامات پر ہندی دوسرے بھی مرقوم ملتے ہیں مثلاً ورق ۹۰ و ۹۱ وغیرہ فارسی تحریروں میں ہندی دوسروں کا استعمال ایک ایسی روایت ہے جو ابو الفضل کے زیر اثر مغل حکمران اکبر کے دور سے جاری ملتی ہے اور عہد اکبری کے مشہور ہندی شاعر عبد الرحیم خاں نے بھی اس روایت کو تقویت دی تھی (اکبر و انگریف مغل ص ۳۰۲ تا ۳۰۶) جو اہل الاسرار دس حصوں پر مشتمل ہے پہلی فصل میں زوج، نفس اور باطن کے اسرار و اقسام کا بیان ہے دوسری فصل متاسخ کے منظوم کلام کے معرود اسرار کے باب میں ہے۔ باقی فصلوں میں بھی تصوف کے مختلف مباحث ہیں۔

۱۱. بزرگان اہل تہذیب: کتاب فارسی کے کتب خانہ کے مخطوطات تصوف کی دست میں ۳۸ کے ماحول فارسی زبان میں برہان الرافضی کا قلمی نسخہ دست یاب ہے اس کے مخطوطہ دی مور دہلی میں مخطوطہ سلسلیہ خط میں سیاہ و نشان سے لکھے ہوئے ۱۱۳ ورقوں کا محیط ہے اس کی قطع "x" ۱۱۱

”جوئی ۱۱۰“ اس کی تہ سے جو کہ مسطورہ سہل ہے اور یہ قہر کے دونوں جانب ہے۔

درق ۳ نیز درق ۱۲ اب سے کشش ہوتا ہے کہ اس خطوط کے مولف کا کام علی نقی تھا اور اس نے ۱۵ ذی الحجہ ۱۱۶۹ھ و ہجرت ۱۷۷۷ء کو وفات پائی تھی۔

۱۔ قہر ۳ نیز ۱۲ سے پہلے معلوم ہوتا ہے کہ اس خطوط کے کاتب کا لقب ذہین محمد میسر تری تھا۔ اس کی ذات شہاد میں موافق کاتب کی وفات کا ذکر اس خطوط پر ہے تو ہے جو اس خطوط کے درق تحریر کی اس شخص کے پاس موجود ہے۔

۲۔ کہ ذوال سے یہ تحریر کی ہے۔ اس خطوط کی کتب میں سے کتب کیوں ت ۱۱۶۹ھ کے بعد شہزادہ کی ذات شہاد سے ملے مکمل ہوئی۔ ۱۱۶۹ھ کے بعد مدجات سے اندر ہوا ہے کہ اس خطوط کا مؤلف جس قدر کہ یہ درق تھیں ان کا موضوع اپنے شہاد کے خزانہ کی دلچسپی کا ذکر ہے۔ ان کے پیش نظر یہ شعر و غزل میرے بہت ہونے کے۔ اس کی مدد سے اس شہاد کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہی ہوتا ہے تو اس وقت کے سبک پر تحریر کیا اس میں نہ اس قدر صوفیوں کے شہاد کا کیا نیکل میں ہے۔ شہاد میں نہ وہ کہ با آواز سے پرچا ہے کہ خطوط کتب شہاد پر اس خطوط کے سبب سے اس کی تفصیل یہ ہے:

مقدمہ۔ اس میں شہاد کے تفسیق و تفسیق کے تفصیل و ذکر کیا گیا ہے۔

پہلی فصل۔ اس میں شہاد کے موضوع پر بحث ہے۔

دوسری فصل۔ اس میں شہاد کے عقائد و مہارتیں شہاد کی ہے۔

تیسری فصل۔ اس میں شہاد کے عقائد و مہارتیں شہاد کی ہے۔

چوتھی فصل۔ اس میں شہاد کے عقائد و مہارتیں شہاد کی ہے۔

پانچویں فصل۔ اس میں شہاد کے عقائد و مہارتیں شہاد کی ہے۔

خاتمہ ۱۔ اس میں شہاد کے عقائد و مہارتیں شہاد کی ہے۔

تصوف کے چند اہم مخطوطات

یہ چند مخطوطات جن کا میں تعارف مکرانہ اموں ان میں سے دو (۱) وہب الزبیر (۲) وہب جمال اللہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے سلسلہ سے متعلق ہیں۔ اس سلسلہ کے آخری مشہور بزرگ حضرت حافظ شاہ جمال اللہ (م ۱۲۰۹ھ) رام پور میں آئے تھے۔

روہیل کھنڈ میں سلسلہ مجددیہ کی نشر و اشاعت حافظ جمال اللہ سے کافی ہوئی حافظ جمال اللہ حضرت شاہ محمد زبیر مجددی (م ۱۱۵۳ھ) کے خلیفہ سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین (م ۱۱۶۸ھ) سے بیعت تھے ان کے دور تک سلسلہ مجددیہ کی فارسی میں یا آخری کتب ملتی ہیں جو مجلس فارسی میں ہیں اور اس پر ہندوی اثرات غالب ہیں اس کے بعد اردو کا دور آجاتا ہے اور پھر سلسلہ مجددیہ کی کوئی کتاب فارسی میں نہیں ملتی۔ ان کتب میں مجدد صاحب کی تعلیمات اور نظریات سے بحث کی گئی ہے۔

۱۔ وہب الزبیر۔ مصنف قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین بن سید غیاث اللہ سائز ۲۲x۲۰ صفحہ ۵۳
سطور ۱۲۔ خط روشن نستعلیق۔ کتاب رام پور کے مشہور زونوئیں میاں جان خاں مصنف نے اپنے پیر و مرشد شاہ محمد زبیر مجددی کے نام پر اس کتاب کو معنون کیا ہے۔ اس کا سال کتابت ۱۲۵۲ھ ہے۔

رامپور میں اس کے دو نامکمل نسخے ملتے ہیں جو کتب خانہ جامع العلوم فرقانیہ میں موجود ہیں لیکن کاتبوں نے کہیں نہیں لکھا کہ یہ نسخے کیوں پورے نہیں لکھے گئے۔ اس کا ایک نسخہ وہاب محمد زبیر کے ناکے پاکستان میں بھی موجود ہے اور دو نسخے نھالا آری ری رامپور میں پائے جاتے ہیں۔ رضا لاہوری کے نسخہ اول میں ۴۹ صفحات ہیں سال کتابت نہیں ہے۔ نسخہ دوم کا سال کتابت ۱۱۴۴ھ ہے اور ۶۵ صفحات ہیں خانقاہ معنیہ گیا میں بھی ایک مکمل نسخہ موجود ہے۔

۲۔ وہب الجمال۔ مصنف عبد الحمید قادری سائز ۲۲x۲۰ صفحات ۳۴ کتابت روشن نستعلیق سطور ۱۰۔
سال کتابت ۱۳۵۲ھ کتاب میاں جان خاں۔ اس کتاب کے مصنف عبد الحمید حافظ شاہ جمال اللہ کے مرید ہیں اور انھیں کے نام پر اس کو معنون کیا گیا ہے۔ مصنف کا حال زیادہ نہیں متا صوائے اس کے کہ ان کی ایک

عربک اینڈ پشین ریسرچ انسٹیٹیوٹ ٹونک میں محفوظ تصوف کے چند اہم مخطوطات

آداب الصوفیہ (یعنی آداب الصوفیہ ایک نمایاں اور غیر مطبوعہ مخطوطہ ہے جس کا حوالہ براہ کرم "کشف الظنون" اور "الاعلام" میں بھی دیا گیا ہے لیکن اس کے نسخے ہندوستان میں کہیں نہیں ہیں اور نہ ہی کسی مکتبہ میں چل سکا ہے۔ زرکلی نے وثوق سے بتایا ہے کہ یہ ابھی تک طبع نہیں ہوا ہے۔

ابو عبد الرحمن محمد بن حسین بن موسیٰ الازدی السلمی نیشاپوری المتوفی ۳۱۳ھ/۱۰۲۱ء صوفی علما میں سے ہیں۔ امام ذہبی نے آپ کو شیخ الصوفیہ لکھا ہے۔ ان کی تصانیف ایک سو سے زیادہ ہیں۔ تبیان میں ہے کہ وہ حافظ ذراہر تھے۔ آپ باب کی طرف سے الازدی اور نانا کی طرف سے السلمی تھے۔ موصوف نے مبتدئ میں صوفیائے کرام کے آداب کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد صوفیائے عظام کے عبادات و فرائض، ریاضت، فقر و فاقہ، امید و بیم، خوف و رجاء، اخلاق و آداب و واقعات و حکایاں، فرق کرامات و معجزات، احوال و مقامات، تہذیب و ورع و مشاہدات، مبتدی و سالک کی صفات، سامعین و واجدین، احادیث نبوی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآنی آیات، امثال اقوال و جدو حال استقامت و سستی، سکرو صغور اور دیگر مقامات، بڑے حسین پیرایہ میں شیریں استعاروں اور یکساں کنایوں کے ساتھ غار فیض و سالکین کے لیے فرمائے ہیں۔ چنانچہ قلب عارف کی کیفیت یحییٰ بن معاذ کے فرمان و ایشان کے مطابق اس طرح ہے۔

فَتَوَلَّى رَاۤیَ دَیۡنَہٗ دَیۡنَہٗ دَیۡنَہٗ - یَقْدِرُہٗ عَہۡدُہٗ الْفَیۡدِ وَرَیۡتَہٗ یَہۡدِیۡہٗ دَیۡنَہٗ

من اور حکمت

تسلسل کے قلوب دنیاوی حکمت کی قدیمیں ہیں اور ان قدیموں کی تہذیب و ورع ہے۔ ان کے لئے دستان و زمین میں دوران کار و زمین اللہ و محنت ہے اور اس کی روشنی ملکوت کا نور ہے۔ آداب الصوفیہ تہذیب و ورع پر مشتمل ہے۔ درجہ اس میں کہیں کہیں تو ہے۔ آداب و ورع پر مشتمل ہیں۔

اسامیل کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ غرض میں خواتین کا ذکر ہے جو فی فاطمہ السلام کے حوالہ پر مکتوبات پہلے دے رہے ہیں، اس ضمن میں نہ کرے کا صرف دوسرا حصہ ہے۔

طبقات شاہجہانی قادری، محمد صادق، کتاب شاہجہان کے اور میں یہاں یہاں بدوین میں سے کئی کئی کہیں پائے جاتے ہیں۔ اہل گروہ مسلم یو یو رشی کا نسخہ اس سے مستقیم شہادت ہے۔ کتاب کے وہ ہیں مسو کی سادہ کی ہے جو اصغیر شیش میوزیم، درنڈیا میں محفوظ ہیں۔ بڑا اہم درماتہ کرہ ہے۔ کتاب سے اس کتاب کو دس طبقوں پر ترتیب دیا ہے۔ ہر طبقہ کو تین بابوں پر مرتب کیا ہے۔ باب اول میں اس دور کے بدلتے ہوئے اور دلیا و اصفیا کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ دوسرے باب میں ہر دور کے مامور حکماء کو درجہ سے اب میں مرقا کو بیان کیا ہے اس طرح دس طبقات میں دلیا و اصفیا کا اجماع ذخیرہ حالات جمع ہو گیا ہے۔

طبقہ اول کے چند اولیاء کے نام یہ ہیں۔ حضرت امیر سید گلان علیہ السلام، خواجہ محمد بابا ساسی رحمانہ علیہ السلام، خواجہ عمار الدین مولانا امام الدین ہر دی مولانا دین الدین، بوکر اولیٰ شیخ امام الدین احوال الدین شاہ ہار و غیرہ۔ طبقہ دوم میں خواجہ خواجہ محمد محمود شیخ تاج شیخ عبدالحق محدث الجوی وغیرہ۔ کل ۳۸ اکابر اصفیا کا ذکر ہے۔ شیخ نور شکی خواجہ ہوا علی حسرتی پر تذکرہ ختم ہو جاتا ہے۔

مظہر النور فی شرح مظہر النور (فارسی) سید قمر الدین اورنگ آبادی متوفی ۱۱۲۲ھ ۱۷۰۹ء کی تصنیف مظہر النور کی شرح ہے جو مرزا جان خان متوفی ۱۵۹ھ ۱۷۴۶ء کی توفیق خاص سے سید نور اہدی بن سید قمر الدین نے لکھی۔ جس کی کتاب محمد صدر الدین نے شارح کی زندگی میں کی۔ در بعض خوشی خود شارح کے قلم سے بھی ہیں۔

جو اسرار الاسرار و ذرو اسرار الانوار (فارسی) میر سید مسیح خوارزمی متوفی ۱۱۵۶ھ ۱۷۴۹ء نے مشوی مولانا دوم کا دو جلدوں میں مرتب کیا ہے۔ جس کی کتابت شارح کی زندگی ۹۰۴ھ ۱۴۹۸ء میں ہوئی ہے۔ مجموعہ طرز شاہی مہر اور نارنگی شاہ بھی موجود ہیں۔

خلاصۃ المعارف و اسرار العقائد (فارسی) سید شیخ آدم بنوری حنفیہ شیخ احمد برہنہ مجدد الف ثانی متوفی ۱۱۵۶ھ کی مرتب ہے۔ عقائد و تصوف سے متعلق ذخیرہ ہے جو موصوف نے ذاتی شکل میں اس نام سے مرتب کیا۔ ۱۳۹ھ کا نوشتہ ہے۔ علامہ بنوری امام جعفر صادق کی اولاد میں سے ہیں۔ بنوری میں پیدا ہوئے اور مدینہ میں دفن ہوئے۔ ان کا شاگرد اجلہ صوفیاء میں ہوتا ہے۔ موصوف مریدین کی تربیت میں یہاں رہتے تھے۔

عمومی جائزے

تصوف کی کسی، ہم سننے کا بھرپور تعارف،
 ذخیرہ تصوف کا ڈیڑھ سطرہ تعارف، یہ کام تو
 کچھ محققین میں، یہ حق تعالیٰ کچھ پیچھے نہیں
 تھا، کسی ذخیرہ کی ایک سیر کے بجائے یہ
 شخص کی تعریف سے نکلتا ہے۔

جبہ لطیف شرقی زیر بھرپور منہ سے
 جو اس کو ملے ہے اس کے ساتھ اس طرح ہے، ہم
 کتاب کا تو یہ کر رہا ہے، یہ وہی ہے جس کا
 ہوا ہے۔ درحقیقت، اس کا ایک نام
 نہیں ہے جس سے یہ یہ حق تعالیٰ کا ہے

۶۔ حقیقت الحقائق :- اس کے مؤلف عبدالہادی بن عبد السلام خراسانی ہیں جو باقی باللہ کے لقب سے مشہور ہیں ان کا انتقال ۱۱۴۱ھ میں ہوا ہے یہ رسالہ وحدۃ الوجود کے بیان میں بہت جیسے مؤلفات میں سے کسی مرید کو انقطاع سید سے خطاب کر کے اس سلسلہ کی نہایت ہی خوبی سے وضاحت کی ہے یہ نسخہ ۱۱۹۰ھ کا لکھا ہوا ہے اور ۱۲ اصناف پر مشتمل ہے اس کو حقیقت گو کہنے تو ان کے مؤلف سے تشریف میں اندراج کر دیا گیا ہے

۷۔ منیلۃ توحید شریح کلمۃ توحید :- اس کے مؤلف محب اللہ بن مبارک اراکانی ہیں جن کا انتقال ۵۹۰ھ میں ہوا ہے یہ نسخہ ۱۱۶۵ھ کا لکھا ہوا ہے۔ دیباچہ میں معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے پہلے ایک رسالہ لکھ دیا تھا جس کا عنوان عربی میں لکھا تھا بعد میں عربی توحید کے نام سے فارسی میں اس کی شرح لکھی ہے اس کا ایک دوسرا نسخہ بھی ہے جس کی کوئی پرہیزگاری و شنائی سے محب المستر الدہ آبادی لکھا ہوا ہے

۸۔ شوارق المعرفۃ :- اس کے مؤلف شاہ ولی اللہ دہلوی بن عبد الرحیم دہلوی متوفی ۱۰۷۰ھ میں ہیں یہ مخطوطات مؤلف کے علم بزرگوں شیخ ابوالفضل احمد متوفی ۱۱۰۰ھ کی ریت و کرامات مناقب کے بیان میں بہت سزاوارت گریہ درج نہیں ہے لیکن نسخہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔

۹۔ العطیۃ العمدیۃ فی انفاصل المحدثات :- یہ بھی شاہ ولی اللہ دہلوی کا رس ہے یہ شیخ عمر عجمی کے تذکرہ پر مشتمل ہے جن کا تعلق کوئٹہ کے مطابق ۱۲۵۵ھ میں ہوا ہے ان کے حاشیہ میں میں احمد دہلوی کو ذکر کیا ہے۔
۱۰۔ ملفوظات اخئی حمشید راجیگری :- اس کا کوئی دوسرا نسخہ میری غلطی سے تک نہیں مل سکا ہے صاحب ملفوظات اخئی حمشید نہیں مل سکا ہے ابھر مونیہ میں ہے جس کا انتقال ۸۳۰ھ میں ہوا ہے شیخ جلال الدین سیر بناری سے مدت سے ملفوظات اخئی حمشید کے نام سے لکھا جاتا تھا یہاں پر ۱۵۵۰ھ کی نام سے مشہور ہوا ہے اس کے
۱۱۔ ملفوظات اخئی حمشید بن عثمان قنوی ہیں یہ ملفوظات لی جلد ۲۶۸ ورق پر مشتمل ہے ●

● رسالہ خصوصیہ ●

۱۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۲۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۳۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۴۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۵۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۶۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۷۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۸۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۹۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی
۱۰۔ سلسلہ سید عیسیٰ و زکریا علیہ السلام یا اسرار ربی میں جس میں ۱۰۰۰۰ کے دور کی

لیکن آپ کی ایک تصنیف "رسالہ تصوف" کے نام سے آصفیہ لائبریری میں پائی جاتی ہے جو اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس کا حوالہ کسی اور کتاب میں نہیں ملتا۔

۶۔ شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیریؒ (م ۸۲۲ھ)ؒ

آپ ہمدستان کے مشہور متاخر میں سے ہیں اور خواجہ حبیب الدین فردوسی (م ۷۶۱ھ) کے مرید و حلیو ہیں۔ آپ کی تصانیف میں آپ کے مکتوبات و مخطوطات بہت مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ عربی المعانی نام کی ایک کتاب آصفیہ لائبریری میں موجود ہے جس کو آپ کے مریدین بدرعنی لے۔ تب کیا ہے۔ اس کے ۱۰۵۰ سال عرفانی کے نام سے ایک رسالہ اور ارشاد السالکین کے نام سے ایک تصنیف بھی انہی ترقی اردو پاکستان کے ذخیرے میں محفوظ ہے۔ یہ دونوں مخطوطات اہم اور نادر ہیں۔

۷۔ سید محمد گیسو درویشیؒ (م ۸۲۵ھ)

شیخ نصیر الدین چراغ، بلی (م ۸۵۰ھ) کے مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے شیخ کی وفات کے بعد گنگوڑا کے شریف بن گئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کو شیخ سے بے پناہ محبت تھی اور انہی نے آپ کو گیسو درویش کا خطاب بھی دیا تھا۔ سلسلہ چشتیہ کو آپ کی ذات سے بہت فروغ حاصل ہوا۔ تصوف میں مندرجہ ذیل تصنیفات آپ کی مختلف کتب خانوں میں پائی جاتی ہیں۔

آصفیہ لائبریری میں رسالہ تصوف در اثبات توحید، استقامت، سربلندی، آمیزہ (رسالہ تصوف) رسالہ دریاں، اذکار و اشعار توحید، اسماء، اسرار و اسرار عرفانی، رسالہ راز اور رسالہ خاتمہ موجود ہے۔ ایشیاٹک سوسائٹی، لکھنؤ میں مکاتیب گیسو درویش، ترقی اردو پاکستان میں شکار مار، خدائق الامین و شرح حامد بن مامون موجود ہے۔ مولانا زید فاروقی کے جہانِ ترجمہ، اب الہ مدین، مہندھ ضیاء الدین عبدالقادر بریلوی (م ۱۲۶۲ھ) بھی موجود ہے۔

۸۔ سید صدر الدین المصروف بہ راجن (م ۸۲۴ھ)

آپ حضرت محمد دوم سید جمال الدین جہاں جب گنت (م ۸۵۰ھ) کے بھائی تھے، حروف اور صداقت انھوں نے اپنے بھائی و والدہ دونوں سے حاصل کیا تھا۔ ہر وقت سترقی و صوفی کی حالت میں رہتے تھے۔ آپ کی طرف مسوہ اوکتابوں کی موجودگی کا یہ نہیں ہے۔ ایک نحو و کتبہ، توفیق اللہ لائبریری میں ہے اور دوسری "تحد الصنائع سعید" کتبہ خارجہ آدیس ہے خود اس میں مرتب کی گئی تھی۔

۱۔ شیخ علی بن احمد لمہانی (۱۲۸۳ھ)

آپ کا حق و نام و نسبت کھلم کھلا متعدد تعصبات آپ کی ہیں جن میں تعصبات مرئی بہت مشہور ہے تعصبات میں آپ سے زوار و شرح عوارف معارف ۸۱۹ھ میں تصنیف کی جو کہ حدیث پر مبنی ہے۔ دوسری تصنیف شیخ صدایدین قزوینی کی کتاب "معمول" کی شرح "المعمول علی" جس میں معمولات و احکامات پر ہے۔ یہ دونوں کتابیں عربی میں ہیں۔

۲۔ شیخ محمد عیسیٰ دبیاری (۱۲۸۴ھ)

آپ کا فرقہ خلافت سدری سلسلہ میں شیخ طہوری کی عہدہ فاضلہ سے مل گیا تھا آپ کے یہاں کا سلسلہ بہت دیر پا رہا ہے۔ آپ کی تصنیفات میں تو بہت دور و دراز حدیث کے علاوہ تصنیفات ہیں مگر دوسری کتب حدیث پر مبنی ہیں۔ سب سے پہلی تصنیف "معمول" کی شرح "المعمول علی" جس میں معمولات و احکامات پر ہے۔ دوسری تصنیف "معمول" کی شرح "المعمول علی" جس میں معمولات و احکامات پر ہے۔ دوسری تصنیف "معمول" کی شرح "المعمول علی" جس میں معمولات و احکامات پر ہے۔

۳۔ شیخ محمد بن محمد (۱۲۸۵ھ)

آپ کا فرقہ خلافت سدری سلسلہ میں شیخ طہوری کی عہدہ فاضلہ سے مل گیا تھا آپ کے یہاں کا سلسلہ بہت دیر پا رہا ہے۔ آپ کی تصنیفات میں تو بہت دور و دراز حدیث کے علاوہ تصنیفات ہیں مگر دوسری کتب حدیث پر مبنی ہیں۔ سب سے پہلی تصنیف "معمول" کی شرح "المعمول علی" جس میں معمولات و احکامات پر ہے۔ دوسری تصنیف "معمول" کی شرح "المعمول علی" جس میں معمولات و احکامات پر ہے۔

۴۔ شیخ محمد باقی مشہور (باقی اللہ اعلم)

آپ کا فرقہ خلافت سدری سلسلہ میں شیخ طہوری کی عہدہ فاضلہ سے مل گیا تھا آپ کے یہاں کا سلسلہ بہت دیر پا رہا ہے۔ آپ کی تصنیفات میں تو بہت دور و دراز حدیث کے علاوہ تصنیفات ہیں مگر دوسری کتب حدیث پر مبنی ہیں۔ سب سے پہلی تصنیف "معمول" کی شرح "المعمول علی" جس میں معمولات و احکامات پر ہے۔ دوسری تصنیف "معمول" کی شرح "المعمول علی" جس میں معمولات و احکامات پر ہے۔

ایک رسالہ در بیان نماز بھی سہی کتب خانے میں ہے اور ایک رسالہ وحدت و توحید کے نام سے دار الکتاب میں بھی موجود ہے۔
۱۳۔ حضرت شیخ آدم بنوریؒ (م ۱۰۵۲ھ)

آپ حضرت محمدؐ کے حلیف معلم تھے اور سوکے نقشبندیہ کی شرفِ شاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے آپ کے بے شمار خلفاء تھے آپ کی مدد بھی بہرگیہوں کی وجہ سے شاہ جہاں نے آپ کو ملک بدر کر دیا تھا چنانچہ آپ مدینہ چلے گئے اور وہیں اصال ہو آپ کی تصنیفات میں: وسبہ الجہاں، قول غلامہ المعارف، کنوینہ ۱۰۳۵ھ مولانا رید صاحب کے کتب خانہ میں ہے اور وہ کلمات الامارہ صالائری میں محفوظ ہے یہ دونوں اہم اور نادر ہیں۔

۱۴۔ شیخ محبوب اللہ الہ آبادیؒ (م ۱۰۵۹ھ)

مشہور عالم و صوفی بزرگ تھے شیخ ابوسعید گویئی سے بیعت و خلافت حاصل تھی تصوف میں درجہ اعتبار کو پہنچے ہوئے تھے شیخ غنی الدین ابن عربی سے مددِ عیادت فقیدت تھی ۱۰۵۸ھ میں الہ آباد میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے آپ کی تصنیفات میں سے حسب ذیل کی موجودگی کا یہ چلتا ہے۔

”رسالہ ہفت احکام“ متناظر خمس المحواص اور رسالہ تسویۃ مفاہات لائری ہیں رسالہ عیادت الغایات سخاۃ اللہ کلکش میں شرح قصص الحکم تصنیف لائری ہیں اور انفاص الخواص حدیثیں لائری ہیں اور ایضاً کلکش سوسائٹی بنگال میں موجود ہے۔

۱۵۔ میر ابو العالی نقشبندی اکبر آبادیؒ (م ۱۰۶۰ھ)

آپ خواجہ عبداللہ احواز کی اولاد میں سے تھے اور اگر تاد میں سکونت رکھتے تھے حوام و خواص میں بعد مشغول تھے۔ آپ کی ایک تصنیف رسالہ تصوف کے نام سے دہلی یونیورسٹی میں موجود ہے اور ہم ہے۔

۱۶۔ ملا محمود بن پوریؒ (م ۱۰۶۳ھ)

آپ علوم حکمیہ و ادبیہ میں بلند مقام رکھتے تھے پہلے اپنے ۱۰۱۱ھ مولانا شاہ گڑ (م ۱۰۳۲ھ) سے اور پھر مولانا عبد الفضل جوہریؒ (م ۱۰۶۲ھ) سے تکمیل درس کیا۔ آپ نے مکتب و معانی و بیان میں ہم کتاب تصنیف کی ہیں تصوف میں مکتوبات شیخ حبیب اللہ الہ آبادیؒ (م ۱۰۵۹ھ) کو متب کا ہے جو کافی صحیح ہے اور سخاۃ اللہ کلکش میں موجود ہے اس خطوط کا حوالہ سال اکبر اور نہیں ملتا ہے بلکہ ”بمبے“ ہے۔

ہیں۔ سڑے چڑخاٹا رہا ہے زیادہ رات گزر جانے کی وجہ سے ان پر خون طاری ہے غیندی وجہ سے جب بھی ان کا سر چڑا غدن پر ٹھیک جاتا ہے چڑا غدن خود دیکھ کر طوف ہٹ جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چڑا غدن لولہ کی کچھلی وقت پہنچتا ہے۔ پھر جب یہ ہوش میں آجاتا ہے تو چڑا غدن اپنی جگہ پر جاتا ہے کتہہ یہ حالت دیکھ کر خدایت میں آن ہوئی اور واپس جا کر میر ملک صاحب کے اٹھو دوی میر صاحب فوراً تشریف لائے اور اپنی آنکھوں سے اس حالت کا معائنہ کیا۔ اس وقت تو وہ خاموشی کے ساتھ وہیں چپے کئے گئے کہ جب صبح ہوئی اور سید حسن دانشمند سنب سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ میری ایک لڑکی ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی شادی آپ سے کر دوں سید حسن دانشمند نے دست بستہ عرض کیا کہ یا حضرت! میں اپنی بیوی اور ایک بچی کو چھوڑ کر یہاں حصول نعیم کے لیے آیا ہوں اگر خدائی شدہ نہ ہوتا تو آپ کے عدول علی کی جرأت نہ کر لیتا نہ ہوتا۔ میر صاحب نے فرمایا کہ بہت خوب! کل ہم دونوں ایک جگہ بیٹھ کر مراقبہ کر لیں گے اس کے بعد جیسی مصلحت ہوگی عمل کر لیں گے۔ عرض کر بھی ہوئی اور سید حسن دانشمند استاد کی خدمت میں حاضر ہوئے دونوں ایک ساتھ معروف مراقبہ ہو گئے۔ حکم خداوندی، ایسا ہو کہ سید حسن دانشمند کی بیوی اور بچی دونوں رحلت کر گئیں اس کے بعد انھوں نے میر ملک صاحب کی فرمائش قبول کر لی چنانچہ مبارک ساعت میں شادی انجام پائی اس کے بعد سید حسن میں رہ گئے۔

اس شادی سے سید حسن دانشمند کی جو اولاد ہوئی ہوئی ان میں سے دو لڑکے سید محمد اور سید رقیل ولد فوت ہو گئے۔ باقی تین لڑکے سید احمد سید مبارک اور سید حسین بڑی عمر پائی۔ ان تینوں کی شادیاں بہار کے شریف خانہ نوازوں میں ہو گئیں۔ سید حسن دانشمند کی وفات ۱۰۹۳۵ھ میں عمده مذکورہ یعنی حسن پور عسکری میں ہوئی۔ ان کا مزار بھی یہیں ہے۔ خادم حسین نے ان کا قلمی تاریخ وفات مندرجہ لکھا ہے :

لور شاہی بکشور دانش میر سید شدہ یازف
خردم صفت دُر تار نقش واصل حق شدہ سر علما

صاحب قلم لکھتے ہیں کہ یہ وہی سید حسن دانشمند ہیں جنھوں نے ہندوستان پر پریوں کی حکومت کو شیرازہ کی حکومت پر ترجیح دی تھی۔ زون، اندکر کے لیے دعا کی تھی رہندوستان کی حکومت اس کو چھ سے مل جائے بیاضی جب ہماروں شہر سے شکست لھا کر براں میل لیا اور وہاں سے بھاری فوج کے ساتھ آکر پھر ہندوستان کا بادشاہ مانو عقیدت میں سید حسن دانشمند کے۔ دماغ شامی کا ایک شخص بدین پورہ مٹری اور حاجی پور میں عطا کی مہاجا کا لکھنؤ تھا۔ اسی کا بیٹا تھا۔ بڑھاپہ پر سید حسن دانشمند کے مذکورہ میں زکوں میں سید مبارک من پورہ مٹری میں حکومت پذیر ہے۔ سید حسن صاحب پور

۱۰۹۳۵ھ کا قلمی تاریخ وفات مندرجہ لکھا ہے۔ قلمی نسخہ کاتبی بہار میں موجود ہے۔

سید شاہ عنایت حسین کے دیوان کا قطعی نسخہ کتب خانہ پیر دریا، خلیفہ باغ، بھگلپور میں موجود ہے جس سے ان کے احوال و آثار زندگی پر پوری روشنی پڑتی ہے۔ دیوان کے صفحہ ۵۷ سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے اپنی کچھ غزلیں جو تندرید ذیل معروض سے شروع ہوتی ہیں کسی تہ صوبہ اسی کو لکھائے کیلئے دیاتھا:

”غزلیاتی کہ بہ تہ صوبہ اسی نرشتہ داندہ خندہ بروایا است“

- ۱۔ ای کہ فزندہ لغای تو مبارک باشد
 - ۲۔ آوازہ مرغان چمن گشتہ بپای
 - ۳۔ نغمخانہ عشق من صبا ی و گردارد
 - ۴۔ کردیم انیس خود صبا ی محبت را
 - ۵۔ نالہ من گراثری داستی
 - ۶۔ من کہ مست از می ہر شمیم در کازیمت
 - ۷۔ نی طوطی ہندوستان کلام فکر تانت
 - ۸۔ اقتدای با امام سانی کوثر کنم
 - ۹۔ من رفت خوش را سوی اہل نظر دارم
 - ۱۰۔ من رفت خوش را سوی اہل نظر دارم
- ای صفو پر نیچہ غنسل کے کچھ مصرعے درج ہیں جن کے اوپر یہ عبارت تحریر ہے:

”غزلیاتی کہ بہ خانم بائی داندہ شدہ است“

- ۱۔ ساقیائی دیہ کہ باری طبع را خوشتر کنم
 - ۲۔ کردیم انیس خود صبا ی محبت را
 - ۳۔ ای کہ فزندہ لغای تو مبارک باشد
 - ۴۔ نالہ من گراثری داستی
 - ۵۔ نغمخانہ عشق من صبا ی و گردارد
- پھر اسی صفحہ پر اردو میں دو اشعار درج ہیں جن کے نقل میں ”حسین“ لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اشعار شاہ عنایت حسین کے طبع زاد ہیں۔ واضح ہو کہ دیوان مذکور میں فارسی غلام کے بعد شاعر مذکور کے اردو غلام بھی ثری تعداد میں موجود ہیں ہر ایک مذکورہ اشعار کی طبع ہیں:

دھونڈت سارا جگ پھر نہ پایا ہم میں رب : پایا تو اجی ہیں میں کہ ہم ہیں ہمیں سب رب

بھولے جھنگلے مت پھو داو ریت مت کرواد س : پنے میں دیکھو حسین سائیں تمہارے پاس

دیوان کے صفحہ ۶۲ بیت پر ایک قطعوہ تاریخ درج ہے جو انھوں نے اپنے والد بزرگوار شاہ اسماعیل کی وفات پر لکھا تھا اس قطعوہ سے اُن کے والد بزرگوار کی ولادت ۱۲۳۹ھ میں غزنی کے بیشتر مطلعوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پتہ والد بزرگوار کی کے ہاتھ پر نسبت تھے اور ضمیمہ نوینذیہ وہ تہہ دہنتے تھے مذکورہ قطعوہ تاریخ وفات یوں ہے:

”قطعوہ ۱ : وفات شاہ اسماعیل ۱۲۳۹ھ“

زمین اور پہاڑ کو پیش کیا۔ سب نے انکار کیا اور ڈر گئے، لیکن آدمی نے اسی بوجھ کو اٹھایا۔ مقصد یہ ہے کہ
 زمین و آسمان تکلیفات خرمیہ کی قابلیت نہیں رکھتے یہ قابلیت اور صلاحیت صرف انسان کو عطا کی گئی ہے کہ
 جائز، ناجائز، حلال، حرام اور نیک و بد کی تیز رکھتا ہے اور اسی بنا پر اس کے لیے خرمیت کے احکام آتے ہیں۔ پس
 حضرت کے نزدیک امانت سے مراد عشق حقیقی ہے جو انسان کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اس لیے شاہ عایت حسین
 کہتے ہیں کہ انسان کو عشق بازی سے غافل بنیاد بنا چاہیے بلکہ اسی سے آخرت کا سامان کرنا چاہیے عشق ہی ایک
 ایسی منزل ہے جو مردان کامل کو پسند خاطر ہے۔

مشغول صین از عشق باری ساز نقان کہ آن منزل شدہ خاطر پند مرد مال ربا
 عشق کا شجر دنیا کے نام اشجار سے ممتاز ہوتا ہے اس کی تنویر و قائل سے ابتداء ہوتی رہتی ہے۔ عشق کا مرض کسی
 طبیب کے علاج کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس کی دوا صرف وصل محبوب ہے۔ سی سے اس کو شفا ملتی ہے۔
 شجر عشق ز اشجار جہان ممتاز است از ازل تا بہ ابد نشو و نما ست و نہ
 مرض عشق ز تدبیر طبیعت یرون وصل محبوب دواست نفاست
 عاشق کا دل خزانہ اسرار الہی ہوتا ہے لیکن اسرار الہی کی تحسیں کو سلجھا کر ہر نام نہیں۔ جن میں بھی اللہ کھنے
 کے لیے رشد کامل کی ضرورت ہوتی ہے جو عاشق کو اسرار الہی کے کھنے سے مدد دے بلکہ اُس کی رہنمائی بھی کرے
 رشد کامل کے بغیر اسی عشق میں جھٹکنے کا اندیشہ غالب رہتا ہے۔ رشد کامل راہ و رسم۔ عشق سے باخبر ہوتا ہے۔
 اس لیے ایسے مرد کامل کی رہنمائی راہ عشق میں نہایت ضروری ہے۔ سی لیے شاہ عایت حسین لکھتے ہیں۔

دل کوئی از سر ہی است و دلیل بی رشد کامل نشود عقد شای
 تصویر نہ شد بہت از کسی عارف معنی است کہ در لفظ نیاید تنای
 در منزل تصوف اسد اللہ است کن پیشوا سبنا آں پیہ رہنمورا

عشق و محبت کی سرستی و سرشاری عاشق کو اللہ کے سوا تمام دوسری باتوں سے بے نیاز کر دیتی ہے وہ محبت محبوب حقیقی
 کے خیال میں مستغرق رہتا ہے اور کسی لمحہ اس کے خیال سے جدا ہوتا نہیں۔ ہمارا عشق لاشعہ ہر دم اس پر مستوی رہتا ہے،
 اس کی وجہ سے اُس کے اند نہ شک نہ بے نیازی پیدا ہو جاتی ہے عشق کے خمیازہ فاصیہ کچھ اور ہی ہوتا ہے
 رستوں کی اس شتاب کا بیان دوسرا ہی ہوتا ہے۔ دریا کے عشق، بیدار رہتا ہے اور اسی کے ہر قطرے میں
 ایک مستقل دریا دلجائی دیتا ہے اسی لیے شاہ عایت حسین فرماتے ہیں۔

خزانہ عشق من بعد از دو گوارد و از او سرور و لذت و آوارد

دریای محبت را ساحل نہ بود پید
ہر قطرہ آن دریا دریای دگر دارد
دیگر پسند خواہی زین عاشق انگشت
مشور جنون من طغرای دگر دارد
نظر خویش چہ بر عرش معلی دارم
دل خود را بہ قیلاش جلی دارم
ہرزمان از تو سر در پست کہ دایم بنا
قلب خویش نیز از تو منقلب دارم

وعدت و موجودا مسئلہ بادہ تعویث لاشعہ ہے۔ ابی سعید برکات الدین خیر فرشتہ علی سینا فیکم سنائی۔
امام قزالی از فی الدین علاء الدین عطار سماعی از غزل کہ یہ تمام لڑکائی ستہ میں سرشار تھے نہ فلسفہ ہے نہ کلام
استاد میں وہی جاتی دساری ہے اور اسی نے ہر چیز میں محسوس پیدا کر دی ہے وہ قدیم جہود عرف میں مشک
یا قوت میں آب اور مشاب میں خوشبو ہے۔ عالم میں ہر شے اور ہر چیز جو فطرتی ہیں وعدت کھڑی ہو کر
بہشتی و جہنمی سے متعدد محسوس ہوتی ہیں۔ حقیقت میں وہی یکساں عدد ہے جو خدا از لاکہ در کور درین جات ہے حالانکہ
اکبروں کے سوا اس میں اور کوئی چیز متعلق نہیں۔ تہ یہ وعدت است سب۔ نہ وعدہ
ستہ عادت معین کے اشعار ملاحظہ ہوں گے

نور عدی جہود نہ نست بہ سور
ہر سو کہ کلم روی عاقبت سرت خدای
جست موجودی آنکہ ہر موجودت
در وجودم ٹکی کن چہ غسقی دارم
دیا عشرت میں غیر ہر دم نمود
در ہر پردہ دل خویش معلی دارم

خوف میں چہ دواں اور شرف اعلیٰ و درجہ ابرہہ اچھا ہے سب یہ صوفیہ شاعر کثرت نفس و خیال
پیدا ہوا تعویث سے بتایا کہ زمین و آسمان لڑن و جھگڑنا سب سال کے آگے پیچھے ہیں تعویث سے بتایا کہ سنتے اور
الفاظ انسان ہر تہیہ مجاہدے کے قابل نہیں۔ گذارہ جہانوں وہ غایت معین سے جا بہو ہے اشعار میں پڑے جس و

فہم کے ساتھ ادا کیا ہے

سفر و عشق دارد تہہ عالم
نہری منتاق تیس ہر نفس است
موجود و عشق استنیاق است
چو ہووی کہ در ملک سعادتی است
رہا کی وصل سرب میل است
در نہ ستی از دنیا حق است

عشق کی ادنیٰ غرض ہو تو میں اس سے شہر بہرہ ہوتے ہیں۔ بات میں ہر۔ ترستہ اور بہتر ہے
رتبہ میں دلتوں سے عاشق نہ ہوتا ہے۔ وہاں ہر۔ چاہے اس سے آنکھیں پڑا ہے اور

میا کو بہانہ بناتا ہے۔ اس کو دیکھ کر بُدبُدا ہے۔ درحد و تباہی پڑھنے کا حیلہ گڑھتا ہے فخری طوف قدم بڑھاتا ہے اور پاؤں پکڑ کر اُبلے پانی کا بہانہ بناتا ہے۔ مذکورہ مضامین کے حامل شاہ عنایت حسین کے تفری لانے اخبار کس قدر دلکش حسین اور حبیبہ ہیں لائحہ فرمائیں۔

دردِ بحرِ فوہنِ گشت و قضا را بہانہِ راحت ذریعہِ چشمِ رفت و میا را بہانہِ راحت
آن حرکتِ بیش بہ قدمِ مرزا بود سو کم چو دیدہ ح و تنا را بہانہِ راحت
ی رفت سوی غیرِ جو گفتم بیا بہ من پارا گرفت و آبلہ پارا بہانہِ راحت

صوفیا کا شمار صلح کل ہے وہ ہر چیز سے محبت کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی محبت کا درس دیتے ہیں۔ دوستوں کے دل کو سستا، تربیتِ دور کی بات ہے۔ دشمنوں کو بھی تکلیف دہ دیکھنا گوارہ نہیں کرتے۔ دوستوں سے طعناور کی جارہے عداوت کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ شاہ عنایت حسین کی ایک رباعی اس سلسلے میں قابلِ ذکر ہے۔

حاضر و دستانِ عداوت است لذتِ زندگیِ لافیات است
گر کسی نازکِ این دو چیز کند برعنائش میں جھپٹ است

یہ مقالہ نسب خانہ پر دریا، غلیفہ، غنا، گھوڑے کے قلمی رسائل تاج العلماء مع رحلت، مدد، معنفہ۔

"شاہِ مہمِ حسین دریا، بیٹہ اور کوفاتِ خاندان پر دریا، مدد، معنفہ شاہ عنایت حسین بھالپوری نیر ایک قلمی نمونہ" دیوان شاہ عنایت حسین کی مدد سے لکھا گیا ہے۔

"تاج العلماء مع رحلت نامہ کا سائز ۴x۶ ہے اور یہ رسالہ ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ مجموعی ۸۰۰
یہ رسالہ مارچ میں مدی پوری کے، اواخر میں لکھا گیا۔ اس کا ۱۰۰۰ غزل نمونہ ہے اور تقریباً ۱۰۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔
پر دریا، بابا غلیفہ، غنا، گھوڑے کے قلمی نمونہ میں شامل ہے۔

رسالہ "کریمتِ خاندانی پر دریا، مدد" اردو زبان میں ہے جو "تاج العلماء مع رحلت نامہ" کا ترجمہ ہے۔ اس کے مترجم حبیب کہ اوپر ذکر ہو سکتا ہے۔ سب سے حسین صاحب دیوان ہیں۔ رسالہ مجلد ہے۔ اس کا سائز ۶x۱۰ ہے۔ یہ ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ گھر میں کچھ اوراق غائب معلوم ہوتے ہیں۔ ہر صفحہ میں ۱۱ سطریں۔ کتابت نامتو مذکور نہیں ہے۔ ۱۰۰ غزل نمونہ درج ہوئے رنگ کا ہے۔ اس کی تصویر لالہ رسالہ میں ہے۔ "دیوان شاہ عنایت حسین کی تعصبات مقام کے ضمن میں درج ہیں۔

پر کے نام سے مشہور ہے اور آپ کے چار بھائیوں کے مزارات بھی اسی جگہ ہیں۔ خدوم سید قاسم کے چار معاصرین
تھے۔ اول سید حسین دانشمند جن سے خاندانی دوہریا لاسلطہ میں مشہور ہے۔ دوسرے سید جمال الدین
تیسرے سید یوسف باریہ دونوں جانی وادی اطلع مختلف نگہ سیرہ وغیرہ کی طرف سے سادات باریہ اور سادات
سیرہ وغیرہ تھیں۔ چوتھے خیر العین سید سید محمد خاندان سے سید سید محمد بن علی کی اولاد میں ہیں۔ انھوں نے لاہور
درائشہ لیسے خاندان کا ذکر اور خاندانی دوہریہ علی خاندانی ہے جو تھے سید سید مشہور و معروف بزرگ علوی
تقریباً بیسویں صدی تک رہے ہیں۔

خدوم سید حسین دانشمند جن سے خاندانی دوہریہ لاسلطہ میں مشہور ہے۔ دوسرے سید جمال الدین
تیسرے سید یوسف باریہ دونوں جانی وادی اطلع مختلف نگہ سیرہ وغیرہ کی طرف سے سادات باریہ اور سادات
سیرہ وغیرہ تھیں۔ چوتھے خیر العین سید سید محمد خاندان سے سید سید محمد بن علی کی اولاد میں ہیں۔ انھوں نے لاہور
درائشہ لیسے خاندان کا ذکر اور خاندانی دوہریہ علی خاندانی ہے جو تھے سید سید مشہور و معروف بزرگ علوی
تقریباً بیسویں صدی تک رہے ہیں۔

خدوم سید حسین دانشمند جن سے خاندانی دوہریہ لاسلطہ میں مشہور ہے۔ دوسرے سید جمال الدین
تیسرے سید یوسف باریہ دونوں جانی وادی اطلع مختلف نگہ سیرہ وغیرہ کی طرف سے سادات باریہ اور سادات
سیرہ وغیرہ تھیں۔ چوتھے خیر العین سید سید محمد خاندان سے سید سید محمد بن علی کی اولاد میں ہیں۔ انھوں نے لاہور
درائشہ لیسے خاندان کا ذکر اور خاندانی دوہریہ علی خاندانی ہے جو تھے سید سید مشہور و معروف بزرگ علوی
تقریباً بیسویں صدی تک رہے ہیں۔

خدوم سید حسین دانشمند جن سے خاندانی دوہریہ لاسلطہ میں مشہور ہے۔ دوسرے سید جمال الدین
تیسرے سید یوسف باریہ دونوں جانی وادی اطلع مختلف نگہ سیرہ وغیرہ کی طرف سے سادات باریہ اور سادات
سیرہ وغیرہ تھیں۔ چوتھے خیر العین سید سید محمد خاندان سے سید سید محمد بن علی کی اولاد میں ہیں۔ انھوں نے لاہور
درائشہ لیسے خاندان کا ذکر اور خاندانی دوہریہ علی خاندانی ہے جو تھے سید سید مشہور و معروف بزرگ علوی
تقریباً بیسویں صدی تک رہے ہیں۔

مخدوم سید شرف الدین علی محمد پیر درویش کپوری کی شادی اپنی حقیقی بچی زہرا بی بی دختر سید احمد علی درویش حاجی پوری سے ہوئی۔ اس کا سید محمد پیر درویش پٹنہ در مخدوم سید قاسم حاجی پوری آپ کا سالہ تھے۔ پیر ۱۰۰۰ یا ۱۰۰۱ کے دو مہینے تھے۔ اہل سید نظام الدین عرف سید حبیب بن کے نام پر موضع حبیب پور نامی موضع میں سے ایک میل جنوب موجود ہے۔ یہ خانقاہ وہیں مقیم تھا۔ دوسرے سید غلام الدین عرف میر سید میرزا لالہ جن سے فیضہ بانو خانقاہاں قائم ہے حضرت درویش کپوری کی وفات بروز ۹ سال ۱۰۲۴ھ/۱۶۱۴ء میں ہوئی۔

آپ کے صاحبزادہ میر سید میرزا لالہ کی وفات ۱۰۵۶ھ/۱۶۴۵ء میں ہوئی۔ ان کے بعد سید حسین بن میر سید میرزا کی وفات ۱۰۸۴ھ/۱۶۷۳ء میں ہوئی۔ ان بیٹوں کے حضرات موضع حجاب پور ریلوے اسٹیشن سے پوب ریلوے کے پل کے نیچے آستانہ پیر درویش کا اہل ہے۔

سید حسین ثانی بن سید یحییٰ بن حضرت پیر درویش کے صاحبزادہ مولانا سید علی احمد نے فیضہ بانو میں اگر قیام کیا اور وہیں سید مدرسہ در خانقاہ قائم کر کے رہے تھے۔ ۱۱۰۵ھ میں شہر جالپور میں زبردست آگ لگی تھی جس میں ۱۱۰۵ھ آدی جل کر خاک ہو گئے تھے۔ اس میں خاندان پیر درویش کو بھی نقصان پہنچا تھا۔ بھی موتی اسٹارڈ ورملی موتی تھے۔ اس ثبوت کے لیے آج بھی کتب خانہ میں موجود ہے۔ اور ایک مفر نامہ موجود ہے جس سے ان حقائق کی تصدیق ہوتی ہے۔

بہر حال مولانا سید محمد علی پیدائش ۱۰۵۰ھ سے کہ جس سال مولانا شہباز خان انتقال ہوا ہے مولانا علی احمد کو ان کی عمر اٹھارہ برس ہی باقی رہی تھی۔ شہر جالپور میں چلے گئے تھے۔ مدرسہ میں چلے گئے تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم جالپور میں ہوئی تھی۔ ۱۰۷۹ھ میں مسجد کی تکمیل کرنے اور مدرسہ میں قائم کیا۔ مسجد کا دیوار بھی ابھی لبا کے نقش کا ثبوت دیتی ہیں۔ احمد سند آج بھی اس مسجد میں یک چھوٹا مزار مر قائم ہے۔ مولانا سید علی احمد کا انتقال ۱۱۰۰ھ میں ہو گیا۔ آپ کے صاحبزادہ میر سید میرزا لالہ عرف میر سید میرزا زہرا بی بی جلی بزرگ گذرستانہ ان کے وفات ۱۱۴۱ھ/۱۷۲۹ء میں ہوئی۔ اس کے بعد ان کے لڑکے سید احمد لالہ کا انتقال ۱۱۵۱ھ/۱۷۳۹ء میں ہوا۔ بعد شاہ

محمد یہ کسی میں گدی پر بیٹھے اور ۲۷ سال گدی نشین رہے۔ ان کی وفات ۱۱۷۱ھ/۱۸۵۰ء میں ہوئی۔ شاہ محمد میر علی علی کی وفات ۱۱۸۰ء کے بعد آپ کے صاحبزادہ سید شاہ اسد اللہ عرف شاہ چامان مرحوم گدی نشین ستانہ فیضہ، غا دادو لکھنوی حکومت کے انھوں نے پٹنہ نارا لکھنؤ میں مسجد شہادتی پیر درویش جالپور میں ہی جو کہ کے مالک بن چکے تھے جس کی قبر سے آریٹنور خانقاہ ۱۱۵۰ھ میں آج بھی کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس دوست و شہرت و شہرت کی وجہ کہ لکھنؤ میں کو حصد و زعفران محسوس ہوا اور انھوں نے طرح طرح سے بہتان کرنا شروع کیا۔

تصانیف، بیاضت، دیوان اور ادویہ اور اکثر کتب گدی خانہ میں علیحدہ ہیں جو محض ایک دسترس سے باہر ہیں
 شاہ قمر عالم صاحبک مرتب کردہ تاریخ خاندان پروردگار جلدیں اور مشاہیر بہار ۲ جلدیں مولانا آزاد اخبارات
 کی رکتی میں (۵۰۰ صفحات) رسالہ نماز (۵۰ صفحات) وغیرہ اہم تالیفات ہیں۔ اس کے علاوہ سید احمدیہ پروردگار
 کی بیاضی سے لے کر تمام بزرگوں کی بیاضیات آج بھی موجود ہیں۔

ذکر سلسلہ بیعت

مجھ سے لے کر خدوم سید حسن و اشتمد تک تمام بزرگوں نے اپنے والد سے بیعت حاصل کی۔ مجھے والد صاحب نے
 سلسلہ قادریہ میں بیعت کے لائق سمجھا لیکن باقی تمام جوہر خانوادوں کی اجازت دی۔ خدوم سید حسن و اشتمد سلسلہ
 بیعت و در سلسلہ سے بہرہ ور وہ خاندان میں ہے اور دوسرے تین سلسلہ میں و ایک سے سلسلہ در میں ہے اور خدوم:

الف) شجرہ پیران البقعات القادری الجندی

علاء الدین و بیعت سید عبدالغفار عرف سید حسن بخاری و اشتمد بن خدوم سید قاسم میرٹھی۔ علاء الدین و بیعت
 خدوم شیخ یوسف علاء الدین بخاری قدس سرہ العزیز۔ علاء الدین و بیعت خدوم شیخ علاء الدین بخاری قدس سرہ العزیز۔ علاء
 الدین و بیعت خدوم سید محمد الدین۔ جو قتال بخاری قدس سرہ العزیز۔ علاء الدین و بیعت خدوم سید السادات قطب
 عالم خدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ العزیز۔

ب) شجرہ پیران بہرورد

علاء خدوم سید السادات سید حسن بن خدوم سید قاسم قدس سرہ العزیز۔ علاء خدوم سید السادات
 سید محمد افضل عرف سید مدثر سکین، بہر الدین قدس سرہ العزیز۔ علاء خدوم سید السادات سید محمد بن محمد، بہر الدین قدس سرہ العزیز
 علاء خدوم سید السادات قطب الاقطاب خدوم جہانیاں جہاں گشت سید صلاح الدین قدس سرہ العزیز

ج) شجرہ پیران بہرورد

علاء سید السادات خدوم سید حسن بن سید محمد میرٹھی قدس سرہ العزیز۔ علاء بہر الدین و بیعت شیخ بہرورد قدس سرہ العزیز
 علاء الدین و بیعت شیخ سید جلال بخاری قدس سرہ العزیز۔ علاء الدین و بیعت سید محمود بخاری قدس سرہ العزیز۔ علاء الدین و بیعت
 شیخ سید کنز الدین بخاری قدس سرہ العزیز۔ علاء الدین و بیعت شیخ سید جلال بخاری قدس سرہ العزیز۔ علاء الدین و بیعت
 شیخ سید محمود بخاری قدس سرہ العزیز۔ علاء الدین و بیعت شیخ علاء الحق و اشتمد الدین خدوم جہانیاں جہاں گشت
 سید جلال بخاری۔

(د) شجرہ مشائخ چشت قدس اللہ سرہ العزیز

علا ہی ویت بوقت یک ارتداد الدین نور جسد سید شمس الدین سید قائم علا ہی ویت شیخ غفر اللہ
خواجہ قدس سرہ علا ہی ویت سید میر کب فتح القسمہ۔ آپ سید صمدی دامن علیہ الرحمۃ کے متوحد و مرتب تھے
ت ہی ویت خواجہ محمد صمدی با قدس سرہ العزیز علا ہی ویت خواجہ محمد فتح قدس سرہ العزیز الدین بدین علا
ابھی ویت عربی محمد شہاب ناگوری علا ہی ویت نیر الدین چریغ دلوی علیہ الرحمۃ۔

(س) شجرہ مشائخ چشت قدس اللہ سرہ العزیز

علا ہی ویت سید رشید الدین سید حسن داشتند علیہ الرحمۃ علا ہی ویت سید رشید الدین کبیری
قدس سرہ العزیز علا ہی ویت سید زبیر حامد کبیری علا ہی ویت شیخ حسام الدین کبیری
علا ہی ویت شیخ ذوق قلب حامد کبیری قدس سرہ العزیز علا ہی ویت شیخ حامد کبیری قدس سرہ العزیز
علا ہی ویت شیخ سراج الحق مصطفیٰ قدس سرہ العزیز علا ہی ویت شیخ سید نعمت الدین دلبار
دلوی قدس سرہ العزیز۔

آقا کا مقام یہ دہلی کے سجادہ نشین حاجی بابا مظلوم تاج سید شاہ علی احمد شرف عام مدوی میں۔

پہنچند کتابوں کا تفصیلی جائزہ

جلد اول: مقدمات شیخ شرف الحق والدین۔ اس مجموعہ میں وہ عجیب گنویں ہیں جو ان کے شیخ غفر اللہ
مدہ کے خطوط سے جو بہ میں فرمائی گئی ہیں۔ یہ گنویں ۵۰ سال کے عرصہ میں قلمبند کئے گئے ہیں اور مدت بہت کم
ہے۔ شیخ سید شرف الحق مدہ نے ان شیخ غفر اللہ مدہ جو بہ وایضاً رسالہ میفرماتے ہیں کہ جب غلطی سے جملہ
محکمات غلط ہو گئے تھے تو ان کو یہ معلوم ہوا کہ ہمارے یہ کسی دور کو نہ دلی بالاحکامات میں ہر مل مشکلات
و محال کات نام۔ مدت یہ کہ کسی رعایہ نہ ہو جب کہ مدت کو بہت کم ہے۔ یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم
سوا کے یہ کہ جس نے یہ مدت میں کسی دور کو نہ دلی بالاحکامات۔ یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم
دلی کہ جس نے کہ مدت بہت کم۔ یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم۔ یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم
یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم۔ یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم۔ یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم
یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم۔ یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم۔ یہ کہ جس نے کہ مدت بہت کم

نیت و تقویٰ چه بدم... نیت و تقویٰ بی نادر صمد اوست شکی نیست در

کشف اقرب دوم... مولانا عیدالدین گویاست رحمت الله علیه نیت و تقویٰ است

کشف هرگز گوید از او قضا بود...

نظر اقرب ششم... نظم... تکرار می‌کردم که ملا صدایم شنید و بی خود از من می‌پرسید

مطهر اقرب هفتم... الله صانع لا اله الا هو... به شهادت می‌رساند

کتاب هفتم... چون ساز را می‌بازد تو... این فال قبل پاال شود

نص... کتاب هفتم... روبرو بیزید قدس... است سکت نفسی

تدوین... کتاب هفتم... می‌بازد چوب تاروت حدیث دعوی قدس و جلال... حضرت عت در شام

در عالم شمع موجود...

دلیل... کتاب هفتم... حق نفس و دلیل است بر آنکه تدوین و روبرو... تدوین تقدیم تعقیب

همین بود و نیست

مشق... کتاب هفتم... ضربت... این پا را از مشق فرود می‌آید... نیت به تقدیم تعقیب

سند... کتاب هفتم... در جانب بنده است که بعد از من حدیث دوست و نیت...

محبت... کتاب هفتم... بیانی... نیت... چون نیت می‌آید...

عقل... کتاب هفتم... در محبت عقل... در محبت عقل... نیت... نیت... نیت...

جمال... کتاب هفتم... در جمال... نیت... نیت... نیت...

در حدیث... نیت... نیت... نیت...

شامت... کتاب هفتم... نیت... نیت... نیت...

حال بر تو در حق... نیت...

فرا... کتاب هفتم... نیت... نیت... نیت...

نیت... نیت... نیت...

نیت... نیت... نیت...

نیت... نیت... نیت...

آن محمد لطیف را باید که بدیده لطیف را بزند که لطیف در لطیف است گاهی جیف است و گاهی کنبف است .
 رقعده دوم بجانب محمد تقی آن محمد تقی بزند که تقی بمعنی پیروز مهر است و پیروز نیز آنرا گویند که از خود پیروز
 کنند که از دیگری از خود پیروز گردن

رقعه سوم بجانب میر سید صابر آن میر سید صابر بزند که صابر از اگر زند که از جگه اغیبات و عاقبت احوال
 خود را متعیر نگرداند

رقعه چهارم بجانب محمد عابد آن محمد عابد بزند که عابد ز میبود است و عبادت در تمام دست که
 عابد آمده است پس آن محمد عابد را باید که عبادت میبود جهان را که بد و معبود بد و مکر و دزدانه عابد اند
 ز معبود چون نابر در یکذات نه خود مانده خدا .

رقعه پنجم بجانب شیخ فرید الله قتیله صاحب سی این بزند که به معنی آن گویند که از خود به طمع رودند
 که از دیگری به طمع رودند این را در خاطر خود را بگذراند .

رقعه ششم بجانب سید بابا سیدی بزند که بابا به معنی پاک و صاف بودن است جی پاکه و
 گویند که از جمله کدولت بشریت پاک و صاف گرد که برکت خودی در رواند .

رقعه هفتم بجانب شیخ حبیب آن شیخ حبیب بزند که حبیب بمعنی پاک بودن است جی حبیب آنرا گویند
 که خود را از خود پاک دارد و صفات حوائی خست خلق دور کند .

رقعه هشتم بجانب میر سید شریفه آن میر سید شریف بزند که شریف به معنی پاک و صاف بودن است و شریفه
 در باب دوست و شریفه آنرا گویند که خود را کثر لغات داند

رقعه نهم بجانب درستان قبول رده درویشی معصومیت بر سالکی را که به معصوم می رود .
 فارغ از اسم مردم شد .

رقعه دهم بجانب شیخ سهر مرزبانی سهر آنرا گویند که رهاک وجود خود سهرند چون سهر وجود
 بجای آید سهر خواست آنکه در سفر نماند بسیار است .

رقعه یازدهم بجانب عزیز الله آن عزیز الله را که مسلمان آن نیست که طریقه مسلمانان بتقد مسلمان
 است که معنی قبول خود مسلمان داند و تقبیل مسلم داند .

رقعه دوازدهم بجانب سید محمد عزیز الله که معنی آنرا گویند که در تمام دنیا به معصوم می رود .

نیکو و در آید بدی چه که ما سوال شد روزی که احدیت از و چنان غرق سازد.

رقع سیزدهم: در بیان برزخ است عزیزان برزخ بر دو نوعیت در صغیر و در کبیر آید گویند.

رقع چهاردهم: بجانب شهباز منقلب. چار منظران است یعنی ناموس و دم ملکوت سوم جبروت چهار املاوت

رقع پانزدهم: بجانب قلندر بیگانه قلندر بیگانه که قلندر آید گویند که همیشه حال لایقین گذرانند چنانچه ذات واحد چو در حدیث

رقع شانزدهم: بجانب سید قال. که حال آید گویند که در مراتب جمال عالم جمال نمودند نیز یک قصه جمال دیدند

رقع هفدهم: بجانب محمد لطیف. که محمد بن محمد لطیف است و آن سرور طائفات نمود و خرمی دهد.

رقع هیزدهم: بجانب شیخ نورانی. که بعد عام زبانه است ... الله نور السموات و الارض.

رقع بیستم: بجانب شیخ جواد العزیز. بهادر آید گویند که دشمنان خود را کشند خود را بقتل مستحق سازد ...

اقتلوا نفسا سیف. الخانات.

رقع بیستم: بجانب شیخ آدم مولیگری. و طائفات بد و نوا است یعنی عافیتی و دم غایبی همانندی هرگز

رقع بیست و یکم: بجانب شهباز خان منقلب. و ذکر ملک طیب بر چهار نوا است یعنی: سرفی و دریم ملکوتی

سیدم جبروتی چهارم لا بروتی.

رقع بیست و دوم: بجانب شیخ عالم الدینی و جوی. طبع محمدیست باید که خود را بطلعه محمدی بسیار در فضل الذاکر

است لا اله الا الله محمد رسول الله.

رقع بیست و سوم: بجانب محمد موسی حق تعالی در وجود آدم و در دم آفریندگی نفی و دریم اثبات

الهی صوفیه قرار داده اند.

رقع بیست و چهارم: بجانب محمد صادق. در بیان تو حید. که تو حید بد و صفت نامتناهی که تو حید در وجودیه

تو حید نوریه بشنو تو حید در وجودیه صفت بشری بحال می دانند و تو حید حقیقی می شود.

رقع بیست و پنجم: بجانب دوستان. در بیان دنیا که مراد از دنیا بستی است و مراد از عقبه نیست پس سالک

باید که از میسر اوقات وجود برخیزد.

رقع بیست و ششم: بجانب محمد موسی. در بیان چهار منزل. چون الله تعالی خواست که از خدایت کسر القیاف

فاحبیبنا اعرف فلفلف لعل الاعرف خود را ظاهر سازد.

رقع بیست و هفتم: بجانب محمد سید محمد. الله تعالی از این صورت خویش گردیده است و در بیان

فدا الله علی ذلک الجلال کہ بدین صفت جلال حلال است .

مکتوب دوم :- در بیان تعریف ذات رب غنی از صفات بجانب میرسد جلال .

مکتوب سوم :- در بیان محبت عبد در رب از جانب فقیر عبد الجلیل بجانب میرسد عابد .

مکتوب چهارم :- در بیان دانستن محاببت من طالب از جانب فقیر بجانب سید عالم آن دل پذیر غنی منیر طالع کند .

مکتوب پنجم :- در بیان حقیقت محمدی بجانب ملک خواجہ دیں پس آن ملک بچشم ملک مطالع کند .

مکتوب ششم :- بجانب حسن صانع است .

مکتوب هفتم :- در بیان مکاشفہ بجانب میرسد جلال مرقوم است .

مکتوب هشتم :- بجانب فقیر نور اللہ مرقوم یافت . اس خط میں "شاہ شرف یو علی تلند فرمودہ اند کہ

تبارک و تعالیٰ فرض خود مرا بخشیدہ است و محمد رسول اللہ سنت خود فریخته اند .

مکتوب نهم :- بجانب میرسد عابد مرقوم است . اس خط میں شریعت ، لایق ، حقیقت اور معرفت کی

مکتوب دہم :- در بیان کل طیب لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ بجانب سید جلال مرقوم است . لاله از برای

اثبات ذات است یعنی صیت هیچ کس بخیر اللہ و محمد رسول اللہ بدل اسم و ذات است کہ خود بود و غیر شدہ ، انا محمد نام

مکتوب یازدہم :- بجانب سید عابد مرقوم است کہ حمد و تحمید از حد یکاد معبود محدود است .

مکتوب دوازدہم :- جانب میرسد البقا قدر یافت آن بقا لاند لقاء بقا است پس اقا ، یک کہ در عالم

حدوث آقا و بقا آمد .

مکتوب پیرایم :- دوست را دوست مرقوم و دوستی با منہ و پرست ، روانیت .

مکتوب بیازدہم :- جواب صاحب الرحمن قرین یافت کہ آن خود مومن بدانند کہ محمد آیت مومن است چرب ذات با

ماہ خواست جواب میدہد صورتہ داشت کہ بد بہ شوق

مکتوب پانزہم :- از "عین یک کبریا سید شریفین ابی الحسن السین بنی میرسد عابد المادہ و مرآت

مکتوب شانزہم :- بجانب حسن ست . چون حسن بے حسین شد حسن حسن شد .

مکتوب ہجدهم :- بجانب شیخ الشیوخ است . آن شیخ الشیوخ بدہر شفا معنی شیخ تیانہ تمامت شیخ شرف است .

مکتوب نوزدہم :- در بیان زرق نور قوس بجانب سید عابد مرقوم یافت کہ مرآت طالع فوسن در رقم ریدہ شد .

مکتوب بیازدہم :- بجانب شیخ سلطان مرقوم است .

کتوب میں ششم :- در میان سلاطین و امیران و قریب و غریب میں سلاطین و امیران
و باطنی ترک طایفہ میں کہ خود را از ہی ارادہ
کتوب ہی دہم :- جواب شیخ ابو یوسف قزویہ است و تحقیق است استانت از علم است و میرہ و میرہ
کتوب چہلم :- در میان سلاطین و امیران و قریب و غریب میں سلاطین و امیران
پہ تیسرے باشند ہی نہ وصال و اندہ فصل نہ قریب :-

عبد اللہ بن صاحب کونی ترک ہیں تہ نیچہ جلتا :- ہی ان کا ہندو طوطا ہے البتہ یہ ہم نہ سننے ہیکہ
شیخ احمد سرحدی صاحب کبری و جہانگیری تہ حیات فقہ اسدیہ یہ ہا جا سکتا ہے کہ یہ بزرگ سترہ صدی کے
آخر میں گذرے ہوں ۔ یا پھر اٹھ دینا صدی کے اوائل میں رہے ہوں ۔ کتوبات میں کا قدیر نقاش ہے اسے دیکھتے ہوئے
ہم بآسانی کہہ سکتے ہیں کہ یہ لاغذا ایسی صدی کا ہے سید شاہ غایت مصیح مہم متوفی ۱۱۹۷ھ کے وقت سے ہی نہ
چلتا ہے کہ نام موفیہ مصفا جدیدہ نیست ۔ کتاب کریم خود رو ہے مگر استغفار لایق ہے ۔ میرا نہ کتوبات عبد اللہ بن
رقعات شیخ شرف الدین ماری مدینہ منورہ مصحف ۳۰۰ رہے اور اس میں انھیں رقات کا موازنہ ہے جس میں ریانات کا
رکھنے میں جیسے حسن ، اوقات ، آیت و غیرہ ۔ کتوبات سید علی الدین

عبد القادر زبیدی جلد ۱۰۰۰ پر یہ ہے کہ "میں تہ غلو و ای مزینہ کے مخالف کے کہے ہیں ۔ کسی خاص فصل کے
نام سے نہیں ہے ۔ مترجم کتاب شروع ان الفاظ کے ساتھ درج ہے :-

"مترجم ہند کی حضرت ملک امت سار سادات ساری لہ تحقیق تدوۃ العالی شیخ ابو الدین سید عبد القادر
قدس اللہ عنہ العزیز نے آخر میں ۱۱۹۷ھ میں مکمل فرمایا ۔ یہ کتاب تدوۃ عالم شرف ساری مصنفہ
شہزادہ الاول و ابا طوس عالم شاہ بادشاہ ۔"

جلد ۱۰۰۰ پر یہ ہے کہ "میں تہ غلو و ای مزینہ کے مخالف کے کہے ہیں ۔ کسی خاص فصل کے
نام سے نہیں ہے ۔ مترجم کتاب شروع ان الفاظ کے ساتھ درج ہے :-
"مترجم ہند کی حضرت ملک امت سار سادات ساری لہ تحقیق تدوۃ العالی شیخ ابو الدین سید عبد القادر
قدس اللہ عنہ العزیز نے آخر میں ۱۱۹۷ھ میں مکمل فرمایا ۔ یہ کتاب تدوۃ عالم شرف ساری مصنفہ
شہزادہ الاول و ابا طوس عالم شاہ بادشاہ ۔"

موضوع	مشرف	جلیل
حسن	حسن آنرا گویند که از جمله بدیهه‌ست خود بار کرده بحسن بنکوبه و آید (رقعه دوازدهم)	چون حسن به حسین شد حسن حسن شد (مکتوبات چهاردهم)
ذکر لایحه	بر چهاردهم است یکی باسوق و دویم کلوق و سوم جبروتی چهارم لایحه (رقعه بیست و یکم)	لا از برای اثبات ذات است یعنی نیست و یکس بنحیض الله (مکتوب دهم)
ذکر لایحه	لایحه چهاردهم است یک خود و یک لایحه سوار کرد افضل الله که است لا اله الا الله محمد رسول الله و غیره و لایحه	محمد رسول الله حله اسم ذات است که مرده درین شده (مکتوب دهم که بعد از لایحه) اما بعد لایحه
بین برزخ	برزخ بر دو نوعیت کئی تفسیر فاروق کبر و کبر گویند (رقعه سیزدهم)	برزخ قاب تو بین بر سر فتح کرده شد لایحه برای
رہ درویشی	مغنی راه درویشی معدومیت است پس الکی را که میرسدی در سه واقعه از اسم در سه در قوتی	راه درویشی معدوم است و نیست که لایحه از لایحه تقریبی کند و چیری از چیزی ترفیع کنند (مکتوب سی و پنجم)
آئین	که لایحه نیکو است و آن در لایحه است خود خبر لایحه (رقعه مقدم)	حدیث المؤمنین است لایحه است (مکتوب سی و پنجم)
صورت	الذی قلی افتخار آئینه صورت خویش گردانیده است و در آن آئینه شده بر صورت توین خویش متناوب می‌باشد (رقعه بیست و پنجم)	که لایحه مومن است چون ذات پاک که لایحه خوشت که خود را لایحه صورتی داشت که در بد تو مکتوبات چهاردهم
لغات	که لغات بد در لغت است یک معانی در لغت حاضری تا آنکه لایحه رقه است	لغات در لغت است یک معانی در لغت مکتوب بیست و پنجم
توحید	توحید دو صفت نامیده اند یکی توحید و موردی در توحید توحید (رقعه بیست و پنجم)	لا اله الا الله معدوم است قل هو الله احد من صمد معبود است

جہاں اب معرفت عالم کیرتین اصول پر مبنی ہے اول اہل شریعت، دوم اہل حکمت، سوم اہل عدت، چہارم دوم عالم نصیر جی تین ممالوں پر مبنی ہے اول افسانہ و راقب ان دو عالم اسان عالم نصیر است، سوم سلوک و بہت جلد ۲۰ پروگو میس ۱۸۰۰ رسالہ وجودیہ مولو عبد الجلیل۔ یہ رسالہ دریان اور کار و آمد و شہادہ و مقامات و تائیدات فصل اول در شرائط و در ۲۰ ذکا۔ سوم رقب چہارم متاخرہ و توفیق مقامات و ششم سلوک و بہت جواب و مقام، ستم نیت سائک جہت۔ ہفتم نصیحت و درویشی۔ آٹھم اوراق سرفراز ہیں اہم تاد نو عالم (موم) جلد ۲۰ پروگو میس ۱۸۰۰ تواریات محمد دوم جہانیاں جہاں گشت سید لال جاری، ۱۰ تر ۲۰ رین سرفراز مکتوبہ ۱۰۰۰ اس نسخہ میں سید یوسف محمود نے پیش سوالات کئے تھے جس کا جواب حضرت محمد دوم نے جو کو دیا ہے مرتب نے ان جوابات کو مع سوال کے اس نسخہ میں جمع کر دیا ہے۔ فہرست سوال و جواب ص ۱۰۰ ویل ہے :

۱۔ روح نکلے۔ جی ہے۔ ۲۔ جس جگہ روح رہتی ہے وہ زیادہ ہے یا مفید۔ ۳۔ نبیوں اور شہیدوں کی روحیں ایک جگہ رہتی ہیں یا علحدہ ۴۔ روحیں آپس میں ایک دوسرے سے ملتی ہیں یا نہیں ۵۔ عذاب و ثواب روح کو پہنچتا ہے یا نہیں ۶۔ روح کو زندگی کی خبر پہنچتی ہے یا نہیں ۷۔ روح اپنے عزیزوں کی روحوں کو پہنچتی ہے یا نہیں۔ ۸۔ کیا نیا قدرت قرآن کریم کی روح کے نام سے دیا جائے قرآن تک یہ چیزیں کس صورت میں پہنچتی ہیں ۹۔ روحیں بنے اور لوگوں پر جو روحیں مسلط ہوتی ہیں ان کی اصلیت کیا ہے ۱۰۔ قیامت کے دن تمام اقربا ایک جگہ نہیں ہوں گے یا جہنم ۱۱۔ اگر کسی ہاتھ کسی پر رہ جائے تو اس کی اور انہی کی کیا صورت ہے اور قیامت کے دن کی پیدائش سے پہلے کی کیا صورت ہے ۱۲۔ کسی قمری زیارت کو جائیں تو یا بڑھیں یا کم ہوں ۱۳۔ کیا جانا ہے کہ حرام کھانے سے دعا مانگا نہیں سکتی۔ ایسی حالت میں حرام خورد و خا کر کیا کرے ۱۴۔ کب اذیتوں کو در قتل و در خوف کو مانتا ہو ۱۵۔ ایسا کیوں ہے۔ اور کیا وقت کی کرے ۱۶۔ دین و دنیا کی پیدائشوں میں کیا فرق ہے جو ان پیدائشوں سے ہوتا ہے ۱۷۔ بعض لوگوں پر سکوت کی حالت طاری ہوتی ہے انکے بعد وہ لوگوں کی باتوں کو جانتا ہے وہ کسے میں یہ پڑے یا غلط ۱۸۔ اگر جسم نے منہ پھرنے لگے ہیں اس سے اچھے و برے کے شعلہ شیعنا درست ہے یا نہیں ۱۹۔ ان باتوں پر عقیدہ رکھنا چاہیے یا نہیں ۲۰۔ روحی و جسمانی شب میں اپنے کو ۱۔ رقبہ ۲۔ آتہ میں یہ بھیج ہے یا غلط ۳۔ روحیں سے جو سوال ہوتا ہے وہ روح سے سوال ہوتا ہے یا بدن سے ۴۔ روحوں سے سوالات کرنے کے بعد جی ہوتے ہیں یا دھن کے بعد ۵۔ اروا شیعہ جل جلالہ میں یا غایت جو جاتی ہیں ان سے سوالات سوال ہوتا ہے۔ ۶۔ خود کو کئی دیکھا ہے مگر کے صلا ۷۔ کیا ہوتا ہے ۸۔ جو موت میں ہوتی ہے بعد یہ طوائف کے بعد دوسری شادی کرتی ہیں وہ قیامت کے دن کس شریعت سے

مطالعہ کی طرف متوجہ کیا جو اس وقت تک ہندی میں تھی جس کو مدنی میں منتقل کیا جو زمیں ارباب پر مشتمل ہے۔

باب اول: در معرفت و کیفیت عالم غرور۔ باب دوم: در معرفت اثر و عائد غرور۔

باب سوم: کیفیت دل۔ باب چہارم: ریاضت نفس۔ باب پنجم: کیفیت نفس۔ باب ششم:

مناظرت ارباب معنی۔ باب ہفتم: وہم۔ باب ہشتم: علامت موت۔ باب نہم: مسرگردا میدان

روحانی۔ باب دہم: ولایت نفس۔

آخر میں لکھا ہے کہ اس کتاب کو نالہلوں اور دنیا داروں کو پڑھنے اور دیکھنے کے لیے نہیں دیا

جائے، کیونکہ ایسے لوگ انکے مطالعہ سے ذلیل و خوار ہونگے۔ (نوٹ: نثر عالم مہم)

• سوال و جواب •

• جناب شاہ اسماعیل: مکتوبات عبد الحمید کا ایک نسخہ ملی گڑھ میں ہے اور وہاں عبد الحمید غرضیہ لکھی کے نام سے ہے۔

مقبول ہوئی جس کی ابتدا اب تو یہ صدی ہجری میں حسن بھڑی سے ہوئی جنہوں نے رب کے پہلے نسخہ نظام الدین اولیاء کے محفوظات کو فوائد الغزاد کے نام سے ترتیب دیا، اگرچہ اس سے پہلے کے بھی کچھ محفوظات کے نام لیے جاتے ہیں لیکن وہ مشتبہ اور قابل اعتبار ہیں، فوائد الغزاد کے بعد یہاں بہت سے محفوظات مرتب ہوئے، انھوں نے صدی ہجری کے تقویم پر اجماع تو یہ کہ کتاب الطائفت اشرفی ہے جو حضرت سید اشرف سمنانی کے محفوظات کا مجموعہ ہے۔

لغات اشرفی کا پورا نام یوں ملتا ہے "لغات اشرفی فی بیان طوائف صوفی، ما زادہ عربی ترکیب کے اعتبار سے اسے یوں ہونا چاہیے "لغات الاشرف فی بیان طوائف الصوفیہ" عام طور پر یہ لغات اشرفی کے نام سے مشہور ہے، یہ کتاب دو بار سنہ دست میں سید محمد اشرف حسین اور سید علی حسین اشرفی کچھ چھوٹی فہرستیں، اس کی کوششوں سے نصرت اللہ علی دہلوی نے چھپوا کر ہے پہلی بار ایک جلد میں ۱۲۹۷ء میں اور دوسری بار دو جلدوں میں ۱۳۰۹ء میں، جو نہایت مفید ہے، اسی مفید نسخہ کی بنیاد پر اس کے چند لغات کا اور ترجمہ حکیم سید نذیر اشرف نائل کچھ چھوٹی نے کیا جسے برکات چشتیہ کے نام سے یہ محمد محمد ث کچھ چھوٹی نے رسالہ اشرفی کے نام پر میں بلا قضا شائع کیا تھا، اسی متن کا دوسرا محض ترجمہ سیرت اشرفی کے نام سے شائع ہوا، ان ہی نسخوں کی بنیاد پر حضرت سید اشرف کی سوانح حیات پر مشتمل کئی کتابیں بھی مرتب ہوئیں، جو غلط اطلاعات، روایات سے بڑا اور کھین کے معیار سے ساقط ہیں،

اس کتاب کو حضرت سید اشرف کے مرید و خلیفہ نظام الدین عینی نے مرتب کیا، عینی نے اپنا نام نظام غریب عینی بھی لکھا ہے، عینی کے نفاذ سے دھوکا ہو گیا کہ آپ عینی کے ہونے والے تھے، لیکن قیاس یہ ہے کہ اگر ان ہی کے باشندہ تھے، یہ ممکن ہے کہ عینی انسل رہے ہوں، لغات اشرفی

سے تیس کے ایک ہی طرف میں قدر اطلاع ملی ہے کہ ایک مہلات حضرت سید شہنشاہ
 سے ہیں جن میں سنہ ۱۱۸۰ میں ہوئی اور اسی وقت سے وہ تیس کے ساتھ رہنے لگے۔ یہاں تک کہ
 تیس سال کا واسطہ مسلسل تیس کی موت میں گذر گیا اور اس کی امان دو سو ۱۰۰ سال پہلے
 پہل تھی مطلقاً نہ فی کے بعض ابوب درمید ابوبی بنی تیس ہیں تیس کے
 خوشگوش بھی تھے، آپ کے متعدد اشعار ملاحظہ نہ فی میں موجود ہیں
 نظم مینی تہیہ میں لکھتے ہیں :-

نہ فی یہ وہمیدی سید تیس کی سادہ و بلیغ تہیہ سنہ ۱۱۸۰ میں

حکومت مملکت تہیہ ردت و عمارت میں تہیہ سنہ ۱۱۸۰ میں
 اس میں سادہ و عمارت میں تہیہ سنہ ۱۱۸۰ میں
 سحر میں تہیہ، کتاب کے مجموعہ میں تہیہ سنہ ۱۱۸۰ میں
 تہیہ، مطلقاً نہ فی تہیہ سنہ ۱۱۸۰ میں
 تہیہ کے بھی محفوظ میں ہیں تہیہ سنہ ۱۱۸۰ میں

تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ
 تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ
 تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ

تہیہ تہیہ

تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ
 تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ
 تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ تہیہ

کے سامنے پیش کر دیتے، آپ اس کی تصدیق فرمادیتے۔ اس میں کچھ ترسیم کر دیتے۔ اس طرح
 یہ کتاب آپ کی براہ راست تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے۔ غلامی تہذیب میں کہتے ہیں۔
 "نحوہ تہذیب و تمدن و اس میں مگر یہ نہیں ہو نہ قہر کائنات اور وہ منظور طاعت
 الخ۔ محمد دینی و منصور ستمش حضرت معصومی رضوان اللہ علیہ و اولادہ و آلہ و غور قہر
 رون کر دینا۔ مگر کہ عین ان کا تہذیب و اقوال و عادات میں۔ معصوم تہذیب
 ہنر کہ قلم و مانتہ۔۔۔۔۔۔"

اس کتاب میں بنیادی حور پر تصوف کے مسائل پر بحث ہے، لیکن ادبی اور تاریخی اہمیت
 سے بھی وہ خاص اہمیت کی حامل ہے۔ تصوف اور شریعت کے مسائل کی تشریح قرآن
 و حدیث کی روشنی میں کی گئی ہے، اس طرز و کتاب اس اصول کی تفسیر پیش کرتی ہے
 کہ طریقت شریعت سے الگ نہیں، ایسا طریقہ کی تہذیب میں حضرت سید شریعت نے
 صوفیہ دراصل، کے تو یہ بھی پیش کیا ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دلائل کے
 ساتھ اپنے نقطہ نظر کی توضیح و تفسیر و دعوت وجود کی ضرورت کی ہے، صوفیہ اور
 کچھ صوفی شہداء کے نزدیک پرستش الگ الگ ہے، وہ جو بے تصوف کی صورت
 اور کچھ مجسمہ و صوفیہ شریعت کی تشریح کرتے ہیں، اس کتاب میں اور بادشاہوں سے
 حضرت سید شریعت کے اخلاق پر کچھ روشنی پڑتی ہے، اس طرح یہ کتاب صوفی اور
 تاریخ و ادب اور کی و مسائل کے ساتھ ساتھ ایک جامع و مفید کتاب ہے، جو ہر شخص کو سیکھنے

تصوف اور ادب کے مسائل کے ساتھ ساتھ ایک جامع و مفید کتاب ہے، جو ہر شخص کو سیکھنے
 کے لیے مفید ہے، اس کتاب میں شریعت و طریقت کے مسائل کے ساتھ ساتھ ایک جامع و مفید کتاب ہے، جو ہر شخص کو سیکھنے
 کے لیے مفید ہے، اس کتاب میں شریعت و طریقت کے مسائل کے ساتھ ساتھ ایک جامع و مفید کتاب ہے، جو ہر شخص کو سیکھنے

تصوف اسلامی پر بنیادی اجمیت کی حامل ہے۔ صوفیہ کے تمام حلقوں میں بڑی پرمائی جاتی ہے اس کی متعدد شریعتیں لکھی گئی ہیں۔ حضرت سید اشرف نے بھی اس کی شرح لکھی تھی۔ اپنے اس کتاب کے فارسی ترجمے بھی پڑھے تھے۔ مثلاً مولانا الدین محمود کاشانی کا ترجمہ موسوم بہ مصباح الہدایہ و مفتاح الکفایہ اور نجیب الدین علی بن مرغش شیرازی کا ترجمہ معارف العارفین۔ اول ذکر ترجمہ سے لطافت اشرفی میں بہت استفادہ کیا گیا ہے جس کا ذکر آئے گا۔

ان دونوں ترجموں کے علاوہ بھی اس کتاب کے متعدد ترجمے ہوئے ہیں جن میں سے دو سب سے زیادہ قدیم ہیں۔ ایک ترجمہ شیخ شہاب الدین سہروردی کی وفات کے دس سال کے اندر اُچھ میں ہوا اور دوسرا تینتیس سال بعد غالباً بمصر میں ہوا۔
اولیٰ الذکر ترجمہ سب سے قدیم ہے، مترجم کا نام قاسم وادوسی ہے ترجمہ سلطان تاج الدین ابو

بقیہ حاشیہ ص ۵۳۸) شیخ شہاب الدین سہروردی کا شمار بزرگ ترین صوفیوں میں ہو گا ہے۔ پشانی صوفیہ کے بڑے تھے۔ سلطان غیاث اول تک پہنچا ہے۔ اپنے چچ شیخ عبد القادر ابو نجیب سہروردی (م ۷۴۵ھ) سے علوم فنی ہری اور علمی کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ فقہ اور حدیث میں ابو القاسم بن فضلہ و ابو المظفر مہدیہ اللہ و مسجر بن فاخر و ابو زورہ مقدسی اور ابو الفتح طائی وغیرہ سے بھی تلمذ حاصل ہے طریق تصوف میں شیخ عبد القادر جیلانی (م ۷۴۱ھ) اور شیخ ابو السعد لبند اوی (م ۷۵۵ھ) سے بھی فیض حاصل کیا۔ شیخ سعدی آپ کے متقدمین میں تھے۔ حواریت العارف آپ کی مشہور ترین تصنیف ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا ایک رسالہ "مذہب العقول الی مواضع المحبوب" بھی چلن جو چہ ہے۔ دوسری تصانیف "نخبۃ البیان فی تفسیر القرآن" اور "السیر والظہیر" (رسالہ) ابھی غیر مطبوعہ ہیں۔ (دیکھئے وفیات الامم ص ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴

فارس میں ابوالحسن عابد انصاری کے محفوظات کا مجموعہ ہے۔ جسے ان کے کسی مرید نے جمع کیا۔

(بقیہ ماضیہ ص ۴۱۳) السؤالات، سلوک الدربین، عیوب النفس وادواتها، الفرق بین الشریعت
وہکایت، آداب الصوفیہ ورجات العبادات۔ (دیکھئے طبقات الصوفیہ مقدمہ نور الدین شرمہ)

مختار السعادت ج ۱ ص ۵۵۵، میزان الاعتدال ج ۲ ص ۴۴، تاریخ بغداد ج ۲ ص ۴۴۸

(ماضیہ صفحہ ۱۸) لے تیغ الاسد ابوالحسن عابد بن ابی منصور محمد الانصاری ہمدانی ۴۳۳ھ

کوہرات میں پیدا ہوئے، ۴۲۲ھ ذی الحجہ ۳۳۳ھ میں وہیں وفات پائی، آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابو

ایوب انصاریؓ تک پہنچتا ہے، جو حضرت عثمانؓ کی بیوی امیہ بنت عبد مناف کے زمانے میں ہرات میں سکنے سے یہاں ہوئے تھے۔

آپ کا شمار بزرگان کے بزرگ ترین صوفیاء میں ہوتا ہے، جو آپ کے مطابق آپ کو تین لاکھ مہینے

ہزار ہزار اسناد کے ساتھ یہ تھیں جنہیں آپ نے تین سو مہینے سے نقل کیا تھا، آپ نے بیست ہزار کے قریب ابوبکر جری

سے کوئی حدیث صرف ایسے قبول نہیں کی کہ وہ منکر اور منقوی مسلک سے تھیں، لکھتے تھے علم خیر میں آپ

خواجہ ابوبکر عمار کے شاگرد تھے، خود دانت میں کرنا کرنا جو علماء نہ ہوتے تو علم تغیر میں میں آپ کشتی نہیں کر سکتے

تھا جب آپ کی عمر چوبیس سال کی تھی خواجہ عمار نے آپ سے کہا: میں نے کہا: اے ابوبکر! میں نے کہا: اے ابوبکر!

آپ کو کم مہینے یہ لاکھ سند شعرا عرب کے ذہابی دہستہ تھیں علم سے شغف کا یہ عالم تھا کہ صبح

کو، شام کے مطالعہ و تحریر میں اس طرح غرق ہوتے کہ اکثر کھانے کا خیال نہ رہتا اور غریب کے

دور ان آپ کی وہ آپ کے منہ میں لقمہ ڈالتی تھیں، عربی اور فارسی میں مستند و تصانیف اور

شعرا آپ سے موسوم ہیں، حضرت یحییٰ بن عقیل کی شکل میں مدون ہوئیں ان میں سے ایک

طبقات الصوفیہ تھی، آپ نے تفسیر و تائیف اور مدد الابرار بھی جمع کی ہے

۱۔ احادیث شریفہ ہمدانی تو مبدیہ ہمدانی ص ۳۳، طبقات الصوفیہ ہمدانی

مقدمہ عبدالحی حبیبی

لطائف اشرفی کے بعض ابواب کشف المحجوب ہی کے بیان پر مبنی ہیں۔ یہ کتاب دوسرے جوہر کی
کی سند عار پر لکھی گئی تھی۔ اس کتاب کی تصنیف میں قرآن و حدیث کے علاوہ بہت سے مؤلفوں کی
کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اور ان کے حوالے دیے ہیں، مثلاً تاریخ اہل صفہ و عقبہ رحمہم
سلی، طبقات الصوفیہ سلی، کتاب سماع سلی، رسالہ تفسیر، کتاب محبت عمر و عثمان کی،
کتاب اللع ابو نصر سراج، تاریخ المشائخ محمد بن علی ترمذی، تصانیف شیخ کا حسین بن
منصور علاج تصحیح الارادہ جنبہ بندادی، کتاب رعایت عارث عباسی و غیرہ۔
(۵) احیاء العلوم :- یہ امام غزالی کی مشہور ترین تصنیف ہے، یہ کتاب دمشق بیت المقدس

(بقیہ حاشیہ ص ۳۴۸) اس کتاب کے ایک مقدمہ و مشورہ منظوم آدھ کا پتہ جہاں جن کی تفصیل یہ ہے۔

دیوان شعر کتاب فنا و بقا، آسرا و نخل و الملوک، الرماہ بھوق اللہ تائی کتاب بیا

لاہل العیان، تجو العلوب، استیاج الدین، آہان، فرق فرق، (کشف المحجوب مقدمہ و کوفی)

وحاشیہ صفحہ ۱۸۱ کشف المحجوب مقدمہ و کوفی، ۱۸۱ امام ابو حامد محمد غزالی طوسی ۳۳۵ھ

میں پیدا ہوئے، والدہ محمد بن محمد باغہ گی کا پیشہ کرتے تھے، ان کے وہ سر بیٹے کا نام احمد تھا، ایک

وفات کے بعد ان دونوں نے ابو حامد احمد بن محمد راوکانی کے زیر تربیت تعلیم پائی، پھر امام الحرمین

امام المعالی جوینی شافعی کی شاگردی اختیار کی، بیستیس سال کی عمر میں ۳۳۵ھ سے چار سال تک

مذہب اہل مدرستہ نظامیہ میں درس دیتے رہے، پھر یثمد ترک کر کے دس سال تک شام و حجاز اور

بیت المقدس میں رہے اور نہ دریا غنت اور تالیف و تصنیف میں مصروف رہے، احیاء العلوم ہی

سفر کی یادگار ہے ۳۳۵ھ میں طوس و امس ہونے اور سلسلہ سحر کی خواست و منشا پور میں درس دینا

منظور کریں، لیکن دو سال کے بعد پھر اس وقت نہیں ترک کیے کہ طوس میں عزت نشین ہو گئے اور وہیں

۳۳۵ھ میں وفات پائی۔ (دیکھئے غزالی، درمحل ہائی، تاریخ ادبیات ایران، ج ۱، ذیل بیج اللہ صفحہ
الغزالی، شبلی نعمانی وغیرہ)

کی تصانیف ہیں، اور دونوں تصوف کی اہم ترین کتابوں میں ہیں، فتوحات مکیہ ضخیم کتاب ہے جو ۶۳۹ سے تکمیل کو پہنچی، فصوص الحکم دمدۃ الوجود پر عقیدہ رکھنے والے صوفیوں کے لیے تصوف اسلامی پر بنیادی کتاب ہے، اس کتاب کے متعلق بھی صوفیہ میں بڑے اختلافات رہے ہیں، اس کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں، اس کتاب پر مبنی حضرت سید اشرف نے ایک کتاب مرآۃ المحتائق کے نام سے، تصنیف کی تھی جو اب ناپید ہے، نظام مبنی نے اس کتاب کے کچھ اجزاء و لطائف اشرفی میں اصطلاحات صوفیہ کے نام سے شامل کیے ہیں، اس کے علاوہ بھی اس سے متعدد مجلد استفادہ کی گئے ہیں۔

۱۔ بقیہ صوفیہ ص ۱۴۸، دم ۱۶۰، حجازہ سفر کیا، آپ کے بعض شعلیات کی وجہ سے آپ کے بہت سے مخالفین پیدا ہو گئے، جس کی وجہ سے آپ کو قید و بند کی مصیبت جھبھی پڑی، پھر ایک شخص علی بن فتح البجائی کی کوششوں سے قید سے رہا ہوئے، اس کے بعد دمشق میں مقیم ہو گئے اور وہیں وفات پائی، نسبت اور ادب حضرت شیخ عبد اللہ درجیلانی سے حاصل کی، آپ کا شمار ائمہ متکلمین میں ہوتا ہے، ذہبی نے، آپ کو قندۃ القامین بوحدة الوجود لکھا ہے، آپ کی تصنیفات کی تعداد باخلاف روایت چار سو سے پانچ سو تک پہنچی ہے، جن میں سے زیادہ ذیل کتابیں طبع ہو چکی ہیں:-

(۱) الصلوات المکیہ (دس جلدوں میں) (۱۲) کافۃ الاراء و مسامرة الاخیاء و دواعی
 صبر و صبر (۳) دیوانی شریعت (۴) فصوص الحکم (۵) مدایح الغیب (۶) الترقیۃ (۷) عقائد و
 ۸) منش و والد و ام (۹) کنہ الابلہ لمریدہ (۱۰) سوانح النجوم و مطالع ابنہ الاسراء و العلوم
 (۱۱) الانوار (۱۲) شجرة الکون (۱۳) فتح لذهنہ و لادباق (۱۴) عقدہ السوفیہ
 (۱۵) التعلیقات (۱۶) الامور من حیثہ فی الاحادیث القدسیہ - (دیکھئے فوات الوفاة
 ج ۲ ص ۲۴۱، میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۰۸، ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۱۱، تذکرات الذہب
 ج ۵ ص ۱۹۰، مرآۃ الجنان ج ۲ ص ۱۰۰)

(۱) چل مجلس اور العروہ۔ العروہ کا پورا نام عروہ لابل بجلود واخلود ہے۔ شیخ

علاء الدین سمنانی کی تصنیف ہے۔ جو ۷۷۷ھ میں لکھی گئی۔ چل مجلس شیخ علاء الدین سمنانی کے

لئے احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابی مقبیلہ علاء الدین و ابو الامام سمنانی کے ایک

قریب یا ایک میں ذی الحجہ ۷۷۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۰۰ سال کی عمر میں ۸۲۷ھ میں وفات

پائی۔ ابو سمنان کے نام یعنی ابو سمنان ان کے والد محمد مقبیلہ کا لقب ہے۔ شرف الدین عارف

۷۷۷ھ۔ ۷۷۷ھ تک مدہ حکومت میں ذی الحجہ ۷۷۷ھ سے ذیقعدہ ۷۷۷ھ تک وزارت کے عہد

پر فائز رہے۔ چچا ملک جلال الدین اور اعمام ملک الدین صاحب اور غزنویوں کے ۷۷۷ھ۔ ۷۷۷ھ

کے زمانہ میں تھے۔ یہ ۷۰ سال کی عمر میں شیخ علاء الدین نے اپنے چچا ملک جلال الدین کے توسط سے

ادھون خاں کے دربار میں داخل ہوئے اور دیوانی کے فرائض اسی میں دینے لگے۔ ایسا بابت اور خراسان

کے سبب بادشاہ کے خاص منظور نظر ہو گئے۔ ۷۷۷ھ میں ۴۴ سال کی عمر میں تاجی ملازمت ترک

کر کے راہ سلوک اختیار کی، ۷۷۷ھ میں شیخ عبد الرحمن امیرائیس سے نسبت اراوت حاصل کی۔

آپ کا شمار وقت کے مشہور صوفیوں میں تھا۔ اپنے دربار میں خود فرماتے ہیں۔

ہر وہ کہ در محطہ ممکن وارد ہوئی زمین سوختہ خرمن داد

ہر جا کہ یہ تعلیم و اشاعت دلی ست شاگرد من است و خر و ازمن داد

آپ کی متعدد دانشور و منظوم تصنیفات ہیں، اللہ عز و جل کا منہ میں آیا، اوقات بیفت کی تعداد میں

ملک بنائی گئی ہے، جن میں سے صرف یہ تین ہیں۔

۱۔ مطلع مطلق و سبع صفت ۲۔ ۳۔ حیات و نجات ۴۔ توحید و تفسیر ۵۔ تہذیب و تہذیب

۶۔ ۷۔ ہال فی اللہ و سلوک ۸۔ ۹۔ فی دینی مختصر ۱۰۔ ۱۱۔ سہوۃ الدین شمس الدین

ایک مختصر ۱۲۔ ۱۳۔ مشارع الایمان ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

دقیقہ میں

مضامین کا ایک مجموعہ جو دہریہ کے اسٹیمپر شیخ اقبال سمیت فی نے جمع کیا، اپنی ابتدائی زندگی میں حضرت
 بہ شہرت خود شیخ طالعہ دہرستانی کی صحبت میں رہ چکے تھے، اور اپنے ان سے سلوک کی تعلیم بھی حاصل کی تھی،
 لطائف اشرفی میں شیخ علاء الدین کے جو اقوال و بیانات زیادہ شیخی و دونوں مذکورہ کتابوں میں حفظاً
 تھے یہ اُربیت و دونوں کتابوں کا کس نام نہیں لیا گیا ہے، البتہ سورہ کا نام صرف ایک آیت کے کتب میں ملتا
 ہے، روغن اربیت میں فی حکایات الصالحین :- یہ نام جہت تہذیبی کی تصنیف ہے، لطائف اشرفی
 میں صرف نصف کا نام ہے جو تصنیف کا نام نہیں بتایا گیا، لیکن لطائف اشرفی اور روغن اربیت کے قاضی
 علاء الدین سے چلتا ہے کہ، دہریہ فی کی کتاب سے دہر و روغن اربیت میں جی ہو، اس کتاب کے نقباء نے فقط
 لطائف اشرفی میں ملے ہیں۔

تقریباً ۱۳۵۳ھ - ۱۵۰۰ء میں مولانا محمد اویس دہرستانی نے قرآن مجید پر تفسیر لکھی جو ۱۰۰ اجزاء

۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۰۔ تفسیر قرآن مجید

ایسے ۱۰۰ تفسیر قرآن مجید، ۱۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۰۔ تفسیر قرآن مجید

۲۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۲۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۰۔ تفسیر قرآن مجید

۳۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۰۔ تفسیر قرآن مجید

۴۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۴۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۰۔ تفسیر قرآن مجید

۵۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۵۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۰۔ تفسیر قرآن مجید

۶۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۶۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۰۔ تفسیر قرآن مجید

۷۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۷۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۰۔ تفسیر قرآن مجید

۸۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۸۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۰۔ تفسیر قرآن مجید

۹۱۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۲۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۳۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۵۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۶۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۷۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۸۔ تفسیر قرآن مجید، ۹۹۔ تفسیر قرآن مجید، ۱۰۰۔ تفسیر قرآن مجید



حش
اگرچہ لطائف اشرفی میں بنیادی طور پر تصوف کے مسائل سے بحث ہے لیکن ان مسائل
کے ضمن میں بہت سے صوفیہ کے تذکرے بھی آئے ہیں، اس کے علاوہ ایک باب صرف صوفیہ
کے تذکروں ہی پر ہے، جس میں بہت سے تذکرے صوفیہ کا بھی ذکر ہے، بہت سے تذکرے صوفیہ کے
تذکرے کے لحاظ سے یہ کتاب قدیم ترین تذکروں میں شمار کیے جانے کے قابل ہے

لطائف اشرفی مختلف صدیوں میں تصوف اور تذکرہ صوفیہ کی کتابوں کا ماخذ بن گیا
ہے، جس سے اس کی مقبولیت اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، ان میں سے دو کتابیں خاص
سے قابل ذکر ہیں، ایک نقیۃ الانس اور دوسری مرآۃ الاسرار۔

نقحات الانس مولانا بی بی کی شہسودہ ایف ہجو جسٹس میں لکھی ہوئی، اگرچہ مولانا
نے لطائف اشرفی کا کچھ نام نہیں لیا ہے، لیکن اس میں سبک نہیں کہ جامی کے جہش نظر
یہ کتاب بھی مولانا نے اس سے بہت کچھ استفادہ کیا ہے، اس مسئلہ پر راقم غور
نے تفصیلی بحث کی ہے، جو محض بحث حدیثی و روایتی مسئلہ میں نہ رہے بلکہ اس

سے چند تیس ہم یہاں نقل کرتے ہیں :

۱۱) لطائف اشرفی، نفحات الانس سے کوٹا سو برس پہلے وجود میں چکی تھی اس کا جو حضرت یہ، تہذیب کے خطوط سے متا ہے۔ اور اس بات کے قرآن موجود ہیں کہ اس نے اپنے میں اس کو ہر بات تک پہنچا، بالکل ممکن تھا۔

۱۲) لطائف اشرفی، نفحات الانس میں بعض ان صوفیہ کا ذکر کیا ہے، ان الفاظ میں ملتا ہے۔ جو حضرت یہ اشرف کے معاصرین و معاصروں میں تھے۔ اس لیے ان صوفیہ کے تذکرے کے اصل اور تہذیب آئینہ آغذ کی حیثیت لطائف اشرفی کو حاصل ہونی چاہیے، ذکر نفحات الانس کو۔ مثلاً

۱) الف، شیخ ابو سونہ خوارزمی (دم مستشہ) جو مدت دراز تک حضرت یہ اشرف کی سمت میں رہے تھے، ان کے بارے میں نفحات الانس اور لطائف اشرفی میں کبھی ان کا نام ذکر ملتا ہے۔

۲) حضرت یہ اشرف ایک عرصہ تک شیخ علاء الدین سنائی کی صحبت میں رہ چکے تھے۔ اور سوگند کی ابتدا کی تعلیم آپ ہی سے حاصل کی تھی۔ شیخ علاء الدین سنائی کے نام میں لطائف اشرفی میں عربی نسخہ ہے تقریباً وہی بیان ان ہی الفاظ میں نفحات الانس میں بھی موجود ہے۔ ان کے علاوہ لطائف اشرفی میں مسند امدادہ وجود پر ایک بیان شیخ علاء الدین سنائی کی کتاب حدودہ و حدودہ سے، خواہے گریہ یا لطائف اشرفی کی زبان حدودہ سے ملکت ہے۔ یہی مسند حدیث۔ انس میں بھی منقول ہے۔ اور سنائی۔ بان لطائف اشرفی۔ سنائی۔ بان سے ملتی ہے ذکر حدودہ کی زبان سے۔ اگر ماضی کے مسئلہ حدودہ ہوتی تو سنائی۔ بان حدودہ سے ملتی ہے یہی تھی ذکر لطائف اشرفی سے۔ و صحت رہے حضرت

سید اشرف نے العودہ کا ذکر اپنے مکتوب میں کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ العودہ کا مطالعہ کیا تھا۔
 (۳) شیخ ملا، والدہ دہستانی اور شیخ عبدالرزاق کاشانی میں مسئلہ وعدۃ الوجود پر شبہ اختلاف
 تھا۔ اس مسئلہ پر دونوں میں خط و کتابت ہوئی تھی۔ شیخ کاشانی نے شیخ ملا، والدہ دہستانی کے مرتبہ
 و خلیفہ شیخ اقبال دہستانی سے مسئلہ وعدۃ الوجود اور شیخ ابن العربی کے متعلق شیخ ملا، والدہ
 کی رائے دریافت کی۔ اس مذاکرے میں حضرت سید اشرف خود موجود رہے، اس گفتگو کی
 جو تفصیل حضرت سید اشرف نے بیان کی ہے بعینہ وہی تفہات الانس میں بھی ہے۔ اس لیے اس کے
 اصل ماخذ ہونے کا دعویٰ لطائف اشرفی ہی کر سکتی ہے۔

۱۱۔ متعدد تفہات الانس کی تمام جہازیں لطائف اشرفی کے مختلف لطیفوں میں ملتی ہیں
 اور تفہات میں صرف ان ہی ماخذ کا ذکر کیا گیا ہے جن کا ذکر لطائف اشرفی میں ملتا ہے۔ اور جبکہ
 ماخذ کے بارے میں لطائف اشرفی خاموش ہے۔ وہاں تفہات نے بھی خاموشی اختیار کی ہے۔
 یہاں یہ کہنا کہ ہو سکتا ہے کہ لطائف اشرفی ہی کی عبارتیں الحاقی ہوں بعض ایک گمان ہے
 جو کسی دلیل پر مبنی نہیں۔ اور یہ یقین کرنے کے لیے کہ تفہات الانس میں لطائف اشرفی سے خوش ہونا
 کی گئی ہے، قرائن موجود ہیں۔

متعدد تفہات الانس کی جہازیں لطائف اشرفی میں مربوط انداز میں کسی ایک لطیفہ میں
 نہیں ہیں بلکہ مختلف لطیفوں میں مختلف سوالات کے جوابات کے طور پر مندرج ہیں۔ اس لیے
 اگرچہ یہ جہازیں منتشر انداز میں ہیں لیکن برمل ہیں۔ ان تمام جہازوں کو لطائف اشرفی میں
 ضخیم کتاب میں الحاقی قرار دینا بعید از قیاس ہے۔ ان تمام جہازوں کا ٹھیک ٹھیک اپنی جگہ
 پر ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ مصنف کی جہازیں ہیں۔ اس کے برعکس تفہات الانس کا متعدد مرتبہ
 دینے کے لیے لطائف اشرفی کے منتشر مضامین کو یکجا مرتب کر دینا آسان تھا اور یہ بات

بیہ اوقاس بھی نہیں۔

دوسری اہم کتاب مرآۃ الاسرار ہے جو شاہجہاں (م ۱۶۲۷ء) کے عہد میں مشتمل ہے مکمل ہوئی، اس تصنیف کا آغاز ۱۶۲۷ء میں ہوا۔ مولف کا نام عبد الرحمن چشتی جو جوہر دولہ کے بیٹے والے تھے۔ مولف نے بادشاہ وقت کا نام اس طرح لیا ہے :

”نامرد بجای او (تیمور گورکان) سلطان عادل و بذل و مارت شایان
محمد شاہ جاں بادشاہ نور افشار پادشاہ مملکت مورتی مشرف است از انجست

بخطاب صاحبقران ثانی موسم گشت : (دورق)۔

نسخہ

مولف نے اپنی کتاب کے مقدمے میں، مکتبوں کے نام دیے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کتاب ایک مقدمہ، ۱۰ جلدات اور ایک خاتمہ پیش ہے۔ اس کا ایک تکی نسخہ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں محفوظ ہے۔ اس نسخہ میں کل ۳۶۵ اوراق ہیں۔

شیخ عبد الرحمن چشتی بن عبد الرسول بن قاسم بن شاہ جہاں عباسی العلوی رودلی کے غرض احمد علی خلیفہ فیخ جلال پانی پتی (م ۱۶۲۷ء) کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

اسے مصارف اس بیان میں مضمون نگار کے کتب خانہ میں ہے۔ شیخ عبد الرحمن چشتی کا دل نادر دول تھا اور وہ شیخ احمد علی رودلی کے خاندان سے تھے۔ اس کا اصل نام شاہ جہاں چشتی اور رسول پور تھا۔ یہ بھی دعا مقرر، بادشاہ علی اور شیخ احمد علی رودلی سے خاص تعلق مرید تھا کہ وہ خود ہم سارہ رودلی کے ہیکل سجاد نشین شیخ حبیب کے مرید اور خلیفہ تھے۔ اسی سے کون تعلق تھا۔ شیخ عبد الرحمن عباسی علی رودلی سے ملحق تھے اور خود ہم سارہ رودلی حضرت حرکی اودو سے ملحق تھے۔ یہ تمام حالات مرآۃ الاسرار کا موجب مسلم ہوئے، مضمون نگار نے اس کو غور سے نہیں دیکھا یا دیکھ کر کے کہہ دیا کہ یہ جوہر جوہر اور خود مرآۃ الاسرار سے ملتی تریہ ہوتی ہے۔ اس کا تکی نسخہ دارالمصنفین میں بھی موجود ہے۔

عبدالرحمن چشتی نے مسکنہ میں خود حضرت سید اشرف کے مقبرے کی زیارت کی اور
 یہاں کے بعض مشاہدات اپنی کتاب میں قلمبند کیے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود ایک
 بزرگ صوفی تھے، اس وقت کچھ چھ مہینے یہ حسن شریف بن سید علی بن سید محمد بن سید حاجی
 بن سید جعفر عرف شاہ لارڈ بن حضرت میر سید حسین بن سید عبدالرزاق نورالعین سجاد فاضل تھے۔
 (مرآۃ الاسرار، ورق ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲)
 عبدالرحمن چشتی لکھتے ہیں کہ سید حسن شریف نے نماز تہجد کے وقت انھیں ایک خرقہ
 عنایت کیا، جو حضرت سید جلال بخاری سے حضرت سید اشرف کو ملا تھا، اس کے بعد ایک
 خرقہ اور عنایت کیا اور بتایا کہ یہ خرقہ حضرت سید اشرف کے زمانے سے اب تک بطور امانت
 چلا آ رہا تھا، شب میں ان کے والد سید علی نے خواب میں انھیں ہدایت کی کہ یہ خرقہ عبد الرحمن
 کی امانت ہے، اسے ان کے حوالہ کر دو۔ (مرآۃ الاسرار، ورق ۱۱۲)

مرآۃ الاسرار وہ قدیم ترین کتاب ہے جس میں کچھ چھ کے کچھ بزرگوں کا ذکر ملتا ہے
 مرآۃ الاسرار کے علاوہ عبد الرحمن چشتی کی دوسری تالیفات یہ ہیں:

ترغیب مارہی (سوانح شیخ ابی الہ بن مارہ)، مرآۃ سعوی (سوانح سید سعید مارہ)

اور سنکرت سے کچھ عرفانی اشعار کا فارسی میں ترجمہ انارسی مکتوبہ بقیہ بنویم تہہ جہاں ہے

ع اول ۱۸۸۳ (۵۶)

ہندوستان میں کبھی یہ تصوف کی کتابوں میں صرف لطائف اشرفی کو یہ خصوصیت حاصل
 ہے کہ وہ تصوف کے قریباً تمام مسائل پر روشنی ہے، اس کے علاوہ اس کی بعض اور خصوصیات
 بھی ہیں، جن کی بنا پر یہ تصوف کی دوسری کتابوں سے ممتاز ہے، تصوف کی پہلی کتاب
 ہے جس میں ہندوستان کے فرائض و رسوم و رنجوں کی سیدہ تفصیل سے بحث کی گئی ہے،

اس کے بعد ترجمہ اور غیر بالکل اس سے یہ عبارت نقل کی ہے :

کاملہ اکیابا الرجال ولا الرجال
 یعنی آدمیوں کے غیر ملک کی کوئی کیفیت نہیں
 اکیابا المال ولا المال اکیابا العمارۃ
 اور آدمی مال و دولت ہی سے مل سکے ہیں
 ولا عمارۃ اکیابا العدل ولا العدل
 اور مال و دولت ملک کی آباد کاری ہی سے
 اکیابا سیاست
 حاصل ہو سکتی ہے اور آباد کاری عدل و انصاف
 کے قیام سے ہوتی ہے اور عدل و انصاف
 کا قیام سیاست سے ہوتا ہے۔

بادشاہ کے روزمرہ کے مشاغل کے بارے میں فرماتے ہیں :-

"بادشاہ کو صبح کی نماز کے بعد دن پڑھے تک یا دہی میں مصروف رہنا چاہیے ،
 پھر علماء اور صلحا سے ملنا چاہیے ، اور ان سے عدل و احسان کے مشق و استفادہ کرنا
 چاہیے ، اس کے بعد وزیر اور نہ ما کو بار بار اپنی کا حکم دینا چاہیے ، اور ان سے ان کے
 فرائض اور ملکی احوال کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنا چاہیے ، اس کے بعد اگر کسی
 دوسری مملکت کا کوئی امیر بنا چاہتا ہو تو اسے ملنے کی اجازت دینی چاہیے لیکن حتی الامکان
 اس سے بالواسطہ گفتگو نہیں کرنی چاہیے بلکہ درمیان میں کوئی واسطہ ہونا چاہیے ، بادشاہ
 کا سارا مال صرف مایا کی سپردی کے لیے ہے ، و مایا کی سپردی میں مذہبی تہا

لے اور غیر انجان سربراہوں میں جبکہ چھوٹی ریاست کا حاکم تھ۔ ۳۳۰ء میں اس کے لشکریوں (۳۳۰ء) قتل و غارت
 کے خلاف بغاوت کر دی اور تھوڑے ہی دنوں میں ایران کے تمام مشرقی صوبوں پر قابض ہوئے۔ ۳۳۰ء میں اس کے تخت
 پر بیٹھنے پر قبضہ کر کے اپنی بادشاہی کا اعلان کر دیا۔ ۳۳۰ء تک بقیہ حیات رہا ، اس میں جہانگیری کا خدا اور ملکہ خفا
 کے لاکھوں کے مستحق ساسانیوں کے آخری عہد میں ایک تاریخی مرتبہ کی گئی جو جس کا نام کارنامہ انکسٹر
 پانچواں جو۔ جسے موجودہ فارس میں کارنامہ اور شیر پانچواں کہتے ہیں ، اس کتاب کا پہلی نسخہ موجود ہے۔
 اور کچھ تاریخی روایتوں میں ۳۳۰ء و ۳۳۱ء و ۳۳۲ء و ۳۳۳ء و ۳۳۴ء و ۳۳۵ء و ۳۳۶ء و ۳۳۷ء و ۳۳۸ء و ۳۳۹ء و ۳۴۰ء

نہیں کرنا چاہئے

یہ سمجھ ہے کہ دوسرے صوفیہ کی طرح حضرت سید شریعت علی مرگیت کے خلاف کچھ کہنے سے خاموش نظر آتے ہیں لیکن جان مرگیت کے خلاف کسی رائے، تہذیب، لیکن جو اور اس سے بجاٹ صلاح کے فائدہ کا اسکاں جو تو صرف یہی ایک صورت رہ جاتی ہے کہ بادشاہ کی اصلاح کی جائے، اگر مملکت اصلاح پذیر ہو سکے حضرت سید شریعت بھی اسی اصول پر عمل پیرا رہتے۔ ہوشنگ خاں شاہ مالوہ کے نام آپ نے جو خط لکھا ہے اس سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ اس خط میں اور بھی زیادہ تفصیل سے ہوشنگ خاں کو

بادشاہ کے فرائض سے آگاہ کیا گیا تھا۔ براہمچ شاہ شرقی جس کے دور کو مومنین نے

صل و سیاسی استحکام، امن اور علم و نفس میں سلطنت شرقی، سنہری دور، لکھا ہے۔

حضرت سید شریعت کا نہایت متفقہ تھا۔ وہ آپ سے سب کی حالت بہت بھی مٹی بکتو

اشرفی میں براہمچ شرقی کے نام میں خطوط ملتے ہیں۔ ایک خط براہمچ شاہ کے س سوال

کے جواب میں ہے جس میں اس نے دریافت کیا تھا کہ علامہ الدین خورشید کی شکست کے

کیا سبب تھے۔ اور چنگیز خاں نے کیوں حملہ کیا تھا۔ دوسرے خط اس کے س حملہ کو

میں ہے جس میں اس نے بنگال کے راجہ کنس پر چڑھائی کے بارے میں جرات طلب

کی تھی۔ کنس کے مظالم مد سے زیادہ بڑھے ہوتے تھے۔ اس لیے آپ نے اس کے ظلم

میں خط لکھ کر ترقی مد دوم میں ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴

”یک ایجابی شرط اولیٰ است کہ تابع رسول علیہ السلام توفیق و غفلت و اعتقاد اُجود^۱۔“

(۳) طریقت عین شریعت ہے

”حضرت تہذیب الکبریٰ میفرمودہ: اعتقاد مذکور ہم باہمی، مہمندان مذہب اہل سنت و جماعت و مخالفان مشرب صنادید، دین و ریاست ملاقات شدہ، اور ترجیح طریقت کر دی بر شریعت۔ وہ جواب او گفتہ شد کہ اسے عزیز اگر شاہک لفظ ابراد و کینہ کر و شریعت، دانشہ اقراں تاہم با کہ شریعت غیر طریقت است۔“
 (۴) فقر کے لیے کرب سناش ضروری ہے۔

”مراد از قطع تعلقات و عدم تملکات کہ مشائخ فرمودہ اند مراحل ارشاد راترک زیادتی، اموال و ذخائر، مال است؛ تاکہ مجرد شیخ میاید کہ محتاج بودہ، نقد کہ با محتاج اصحاب و غلاب است، میاید شستن شیخ را اہم است، تا فقر و درکار نبود و جمعیت برست بحیثیت خاطر از عمر اکولات و لمبوسات است۔“
 (۵) وصول فی اللہ کا مطلب کمال قرب و نیابت الہی ہے، نہ کہ ہلکی ذات میں تصرف۔

”مقصود سالکان سراج تحقیق و رہ نور و انوار، حج و رفیق این نبود کہ وہ دریا کی امدیت سندرگ^۲ زند و اہ صحرائی بہت مطلق پسند بلکہ کمال در سوا آنت کہ سالک بچینا، بہ خود و سمود علیہ خود، حکام بارہ آہماستی گرد و چنانچہ در سائنست مجازی کہ ہر چند قرب صوری کسی را پسند، تا وہ زیادہ بود و بار صاف حضور آادہ مقصود آن مترب آن خود کہ در ذات او تصرف شود بلکہ کمال قرب و نتیجہ وی آن بود کہ بنصب و نزاع و نیابت یا صدارت مشرت گرو

۱۰) میں منصب نام عرفا است۔ پس وصول بذات معرفت اور حجتان تصور باید کرد۔
 (۶) محبت خلق عقیدہ وحدۃ الوجود کا لازمی نتیجہ ہے۔

۱۱) انکار خدائی، این طائفہ با حق و نفرمودہ اند مگر نہ از بہر اطمینان قلب
 غالب دشمن خود سازد، چون بر وحدت وجود رسیدہ و معرفت ایزد ابر گردد
 و با معرفت بر دل کہ ام کس بند است

۱۲) لطائف اشرفی کے کئی اور اہم پہلو ہیں جس کا مطالعہ مختلف نقطہ نظر سے کرنے کی
 ضرورت ہے، اس مضمون میں ہمارا مقصد معرفت تصوف کی کتاب کی حیثیت سے اس کی
 امتیازی خصوصیات پر روشنی ڈالنا تھا، جس کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) لطائف اشرفی تصوف کی ستنہ کبوں پر مبنی، تصوف کی تمام بنیادی کتابوں
 کی جامعہ اور ان کے تقریباً تمام اہم مسائل پر حاوی ہے
 (۲) لطائف اشرفی میں صوفیہ کے تذکرے بھی ہیں اور یہ کتاب ہندوستانی صوفیہ
 کے قدیم ترین تذکروں میں شمار کیے جانے کے قابل ہے۔
 (۳) لطائف اشرفی تصوف اور تذکرے کی کتابوں کا ذخیرہ بھی رہی ہے جن میں
 نفحات الانس اور مرآۃ الاسرار شامل ہیں۔

(۴) یہ تصوف کی پہلی ہندوستانی کتاب ہے جس میں کسی نہ کسی تفصیل کے ساتھ
 بادشاہوں اور مرید کے خرائض سے بحث کی گئی ہے۔

۱۳) لطائف اشرفی جلد ۱ ص ۱۰۹ سے ایضاً ص ۲۰

شکر باب نمبر ۱۰، معرکہ

ہمدردی سے لے کر اسلام صوفیانہ ادب کے لیے ایک منہاں محقق کی ضرورت موقوفات اور تذکروں کے لطائف کے حوالے سے

صوفیاء ادب میں لطیف کیا پر ہے؟ دراصل کسی بھی جہز کی اصلی قریب کرنا ایک مشکل کام ہے بطور کی تعریف کرنا بھی اس میں نہیں، خود صوفیانہ ادب میں یہ نقطہ مختلف معانی میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں یہ اصطلاح جس معنی اور محدود معنی میں استعمال کی گئی ہے وہ یہ کہ لطائف وہ باتیں ہیں جو صوفیہ کے موقوفات میں پائے گئے تذکروں میں یا اصول تصوف کے تذکروں میں بطور سوانح شخصی و روایات یا بطور قصہ بیان کی گئی ہیں۔ جہاں گفتگو یا بیان غیر شخصی رنگ اختیار کر لیتا ہے اور سیر یہ بیان خالص علمی سوانح نامے تو پھر بہت "لطیف" کی حد سے پہنچ جاتا ہے۔

لطائف ادب :- یہ صوفیوں صوفیہ ادب کے ان لطائف پر مرکوز ہے جو دوسری جہز کی تعریف کے محدود معنی میں موقوفات اور تذکروں میں خصوصاً دراصل تصوف کی کتب میں عموماً لطائف کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے بعض موقوفات کا یہ حصہ لطائف پر ہی مشتمل ہوتا ہے مثلاً حضرت نظام الدین اویسی کے موقوفات "قربانی" "نات مبدا" "علم شمع" "نہار الدین" "آئینہ موعود" "الحماس" "معصوم" دیگر موقوفات کی ترتیب علوم کی شاخوں کی مناسبت سے ہے۔ "نات مبدا" "علم شمع" کا غرض مذکور ہے مثلاً "مقدمہ جہانیاں جہان گشت کے موقوفات سراج الدین" "صوفیہ" "نات مبدا" "نات" (گلابی) "کتاب صبح" "اور پھر سراج" "مسار قریب" "اور کشف المحجوب" "بھیرری" میں "نات مبدا" سے پہلے جاتے ہیں۔ وہ قابل توجہ ہے کہ صوفیانہ لطائف کے ذریعہ کے باوجود لطائف کے خصوصی مطالعے پر کثافت قریب ہے۔ "نات مبدا" کی بارش ہے: غور کیا گیا ہے ان کے سواقی اور واقعات پر۔ ان کی نسبت ترکیبی پر درجہ تجزیہ کا عمل فائدہ مند ہے اور "نات مبدا" میں گہر صوفیانہ ادب کا ایک عمدہ حصہ لطائف پر ہی سے تو لطائف کے قائم۔ قریب اور ایک حصہ "نات مبدا" "نات مبدا" سے جو کس طرح مینی مدد اور ایک جاسکتا ہے۔

لطائف ادب کے مسدود برکتوں سے نظر ڈالی جاسکتی ہے۔ اس صنف کا آغاز جو ایک لمبے موصوفات ہے۔ لطائف کی اہمیت پر نظر کیے ہوئے یہ گمان ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی عنوان سے اس کا تعلق قصص کی روایت سے ہے۔ مولوی صاحب ادب میں صیار کے قصص کو ایک مقام حاصل ہے جسکی بھی ایک مسئلہ ہے کہ روایتی قصص میں "نات مبدا" میں تفصیل سے ہے۔ یہ "اسرائیلات" مگر دانا جاتا ہے اور جسے اب ان لغتوں میں لکھا جاتا ہے۔ مولانا حافظ الرحمن صاحب "نات مبدا" سے بعض غزلیں

کہا کہ یہ جمعیت مری است ہے کہ قبائلی موجودگی میں اسے بنے بنے لوگوں اور میں یہ بھی پسند نہیں رہا کہ کسی جو میں سے تھیں
 کو دونوں جگہ تم میں سے ہر ایک کا حق اور احترام ہے مگر کوئی تو ختم نہیں ہو سکتی وہ سب تھی آدمی تھے۔ بعد ازاں اس نے
 ہر ایک کو ایک ایک غنڈی بخش دی۔ یہ لطیف صوفیوں کے جو دوسرے کے سامنے بیان کیا گیا ہے۔ اگر سے واقف ہیں اس سوال
 پیدا ہوتا ہے کہ صوفی صوفی کے پاس تھی یا نہیں ہونے کا کیا جواز تھا۔ در اگر ان کے صوفی کو کھینچنا ہوتا ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ
 صوفی نے اپنی کفرین خرید کر لانے کا حکم دیا تو یہ ملت کا نہ خود مسیح نہیں اور یوں پیدا ہو کر صوفی کے پاس سے ملا دیت
 کا کیا کام؟ لیکن اگر اس لطیف کو مثالیہ **عقائد** گرد ناجائز تو غیر اس میں جو بات کا مغرب ہے وہ بھی چاہئے یا نہیں ہے اس
 سے کہ زمانہ میں اس آدمی کا پیش ہونا ہے۔ **عقائد** میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہونے ہے کہ کوئی ان کو کھینچتا ہے جو اس کو
 حوصلہ دے۔ **عقائد** میں یہ ہے۔ "بہت نہیں ہے یہ عورت سے رہنا کہ قبل کے روئے اس کے لئے ہے
 جیسے سو گئی اور یہ لکھا تھا کہ ہر مرد سے محبت برسا تو اس نے بھی کہا میری تکمیل میں رہ رہے۔ میرا کہ میں ناجائز ہو گیا میر
 وہ عورت ہی کے گھر تھی اور میں سال کے گھر ہی میری گئی تب میں نے بھی آنکھیں کھولیں وہی وہ ہے کہ یہ
 کیا محال ہے؟ اس نے کہا میں نے درست ہے کہ یہ کوئی مدد دیا تھا تاکہ اس عورت کو میری دہ سے گزرتی۔ سو گئی
 نے کہا کہ تو جو غرضی میں سب پرست ہے کہ یہ ہے

یہ لطیف بھی بتا۔ کہ مثالیہ کے طور سے لکھا جاسکتا ہے اسے ملحقہ قوتوں سے انشاء پیدا ہوگا۔

ایسے لطائف سے شہرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ مثالیہ کی ایک بھی مثالیہ صفت نہیں ہے بلکہ وہی وہی ہے جو
 کے۔ احوال و اعمال و اقوال۔ ہر شکل ہے اور جو ان کی وفات کے وقت پنج سال بعد مرثیہ مولیٰ میں ہی درج ہے کہ وہی
 وہی کے لئے ہے۔ گندہ ہے۔ تو ہونے ایک شخص کو دیکھا ہونے کہ ہاتھ انداز کے سوسے لکھی شرب۔ در گزشتہ
 کے نقل کر رہا ہے۔ اور ایک شخص نے وہ کہہ دیا تھا اور حوالہ وہاں سے گذر رہے تھے وہ میں نے
 کر رہے تھے۔ حضرت قندم کو اس شخص کی بیٹی پر محبت کے آثار نظر آئے وہ صدمہ دے دیا۔ اس کے بچے کو لے کر
 شخص ایک خوفناک طریقہ انداز سے وہ کوئی اور دینک مصحف عربیہ اگر تامل۔ میرا سے دو گارہ کہ ایک حضرت بدگل
 قندم نے اسے بڑی محنت قسم دے کر پوچھا کہ تم کون ہو اس نے اپنا ہر کہ بتایا کہ میں مدینہ میں رہتا ہوں۔ زائرین مدینہ ہے۔
 میں یہاں سے ہزاروں صد ایک بلکہ ہر تھا بلکہ حکم کو کہ حالت مسجد وہی کے دو روزہ یہ ایک شہرہ کہتے تھے کہ وہی کے
 باعث ہیں پھر میں مسکتا ہوں وہی کوئی اور گزشتہ خرید و دل لکھ دے میرا سے کہتے وہی کے

موجود گیسو روز لای میں کیا ہو ایک اور لطیف جو جملہ انکلا کے طور میں میرا میں یہاں سے صفت

میں نے اس قصہ کی ایک جگہ - باب و حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

یہی ہے جو یہاں خطیں میں میری بات سن کر سے ہیں۔ مرنے چاہتے ہیں۔ 'حیدر علی' اور
صوفت خدوید ہیں۔ کہتی ہیں یہاں کے لوگ جس کی کھٹک دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہاں کے لوگ جیسے تو عمر میں دور
مصر۔ تو عمر میں دور کی بات سے عمر کی عمر زیادہ یہی ہے جو عمر میں۔ عجب بات۔ سے
دانت جگہ پائے گا۔

[illegible][illegible]

فہرست قائم کر کے ان کے ماقبل لطائف کی صف بندی کی جائے مثلاً فقر کے لطائف، ورع کے لطائف، راج کے
 بائے میں لطائف، فتوح کے لطائف وغیرہ وغیرہ۔ ایک محمد دیکھ دو پلے پلے نہ وہ ہندی جیسی ہو سکتی ہے جو علامتی مانتا
 کے تحت ہو جیسے "شر و کلاب" کے لطائف "دریائے زہر کے لطائف" یا "لطائف المحسنین" جن کا درجہ میں ہے ۸۰۔
 رقم الحروف کی نوعیت الوقت موقوفہ مسلسلوں کی تعلیمات اور خاصہ و مسائل زبان کے ثابت پر وہ
 ہے۔ اس نقطہ نظر سے میں نے جوڑ دیا ہے۔ اس کے کچھ فوائدات حسب ذیل ہیں :-

• اتفاق، ایثار اور خیرات (داد و دہش) و رفاقتانہ سہاڈتاری کے وصف میں لطائف • فتوحات
 کے رد و قبول کے بارے میں • فتوحات کی تقسیم اور ستموں کے بارے میں • شیخ کے یا دیگر شیوخ کے عملی انداز
 کے لطائف یعنی لطف، ہر بانی، حضور، رحم کے قصے • حویوں کی تفسیر کے قصے • ایسے لطائف جن میں کسکادوں
 پر رحمت خداوندی کے نزول کا، اور زہاد کی رحمت و نعمت سے محمدی یاد کر رہے • کرامات کے لطائف خصوصاً
 "دریائے زہر" و "سلسلے قصے" کرامات کی کئی دینی زمرہ بندیاں ممکن ہیں • فقر کے لطائف اور ان میں خصوصاً
 فاتح کے لطائف • اہل و عیال کی ذمہ داری پوری کرنے کے لطائف ان کی تعداد زیادہ نہیں • قول و فعل
 زہد، تجرد، ازدواج اور کسب کے بارے میں لطائف • لطائف الحجاز: حسن و عشق کے لطائف، بیشتر عشق حقیقی
 کے مسائل سمجھانے کے لیے • مشرہ اور مرید کے روابط اور طریق تربیت کے لطیف • فلسفہ دین سے مردانہ
 سے، علمائے، مجتہدوں سے، غلاموں سے، اور جوگیوں سے روابط کے قصے • تعلقی مینر لطائف • یوں تو ہمارے
 اور نفس کش تصوف کے اولین اوصاف میں ہیں پھر بھی موقوفہ لطائف تعلقی سے یکسر طاق نہیں • (۱) الفا • (۲) دوسرے
 شیوخ سے یا جوگیوں وغیرہ سے مسابقت کے قصے • بربانی موت و قیامت کے قصے • لطائف میں سے سوشل سائی
 حالات پسند نہیں ہوتے • لطائف جن میں تاریخی مواد ہے یہ عام حکومت پر دستی پڑتی ہے • کنوں و کستان
 علم کے خلاف اور عقل و حسیہ کے خلاف لطائف • علم کے حق میں لطائف۔

ان زمروں کے ذیلی زمرے بھی قائم کئے جاسکتے ہیں مثلاً گنہگاروں پر نزول رحمت کے مختلف سبب و
 کئے جاسکتے ہیں جن میں ایک سبب کسی انسان یا نور سے رحم کا برتاؤ ہو سکتا ہے۔ کرامات کے رد میں رحمت سے
 عنوان قائم کئے جاسکتے ہیں خود دست حبیب دریائے زہر، علم غیب یا جنگی علم مسیحی، رحم و رحمت و غیرہ۔
 غلاموں کے تعلقی سے کئی ذیلی زمرے قائم کئے جاسکتے ہیں مثلاً غلاموں کے ساتھ •

یہاں یہ چاہئے کہ جو علمائے دینی، یا علمی، یا ادبی، یا تاریخی، یا فلسفی، یا سائنسی، یا سماجی، یا

لطائف حسن و عشق :- صوفیانہ ادب میں عشق مجاز کے قصوں کی چاشنی وافر مقدار میں موجود ہے بلکہ بعض

اوقات خیال ہوتا ہے کہ کس قبیل کے قصوں کا تناسب ترقی سے کہیں زیادہ ہے۔ کچھ قصے تو اس قسم کے ہیں جو عشق و محبت الہی کے نکات کو عشق مجازی کی مثال سے کرنا مؤثر و سلیس کر سمجھانے کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔ پھر بعض قصے حضرت صوفیہ کے واردات مجاز کے بارے میں اور بعض فر صوفیہ لوگوں کے بارے میں ہیں۔

صوفیانہ ادب میں لطائف اہمال کو جمع کی جگہ تو خامی قند موجود ہے۔ یہاں شان کا حال بھی آکر بیان میں مقصود ہے اور بات کو طول دینا البتہ غور کرنے والے، مسکار کے ذہن میں ایک دو بیانیں ضرور نکلیں گی۔ ایک تو یہ کہ صوفیانہ لطائف میں مجازی عشق کے قصوں کا اتنا مواد کیوں ہے، کیا ان کے بے بیاریات کو سمجھنا بالکل نا ممکن تھا؟ اس عجیب سوال کا جواب تو یہ ہو سکتا ہے کہ محبت جو کہ سب سے سنی زندگی میں ایک ذاتی جذبہ ہے، ہر شخص اس سے واقف ہے اور تصور بہت تحریر رکھتا ہے۔ اس لیے مصنف صوفی کے معاملات و مقامات کو سمجھانے کا کام مجاز کے واسطے کیا آسان تر ہو جاتا ہے، دوسری بات یہ کہ اس تمام سلسلہ پر علم حسیات کا بڑا بڑا اثر ہے تو عین ممکن ہے کہ اسے کوئی ایسا جہیز نہ ملے جو، شیخ کے طالب علم کی طرح سے پوشیدہ ہے۔

آخر میں قریبن فی طریقی التعمیم کے لیے اس قبیل کے دو لطیف بیان کیے جاتے ہیں۔ دوسرا کی موت کا دورہ کرنے ہوئے شیخ انشاء اللہ بن اویا وائے فرہانہ کہ "موت کے وقت اولیٰ کی حالت وہی ہوتی ہے کہ جیسے کوئی شخص بستر میں سو رہا ہو اور اس کا مشتوق اس کے بستر میں آجائے اور اس کی آنکھ کھل جائے اور وہ مشتوق کو اپنے بستر میں دیکھے جس کی اسے ایک عرصے سے طلب تھی تو تم جانتے ہو کہ اسے کیا خوشی اور فرحت حاصل ہوگی؟" اس لطیف میں غویٰ یہ ہے کہ اس کے سننے کی توجہ اور مفہم آخری حد میں موجود ہے۔ موت کے بعد واصل بہ حق ہونے کی لذت سے حساب کی توقع کو، ایک ایسی مثال سے سمجھایا گیا جیسے ٹوٹ کچھ سکے ہیں "اونی اویا وائے فرحت آید"

دوسرا لطیف "رسالہ قنبرہ" سے لیا گیا ہے۔ "تیمم بنی مہاجر فرماتے ہیں جو شخص نا اہل لوگوں میں ہی محبت کا ذکر کرے وہ اپنی محبت میں جھوٹا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرد نے کسی سے اپنی دوستی کا دعویٰ کیا اس جوان نے اس مرد سے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے، میرا بھائی مجھ سے بہتر و زیادہ حسین ہے۔ اس شخص نے سر موڑ کر اس کے بھائی کی طرف اشارہ کیا یہ کہ اس وقت وہ دونوں بھائی محبت پر تھے۔ اس جوان نے اس مرد کو چھٹے ایسے بھیک دیا اور کہہ "جو کوئی بھی مجھ سے دوستی کا دعویٰ کرے وہ دوسرے پر لڑے گا" اس کی سہ یہی ہے "تہ"

فوری موت کے قصے :- فوری موت کوئی ایسی بات نہیں جس کا اس سے واقف ہونے پر

ہیں۔ ان میں سب سے مؤثرندہ سر لطائف کی نذرہ بندی و زہنی نذرہ بندی ہے۔ نذرہ بندی کے فوائد میں اہم ترین یہ ہے کہ اکلا پہلے عائلی لطائف کا تقابلی مطالعہ کر کے عقیقہ کی قدمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور یہ بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ اس نے بعد میں کیا کیا تخلیق اختیار کی ہیں۔ اس طرح عقیقہ کا درجہ اعتبار قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مزید یہ کہ بعض نذرہ کے لطائف کو پرکھنے میں شری موشبہ بنی و استعمال میں احتیاط یہ کہ ضرورت ہے۔ ان لطائف میں ایک نو دہ میں جو نہ قسم متایہ PARABLE میں اور دوسرے وہ جو صتم، نشان معلوم ہوتے ہیں۔

اختصاصیہ :- مضمون اصلاً "فکر و نظر" اسلام آباد کے اس شمارہ میں شائع ہونے کے لیے لکھا گیا تھا جو مرحوم مولانا

صباح الدین عبدالرحمن سے منسوب تھا۔ اس مناسبت کے پیش نظر مولانا کی نگارشات پر تبصرہ و تحسین کے چند جملے عرض رہے ہوں گے۔ یہ کمالی تبصرہ اس مضمون کے بعض جہودوں سے بھی مل رہا ہے۔

زفر المرحوف کی نظر میں مضمون نہ مطالعے کے سلسلہ میں مولانا مرحوم کا سب سے اہم کارنامہ ان کا وہ مضمون ہے جو انھوں نے "بزم صوفیہ" کے "خرمیں" طور پر صوفیہ کے دیار میں کا عنوان "مفہومات خوں و گلاب چشت" ہے۔ "بزم صوفیہ" محمد حبیب سے لے کر انیس سال پہلے ایک بڑے اہم اور تاریخی سارے مضمون میں تدبیر و تخیل کی مفہومات کو محض قرار دیا تھا۔ ان میں ہندو دوسرے مفہومات کے بیچ عثمانی، برونی، شیخ عین الدین، حمیری، شیخ قطب، بدین، بختیار، کاک، رشید، ذیہ، شکر، گنج کے مفہومات جو علی الترتیب ان کے صفائے اعظم سے منسوب تھے، مثال ہیں۔ ان کتابوں پر پروفیسر صاحب مرحوم نے یہ اعتراض کیا کہ ان میں بے سرو پا بائیں میں گمراہ کی بھڑا ہے۔ اور صاحب مفہومات سے ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں، جو ناقابل تصور ہیں کہ انھوں نے کہی ہوں۔ مولانا صاحب الدین عبدالرحمن مرحوم نے اپنے مضمون میں سنی قسم کے اعتراضات ان مفہومات پر درجہ دیکھے ہیں جنھیں مولانا معتبر سمجھا جاتا ہے، خصوصاً "فکر و نظر" اور "خبر الجاس" میں یہ مولانا نے ان کا تفسیر کر کے باقاعدہ بتایا ہے کہ ان میں محض کسی قسم کی بے سرو پا و غیر العقول باتیں ہیں، جس کی بنا پر قدیم مفہومات کو بے اعتبار قرار دیا گیا ہے۔ شیخ عبد بدین چرانا کے مفہومات "خبر الجاس" "امرتہ حمید قندرا" کے بارے میں مولانا مرحوم سے مشامی کی ہے کہ سید محمد کیسور زکریا بن کے مطابق جب "خبر الجاس" کا ایک جرح و صاحب مفہومات کو دیکھا، آگیا تو بھولا دیا کہ "میں جبر سے دیگر کفر" ام، مولانا حمید الدین جبر سے دیگر منشا "است" اور یہ کہ وہ جبر "جبرک" اور مولانا "فکر و نظر" اور "خبر الجاس" کی طرف تفسیر کی ہے اس سے صرف ایک بات نقل کر آئے ہیں اور وہ یہ کہ ان کا مذکورہ مضمون "استعمال" کرنا چاہیے اور یہ صوفیہ عالمانہ ہے، معاذ نہ نہیں۔ یہ وہ مبادی ملک مستدلی افیاد سے متواتر معانی کا علم رہا ہے وہ کسی رجب کا ہو، ہر تار کی نافذ کے بارے میں رزق پڑنے سے چاہے وہ کسی

حوالہ جات

۱- محمد بن یحییٰ، دیوبند، قصبہ کلاں، استاد مسجد پیر پور، تاریخ سال درویشیہ، ج ۲، ص ۴ - ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲.

6 to 100 32 yr Rahman, Islamabad, 1996 2, 1.

صوفیاء، مثلاً، اور "عقائد کے تحت" سے ان کی یہ تفسیر متاثر ہو رہی ہے اور اسلام پر "نئی روشنی" کے

توسیدہ محمد مسعود، بے نظری - تم: بیہوش، بیرون کا کھجور، جلا وطن ہو کر، جامع الکلمہ، محمد تہسید محمد آرمینی، خطوط، بیہوش، ۱۹۵۰ء

۹۰ قی = ۱۲۵ ورس

[illegible]

۱۹۸۶ء - کم ڈانچر جس نے یہ تصنیف ہے میں شکر میں شریہ کا کہ روزِ نرمہ دیکھنے وقت ہمارے نرم و پستھانہ طرح ہے۔ اس میں

۲۰۰۰

مکتبہ ترجمہ سہارن پشور: افغان مجلہ، ۳۳۴-۳۳۵

[illegible]

تاریخ علم، معلومات سدا بہہ سدا بہہ نیسی لفظ عربی صیغہ مبرم ثورہ ۵۴۷۵۲ - ص ۵۵۵

۲: ترجمہ رجال مشہورہ: ذوقی، ص ۳۴۲، ۳۴۳۔

تذکرہ مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی صاحب تصانیف و خدمات علمیہ

۱۰۰ . یاد العلوم (اردو ترجمہ) اعلیٰ چھاپہ خانہ کتب خانہ اسلامیہ - سال ۱۳۵۰ھ - ۱۰۰۰۰

[illegible]

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

1951, 1952, 1953, 1954, 1955, 1956, 1957, 1958, 1959, 1960, 1961, 1962, 1963, 1964, 1965, 1966, 1967, 1968, 1969, 1970, 1971, 1972, 1973, 1974, 1975, 1976, 1977, 1978, 1979, 1980, 1981, 1982, 1983, 1984, 1985, 1986, 1987, 1988, 1989, 1990, 1991, 1992, 1993, 1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 26

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰

پیشگی، یہ القاب طبعاً، راجتور، گھنٹہ، ۱۷۸۶ء تا ۱۸۱۴ء تک

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

• ۱۰۰ •

١٢٠ - تاريخ مصر في القرنين الثامن والتاسع عشر

[illegible]

Muhammad Habib, 'Chishti Mystic Records of the Sultanate Period', in Politics and Society during the Early Medieval Period, being the collected work of Professor Muhammad Habib vol. I, Edited by Prof. F.A. Waziri, New Delhi, 1974. The article referred to occurs on pp. 325-333. It appeared originally in Medieval India Quarterly, Aligarh vol. 1, No. 2, October, 1950. Also, Iqbal Ahmad - Hulwiri, Wahf al-Mahjud, Tr. H.A. Nicholson, Islamic Book Foundation, Lahore, 1976, pp. 158-59.

۲۴۔ "تذکرہ الحسین" ص ۶۰۰-۶۰۱

۲۵۔ "تاریخ لکھنؤ" سہ ماہی میگزین۔ ورق ۳۲، ۱۹۵۳

۲۶۔ "تذکرہ لکھنؤ" سہ ماہی میگزین۔ ورق ۳۲، ۱۹۵۳

۲۷۔ "تذکرہ لکھنؤ" سہ ماہی میگزین۔ ورق ۳۲، ۱۹۵۳

۲۸۔ "تذکرہ لکھنؤ" سہ ماہی میگزین۔ ورق ۳۲، ۱۹۵۳



ہندستان کے کتابخانوں میں

مخطوطات تصوف

فارسی و عربی

خدا بخش اورینٹل پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ

علم کی اشاعت۔ اگر مقصدِ اولین ہے تاکہ اس روشنی میں ہم ایک بہتر سماج اور ایک برتر آدم کی تشکیل کر سکیں تو ذوقِ عام اور شہرت کے خوں سے نسل کے نیم درک کی ریل جُل کے کام کی عادت پیدا کرنی ہوگی۔ ان غلطیوں کی تدوین کے پیچھے یہ جذبہ کام کرنے لگا، تو مجھے امید ہے ہم تئیس برس کا کام پچاس برس میں انجام دے سکیں گے۔

اب جو باصلاحیت اسکالری بھی اس کام میں ہاتھ بٹائیں، غرضِ خوش کی طرف سے انھیں خوش آمدید کہا جائے گی، ہر ممکن تعاون کیسے تھا، اور اس امید کے ساتھ کہ دوسرے تمام ادلسے اور افراد بھی اس کارِ خیر میں اسی جذبہ کے ساتھ شرکت کریں گے۔

— عابد رضا بیدار

فارسی مخطوطات

نمبر	موضوع	تاریخ	کیفیت
۱- آداب	شیخ اکبر	دری	
آداب نعمت		بدر و کدوئی	
آداب مدکر	صوفی و سعد مدری	البتیم	
آداب سائیک	محمد بن جلال بن کاشانی	در کتب محمد دریا	
	قاسم آودهی	در کتب شیخ نصیر پور	
	مولانا محمد حسن بن ولفی کاشانی	دری	
آداب صاحب		سالمه	

آداب لغت نویسی رساله احمدی	محمد بن جلال الدین کاشانی	محمد دریا
آداب عزیمت	خواجہ محمد رفیع	محمد
آداب الکامیس	محمد حبیب	آداب کوزه دریا
آخر نمای در علم سید محمد قندی	احمد بن محمد الغریبی	حبیب
آخر نمای جراح دی	سید محمد بن حسین	آداب دریا
آخر نمای آینه حقیقی	ابو جیم خطابی	دری و حبیب مدنی
آخر نمای شرح جام جمالی	محمد مدری	محمد بن جلال بن کاشانی
آخر نمای		

آداب لغت	جزیل	محمد
آداب لغت	سید محمد	دری و حبیب

مترجم	نام کتاب	نام مصنف	کتابی - کیفیت
۱۵	اجادست نامہ (رد محمود علی)	امیر سردانی	دیوبند
	اجادست نامہ خلافت پر درویش		پیر درویش
	اللال ستہ پر محمد کنوی	شاہ پر محمد کنوی	ملکدہ
	اجوبہ زادہ	شرف الدین محمد بنوری	بلخ
	اجتناب نامہ	—	ایشانک
	احسن الادکار (حالات پران پر)	نواب محمد علی خاں	عہد اسلام
	احسن الافعال لمفولات مرہان الدین	محمد بن علی دہلستانی	علی گڑھ
	احسن المسیر (تاریخ خواجہ امیری)	محمد اکبر خاں	عہد السلام
	احسن القصص	شیخ محمد رضا	بوالخیر
	—	احمد بن عباس بخاری	سیان اللہ
۱۷	احسن المجالس	محمد سجاد جمفری	خدا بخش
	احوال اولیا و دد ویشان		—

احوال سیدہ جمال البحر معشوق تالی	آصفیہ
احوال شیخ صاحب	بلخ
احوال و انوال حضرت شہید عبدالقادر جیلانی	ارکابوزار آزاد
احوال و کرامات شیخ نوال الدین نوالی	علی گڑھ
اختصار الاصفیہ	صمد الصمدی افضل محمد انصاری
اختصار الامجاد	محمد بن د عطار کرمو
احبار الاولیاء	قاسم محمد اسماعیل
۳۷	راجی محمد سراجی یار محمد
اختصار حیات	حبیب
اختصار مقامات الیاسید	ایشانک
۳۸	رضا
اختصار الخواص	محمد و حسن محمد
	بلخ

مؤلف	نام کتاب	نام مصنف	کتاب یا کیفیت
۴۱	ادب آداب	دین محمد آفرید	مولا علی گره
	ادکار قادریہ	جمال الدین موسیٰ	بیت ملک
	ادکار قادریہ قیصریہ	غلام حسنی گھواری	بھلاری
	ادکار بھاریہ (ادکار شیخ کی جنتی)	محمد فیاض	آصفیہ
	دستور دکن جنتی		
	امالۃ الدنیا فی شرح مرآۃ المحتفی مسد الی ستاری		مدحت / لوگ
	ارادۃ العارفین و ارشاد الطالبین	محمد بن ابی الحسن الحسینی	تیمک
	فی مسوکر العارمین		
	رسالہ الاحوان	سید شرف جہا گری سمنی	سنگڑہ / سنگڑی
	رسالت حامدی (در بیان فحید)	حامد حمید	✓
	ارسلان صاحب حیات	سید عبدالستار	آصفیہ ، سالار
	ارشد و شہ جہان	نعم الدین	دوسرے جہا
۵۱	رسالت خواجہ بہاء الدین گشتی		غید ایوری
	ارشد الرئی		حبیب
	ارشد السالکین		پیر پڑا ، آصفیہ
			ارباب چلاری
		عبد الحلیل بن صدر الدینی	حبیب
		ذی محمد	آصفیہ
		مظہر الحسینی	سالار
		بہاء الدین ماحو	ایستاک
		محمد بن ارمید حسن	جامعہ
		کریم الدین نقشبندی	مداح
		غیر الدین	ایستاک
		عبد الرحمن بن قاسم گھواری	رضا
		محمد صدق طلیعی	مداح
			تحقیقات

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۱۶	ارشاد السالکین	خواجہ گیسو دراز	حبيب	
	ارشاد الطالبین			پیشہ و غور و خجائی
	" "	شاه برہان الحق	علی گڑھ	
	" "	شاه کبرستاری	"	
	" "	ناصر جمال قریشی	دراس	
	ارشاد العالین	محمد رضا ستاری	رضا	
	ارشاد المحبوبین	محمّد الدین حسنی	الشیخ	
	- ارشاد المریدین		اصفہ	
	- " "	مصنف حارثی	ہیتیک بھوانی	۱۵
	ارشاد المؤمنین	محمد بن محمد	اصفہ	
۷۳	امین الحقیقہ	فانوار آبادی	ہمدرد	
	ازالۃ الغمّاح رسالۃ الفتا	محمد افضل عباسی الہ آبادی	رضا، علیگرہ	
	- ازالۃ الغمّاح وجوہ السامع	محمد نور الدین عظیم الدین	علیگرہ، ایتناک، بٹلی	
	امام الموعظ	کمال الدین صدیقی	سالار آباد	
	سہ -	محمد شمس بن حسن عزا	حبيب	
	اسباب النبیۃ عرۃ الصفاۃ	شرف الدین علی میرزا	طنیہ، ملواری	
	اسعداد اکافرة		"	
	استقامۃ الشریعہ	خواجہ گیسو دراز	اصفہ	
	اسرار الاقطاب	حسام الدین قاضی نور محمدی	"	
	اسرار الاولیا		"	
۸۲	اسرار الہی	نور العاجز بن حسام سمنانی	ہمدرد	
	اسرار الحق			اصفہ
۸۶	اسرار الذاکرین	ابن غلام محمد ابوسلمی المروزی	رضا	

رسم کتاب

بسم الله

بسم الله

اسرار اسرار

تاج محمد

ابوالمحیر

اسرار استعجود

محمد بن علی حسینی

غنی کرده

اسرار الصلوة

فرحت، انوار حسن دوست

غنی شده

اسرار العارفين

سرتن ایدین بوعلی قلندر

در اسرار اولی

اسرار العارفين

محمد فرور حسینی

آصفیه

اسرار العارفين فی مراقب الولاية

عبدالعقار بن عبد الجبار بن علی

خواهر

اسرار العارفين

اسرار العارفين

حدیث

اسرار العارفين

اسرار العارفين

اسرار العارفين

اسرار العارفين

جها نگر يوسف

منا، استغفار

اسرار العارفين

سید ساه قطب ایدین

حدیث

اسرار العارفين

آصفیه

اسرار العارفين

خام احمد

حدیث

اسرار العارفين

حدیث

استغفار

اسرار العارفين

حضرت محمد دوم قادری

آصفیه

اسرار العارفين

سید احمد

استغفار

اسرار العارفين

کمال برهان الدین، حدیث

حدیث

اسرار العارفين

شرف الدین بن حسینی

حدیث

اسرار العارفين

محمد بن محمد حسینی

حدیث

اسرار العارفين

خواهر و برادر

حدیث

اسرار العارفين

علم علی الدین زینبی

حدیث

اسرار العارفين

حدیث

اسرار العارفين

حدیث

حدیث

اسرار العارفين

عبد الرحمن جانی

حدیث

اسرار العارفين

قرالین

حدیث

نمبر	موضوع	نویسنده	توضیحات
۱۳۱	احوال الامانیان	محمد سلم	نقل الرجی
	اصول باطنیه		نویسنده
	احوال السادات	سید محمد باقر سید عالم	حیدر السلام
	صول معارف	شاه تراب علی	ایشانک
	اصول انفسیه	شاه تراب علی	نفاخته آرا کوزال آباد
	صول انفسیه	علی بن حسین کاشانی	علی گلشن
	اطلاع نفسی و امری و امری	احمد الدینی	سید عالم
	اعتباری و دینی	عقلمت الله تدری	سید عالم
	امور سیدیه محمدیه	نور محمد بکری	ایشانک علی گلشن
	امور شریعتیه محمدیه		
۱۳۲	اطلاعات تدریسی و دینی	مصطفی الدینی اجیری	علی گلشن
	فادات شاه و الله	محمد تقی حسینی	خدا بخش اکویری
	انقباض شکوفه و دایت	جلال بریدی	اصفیه
	اتریش الطریق از اظم و جلال الرقی	سید محمد مهدی	دانا
	تسمیه ربانی		حسین علی
	تعلیم الاسلام	امام فزالی	اصفیه
	اعلیا اسلام	محمد بن عبد الله خواجی	درمید
	تربیه و دین		عزیز
	اقوال صوفیه	و حیدر الدینی	مهرپان
	اقوال مرد و صوفیا کرم		خدا بخش
۱۳۳	اقوال زکات و زکات	علام حیدر	جواهر
	اکسیر زکات و دین		
	اکسیر سادات		ایشانک حیدر السلام
	اکمل انواری		حسین
	الهدایة الاسلام	سید محمد سید الدینی	اصفیه
	نکات و بیان حضرت	محمد حسینی	حسین
۱۳۴	اکسیر و دین	محمد حسینی	دانا

نشر	نام کتاب	نام مصنف	کتاب خام	کیفیت
۱۶۰	انوار حقیق	علی بن طیفور بسطامی	سالار	دیشیک آصفیه
"	"	عبدالله انصاری		
	انوار الحلیت	امام غزالی	رفقا	
	انوار در کشف اسرار	صوفی شریف	در اسرار صغیر	حبیب بیک
	انوار هر یقه	وراحسن	عمادیه	
	انوار الحائس	محمد فطیم	آصفیه	
	انوار میوه من فیضان احمدی	شیخ محمد تقی	خدا بخش ۲	
	انوار مشتاق		خرمائی	
	انوار البهائیت، انوار البی	برهان الدین رازاوی	آصفیه	
	الفرقان ابیت من اصل ابیت	میر محمد یوسف بگلوی	سکانت الله	
۱۶۱	انوار عارفین		دربنده	
	انوار الیوم	خواجه بهاء الدین نقشبندی	آصفیه ۱ نندوه	
	انوار النفاخر	محمد عوث بن ناصر الدین محمد البی	"	
	انوار الارواح		"	
	امین الصالحین	امام الدین	"	
	امین الطالبین	صلاح بن سارک	محمد عیسی ۲	
	امین الطالبین (انتخاب)	عبدالله بن حای	حسن ابوالفرح قزوکی	
	امین انوارین	حبیب الله قزوچی	رضا بھوپالی	
	امین العاشقین	یحیی بن مصطفی کابری پوری	حبیب رضا لونی	
		میر حسن عبادی پهلوانی		
	انجمن انوار	ش = نور حق	عالمین ابوالفرح عسکری	
	"		بهادریشیک رضا مزد	
۱۶۲	انجمن الفقرا	فاضل محمد اندرین ناگوری	رضا	

نرخه	نام کتاب	نام مصنف	کتاب خانه	کیفیت
۲۲۲	بیاض	محدث گلناری	علی گلنده	

بیاض (مولانا) حسن رضا راسخوردی	بنجیه
بیاض شاه غلام رفیع نجی	"
بیاض شاه محدث نجی	"
بیاض شاه مقدم شرم پاک	"
بیاض غلام حسن شرمی	منشی
بیان آواز پر جبریل	خداکنش
بیان احسان لاهی الزمان	رضا

بیان الطاف و جنبه الطافین	سید عبدالکریم
بیان واقع	مقدم دستگیر
بیان واقع	ایشانک

بیان انفس	صوفی شریف	علی گلنده رضا
بیان انفس (مختار اعمال متفرق)	مصطفی الدین حمیری	علی گلنده
بیان انفس	محمد المصطفی	سار
پر عشق	خواجہ غورد	عین
پرده بر خاست و پرده شمعیت در تو مید	خواجہ غورد	علی گلنده رضا، یو لکمر

بیان مرید	میرد مرید
بیان عشق	محمد یار سا
بیان کیم شریف	سلطان محمد

تاریخ احمد الی میرد مرید	میرد مرید
تاریخ سید ساهد غز، مر سوز	حدیث مصطفی گلوی
۲۲۳	میرد مرید

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف	کتابخانه	کیفیت
۲۹۳	تذکره ابطللا تذکره الادب تذکره الادب تذکره خواجہ عبید اللہ اعجاز تذکره خواجہ يوسف ہمدانی	مصنف و حافظ کافی	آصفیہ پہلوانی دیوبند پڑیو پڑی حبیب سکون اش	
	تذکرہ امین و الخدم تذکرہ الفقرا تذکرہ قادریہ	صورت خط بہ دولہ جند محمد امجد علی	ریزوری لکس لکلاہ عبداسلام حبیب	
۳۰۳	ترتیب عشقید ترجمان العرفان ترجمہ دات المریض ترجمہ اصول اسلام ترجمہ اقوال و اساطیر ترجمہ حکایات شیخ عبدغفار ترجمہ علاء المظاہر لدیافنی ترجمہ رسالہ یرقان التکلیف ترجمہ رسالہ استسباب الدین کمرزدی ترجمہ رسالہ مطلع الوجہ ترجمہ رسالہ حجب و محجوب ترجمہ السبعات فی خواص البریات ترجمہ شمس محرقہ فی خواص البریات توضیح غریب ترجمہ الکرمات الماحرین علیہا شیخ لاکر ترجمہ کتاب حقوق	حبیب سید نعیم الدین محمد قاضی سید غلام شیخ ابوالکرم کردی بادشاہ خواجہ بن میرا ندیم محمد عثمان بن محمد رواق چشتی میرزا یعقوب علی بن میر سید محمد ترمذی	ایشیاف رضا رضا ابوالخیر آصفیہ ایشیاف لکس حبیب ایشیاف ابوالخیر دراس عبداسلام مداس آصفیہ رضا آصفیہ سلطہ رضا رضا	

نمبر کتاب	نام کتاب	نویسنده	موضوع
۳۴۲	تکلیف مردمان	محمد زارغوبی	حمید اصفی
۳۴۳	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۴۴	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۴۵	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۴۶	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۴۷	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۴۸	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۴۹	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۰	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۱	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۲	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۳	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۴	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۵	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۶	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۷	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۸	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۵۹	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید
۳۶۰	تکلیفات ماسک	عبدالله بن محمد	حمید

کتابت

تاریخ

مجموعه

تاریخ

۳۷۰ تاریخ طبرستان و طبرستان

۳۷۰

تاریخ طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان
تاریخ طبرستان و طبرستان
تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان
تاریخ طبرستان و طبرستان

(ج)

تاریخ طبرستان و طبرستان
تاریخ طبرستان و طبرستان
تاریخ طبرستان و طبرستان

۳۷۰ تاریخ طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان
تاریخ طبرستان و طبرستان
تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان
تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان و طبرستان

تاریخ طبرستان

۳۸۱ تاریخ طبرستان

تاریخ طبرستان

مختار	نام کتاب	نام مستند	کتاب مختار	کمیّت
۳۸۲	مغزیه	محمد رضا بن محمد باقر تبریزی	رها	
	جواهر مرآت المعارفین	محمد صالح جیرآبادی	مختار	
	جمال العالمین	حسن ابن عبدالرزاق	خدا جنتی	
	جواب اعتراض شیخ احمد مرندی		اصفیه	
		شیخ دانش	"	
	حرف و آفتاب شیخ محمد باقر حکمت بر کلام فاضل	محمد صادق	پراغیر	
	جواب سوال	محمد عادل قزوینی	آزاد	
	جواب مکتوب شیخ شرف الدین احمد نجفی مری		خدا بخش	
	جوابات مزاحها		ایستاد	
	جوابات محمد بن جهانیا	ریت مرندی	پیر درخشا	
۳۹۲	جواب الکلم	صلی نقی	ایستاد	
	"	عبدالقادر محمدی ۱۳۳۲	حبیب	
	جواب لندنیت	محمد حسن کاپوری	علی گرام	
	جواب الاموال	سزاسه	حبیب	
	"	عبدلطیف بکری	خدا بخش	
	جواب الاموال	شاه جهان قطب عالم	پیر درخشا	
	جواب الاموال	محمد بن محمد آندی	(مداختش رها اصفیه)	
			اسکندر پیر درخشا	
			ابو یونس ایستاد	
			پیر درخشا	
	جواب الاموال	محمد بن محمد حسین خورانی	ایستاد	
	جواب الاموال	شیخ التوفیق	پراغیر	
	جواب الاموال	شاه آذر الدین ابوالحسن	مدیریت محمد صبحی	
	الجواب التوفیق	علی مستقی	کشیخ اصفیه	
	جواب الحسین	صالح امام	خدا بخش	

۱۰۰	مفت	سید حسن زولفنا	مؤلف
۱۰۱	حقیقت الهی و ترجمه	عبدالعزیز	مؤلف
۱۰۲	حکایات و باب درویشی	نظمی	مؤلف
۱۰۳	کام نام	نظمی	مؤلف
۱۰۴	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۰۵	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۰۶	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۰۷	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۰۸	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۰۹	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۰	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۱	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۲	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۳	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۴	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۵	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۶	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۷	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۸	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۱۹	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف
۱۲۰	کلیله و دمنام	نظمی	مؤلف

کتاب در	باصف	مکتب	مکتب
در	نزدیدین عشر	خطب کتاب مجلس الذم	۲۸۸۰
فدحس		خلاصه الامتار	
در هر	غیاث الدین محمد بن محمود قدیم	خلاصه نامه فی بیان آوار و جود	
مرل دعا	مصدق بن جوسر نصیج فی	خلاصه الامراء و کشف شرب شطار	
اصغیر	پیر محمد کهنوی	مکاتبه الامراء	
ایستادک علی احمد	علاء الدین بجاری ایدولان و الدین	خلاصه نامه طالع و نوح الدوم	
مکتب یوم	شهاب الدین	خلاصه الامراء	
فدحس سالار	محمد بن محمود زهر	خلاصه نامه حقائق فی آیات و قطعه لیلی	
دیو بند	امام غزالی	خلاصه نامه استغنی	
سالار	شیخ شهاب الدین فتح محمد	خلاصه نامه خواهر	
اصغیر رضا	ابو سنواری حسن محمد	خلاصه نامه سیدک	۲۸۸۶
حبیب		خلاصه نامه حقایق	
رضا		خلاصه نامه قریح الغیب	
قرنیه اسبیل محمد	[تاج و زهد]	خلاصه نامه الحوائج	
پهلوی	ابو الحسن محمد	خلاصه نامه القادوم	
علی ارض	محمد سالم	خلاصه نامه شرح و ملام	
سالار		خلاصه نامه کلف الملائک	
اصغیر نوک احمد	رمضانی ۵۰۵۲	خلاصه نامه بیان و شرح	
لا یزید رضا علی احمد		فی شرح الحقائق	
شرح		خلاصه نامه الامراء	
نوک	علامه مرتضی رانادی	خلاصه نامه در بیان فقهی	
مرل اصغیر ۵۰۵۲ علی احمد	علامه محمد القادر آذرک حیدر مدنی فی مفسر	خلاصه نامه در بیان مکتب	
حبیب بواجی		خلاصه نامه تربیت الامراء	
اصغیر			
حبیب	علی عزیزی شیرک	جوانی بنده لوار	
اصغیر مدرس محمد	محمد حسن نصیج فی تدری	جوانی حادته	
عداشتی		خوب ترنگ	۵۰۱

۵۳۲ دستور، تذکره

مجلس

امام خراسانی

در بیان فضائل و مناقب

شیخ تهرانی -

میداد کرمی

و چادری

محمد صفر صینی

شاه حسین جزائری

در بیان فضائل و مناقب

دلیل عاشقین

دعای امیرالمؤمنین

و تمامه

در مقام

بیاوردن حاکم

چند حدیث

و ذکر الاسرار فی طهارت الاسفار

تذکره افضل الدین کاشانی

سیرت و مناقب

محمد صالح

در وفات و بیعت ملک شاه قطب الدین

۵۳۳

شرح و تفسیر

عقار کرمی

سید علی بن ابی طالب

حکایت

و مناقب

در بیان فضائل و مناقب

در مقام

بیاوردن حاکم

چند حدیث

و ذکر الاسرار فی طهارت الاسفار

تذکره افضل الدین کاشانی

سیرت و مناقب

محمد صالح

در وفات و بیعت ملک شاه قطب الدین

۵۳۴

۵۷۰	رساله	مدر رفعت بن عیسیٰ اترجانی	اصفیه	۱
۵۷۱	رساله	ابو سعید محمدی	اصفیه	۲
۵۷۲	رساله	ابو العلاء اترجانی الحسینی	اصفیه	۳
۵۷۳	رساله آداب مرید کردن و استخراج طریقت	شیخ محمد بن شیخ محمد حسن	خدا بخش	۴
۵۷۴	رساله آداب السامع	شیخ محمد بن شیخ محمد حسن	اصفیه	۵
۵۷۵	رساله آئین	خواجہ گیسو دراز	اصفیه	۶
۵۷۶	رساله آئین حیدری در بیان نوایید سلوک	مراد اسیدل	بھواری	۷
۵۷۷	رساله ارمیعی	محمد دشت بن ذوالک	سبحان الله	۸
۵۷۸	رساله ابوالعلاء و الهامات صوفیا	شیخ ابوالعلاء اترجانی حسینی	خدا بخش	۹
۵۷۹	رساله اثبات الواجب	—	بھواری	۱۰
۵۸۰	رساله اجوبہ اسئله الکلام	شرعت الدین احمد بن یزید	بلخ	۱۱
۵۸۱	رساله (خود)	—	—	۱۲
۵۸۲	رساله اجوبہ	—	خدا بخش، بلخ، سوگند	۱۳
۵۸۳	رساله	—	بھواری، ایشیا گ	۱۴
۵۸۴	رساله	—	رضا	۱۵
۵۸۵	رساله	ملی بن شہاب بھوانی	گوبک	۱۶
۵۸۶	انکار و اناد	—	خدا بخش	۱۷
۵۸۷	بیمراقبہ اشغال	—	اصفیه ۳	۱۸
۵۸۸	والمراقبات	شیخ محمد بن شیخ حسن محمد	—	۱۹
۵۸۹	ارواح الطاریقین	جمال الدین حسینی	خدا بخش	۲۰
۵۹۰	از گفتار حضرت خواجہ معین الدین سخوی	—	ابوالخیر	۲۱
۵۹۱	از گفتار گنج شکر	—	رضا	۲۲

نقار	نام کتاب	نام مصنف	کن بخانه	کیفیت
۵۹۲	رمان اسرار السلاج	احمد بن طلال الدین کاستانی	رضا میکرده	
•	اسراریه	نظام الدین عمری	خرق	
•	اسم اشتر	مشاه سید احمد اشتر	آصفیه	
•	—	—	ایت پاک	
•	استارات	شرف الدین احمد بن مبرری	خاقانی بیداری	
•	اشغال و غیره	—	آصفیه	
•	اصطلاحات / مصطلحات صوفیه	حضرت محمد	صفیه ۱۰۰۰ / آزاد / قدس	
•	اصطلاحات صوفیه	—	اندلس / محمد پورشی	
•	—	—	میگرده	
•	الاصقادیه الامیریه	—	سبحان اشتر	
•	افاده عام	—	آصفیه	
۶۰۳	افغانیه	—	ایشانک	
•	البنات	شیخ حسن	صوت	
•	امام فخر الدین رازی	—	سبحان اشتر	
•	امامت و خلافت در خلافت و موقوفات	—	میگرده	
•	دا مقام جمیع	—	—	
•	المربطه الاواریه	—	رضا	
•	مد ایزد شامت	شهاب الدین مقبول	جلالی، رضا	
•	مات تصور شیخ	سر سید احمد خاں	میگرده	
۶۰۹	بایر علی لکھی	—	بیر دریا	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه کیفیت
۶۱۰	رساله بزرگ و مرتبه	شاه علی حسد التره	جوامع ایرد مرزا همدان
"	برکت و قاضی غیر بر پا پویا	ملا عبدالحکیم سیالکوٹی	خدا بخش
"	برزوی	شاه مدار	عبد السلام
"	بسمت رقم	—	رضا
"	بسم الله	—	آصفیه
"	بعضی مضامین و افکار	—	خدا بخش
"	نصائح عامی و امر و ادب و عالم دینی	نظام الدین اولیا	علی گڑھ
"	بکاشیه	شیخ احمد بن جلال الدین	خدا بخش، رضا
"	بندگی	شیخ مسکو فرید الدین سودا پوری	سکانت
"	بوعلی شاه قندهار	—	{ خدا بخش، جوامع ایرد مرزا } آصفیه، علی گڑھ
۶۲۰	{ بکاشیه فی مقامات جوامع الدین نقشبند }	ابوالقاسم بن محمد	سکانت
"	بیعت	—	آصفیه
"	پاس القاس	محمد رفیع الدین	—
"	تاریخ	عبدالله شاه پوری	خدا بخش
"	تجربہ	فتح الدین کبرلی	لیتہ
"	تحفہ / تحفہ	—	آصفیه، اشک
"	تذکرہ / شرح فتویہ	محمد التره الزکبادی	{ خدا بخش، علی گڑھ، آصفیه } جوامع، ملواری، رضا
"	تغویہ اسم ذات علی الوجود	—	آصفیه، ایرد مرزا
"	تصور شیخ	—	آصفیه
۶۲۹	رساله تصوف (علامہ مصنف)	محمد حسن حاتم / مرزا آزاد / مرزا جبار /	—
"	—	عبدالله / حبیب شاہک / عینی / مولی الزکام /	—
"	—	ملایروز / خفیات / رضا / آصفیه /	—
"	—	ظلال / سکانت / سکانت / علی گڑھ /	—
"	—	بسمت / بسمت / بسمت /	—

مهرشاد	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کتاب
۶۵۶	رساله تصوف	فضل الله بن محمد بن پوری	آصفیه	
"	"	کمال الدین (شاگرد جامی)	"	"
"	"	کمال الدین حدادی	"	"
"	"	محمد ابراهیم خلیل الله	"	"
"	"	محمد علی رفعت	قرائتیه	"
رساله نقیصه / رساله نور الحسن		محمد فخر الدین	آصفیه / ابراهیم	
رساله نقیصه		معین الدین حسینی	آصفیه	
"	"	خواجہ محمد اسد احرار	رضا	
"	"	نجم الدین عمر سنبلی ۸۵۳	آصفیه دیدار	
"	"	عبد الرحمن جامی	رضا	
۶۶۶	"	ولی الله	ایشانک	
رساله نقیصه و شجرات تقشیریه و مشبهه		شاه طاهر علی دہلوی	آصفیه	
رساله تطبیق الفسوف و آفاق		عظمت الله	علیگڑھ	
تعلیمات نقیصه		—	خدا بخش	
تلقینیه		عبد الرحمن بن ابراهیم / سلطان پوری	رضا / لکھنؤ اسلام آباد	
"	توبہ و ارادت	ابو الحسن غفرانی	آصفیه	
"	توحید	شرف الدین احمد میری	بھولواری	
توحید / توحید فاضل / وجود اول و ہدایت آن		حسین نورشہ / توحید بخاری	بلخ / خدا بخش	
رساله (توحید)		علی اکبر شاہ	آصفیه	
"	"	محمد حسینی بن حسن محمد	حبیب	۶۷۶
"	"	خواجہ گیسو دمان	آصفیه	"
"	"	ولایت امام بخاری	صورت	"
"	"	حسن بن حسین نورشہ / توحید	خدا بخش	"
۶۸۰	رساله جات	عبد الحق محدث دہلوی	آصفیه	

نمبر شمار	نام کتاب	نظم صنعت	نسخه کمال	نسخه
۴۰۲	رساله نامه ده تنوعید	—	پیر یوسف	۱۰
۴۰۳	خایره فی مقام السبک	مید محمد ترن	آصفیه	۱۱
۴۰۴	خلعت	شاه عبدالعزیز محدث	دولت	۱۲
۴۰۵	نور	خواجہ عبدالعزیز	۱۳	۱۴
۴۰۶	معرفت خواجہ معین الدین	—	۱۵	۱۶
۴۰۷	آبائے خود و عشق و دین	—	۱۷	۱۸
۴۰۸	خوارق قاضیه	غیر الدین محمد آبادی	۱۹	۲۰
۴۰۹	خاص المؤمنین	—	۲۱	۲۲
۴۱۰	صارت تحت ق	جن شفاء مبدائی	۲۳	۲۴
۴۱۱	داوودیه	مید علی بن شهاب بدائی	۲۵	۲۶
۴۱۲	در آداب طاقت	—	۲۷	۲۸
۴۱۳	در آداب ترقی و مری	مید خواجہ عبدالعزیز حرار	۲۹	۳۰
۴۱۴	در اثبات وجود	—	۳۱	۳۲
۴۱۵	در اولی تو شمس الدین ترک	—	۳۳	۳۴
۴۱۶	معین الدین چشتی	—	۳۵	۳۶
۴۱۷	دعایه و کلمات و تمیذ الدین گوری	—	۳۷	۳۸
۴۱۸	در رد و استغفار و تقوی	—	۳۹	۴۰
۴۱۹	ما فی باطن	کشید	۴۱	۴۲
۴۲۰	رساله در احوال و اعتقاد	شیخ بهاء الدین	۴۳	۴۴
۴۲۱	در اذکار و تعویذ	—	۴۵	۴۶
۴۲۲	در اسرار اراکست	—	۴۷	۴۸
۴۲۳	در استغفار و تعویذ	—	۴۹	۵۰
۴۲۴	در استغفار و تعویذ	—	۵۱	۵۲
۴۲۵	در استغفار و تعویذ	—	۵۳	۵۴
۴۲۶	در استغفار و تعویذ	—	۵۵	۵۶
۴۲۷	در استغفار و تعویذ	—	۵۷	۵۸
۴۲۸	در استغفار و تعویذ	—	۵۹	۶۰
۴۲۹	در استغفار و تعویذ	—	۶۱	۶۲
۴۳۰	در استغفار و تعویذ	—	۶۳	۶۴
۴۳۱	در استغفار و تعویذ	—	۶۵	۶۶
۴۳۲	در استغفار و تعویذ	—	۶۷	۶۸
۴۳۳	در استغفار و تعویذ	—	۶۹	۷۰
۴۳۴	در استغفار و تعویذ	—	۷۱	۷۲
۴۳۵	در استغفار و تعویذ	—	۷۳	۷۴
۴۳۶	در استغفار و تعویذ	—	۷۵	۷۶
۴۳۷	در استغفار و تعویذ	—	۷۷	۷۸
۴۳۸	در استغفار و تعویذ	—	۷۹	۸۰
۴۳۹	در استغفار و تعویذ	—	۸۱	۸۲
۴۴۰	در استغفار و تعویذ	—	۸۳	۸۴
۴۴۱	در استغفار و تعویذ	—	۸۵	۸۶
۴۴۲	در استغفار و تعویذ	—	۸۷	۸۸
۴۴۳	در استغفار و تعویذ	—	۸۹	۹۰
۴۴۴	در استغفار و تعویذ	—	۹۱	۹۲
۴۴۵	در استغفار و تعویذ	—	۹۳	۹۴
۴۴۶	در استغفار و تعویذ	—	۹۵	۹۶
۴۴۷	در استغفار و تعویذ	—	۹۷	۹۸
۴۴۸	در استغفار و تعویذ	—	۹۹	۱۰۰

بر صفا	در کتب	باصناف	کنایه	کلیت
۳۳۰	در زیارات	محمود محمود	سلا	
۳۳۱	در انقاس	—	عابد	
۳۳۲	در اوراد و وظائف	—	بجته	
۳۳۳	در ایسان	—	یشی	
۳۳۴	در بیان فروع تائید از قول شیخ ابوبکر	عشق دوال	محمودی	
۳۳۵	در بیب ایام	سید انوار قادری	اصفیه	
۳۳۶	در بیب احسان	شیخ محمد حسینی	—	
۳۳۷	در بیب حلال	شرف مدبر محمد میرزا	محمد	
۳۳۸	در بیان ابدال	—	یشی	
۳۳۹	در بیان اذکار استو	محمد میرزا محمد گفری	حبیب	
۳۴۰	در بیان اذکار	محمد حسین بدین حینی	—	
۳۴۱	در بیان اسرار و روی	—	محمد	
۳۴۲	در بیان اشارات و اشار	—	محمودی	
۳۴۳	در بیان عشق و روی	—	رضا	
۳۴۴	در بیان احکام و مراقبه	محقق بن حسن کسری	—	
۳۴۵	در بیان حجت و توبه	—	محمد	
۳۴۶	در بیان مست و ترک	محمد حسین ابدی حسینی	عابد	
۳۴۷	در بیان تصوف	محمد حسین عمر صفی	دیوید	
۳۴۸	در بیان توبه و عبادات	سید محمد الدین قادری	اصفیه	
۳۴۹	در بیان توبه و اعمال و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	رضا	
۳۵۰	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۱	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۲	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۳	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۴	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۵	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۶	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۷	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۸	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۵۹	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	
۳۶۰	در بیان توبه و عبادات	محمد حسین محمد میرزا	—	

نمبر شمار	نام کتاب	نام صفت	کتابخانه	کیفیت
۴۹۴	رساله در بیان ده قنده درویشیه	سعدی حسینی	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان ذات و وصف نفس	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان ذکر	شرف الدین احمد بنوری	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان سلسله خواجگان	احمد بن جلال الدین کاشانی	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان سلسله صوفیه	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان ملامه پیر رسول	—	کتابخانه	کتابخانه
"	از خداوند ذکریم	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان طریق سلوک طریقت	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان طریقه درویشیه	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان عشق	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان عشق و معنویت	صاحبزاده بولاق چشتی	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان مراتب فنا	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان معن و عشق	نجم الدین احمد بن عروجی	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان حواله برذخیه	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان مراتب نفس	عبدالرحمن جامی	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان فقر سواد الوهم	—	کتابخانه	کتابخانه
"	تلمذین	احمد بن جلال الدین کاشانی	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان تقوا و قدر	محمد حسین نوشه تو حید علی	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان مراتب	میر سید محمود	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان مسک و خدم	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان حین نوشه تو حید	—	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان دانش کلام نو حید	محمد واعظ حسینی	کتابخانه	کتابخانه
"	در بیان وجود	—	کتابخانه	کتابخانه
۴۹۵	در بیان وحدت	—	کتابخانه	کتابخانه

نقش	نام کتاب	نویسنده	کتابخانه	کیفیت
۴۶۱	در بیان درجهان و اصول اوقات	—	نص	
۴۶۲	در بیان رست چیر	—	نص	
۴۶۳	در تاریخ لغت و معنی	سید محمد بن ابراهیم	نص	
۴۶۴	در تحقیق چهار چرخ	سید محمد بن ابراهیم	نص	
۴۶۵	در بیان راجع خانواده	—	نص	
۴۶۶	در تحقیق روح و جسم	—	نص	
۴۶۷	در سلسله زود سیه	—	نص	
۴۶۸	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۶۹	در انصاف و ابرار و محرم	محمد الحکم	نص	
۴۷۰	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۱	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۲	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۳	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۴	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۵	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۶	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۷	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۸	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۷۹	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۰	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۱	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۲	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۳	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۴	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۵	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۶	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۷	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۸	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۸۹	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۹۰	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۹۱	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۹۲	در انصاف	محمد الحکم	نص	
۴۹۳	در انصاف	محمد الحکم	نص	

نمبر شمار	بکست ب	نام و نسب	کتب و	کیفیت
۴۹۳	کمال تصوف	امام غزالی	منا	
"	"	قوامه عبداللہ انصاری	"	"
"	"	مولانا نقوی بغدادی	"	"
"	"	مخدوم چرنیاس	سبحان اللہ	"
"	"	فضل اللہ	"	"
"	"	مفتی شرف الدین رام پوری	لوک	"
"	در سونگ	عبدالرحیم نجیب الدین	حبیب	"
"	"	عبداللطیف شاہ	علی گڑھ	"
"	"	علی اکبر بودودی	ایستاک	"
"	"	عبد صلی (کرمیم)	درس	"
۸۰۳	"	عسکری حمزہ	سبحان اللہ	"
"	"	عین القضاۃ مدار	جلواری	"
"	"	معین الدین بک کبیر تھارانی	میدرہ	"
"	"	نجیب الدین اسماعیل بودودی	حبیب	"
"	در تصوف (مربط الطوب)	—	"	"
"	از اقوال ابن عربی	—	"	"
<div style="display: flex; justify-content: space-between;"> در دعوت و رسالت خدا و چند مکتوب بنی نیری </div>				
"	در توحید	—	ایشی بک تھار	"
"	در دعوت اسرار عظام	سید لطیف ابن سعدی و سید مہربان	رمنا	"
"	در دعوت و اباحت طبع	ظہیر الدین کبروی (مترجم)	علی گڑھ	"
"	در خرد پختانیدن	شاہ ظہور الحق بھوان	عمادیہ	"
۸۱۴	در ذکر	—	مدغش رمنا	ایشی بک

مردود	کتاب	نام مصنف	تألیف	کفایت
۸۷۰	در علم معرفت لایحه	مظفر شیرازی	تیمه اصفیه ۲	
	در فضائل ائمه و ائمه	خواجده محمد معصوم بن محمد دستغالی	رضا	
	در فضیلت جعفر	سید احمد حسینی		
	در فضیلت شجاع	فرید بن شکر	پطراوی	
	در نقیصه	امام جعفر صادق	مداغی	
	در فضائل ائمه و ائمه	شرف الدین احمد شیرازی	بطلانی طبع	
	در فضائل ائمه و ائمه	جلال الدین خاوسری	قداحی	
	در فضائل ائمه و ائمه	—	مواهب	
	در فضیلت سلوک احمد	حسن بن علی بن بربری	مداغی	
۸۷۱	در فضیلت ائمه و ائمه	شاد زاده	نویس	
	در فضیلت ائمه و ائمه	شاد الوکیب	رضا	
	در فضائل ائمه و ائمه	محمد زکی الله قادری	ایشان ملک حامد	
	در فضائل ائمه و ائمه	—	نویس	
	در فضائل ائمه و ائمه	—	ملک زاده	
	در فضائل ائمه و ائمه	فرزانه ابراهیم بن محمد	رضا	
	در معرفت رب	علی متقی	الشمس	
	در معرفت رب	و علی مسدود	ملک زاده	
	در معنی و معرفت	شاد و صبه الدین	ایشان ملک	
	در فضائل ائمه و ائمه	نادر الدین سمائی	رضا	
۸۷۲	در فضائل ائمه و ائمه	نادر صادق	اوایل	
	در فضیلت و معرفت	حماد بن کبری	مداغی	
	در فضائل ائمه و ائمه	—	ایشان ملک	
۸۷۳	در وجود آدمی	خواجده حسین بن حسین	دیوبند	

ردیف	موضوع	نویسنده	توضیحات
۸۶۴	ساز و سازندگان	عبدالقادر بن محمد سیاحی -	نویسندگی
۸۶۵	رسول و ... (تبریز)	محمد ادریس کزازی	نویسنده
۸۶۶	درد و حقیقت	—	نویسنده
۸۶۷	درد و حقیقت	—	نویسنده
۸۶۸	دفعه و حقیقت	شاه عبدالعزیز	نویسنده
۸۶۹	نایاب و نادر	—	نویسنده
۸۷۰	دقیقه و حقیقت	شاه حسن محمد	نویسنده
۸۷۱	دلیل و حقیقت	عبدالحق بن قاسم محمد	نویسنده
۸۷۲	نادر و نایاب	تاج محمد بن محمد	نویسنده
۸۷۳	دکتر و حقیقت	احمد بن جلال الدین	نویسنده
۸۷۴	دکتر و حقیقت	سراجی	نویسنده
۸۷۵	دکتر و حقیقت	سید علی محمد	نویسنده
۸۷۶	دکتر و حقیقت	خواجه محمد بن خواجه محمد	نویسنده
۸۷۷	دکتر و حقیقت	خواجه محمد بن خواجه محمد	نویسنده
۸۷۸	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۷۹	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۰	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۱	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۲	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۳	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۴	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۵	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۶	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۷	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۸	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۸۹	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۰	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۱	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۲	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۳	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۴	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۵	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۶	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۷	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۸	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۸۹۹	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده
۹۰۰	دکتر و حقیقت	محمد بن محمد	نویسنده

۸۸۵ رساله زبدة الواصلین

" سلسله الفت

" سلطانیه

" سلوک جنرات نقشبندیه

" سبک

" "

" سلوک قادریه

" سماع

" "

" سماحیه

۸۹۵ { الرساله السنه الشریفه
فی کشف الغمید

" رساله سواع

" سوال و جواب

" "

" "

" "

" "

" سوانح

" سبر مقامات

" شارح العرف

" شاه اشرف

" شاه باقی

" شاه کریم الله قادری

" شاه

— محمد حسن ابن مرتضی کاشانی

— جهان الدین ابراهیم

— شرف الدین محمد بن نقشبندی

— شرف الدین احمد میرزا

—

— عارف الدین ابن محمد بن حسین

— جمال الدین

— ابو عبد الله شجاع الدین

— احمد بن بلال الدین با شال

— خواجہ محمد باقی با شال قاضی عبد السلام

— حبیب الرحمن جامی

— فقیر پیران

— مولانا حبیب الرحمن احمد

—

— شاه مدار

—

— احرار السلطان بایزید سلطان

—

— حمید الجلیل حسینی مکنوی

— ابراهیم ناگوری

— شاه اشرف نقشبندی

—

—

— محمود شبستری

بجولاری

رضا

ایشیا ملک

اصفیه

پیر دریا مبارک

مداختش پیر دریا مکنوی

اصفیه

" "

جواهر

چند دریا مکنوی

رضا

اصفیه

مدارس بجولاری

پیر دریا

اصفیه ایشیا ملک پیر دریا بجولاری

پیر دریا

اصفیه

تلا فروز

رضا، سبحان الله اصفیه

"

مدارس

ایشیا ملک دولت

نظم الرحمن

جواهر

نمره	نام کتاب	نام مصنف	نوع بار	کیفیت
۹۱۱	رساله شاه رفیع الدین دهلوی	—	ملگرد	—
»	شاه مام محبوب مام	—	آصفیه	—
»	شاه عبدالعزیز دهلوی	—	ملگرد	—
»	شاه غلام علی	—	نظم الزین	—
»	شاه محمود غزنوی و دولت	شاه محمود غزنوی	آصفیه	—
»	حضرت گیسو دماز	—	—	—

»	در مشرق و مغرب	عین زشت و جمیل	»
»	سند کت کز آینه	—	ملگرد
»	ازبالاترین مقالات	خواجہ ابوالوفا غازی صوفی	رضا
»	خواجہ ابوالوفا	—	—
»	رساله ستاره	بهار الدرس اراجم الفاضل	رضا ملگرد

جدلی ایشیا کت - صفی -
سام - جلا - مشرق - محلی

»	در استغفار و سلوک و تقصید	غیر الدین نقشبندی	ملگرد
»	رساله الشواهد	شاه محمد الشریف سید عبداللطیف	رضا
»	رساله شواهد التجدید	—	ابوالخیر
»	رساله شهاب الدین دولت آبادی	—	آصفیه
»	استهود	فرید الدین عطار	خدا بخش
»	در استهود	صادق محمد فیضی	ابوالخیر
»	الرساله	عرب الدین علی انصاری	رضا
»	—	—	تحقیقات
»	رساله شیخ ابوالحسن خرقانی	ابوالحسن خرقانی	آصفیه
»	شیخ جوینی	—	جوینی
»	عبدالرزاق ناسخی	عبدالرزاق ناسخی	آصفیه

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتاب عقد	کیفیت
۱۰۶۵	رساله وجودیها مشفقین	محمد الله القلادی	مجلد اولی، آصفیه	
	رساله وجودی خلق	خواجہ حسین الدین حشقی	آصفیه، علی گڑھ	
	رساله وجودیہ	فرید الدین گنج شکر	خدا بخش، فیروز	
	رساله وجودیہ اکرامات وجودیہ	فرید الدین عطار	آصفیہ، عبداللہ، دیوبند، علی گڑھ	
	رساله وجودیہ	سید علی ہمدانی	رضا، التیمیز، مسدوم پور	
	"	احمد بن جمال الدین کاشانی	"، علی گڑھ	
	"	لکھام الدین اولیاء	خدا ص، بونیک	
	"	خواجہ مسعود راز	آصفیہ	
	"	"	پیر درویش	
۱۰۶۶	"	سید مصطفیٰ نقی	{ علی گڑھ، صوت، (۱) } آصفیہ، پیر درویش (۲)	
	"	شاه برہان الدین قادری	آصفیہ، انجمن	
	"	عبدالحلیم	پیر درویش	
	رساله وجودیہ روح گفتار	شاه طہ	پیر درویش	
	رساله وحدت	لکھام الدین نظامی سرگرم	جواہر	
	رساله اتحاد الوجود	شیخ فرید الدین عطار	آصفیہ	
	"	عبدالقاسم ساجی المشرقی	خدا بخش	
	"	شاه رفیع الدین	دیوبند	
	"	محمد حسن	نیستل	
	"	طاسددا	علی گڑھ، آصفیہ، عامر	
۱۰۸۷	رساله وحدت الوجود فی مراتب سترہ	خواجہ معین الدین حشقی	آصفیہ	
	رساله وحدت و دروغیت	عبدالقادر جیلانی	پیر درویش	
	رساله وصل حق	خوب محمد ۱۵۳۳ھ	{ اسیت، آرا، یونان، آباد } پیر درویش، علی گڑھ	
	رساله وصلی	شیخ شرف الدین احمد میری	غیر ۱۰، ابوالحسن، پیر درویش	
۱۰۹۱	رساله وصول الی اللہ	دعیا اللہ، ۱۵۶۷ھ، ۱۵۷۵ھ، ۱۵۸۵ھ	علی گڑھ	

بمستعار	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۱۱۱۵	رسائل در مملکت خروجا راجست رسائل محمد چشتی رسائل نعمت الله دلی رسائل در جمیع رسائل در مسائل تقوت و غیره رسائل در مکاتیب در سلوک رشتت های سحت	قطب الدین بختیار ملک ابو عمار محمد نعمت الله دلی محمد رفیع الدین عبدالقادر محدث دهلوی عبد الرحمن جامی عبدالقادر محمد دانی	ایرینه ۵۰ یازده ایشیافک ۲ سالار ۵۱ آصفیه ۲ خدا بخش علی گڑھ پهلوی جواهر	
	رشد امر رفیع المدجات و انوار صوفیه رفیق الاعرابین " " رشد لباس	عبدالقادر دکنی سیمین شکر فرید بن سالار محمد عراقی " " عزیز الله	سینکده فونک آصفیه پهلوی آصفیه	
	رقعات و تیرید سلای رقعات حضرت میان جوی رقعات خواجہ باقی الله رقعات شاه پیر محمد سلونی رقعات مولانا فخر الدین رقعات یحیی امینی در عاشق رموزات "	شهاب الدین " " " " " " " " " " " " " "	سالار جهان ابراہیم علی گڑھ آصفیه علی گڑھ " " آصفیه نزل علی گڑھ رسالت رضا نور در سیمین الله مرمر	
۱۱۲۰	رموزات جہان نزل	عبدالحلیم دلی		

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نوع کتاب	کیفیت
۱۱۴۱	رموز الاثر العظیمین	والطیعی میر محمد تاج	تاریخ و مدح	در حدیث
	رموز الرسائل			نویس
	رموز الحاد فیتق	سلطان مصطفی خان	حکایت	حکایت
	رموز عاشقان	قرمان علی شاه	تفسیر	تفسیر
	نور افق	محمد طاهر علی قادری	در حدیث	در حدیث
	رموز الایمن	جمیل الدین ملام	تفسیر	تفسیر
	رماع			عقیده
	رماع (شرح الایمن)	محمد ذریعہ الدین	رضا	رضا
	رماع (مختصر)	مصوب ملک	عقیده	عقیده
	ریاضت شمس الدین		حکایت	حکایت
۱۱۵۱	روایع ولفج معرفۃ الخلوب	شرف الدین تجو	عقیده	عقیده
	روضات		رضا	رضا
	روضۃ الطالب	عبدالحی محمدت زبیری	حدیث	حدیث
	روضۃ اندکرمین	زین علی	حدیث	حدیث
	روضۃ من تعین فی تکلیات مساعیر		حدیث	حدیث
	روضۃ مساعیر		حدیث	حدیث
	روضۃ الحارثین: الی البقی		حدیث	حدیث
	روضۃ حق		حدیث	حدیث
	روضۃ فیویر	شیخ حسن خیر محمد انصاری	حدیث	حدیث
	روضۃ صوف	مرکز	تفسیر	تفسیر
	روضۃ صوفیوم		تفسیر	تفسیر
	روضۃ بالارباب	محمد وری	حدیث	حدیث
	روضۃ من سلیس فی شرح صحیح بخاری	محمد بن علی کاشانی	حدیث	حدیث
۱۶۵	روضۃ من سلیس	محمد بن شیخ محمد روفی	حدیث	حدیث

نمبر شمار	ردی سنه	نام مصنف	کتاب خانہ	کیفیت
۱۱۶۶	ردی عن احادیث	سید عبدالقادر	الجلالین	
	ردی عن اہل شیعہ	شاہ ریاض الدین محمد مدنی	علی گڑھ	
	ریاض علی بن سید سید بہت	نجم الدین بن ہاماس البیاسی	آصفیہ	
	ردی عن اقدس	شیخ نصیر الدین	جامعہ مدنیہ	
	اندر			
	راز آخرت	عبداللہ (سرلسہ وینی)	(نک)	
	ردی آخرہ	محمد وحید الحق بھواری	رحمانیہ	
	زاد الاغویہ (مذکرہ مہینہ)		ملکدہ	
	زاد السالک	محمد بن مرتضیٰ (غفرلہ کاشانی)	رحمانیہ	
	زاد العطار	شمس الدین محمد شریف	عبدالسلام	
	زاد الطالبین	محمد محمدیم قادری	ایسیاتک مدنیہ	
۱۱۷۱	زاد الفقرا	نورالحی قادری	آصفیہ	
	زاد الفقرا (طوطہ محمد غوث)	محمد غوث قادری	"	
	زاد المسافرین			
	"	علی محمد و مولانا بنی مراد	بھوپال	
	"	صالح	آصفیہ	
	"		اصحیہ طایفہ	
۱۲۸۲	زاد المتعین	شیخ عبدالحمید محمد دہلوی	آصفیہ ٹولہ سولت	

فرقہ - مکتبہ - تصنیف - تاریخ - کیفیت

۱۰۸۲ - نویدین	شاد - تخریب میرات	ملا جعفر
زبدۃ الاسرار	مولانا محمد دہلوی	آصفیہ
زبدۃ الحقائق	عزیز نسفی	دعنا
ردۃ - بکس	حسن علی مدنی کاشانی	مدغش
زبدۃ القلوب	میر حسن	د
ردۃ العالمین ترجمہ حرمین	علامہ محمد	"
ردۃ مغرب	سید محمد رضا مصباحی	پرزور علی گلشن لیلہ

مرندہ

۱۱۹۳ - سید محمد شمس	عبد القادر فاضل	نصیر سدرت
سید محمد شمس	محمد شمس الحق	نصیر سدرت
سید محمد شمس	نصیر سدرت	علا دیر
سید محمد شمس	سید محمد شمس	آصفیہ
سید محمد شمس	"	"
سید محمد شمس	سید محمد شمس	د

نخستین	ام کتاب	م مصنف	کتاب در	کیفیت
۱۱۹۴	سراج العارفین	رضا		
	سراج العشق	علی صاحب ابن شاه بابا	آصفیه	
	سراج الغلوب	ابو نصر بن محمد انصاری	خدا بخش	
	سراج الغلوب	آدم محمد	پیر دژیا	
	سراج المیزر	محمد شریف الدین محمد اشرف	دیوبند و رضا	
			پیر دژیا	
	سراج هدایت	{ سراج الدینی بن بها الدین شاه عباس پوری }	رضاء، آصفیه	
	سراج الاسرار	عطف الله	دیوبند	
		غلام نظام	"	
	سراج النسیه		پیر دژیا	
۱۲۰۵	سراج الابل للهدى الحلال	علامه اللودری کشانی	دیوبند	
	سراج الفلانه	شیخ فاضل بن یحیی مدنی عاری	اصفیه	
	سرپرست روزگار			
	{ اطرقت بر روی گواه به ادیب وقت مند، مردمان نیکو خلق با کمال } مسافر عشاقی		محمد اویک	
	سرمد حسن عمرت زرقا مالک میر	محمد قزوینی خداداد بکر میر می	مسعود	
	سرمد حسن قدر روز عزیز مشر	حسن بن حسین غنی	حد کنش	
	سعید، ام	سعید بن ابی مکر	ایته لک	
	سفینه سفرت عهد صد تقوی	۱۱۹۳ نفی حس رضا نسیمی	نیمه	
۱۲۱۵	معین فی المسکت تحت مطهره	در حق من عهد فوق حوی	رضا	

نمبر شده	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	تصفیه
۱۳۳۱	میر محمدی ابراهیم محمدی فی الحال مشغول نمودن محمدی س. فی / محمد علی شاه	حجیب احمدیه		
	ایمان			
	تألیفات حضرت	ابوالفضل		احمدیه
	شاه طاهر	بابا عمر امید بن امیر		رضا
	شاه محمود			صادق ۳
	شاهزاده یحیای			ابوالخیر
	شجرت علی شاه محمد، عمر بهادر			فضل الرحمن
	شجرت قلاویر			دیوید
	شجرت قادریه و حقیقه لغت بنده و	غلام الدین		احمدیه
	شجره بنی امیانی لغت بنده	عبدالحق علی		دیوید
	شجره الانبیا و شجره	رحیم حسن		حجیب
۱۳۵۱	شجره الانبیا			
	شجره باغیغی مطلوب (شجره لغت بنده)	سعد الله غازی کوری		پیش از نور سنی
	شجره پیرانی ادبیا چیده خانواده			علی احمد دیوبند
	شجره پیرانی پیش	عظیم الله حسن		حجیب
	شجره سید شاه محمد ابوالسید حسن حسینی			پیش از نور سنی
	شجره سید شاه علی الدین حسینی اکیانی			
	شجره سرفرازان دیبیا اداکار	محمد امین محمد حسینی		خدا بخش
	شجره طریقت			پیش از نور سنی
	شجره طریقه	قمر الدین، غری		حجیب اول
	شجره عالیله تقدیر محمودیه جمالیه احمدیه	نور محمد، س. م. یودی		شرقیه
۱۳۵۱	شجره قادریه			ایشانک
	شجره قادریه	قمر الحسن ابوالغیاص		
	شجره قدیم اعظم حبیبی			ابوالخیر
۱۳۶۳	شجره قدیم شاه علی			غری

۱۲۹۰ شرح تہذیبات علیہ الفقہ ہمدانی

شرح جام جهان نما

شرح جام جهان نما

شرح جام جهان نما

شرح جام جهان نما

شرح جام ہرستہ

شرح جبل اسم باری تلمانی

شرح حدیث محمد

شرح حدیث حکیم سنائی

شرح حدیث حکیم سنائی

۱۳۰۰ شرح حقیقت محمدیہ

شرح حقیقت محمدیہ

شرح غرر العین

شرح حب ترک

شرح دیوان حافظ

شرح دیوان حافظ

شرح دیوان حافظ

شرح دیوان حافظ

شرح رباعی ابوسعید ابوالخیر

شرح رباعیات

شرح رباعیات

شرح رباعیات

شرح رباعیات در اثبات وجود

۱۳۱۳ شرح رباعیات در اثبات وجود

خواجہ کسور راز

ابوسعید مبارک

دعوت بنی ہاشم بن نور محمد بن ابی طالب

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

خواجہ کسور راز

ابوسعید مبارک

دعوت بنی ہاشم بن نور محمد بن ابی طالب

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

ابوسعید مبارک

نبرشاد	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۱۳۳۸	شرح غوثیه	عبدالله بن حبیب علی الحسینی حلی	بهار	۲
"	فتوح الغیب	"	"	۲
"	فصوص	"	بهار	"
"	"	علامه اشرف شیدائی	بهار	"
"	فصوص الحکم	حسن الدین محمد بن علی الدین تبریزی	بهار	"
"	"	عبدالقادر بن عبدالمجید مهدی	اصفیه	"
"	"	"	"	"
"	"	"	"	"
"	فتوح المهم	نظام مصطفی بن محمد اکبر قاضی	حبیب ذکاء اصفیه	"
"	"	یرسید حسین خوارزمی	ذکاء	"
"	"	سید علی سهرانی	اصفیه	"
۱۳۴۸	"	"	اصفیه رضا	"
"	"	عبدالله آباری	خداشناس " عبدالحی رضا	"
"	"	"	(اصفیه) بوابه سالاد تکه	"
"	"	حسام الدین محمد حسینی ضیائی کهنوی	لوک	"
"	"	فهرست اشرف	اصفیه	"
"	قصیده الی	"	بهار	"
"	قصیده اعلی	عبدالامین شاه محمد صلاح الدین	بهار اشرف اصفیه	"
"	قصیده شیخ فرید الدین عطار	"	بهار	"
"	الحزب الغوثیه	"	بهار	"
"	القصیده الغوثیه	شاه فاضل الدین	"	"
۱۳۵۸	قصیده خلق	شاه آیت الله بهاروی	بهار	"
"	"	"	اصفیه	"
"	"	شاه ولی الله دهلوی	بهار	"
"	"	عبدالواحد ابراهیم	رحله اصفیه نوده	"
۱۳۶۲	کبریت احمر	کمال الدین محمد سهرابی	علیکده	"

مربوط	نام کتاب	نام مصنف	مکتب کاتب	کیفیت
۱۳۶۳	سیرت الامامین و حسن و حسین	عبد رعد گلزاری	مدرست	
در	کلام التوحید	عبدالرحمن	محمد	
در	کنه دالوجیزه فی التوفیق	محمد بن زینبی	مکتب	
در	گلشن راز	—	آصفیه	
در	نبال	—	مدرست	
در	لغات	—	آصفیه	
در	در	شیخ نظام الدین و عبدالشکور الهری	دوبنده جامع	
در	در	عبد القدوس گنجوی	جامع	
در	در	علی بن یوسف اکبر کبری	در	
در	در	شاه نعمت الله ولی	در آصفیه	
۱۳۶۴	لغات	—	آصفیه مکتب علی زاده	
در	در	جلال هروی	آصفیه	
در	در	فخر الله	سبحان الله	
در	در	شیخ محمد ربیع حسن الله	آصفیه	
در	در (جالی)	—	آصفیه مدرسه	
در	در	—	آصفیه	
در	مشهور	ابو سعید اوایل	مکتب	
در	متنوی صفت	محمد عباسی	دیوبند	
در	متنوی مولانا روم	عبد لئیم الحسینی	در	
در	در	—	آصفیه	
۱۳۸۳	در	ولی محمد اکبر آبادی	آصفیه مدرسه (مکتب)	
در	در	—	در	
در	مشهور	نعمت الله مصلحی قلی	مدرسه	
۱۳۸۶	در	عبد واحد شاه عبدالقادر بن نظام الدین خاوری	مکتب	

فرستاد	م کتاب	ام نصف	کتاب	بعثت
۱۳۸۷	شرح تنزی مولانا دوم	یعقوب حسنی	نوک	
"	"	میرزا اشرف احراری	"	
"	"	شاه بهلول حامد مری (کل برگ)	"	
"	"	—	"	
"	مجمع البحرين	غلام حسین الدین حاصل	جامع	
"	محبت امیر جامی	نظام الدین احمد	عبد السلام	
"	غزین الاسرار	شیخ ابراهیم محمودی	عیب	
"	"	"	نوک	
"	"	"	آصفیه نوک	
"	"	عبد العزیز جون پوری	"	
۱۳۹۷	غزین الاسرار نظامی نجوی	محمد بن قوام بن رستم	"	
"	{ ولا التقرب وحوال الرسول الی سید الانبیاء والارسل }	محمد ولی الشریع احمد علی	ملک زده	
"	مرآة القدر = معقلة الاولیا	شاه با قلی سدر	رضا	
"	مراتب	"	حیدر زده	
"	"	شیخ محمد لاجری	آصفیه	
"	مطلع الانوار	محمد بن غلام محمد	نوک	
"	مفتاح	"	پهلادی	
"	"	"	"	
"	ملفوظات محمد القادر حیلانی	محمد الدین قادری	آصفیه	
"	شیخ فرقتش	"	عیب	
۱۴۰۷	منار الدین یحییٰ بن القزین	شمس الدین محمد الشایکانی	حدیث	
"	مناقب و زوایه	"	پهلادی	
"	الشرح المنیر فی سائل الضحیر	یار محمد حسن	ملک زده	
۱۴۱۰	شرح زبده الادب	"	قادر زده اسالار	

مجموع	کتاب	تیم
(ص)		
۱۳۲۸	عادت و عادت	لوت احمد محمدی
	صفت اسرار	محل محمد کرمانی
	صفت العرف	ابو عبد الله عبد الرزاق بن احمد رازی
	المعین الالهی	دانی محمد الدین ناگوری
	محیط عشق	محمد افضل الزمادی
	محیط عمل	—
	مدار و قال حلق، اربع	—
	مدار الصدور و نه میرا عدد	محمد الدین ناگوری
	مدار التکلیل	—
	مدار التوحید	شیخ بایزید (پرو و شنائی)
۱۳۲۸	مدار القلوب	—
	مدار استقیم	نظام الدین قلندر
	”	محمد غاموش
	مدار المستقیم	نوب محمد حشقی
	”	شیخ جمال الدین ابو الفضل محمد پیر محمدی
	صفت الایمان	محمد حسن
	صفت الشرح بقیع ذات	—
	صفوة العارفين	شهاب الدین سرودی
	صغیر مرغ	عبد القادر جیلانی
	الصلوة المعویة	عزالدین محمد طریقی
۱۳۳۸	صلوة معویة و در حدیثان	عبد الغنی شاه
	صورت سعوی	—
(ض)		
۱۳۵۰	ضرب الامام	عبد الحق محدث دہلوی
		استانک

مؤلف	نام کتاب	در مصنف	کتب در	کیفیت
۳۵۱	سبب توحید	عبد الله بن ادریس	عبد الله بن ادریس	عبد الله بن ادریس
		عبد الجلیل	عبد الجلیل	عبد الجلیل

(ط)

طالبین در ادب کلام	عبد الرحمن بن ادریس	در بیان
مدقات العقوبه		

در تحقیق	ت و توفی قندر	در تحقیق
عزیز الماس	محمد سالم	عزیز الماس
عزیز الماس		عزیز الماس
عزیز الماس	محمد بیگ	عزیز الماس
عزیز الماس	تواریخ التواریخ	عزیز الماس

عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس
عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس

عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس
عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس
عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس
عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس
عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس

(ط)

عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس
عزیز الماس	عزیز الماس	عزیز الماس

کیمیست	کمال خیر	نامک	۱۲۶۸
اسمیت	طاهر سیرت	الافکار	
۴	صوفی ششم		

تحفیه	حسین علی محمد نیر	جواب و جامع اسباب	
نوک	شاد و مسدود	جوسه الفوائد	
اصفیه		عکس نامه	
صوباری	محمد رائف ثانی	عمره تمت و کتب	
ایشه نک	محمود آخر	زبیر سرخان	
آصفه سالار	فدوی محمود خیری		
اصفیه		المرور الوثقی	
رضا علی رزاق	بیج دجار	مسترد کامد	

اصفیه آیت	گیسو دراد	منقذ / منقذ	۱۲۶۸
علی گوده آصفه		وجود العاشقین / ثبت نام	
۱۲۶۸			

رضا	عباد الدین بختی	مسند
-----	-----------------	------

فدوی جنت	احمد جمال الدین کاشانی	عظیبه	
علی گوده	شاد و قاسم دلی	العدلیه احمدیه فی انقاس الحبه	
اصفیه بختی	میسرا عازم	حقانده مونسیم	
حدان بخش دوز	فتح محمد برهان پوری	حقانده الصوفیه	۱۲۸۳

خواجه میر درد	دیر بند	فارغ از روزات	۱۵۰۵
حمید بن اسحاق	ایشانک	فارغ از التراح	
شاه قمر دین حسین	ایشانک	فارغ از طغوز جناب سلطان الاولیا	
اشرف جهانگیر مرثا	جلایه صفی محمدی	فارغ از البرکات	
احمد بن جلال الدین کاتانی	آصفیه	فتح بختی الفتح لغوی	
فتح محمد بن عین الزمر	خواجه شمس	فتح نامه	
بانی فتح محمد خدایت بر بنوری	حسب، ایشانک، علی کریم	فتح الاذواد	
مدر لغوی سراسندی	خواجه شمس	فتح الصلوة کبیر کبیر فقهات	
ابن عربی (مصنف)	دیر بند	فتح، مقادیر	
شمس محمد طرقتی	ملکی آملی	فتح الغیب	۱۵۱۵
خواجه عبداللہ الغفاری	ایشانک	فتحات الامحار	
شیخ میرزا علی دلالی شمس	سبحان الله	فتحات القدس	
خواجه عبداللہ الغفاری	عبدالسلام رضا	فتحات کبیر (در سائر الملکوت)	
شیخ میرزا علی دلالی شمس	عبدالسلام	فرائد السوگ فی فضائل الملوک	
خواجه عبداللہ الغفاری	دیر بند	الفتح و البرور	
شیخ میرزا علی دلالی شمس	محمد	فردوس العارفین	
خواجه عبداللہ الغفاری	آصفیه	فردوس سیرت جنتیه بهشتیه	

[illegible]

شماره	کتاب	مصحف	کتاب سر	کیفیت
۱۵۵۰	قی بیان السلام نیلین قد	امام غزالی سید محمد خوری	جامع آصفه ارباب	
	عیقن الدریب نیلین	غلام الحق	ایشیاک	
	قیقن دیبسط		ایشیاک	
	توقه امین	بودا نصیر الدین رشتی محمد	آصفه	
	نزع الاسماع باجماع قوامت نج وجواله من اسماک	عبدالحی محمدت. جوی	مداغش، علی گڑھ	
	تقصید خاتیر اترجمہ	محمد بن شمس	قد حسن	
	فتوحات حیات	شیخ محمد حسین قادر غفتمندی	قد حسن رضا	
	قطرہ سمی	منیا رادین نجی	محمد بخش	
	النوال الغصن، رناع، ساع، لالاس	شرادین محمد	آصفه	
۱۵۶۰	قوت الوارثین لاکھوت (کس)	عقادیم جالد الخانی		
	ویرا، ریز، ریز، ریز	میر محمدت. محمدت. دکا	محمد بخش	
	کوتف، راست، راکتوبات،	سید میر و لکری	عبداسلام، مدغشا	
	کاشف الاسرار و کائن	غلام محمد	خداکشا، غفیر محمد	
	کاشف الاسرار		رضا دیوبند	
	کاشف، اسماک	محمد اعظم	آصفه	
۱۵۶۱	لال العبر	حسن بن محمد	سبحان الله	

نمبر	موضوع	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۵۶۸	کتاب ...	عبدالحق محدث دہلوی	خدا بخش	
	کتاب ...		پہلوارک	
	کتاب ...		ابوالخیر	

کتاب تحفہ	ابراہیم فراہی	مدلسی مرعاشیہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
کتاب تحفہ		تعلیم
کتاب تحفہ		پیشہ نام
کتاب تحفہ	مرید مسکی	بند
کتاب تربیت و کثرت	غیاث بخش	دیوبند

کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...

کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...

کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...
کتاب ...	کتاب ...	کتاب ...

مترجم	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۱۵۹۰	کتاب نبویه	عبد القادر عیسی	ژوبک	
	کتاب معرفه سلوک	جامع		
	کمال العاشر	عبد الامد	ابو الجوزندوه	
	کمال الحواشی فی مناقب عبد القادر	حسین الدین عبد القادر بن تاجی سید محمد فرید عبد القادر کشوری	آصفیه	
	کمال السنین فی تفسیر غزوات الشیخین	محمد اسماعیل	خدا اعظم	
	کمال الصیون	احمد حسن	جامع	
	ریات دلیار	میرزا محمد حسن خان کلین	آصفیه ۲	
		شاه عبدالعزیز محدث دہلوی	عبد القادر	
		نظام الدین احمد بن محمد عارف عبدالسلام	ژوبک	
۱۶۰۰	گزشت میرزا میر	ملک سید قدرت اللہ قاسم	حسین	
	گزشت و در شادوات عبد القادر	سلام الدین معرفت غلام علی	آصفیه ۲	
	کشف الآثار	محمد حبیب الدین شیخ صاحب اکبر آبادی	آصفیه ۲	
	کشف الاسرار	خواجہ حسین الدین حبشی	جامع	
	کشف الاسرار بر مکتب الکمال السعادت	رضا		
	کشف الاسرار فی حقیقت سیدنا	سبحان الله	سبحان الله	
	کشف الاسرار معنی شرح ابیات قنوی	عبد الحمید بن عیسی الدین محمد بن باقر الحسینی	ژوبک	
	کشف الانوار	عبد الباقی عثمانی	سار	
	کشف البیان فی طریقت وصال الرحمن	سید عبدالقادر بن سید عبدالقادر	رضا	
	کشف الحقائق	شیخ محمد عیسی	آصفیه	
۱۶۱۰		علی بن شهاب بدائی	دلی	
		فرز سخی	رضا سار	
	کشف الحقائق معنی طریقات معرفت شیخ عیسی	احمد حسن	آصفیه	
	کشف حقائق و دین توکید	ابو طیب علی قریبی		
۱۶۱۲	کشف الحقیقت	محمد شبستری	ن	

محرر	نام کتاب	نام مصنف	کتاب عام	کیفیت
۱۲۱۵	کشف الرجوز	قیات، مدین حقیقی	مدافعت	
	کشف السبک	خواجہ محمد فریح بن محمد سعید بن شیخ احمد رهنوی	رضا	
	کشف العلوم	بیابان الدوری، بیابان بی شمس الدین سید عبد الله	حمید، دها علی اکبر	
	کشف الغلظ من ازہدین	نور محمد فریح بن محمد سعید بن شیخ مرشد کا	رضا	
	کشف القلوب بفتح الرحمن	سید محمد بن سید محمد بن شیخ محمد بن ام	رضا طلار حسن	
	کشف الحقائق	سید حسین، محمد	سید لار	
	کشف المقامات	محمد حسینی	جاسر	
	کشف الزکات	رضا بن محمد کاکر	آصفیہ	
۱۲۲۵	شکون کشکول صوفیہ	عادل خان راز کا خواجہ اسحق غفری	ایشیاف خدا حسن	
	کشفیہ کفایتہ سید	سیال محمد امیر شاہ بن محمد محمد اکبر شاہ رضا علی خان	رضا آصفیہ	
	علوم سکون کمال سکلا سکوت	شاہ کمال الدین کھاری غریب دھار	دھاس	
	سکات تورات سکوت مجدد حضرت نقشبند سکات الحق سکات صدق	محمد یحییٰ بن محمد حیدر دہلوی محمد بن اسم غوث سید محمد حسین	لورنا دھاس رضا، دھاس، دھاس آصفیہ	

نیرشاد	نام کتاب	نام مصنف	کتاب خانه	کیفیت
۱۶۳۳	کلمات شاه نعمت الله	شاه نعمت الله	مصعیه	
	کلمات عالمیه	مبارک الله	سالار	
	کلمات الوریع فی شرح و سار خوشه	میرزا نقشبندی	مهدود	
	کلمات خوشه		میلوری	
	کلمات قدیر	سیدالدین لاسری	رضا	
	کلمات کمالیه	کمال الدین	آصفیه	
	الکلمات الموعظه فی القاصد المختلفه	خوب الله آبادی	رضا	
	کلر چند اشعار خرمیا الدین عطار		میلوری	
	کلید بهشت		رضا	
	کلید توحید	بابو سلطان	خدا بخش	
۱۶۳۴	کلید دانش	اشرف علی	خدا بخش ۲	
	کلید حق	خون گویا رستم	خدا بخش بکمال الله	
			رضا، آصفیه، مهدود	
	کمال الکلام		آصفیه	
	کنز الاسرار		علیکده میرزا	
	کنز الاسماء شرح اسماء الحسنی	مصی بن علی تزدینی م ۱۰۹۰	میلوری	
	کنز عمان	خواج میرزا امیر عباد	ایشی بک	
	کنز انوار	جمیر بن میر محمد	سالار	
	کنز الارشاد		خدا بخش	
	کنز الیوم	سید محمد حسن الدین الحسینی	خدا بخش، علیکده، بواهر	
	کنز السالکین	عبدالله الهادی	ایشی بک، علیکده	
			آصفیه، بواهر	
			علیکده	
	کنز السعادت	عالم محمدی الدین بن خواجه عاوند	رضا	
۱۶۵۶	کنز الشیخ	علی الدین حلوی / طوسی	نقشبندی، مصعیه، ایشی بک	
			عادی، دیوبند، بک	

برشته‌نار	نام کتاب	نام مصنف	کتاب خان	کیفیت
۱۶۸۱	تسخیر راز	عبد الرحمن طاهر یوری	حبیب	
	تسخیر سعادت	عقین الدین ابن سرج الدین	ایشیاک باغری	
	تسخیر فیاضی	علام رشید جویری	خدا بخش	
	تسخیر لایحقی	محمد بن حسین و سر نوید بنی	نخچه جیوری	
	تسخیر مخفی	میر سید صدر الدین علی	خدا بخش	
	تسخیر نر	محمد بن جمال الدین کاشانی	سالار	
	گوشواره صانع	لطیف	خدا بخش سار و زهره	
	نورستان (انتخاب)	عزیز بن ساری	آصفیه	
	(۱۷)		بجیه	
	لباب الاسرار	شاه صید الدین	آصفیه	
	بویب الاخبار		ابوالخیر	
۱۶۹۱	سنن اندک کریم	محمد باهی بن ابوالحسن	علیکده	
	لطائف		صباغ الله	
	لطائف الاسرار	محمد سالم	قلی الرحمن	
	لطائف الاسلام فی رشتان الاباء	شیخ محمد سر راقی کاشی	آصفیه	
	لطائف التوفیق		سالار	
	لطائف التوحید	عبد اللطیف حبیبی	عزیز	
	لطائف الیهیت	الواق سم سانی	خدا بخش	
	لطائف خمر	شاه رنجیت بدین	دیوبند	
	"	الوصی محمد بنی	آصفیه	
	لطائف شاهی	محمد بن حلال	ایشیاک	
۱۷۰۱	لطائف القدس فی سریرة لطائف النور	شاه ولی الله	آصفیه	
	لطائف اللطیف	سید علی البیوری	"	
۱۷۰۳	لطائف لطیفی	سید محمد اللطیف محمدی حنفی	دراس	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۱۴۷۳	مجموعه سیزده رسائل	دردیش احمد	آصفیه	
	مجموعه شرح المحررین این کان رینا ان	کوریدین بریوسف	رضا	
	مجله اعلیٰ			
	مجموعه فرائد		ایتیاهک	
	مجموعه طبقات	خواجه محمد شمس الدین	آصفیه	
	مجموعه امیریه الحقیقه	امان الله عبدالملک بن عبدالغفور	رضا	
	مجموعه مودیه المداسب	امام عزائی	آصفیه	
	مجموعه مکاتیب تقویٰ		جامع	
	مجموعه مکتوبات زلفوظات (قواعد مصلح الدین یسحق)		ندرا بخش	
	مجموعه مکتوب خواجه		رضا	
	مجموعه ملفوظات الامام علی بن ابی طالب	نورالله	دربنده	
۱۴۸۳	مجموعه ملفوظات الامامین بناری	احمد برقی	آصفیه	
	مجموعه منازل طریقت	ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد	فدا بخش	
	مجموعه النصارح	مجلس دکن و کتابخانه		
	مجموعه هفت رسائل	محمد بن الحافظ البخاری کتبه	آصفیه	
	مخاض عالمی لب لباب شری	بی سکه رائے	عبداسلام	
	محاکمه العبادتیه		آصفیه	
	محبت نامہ	خواجه گیسو دواز		
	محبوب السالکین		حبیب	
	محبوب العارفین	خواجه علی رافعی	رضا	
	محبوب الشائقین	خواجه عزیز الدین	رضا	
۱۴۹۳	محبوب القلوب		ہمدرد پشاور پورٹی	
	محم الاسرار	عبدالحکیم بن شمس الدین نصاری	ایتیاهک	
	نقد العارفین	دارالشکوہ	علیگڑھ	
	محکم الطالبین		آصفیه	
۱۴۹۷	محمود خانی	شیخ محمد		

نمبر شد	نام کتاب	محقق	کتابخانه	کیفیت
۱۵۹۸	مجموعه مصنفات قادر بن القادر	شمس الدین بن زکی الله	مکتبہ فیروز مزمل مکتبہ عبدالحکیم	
	فتاویٰ احتیاطی از صاحب الفتاویٰ	امام ابن عیاض الدین	مکتبہ کلاهد	
	فتاویٰ الصوفیه	عبدالباقی	عبد السلام	
	مختصر مجمع قادریہ	شاه عبداللہ بن محمد	ابو امیر	
	مستدرک حقائق		پیر مرد مرزا	
	مستدرک سال	محمد بن احمد محمد بن یوسف	محمد بن	
	مجموعہ مرقیات	حکیم علی بن حکیم محمد نقی خان	خدا بخش دہلی بند	
	میزان الاسرار یعنی احمدیہ کشف الاسرار	مصطفی بن شیخ علام محمد	مکتبہ کلاهد	
۱۵۹۹	میزان الاسرار فی ذکر سلاسل الکبار	محمد زکی		
	میزان الاسرار	{ شرف الدین بن قاسم شریف } محمد بن علی	پیشو مرزا مرزا	
	"	محمد غیب قادری ناظر	ایشیہ کتب مرزا	
	میزان الامین	امین الدین علی تانی	آصفیہ	
	میزان ابو اسرار علی عرفان	شیخ عبداللہ محمد بن علی	رضا	
	میزان دعوت	اسامیل بن محمد	ایشیہ کتب مرزا	
	میزان السالکین	برہان مستقیم	"	
	میزان السلاسل البشقیہ	محمد الدین اشرف قادری	آصفیہ	
	مجمع المفوض	عابد بن شاه عبدالرحمن	سالاد	
	در رجاء السالکین	امام الحافظ محمد	رحمانہ مکتبہ	
۱۶۰۰	دارت المکمل		ایشیہ کتب	
	"	انفصل الدین کاشانی	خدا بخش آصفیہ	
	دارت المعانہ الی مرتبہ الامام الاعظم	فخر الدین علی حسین	آصفیہ کلاهد	
	دارک الامرار		ایشیہ کتب	
	حاجین حسین	رحمت اللہ علیہ	عبد السلام	
۱۶۰۲	خدا فی حق	شیخ حبیب اللہ بن محمد	محمد	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۱۸۳۳	مرآة الاسرار مرآة الاسرار (منقولات)	شیخ حسین الدین	آر لا یوزر الساباد	
	مرآة الاسرار	{ عبد الرحمن بن یحییٰ بن علی بن بن تاسم العلوی }	{ خدا بخش، واک، ابوالخیر، رحمانه، واک }	
	مرآة العفا	احمد بن جلال الدین کاشانی	خدا بخش، رب	
	مرآة الافراد		سبحان الله	
	مرآة الدین		دوسند واک	
	مرآة المحققین		ایشیاک	
	مرآة طاری	عبد الرحمن بن حنی	دوسند واک	
	مرآة غفر	فتح محمد	ابوالخیر، رب	
	مرآة الوجد	محمد بن زید الدین	ایشیاک، ابوالخیر، رب واک	
۱۸۳۳		اقدس کرمی	ابوالخیر	
			ایشیاک	
	مرآة ارمول	محمد سالم الله بن مسعود احمد	رضا	
		شاه رفیع احمد لاقه لاهی	ابوالخیر	
	مرآة النابین	سید علی بهانی	رضا مسعود	
	مرآة الحق	جمال محمد عید	رضا، آصفیه	
		جمال محمد جعفر	آصفیه	
	مرآة الحق والیقین	علامه الدین بن حسن الدین	واک، ایشیاک	
	مرآة المتقین	عبد الرحمن بن محمد، رب واک	علی الله	
		ابوسعید سارک	هادیه	
۱۸۳۳	مرآة المحققین		رضا	
	مرآة الردح		آصفیه	
	مرآة الرید		..	
	مرآة الرویة	محمد باقر بن محمد قاسم	..	
	مرآة العوفیه	شاه درویش محمد واک	علی الله	
	مرآة نیای	رحمت علی میانی	حبیب	
۱۸۳۹	مرآة العارنین و مرآة العارنین	علامه تادرس شاه	..	

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	کتابخانه	تصحیف
۱۸۷۸	مسک الامیر	شیخ یعقوب محقق قمی	اصحی	
	مشاهدات عمومی	سید محمد بن محمد سیلابی	علی گڑھ	
	مشرب شطایر	سید محمد امین شاد گدا	جوابر	
	نہد او بودین المنصور	عبد الرحمن مہام الہدی حدقی	میرزا	
	مصانع، قلوب	غریب الدین	ایشیاٹک	
	مصانع، اطفالین	ابوسعید حسن بن حسین	رضا	
	"	اشرفی لری		
	"	پیر محمد کفر	ادالیز	
	مصانع الخلاق	عبد الرحمن گندوی	علی گڑھ صیغ	
	مصانع، الشریع	دین احمد بن حسین	صیغ، رضا	
۱۸۸۸	مصانع، الدارین	امام محمد عبادت	میرزا	
	مصانع، ہندی	نور علی رام شا	ناہری، پھواری	
	مصنع الواعین	جان حسین	ایشیاٹک	
	مصطلحات عمومی	امام غفر نقشبندی	ہمدرد، نجفی	
	مطامعات	عبد الرحمن اشفاق	رضا	
	مطالعات عمومی		خدا بخش	
	مطالب الطلاب شرح، ادب لری		ٹولک	
	مطالع الامیر	عبد الرحمن حد شیبانی	رضا	
	مطلع، سفر		یتیم	
۱۸۹۸	مطلوب الکیون	{ محمد لطیف بن محمد علی محمد } { شاد گدا زانچہ } { شاد گدا زانچہ }	رضا	

[illegible]

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف مصنف	کتاب بخاند	کیفیت
۱۹۳۳	سراج المشفقین	احمد بن جلال الدین کاشانی	خدا بخش، رضا	
	مواضع نامه	فرید الدین	ایشیا ملک	
	معرفت النفس		ایشیا ملک	
	" "	محمّد بن	"	
	معرفته الدنیا	علی متقی بن حسام الدین	علی گڑھ	
	معرفته الاجابت	خواجہ محمد قاسم	خدا بخش	
	معرفته السلوک		بھلواری	
	" "	شیخ محمود چشتی شاہ پوری	رضا، سارا دیشی مریدی	
	" "	شاہ محمد خوشنود خان	آصفیہ	
	معرفت مقامات روحانی (شفاعت الحق)	ابوسعید مجددی	"	
۱۹۳۳	معرفت القلوب	حافظی حمید الدین ناگوری	علی گڑھ	
	لمعنة المجرّة	محمد فیروز صوفی	ایشیا ملک	
	معرفته المذاہب	ابن سراج	بھلواری	
	" "	محمد علی برزائی	علی گڑھ، دہلی	
	معرفت نفس و دین	—	حبیب	
	معرفت النفس والخلق	احمد بن جلال الدین کاشانی	"	
	مصیبت نامه	جدا الحق محدث دہلوی ۹۳۶ھ	عبدالغنی	
	منزل المحاسن	سید شہاب الدین	بغلیہ، آصفیہ	
	مفاخر الانہاد	محمد غوث بن ناصر الدین محمد	آصفیہ	
۱۹۳۳	مفتاح الاسرار	علامہ محی الدین سید عبداللطیف	دراس	
	" "	سماور الدین ابراہیم بن بدھا	حبیب	
	" "	—	جواہر	
	مفتاح الادوار فی لطائف الاسرار	محمد ابن علی بن محمد حلوانی	بھلواری	
	مفتاح التفسیر		دراس	
	مفتاح التوحید و عمل مستکملات	شیخ خوب محمد چشتی	آصفیہ	
۱۹۳۹	مفتاح الجہان	محمد و حیدر الدین	رضا، آصفیہ، حبیب	

نمبر شمار	تألیف	نام مصنف	کتابی - کیفیت
۱۹۸۲	مقاصد اهل دوله	مخدوم احمد بن الحسن	مینه یو پور سنی دیوبند
	مقاصد اساطین	مولانا مبارک النور	رضا
	مقاصد قدیریہ	شاه، ابراہیم خرم محمد بی قادری	آصفیہ
	مقاصد العارفین	محمد قاسم ابن خواجہ دیوبند	راؤ ٹک
	المقالات المرصہ	شاه ولی اللہ دیوبند	دراس
	المقالات الرعیتہ والسیفہ		رضا نندہ
	مقالات اب سعید	شیخ سعید مفتی الشریعہ بن ابوالخیر	دہ
	مقالات امام - الی	شہادہ غلام علی	دیوبند
	مقالات خواجہ مبارک فتح و لدین	خواجہ پرب	آصفیہ
	مقالات در تقوی	ابو کریم محسن	بہار
۱۹۸۳	مقالات شاد غلام علی	شاه محمد الی محمد دی	علی گڑھ
	مقالات معصومی	صغیر محمد مفتی	ابوالخیر
	مقدمہ اشعۃ اللمعات ؟	عبدالرحمن بن احمد الشیبانی	رضا
	مقدمہ در بیان طریق سلوک		ابوالخیر
	مقدمہ فی اصطلاحات الفروع - تنوع		دہ
	مشکوٰۃ فروع		
	المقررہ نامہ سہارن	یوم جہانیاں جہان گشت	سبحان لکھنؤ
	المقصد الاسفی فی سرعہ اسما		نظر الرحمن
	المقصد الاسفی فی سرعہ اسما والحسن	محمد سالم	دہ
	المقصد الانصافی	کی ال الدین حسین حواندی	آریک پور، الہ آباد
۱۹۹۱		محمد آصفی	پری، آریک پور
		عزیز بن محسن الحفزی	آصفیہ
	مقصد حسن	سید اترفت بن محمد الحسینی	البشائر ٹک
	مقصد الصالحین	خواجہ علی درویش	آصفیہ
	مقصد الدقیقین	ابوداؤد بن صدیق بن داؤد بن	بہار
		قطب الدین حسین	پٹواری
	مقصد القاصدین	محمد الی خلیفہ	رضا
۱۹۹۷	مقولات مست	خواجہ محمد النور	

بر شهادت نام کتاب نویسنده کیفیت

۱۹۹۵	تذکره	قطب الدین	نویسنده
۱۹۹۶	تذکره	امیر اواسطی الکتریدی	نویسنده
۱۹۹۷	تذکره	سید امین الدین امیر ساسانی	نویسنده
۱۹۹۸	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۱۹۹۹	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۰	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۱	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۲	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۳	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۴	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۵	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۶	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۷	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۸	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۰۹	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۰	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۱	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۲	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۳	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۴	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۵	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۶	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۷	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۸	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۱۹	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۲۰	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۲۱	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۲۲	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۲۳	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۲۴	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده
۲۰۲۵	تذکره	تذکره امیر ساسانی	نویسنده

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	تاریخ
۲۰۳۶	مکتوبت حضرت ساج الدین عبد الله بن سعدی	مجان	اصفیه	
۲۰۳۷	شاه عبدالملک	شاه عبدالملک	اصفیه	
۲۰۳۸	شاه علی رشتی	شاه علی رشتی	اصفیه	
۲۰۳۹	محمود بیگ	شهاب الدین سهروردی	اصفیه	
۲۰۴۰	مخدوم جلال	مظفر علی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۱	شاه نور محمد بن سعدی	مظفر علی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۲	مولانا مظفر علی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۳	حسین عزیزی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۴	نواب حسین الدین حشمتی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۵	نواب محمد علی حشمتی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۶	نور محمد بن سعدی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۷	سید محمد علی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۸	سید عبداللہ بن رفاعی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۴۹	سید عبدالرحمن	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۵۰	شاه احمد محمدی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۵۱	شاه جلال قلعدر	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۵۲	شاه میر محمد	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۵۳	شاه حبیب الله آبادی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۵۴	شاه سعد محمد سهروردی	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۵۵	شاه عاشق	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	
۲۰۵۶	شاه عبدالملک	شیخ حسین عزیزی رشتی	اصفیه	

مهرشمار	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۲۱۱۳	ملفوظات حضرت شاه راجه قاتل	—	آصفیه	
۲۱۱۴	شاه سلیمان	ابو احمد یار محمد ابن تاج محمد	علی گڑھ	
۲۱۱۵	محمد صالح ثانی	—	علی گڑھ	
۲۱۱۶	محمد زمان	ابراہیم بگب	علی گڑھ	
۲۱۱۷	خواجگان چشت	—	دیوبند	
۲۱۱۸	خواجہ اولسین قرنا	—	پیردریا	
۲۱۱۹	خواجہ بندہ نواز	گیسودراز	آصفیہ ایشیاٹک	
۲۱۲۰	حسن اجیری	محمد جہدی	بوہار	
۲۱۲۱	خواجہ عیسیٰ امیر احمد	—	حبیب پھواری	
۲۱۲۲	عثمان بادون	—	مادیرہ دیوبند	
۲۱۲۳	میر درد	—	علی گڑھ	
۲۱۲۴	بابا شمس علوی	مراد بن سید جلال	آصفیہ	
۲۱۲۵	رزاقیہ	محمد خان رزاقی	علی گڑھ	
۲۱۲۶	سید یسیر دروہ واداد	—	پیردریا	
۲۱۲۷	سید حسن دولٹا	—	پہلوان	
۲۱۲۸	شاه پیر محمد	—	جمال پاشا	
۲۱۲۹	صنعتہ اللہ	عبد القادر حبیب اللہ	آصفیہ	
۲۱۳۰	شاه عالم	شاه عالم سرانہ الدین	علی گڑھ	
۲۱۳۱	عبد الرحمن	غلام حیدر	علی الرحمن	
۲۱۳۲	غلام حسین قرہ	—	منمنی	
۲۱۳۳	غلام شاہ	محمد امیر	علی گڑھ	
۲۱۳۴	محمد سلیمان تونسوی	امام الدین	علی گڑھ	
۲۱۳۵	نظام الدین	محمد کامرانہ محمد نور الدین	آصفیہ سالار	
۲۱۳۶	وحیمہ الدین علوی	شاه وحیمہ الدین علوی	چند یونیورسٹی	

مردمان	نام کتاب	محل	کتابخانه
۱۰۰	ملفوظات شیخ ابو محمد محمد باقر	در شهر	کتابخانه
۱۰۱	شیخ احمد محمد باقر	در شهر	کتابخانه
۱۰۲	شیخ بهائی	در شهر	کتابخانه
۱۰۳	شیخ حسن	در شهر	کتابخانه
۱۰۴	شیخ سید حسن	در شهر	کتابخانه
۱۰۵	شیخ عبدالحق	در شهر	کتابخانه
۱۰۶	شیخ علی متقی	در شهر	کتابخانه
۱۰۷	شیخ نورالدین	در شهر	کتابخانه
۱۰۸	شیخ محمد باقر	در شهر	کتابخانه
۱۰۹	شیخ نعمت الله	در شهر	کتابخانه
۱۱۰	شیخ قاضی هاشمی	در شهر	کتابخانه
۱۱۱	عبدالله غفرانی	در شهر	کتابخانه
۱۱۲	نورالدین هاشمی - فرغانه	در شهر	کتابخانه
۱۱۳	قاسم	در شهر	کتابخانه
۱۱۴	کمال الدین کاشانی	در شهر	کتابخانه
۱۱۵	محمد باقر حاشیة علی	در شهر	کتابخانه
۱۱۶	غوث الدین فیضی	در شهر	کتابخانه
۱۱۷	دعوت الدین بکر	در شهر	کتابخانه
۱۱۸	مغربی	در شهر	کتابخانه
۱۱۹	مولانا فرید الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۰	میرزا علی	در شهر	کتابخانه
۱۲۱	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۲	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۳	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۴	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۵	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۶	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۷	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۸	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۲۹	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه
۱۳۰	دعوت بهاء الدین	در شهر	کتابخانه

نمبر	نام کتاب	مصحف	کی کتاب
۲۱۸۳	مناجج الاولیاء	رضا	رضا
	مناجج السالکین	خواجہ قاسم خان	دوسرے
	مناجج المستطار	امام الدین راہگیری	خدا بخش
	مناجج الطالبین ومسائل العبادتین	غیر علی ہدای کشمیری	دہلی
	مناجج العباد الی اللہ	محمد احمد اللہ علیہ الرحمہ لکھنؤی	علی گڑھ
	مناجج الفضلین	مسالک	مسالک
	منہج الاسرار	منہج باب الشہر مشہدی	رضا
	منہج	محمد نظام	خدا بخش
	منہج	منہج محمد فہم لہوری	رضا
	منہج	سید عیسیٰ کنویں تہاب علی	خدا بخش
۲۱۹	منہج معراج العالین	پیر محمد کھوی	رضا
	منہج فہرہ فردوسیہ	—	حبيب
	منہج وحدت	محمد عیسیٰ لدی جنتی	دیوبند
	منہج اخلاقیہ و دستور الاحارۃ	حسام الدین محمد	پیشہ تک
	منہج الطریقین	سید سعد الدین حسین	رضا
	منہج اعابیر	منہج یوسف	خدا بخش
	منہج المعارفین	سید علی الہدائی	رضا
	منہج	خدا اللہ انصاری	علی گڑھ
	منہج الی عیسیٰ	محمد اسحق اعظمی	—
	منہج الخراج فی ترجمہ معراج الخراج	علی علیہ الرحمہ مسطری	پیشہ دوسری
	مواد الاستنباطیہ	—	نواب
	موطن	میرزا علی	ابنہ تک
۲۲۰	مختصر لکھنؤی	—	نواب

[illegible]

محمد حسن بن محمد بن محمد

۱۳۲۶ نام القادح

نسب نام حضرت میرزا شاه اسماعیل

آصفیه

در خوشه

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

حبیب

نسب ابواب

—

عادل

نسب و اصطلاحات مؤلف

—

بلخیه

سوی او را

عبد الحمید بن محمد بن محمد

رفا به

سوی است

—

بیرد مراد

نسب بزرگ

—

بیرد مراد

نسب بزرگ

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

مالار

۱۳۲۵ سواد حسن (المؤلفات محمد بن حسین)

عبد الشکر بن حسن

ایشان

شاه میرزا جواد

در

خواجبه محمد بن محمد بن محمد بن محمد

آصفیه

شاه محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

در

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

نمبر شمار	نام کتاب	ام مصنف	کتب خانہ	کیفیت
۲۳۳۸	نقائس الانکار	حسین بن عالم	حبیب	
	نقائس الانقاس	—	جلد ۱۱	
	نقائس الحقائق	امیر سید تریف الحسینی	اصفیہ	
	نقائس الساکین / نفوس الساکین	احمد بن جلال الدین کاتانی	خدا بخش رضا حبیب	
	نفس رحمانی	شیخ موسیٰ بن شیخ داؤد	خدا بخش آصفیہ	
	نقشہ مقامات قہوت	—	ایشیک سالار داس	
	نقلیات اصغری	شیخ علی اصغر	علی گڑھ	
	نکات الاسرار	عبد القادر	لاہور، برہنہ خانہ	
	—	اسماعیل بن سہرا	خدا بخش سالار	
	—	میرالدین ابو عبد اللہ السیوادی	رضا آصفیہ	
۲۳۳۹	ستارہ میان ملتانی	ستارہ میان ملتانی	اصفیہ	
	نکات العارفین	قادر	پشتون	
	—	صادق بیگ	پیر دریا	
	نکتہ	حاجہ خورشید پسر خواجہ باقر	علی گڑھ	
	نگارستان	امیر اسماعیل المودب بے عید خان	اصفیہ	
	نوادیر الصغر	—	—	
	نوازش نامہ	محمد حسن میر نظام الدین (نجم)	خدا بخش	
	نور و دوسن	حضرت غوث الاعظم	اصفیہ	
	{نور و نہ نام حضرت غوث الاعظم دستبرہ قصیدہ سریانی}	—	داس	
	نور الابصار	محمد سالم	علی الرحمن	
	—	الوالمحمدی محمد سالم الشہر بن شیخ اسلام الخاوری	—	
	نور الایمان	خواجہ محمد بن خواجہ حبیب	دہلند	
	نوا در العارف	ربان الدین غریب	مرکز	
۲۳۴۰	نور العارفین	—	—	

۲۲۸۱ نور علی نور	محمد ووسف الشیخ بکیت	رضا
نور القسوب	سید نوران صفیا	آصفیه
نور اکبریتین		
نور مطلق خیر الحق علی برادر	نور المیزان مقیم دین	دیوبند خدو
نور المیزان فیض الی رحمن	ابو ابراهیم المنصور بن محمد	علی گڑھ
نور من المشرق		
نور وحدت سار و وحدت	خواجہ خورد	جامعہ بیاضیہ رضا، آصفیہ، علی گڑھ، قلیو
انتخاب	نصر الدین چراغ دہلوی	دیوبند
نور وحدت	خواجہ حسین الدین بن فیاث الدین حسینی	رضا
نور الوحدت	برہان الحق	آصفیہ
۲۲۸۱ نور وحدت	ابو احسن غزنوی	حبیب

سجہ الرشاد	امجد علی الدین اعجاز رکا	مدائن
سجہ ساکب الی شرف المسالك	سینج نور الدین ابن علی بن طویل	آصفیہ
سجہ العارضین	محمد خصال	خدا بخش
ساز العاشقین	مولی قلندر	رق

درجات	سید علی ہدائی	رضا شجر
درجات البی	محمد علی ابن لطیف اللہ	بیر دریا
درجات باطن		آصفیہ
درجات محمدی پامار و انعام	محمد لاجی نور بخش	رضا
درجات الحقانیہ	امجد علی جلال الدین کاشانی	خدا بخش
درجات العاشقین		رضا

۲۲۸۱	خواجہ گیسو دراز	خدا بخش، آصفیہ، بیاضیہ
		جامعہ حبیب، علی گڑھ
		محمد مدو، سالار دیوبند
		چلواری، ایچی

بروز	در کتب	در عهد	تجدید	در
۱۰۱۷	حاشیه ابن ابی	فصلنامه و غیره	در	در
۱۰۱۸	در ایستة القلوب	در سوره یوسف	در	در
۱۰۱۹	در ایستة الملک	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۰	در ایستة المخلوق	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۱	در ایستة المشیقین	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۲	در ایستة الاحیاء	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۳	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۴	در ایستة الطالین	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۵	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۶	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۷	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۸	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۲۹	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۰	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۱	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۲	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۳	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۴	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۵	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۶	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۷	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۸	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۳۹	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در
۱۰۴۰	در ایستة النور	در سوره یوسف	در	در

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برقین - نام کن - نام مصنف - کنی - کیفیت

(خ)

۱۱۷۱. ابن زبیری اندر زیارات و اوقافه و التوج
اللائع ابها تم بحمد الامام
برقین التصوف
حفاظن الساعات
التمویذ فی فضا مقدس
محدث تدریج تصوف و حکم

برقین الحقائق و احوال القادری
فی الدلیل و احوال محمد بن احمد بن حسین بن علی

خاتمه السوگ فی سبل الرقة و السوگ
اصول و ادب - برقین

خاتمه المعاش فی اخفاء و احوال برقین
اصول و ادب - برقین

۱۸۵. البراء و احوال
اصول و ادب - برقین

واحدة المسند من
حسن شرف شرع و السعفی

الدره الحقیقه فی زیاده تصوف و
اصول و ادب - برقین

الدره المسند فی سبل الرقة و السوگ
اصول و ادب - برقین

دستور و اصول
اصول و ادب - برقین

دعای برقین فی کیفیت عبادت
اصول و ادب - برقین

(ذ)

دعای برقین
اصول و ادب - برقین

دعای برقین فی سبل الرقة و السوگ
اصول و ادب - برقین

دعای برقین فی سبل الرقة و السوگ
اصول و ادب - برقین

دعای برقین فی سبل الرقة و السوگ
اصول و ادب - برقین

نمبر	نام کتاب	محقق	کتابت
۲۱۵	رساله الاستبصار فی تحقیق معانی اربع	امری	صالحی ایشامک
	رساله تنویر معانی الاشیاء والقول	محمد شهاب الدین	دومند دین محمدی
	رساله انصاف رساله فی السوء	نقرازی	آصفه رفقا
	رساله صوف	ابوالفتح محمد بن محمد خدری	ص
	"	محمد امین محمدی	آصفه
	" (رساله امریه و معرفت)	یوسف الدین بن زکریا سلطان	"
	"	محمد شهاب الدین	محمد
	"	محمد الشکور	"
	"	عبدالمکریم لاجوردی	آصفه
	"	الفرزانی	"
۲۲۵	"	محمد الدین بن ابی الحسن دوسید	"
	رساله حاکمی کما شمس دلی	فیض الله حبیبی	"
	رساله التجدید / الرساله فی انصاف	محمد بن ابی الحسن محمد الدین	دومند
	رساله فی الحقیقه	—	خدا بخش
	رساله حکیم صفا	یوسف الدین احمد است دلی	خواجہ
	الرساله فی الصفاء (الطیفة الممد)	(درآمد ۳۱۴ هـ)	دومند
	رساله صوفی الاموال	مولانا غفر	آصفه
	رساله زکی انصاف	ابوالفتح محمد بن محمد خدری	دومند
	{ رساله استبصار / رساله فی الصفاء / رساله خیریت و معرفت }	شیخ حاج الدین بن زکریا سلطان	{ محمد بن زکریا / آصفه }
	رساله اسیر السوء الی ملک الملوک	شیخ حاکم خانی	دومند
	رساله شیخ حبیب الله (تغییب رساله السوء)	حبیب الله	محمدی
	الرساله فی السوء	مولانا غفر	محمد استبر
	"	—	حبیب
۲۲۰	رساله صوفی / رساله فی الصفاء	—	دومند

نمبر شمار	نوع کتاب	نام مؤلف	نوع کتاب
۲۴۱	رساله اصوله فی فقه الحنفی	ابن سنان	تذکره مصنفین
	رساله طریقه مقتصدیه	فخرالدین سیستانی	تذکره مصنفین
	رساله العبادات / کتاب الجهاد	ابن خلیف	تذکره مصنفین
	رساله الفقه	الحزنی	تذکره مصنفین
	رساله الفقهیه	عبد القادر الحمیدی	تذکره مصنفین
	الرساله العقبیه	ابن خلیف	تذکره مصنفین
	رساله فضیلت بغداد	—	تذکره مصنفین
	رساله فی آداب العلم	—	تذکره مصنفین
	رساله فی آداب المریه	—	تذکره مصنفین
	رساله فی آداب التوحید	مفتی الخادم	تذکره مصنفین
۲۵۱	رساله فی آداب	شاد احمد محمد دی	تذکره مصنفین
	رساله فی آداب السماع	ابو الحسن السمری	تذکره مصنفین
	رساله فی جوده اسلمه تحقیق بکثره	محمد بن یوسف المقدسی	تذکره مصنفین
	رساله فی ادا حقوق الاخوان	—	تذکره مصنفین
	رساله فی اسرار الروح / روح الراح	ابن ابی عمیر	تذکره مصنفین
	رساله فی اسرار الروح / روح الراح	ابن ابی عمیر	تذکره مصنفین
	الرساله فی اصطلاحات الصوفیه	ابو یحیی زکریا بن محمد بن زکریا	تذکره مصنفین
	فی التصوف	الاصم دی (م ۵۹۶۶)	تذکره مصنفین
	الرساله فی الاقطاب والادوات	محمد بن ابی الواسع محمد بن ابی الواسع	تذکره مصنفین
	رساله فی ایام الدبر	ابن العربی (م ۵۶۳۸)	تذکره مصنفین
	الرساله فی ایضاح حرمی الحق	—	تذکره مصنفین
	رساله فی بعض الاسماء العربیه فی سرائر الحروف	—	تذکره مصنفین
	رساله فی بیان ادب المشیقه و التریاق	ابو الحسن السمری	تذکره مصنفین
	رساله فی بیان اقرب الطرق الی الله	عبد العزیز بن محمد	تذکره مصنفین
	رساله فی بیان الکرام الویهه البسی	ابو الاغصان محمد بن ابی	تذکره مصنفین
۲۶۳	رساله فی بیان اوجه الادکار	—	تذکره مصنفین

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتابخانه	کیفیت
۳۲۵ -	رساله فی مباحثه الادوار بعد مفارقة کلاچ	المسجد شمس الدین الکسی	آصفیه	
	رساله فی مراتب الطول (رساله فی بیان الوجود)	—	خدا بخش	
	رساله فی مراتب الوجود		رضا، توکب	
	رساله فی معرفه الله تعالی	ابن العربی	خدا بخش	
	رساله فی معرفه حقایق اسماء الله الحسی	البرزبری	"	
	رساله فی معرفه والحبیه	محمد علی القاری	توکب، رضا	
	رساله فی معرفه المستیزه	محمد بن محمد شریف	خدا بخش	
	الرساله فی مناقب امام الغزالی	محمد بن الحسن	"	
	" " شیخ محمد (ترک حوتی)	محمد بن مصطفی بن سید حبیب الله	"	
	الرساله فی معرفه ذات الله و معرفه بعض	الغزالی	ایشیا بک، محمد علی	۹۵۲
۳۳۵ -	رساله مقامات اهل تصوف کتاباً جامعاً	ابن العربی (افشا)	سبحان الله، رضا	
	رساله فی الصفات الالهیه	ابن العربی	رضا	
	الرساله فی الخوف	طوسی الحوی	ایشیا بک	
	الرساله فی الوجود	—	خدا بخش، ایشیا بک	
	رساله فی وجود الحق	ابن العربی	رضا	
	رساله فی البیض الانسان	کمال پاست راده	ایشیا بک	
	رساله فی وحدۃ الوجود	مشاد علی الله بوی	رضا	
	" " " "	—	ایشیا بک	
	رساله بکرم دین	نجم الدین الکبری	آصفیه	
	الرساله الکبری فی وحدۃ الوجود	عبدالمصطفی زنگی علی	رضا	
	رساله کسر اصنام الجاهلیه فی کمال التقوی	سید الدین محمد السیرازی	خدا بخش	
	رساله کشف و کرمات حضرت قنبره دلی		آصفیه	
	الرساله الکلیه	عبدلرمان الکاشانی	ایشیا بک	
	رساله لطیف العادق	—	"	
۳۵۹ -	الرساله المحمدیه فی الزهد السعیدیه	شمس الدین محمد بن محمد انبکری	رضا	

نمبر	نکات	۱۴۴۵	کتابها	کیفیت
۳۶۰	رساله المیزان المرشد، در شده	محمد و باب التوحید	فوتک	
	رساله المذکرة مع الاخوان والحبیب	عبد الله	بودار	
	من اجل العزة والدين	عبد الله	بودار	
	رساله المعاداة المظاهرة	عبد الله	بودار	
	رساله المعید	دعایم الدین رستگ	اوانجز	
	رساله مقام عالم اکبر و صغیر	محمد الدین، بکری	صغیر	
	الرسالة المسمیة بالرسالة المقلیة	مفتی الدین محمد اشرف محمد	دعایم الدین	
	فی الخلق العنونی	من ایام الاصفندی	حکامه	
	رساله مفرد من المانی فی المعانی	محمد بن محمد رباحی	دعایم	
۳۶۸	رساله المصاحف	جمال الدین الحاموی	اوانجز	
	رساله من کلام محمد بن ابی اسحاق عربی	اس عیاد	صغیر	اشهد
	رساله مظهر النفس	—	فوتک	
	الرساله ساجده	محمد الکریم صدیقی	ابنیا تک	
	رساله وجودی	نستعل	فوتک	
	رساله وجودی مع دقائق		دعایم صغیر	
	رساله من تحقیق لا اله الا الله		سور اشرف	
	الرسالة المسمیة من ریح بحر بیض		صغیر	
	فی کشف من صود		ص	
۳۷۹	واقی الدوام			

نثرینار ۱۰ کتاب ۱۰ مصنف ۱۰ کتاب ۱۰ کتب

روح الارواح = روح الارواح = روح الارواح
فی اسرار الروح

روح الارواح = روح الارواح

روح الارواح فی ابحاث السدا
والعقاس والعداد والاسرار

عبد الرسول بن محمد علی

عبد

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

(نثر)

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

روح الارواح

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

ابن محمد بن الهی

[illegible]

نثریاد	م کتاب	نام	کتاب یا	کیفیت
۳۱۴	المسیر السکور الی الله	شیخ احمد الغزالی الحمیدی	چهارم	
(رش)				
شعون استون و فتون العتقون	ابن العربی	آصف		
الشجرة المسکلة السهروردیه والکوردیه	عبد الرزاق محمد دی	الوالخیر		
مشجرة قادیان		چهارم محمد جواهر		
دشتی	مشا و المشر	چند و نوبت		
ستراج آداب اربعین	مرا علی القاری	عبد الحی		
مشرع اسرار الخلقه - شرح الافق				
مشرع اسرار الومنو	محمد بن محمد الاقصرانی	ایتامک		
مشرع اسماء القدرتانی	—	خدا بخش		
مشرع اسماء الحسنی	الکادری	د		
مشرع د	عبد القدر بن ابی کریم حسن الودی	د		
مشرع اعانتة الیاء	علی آسرب اسد الله الودی	ایشانک		
مشرع ام اسرارین	عبد الله التسانی محمد بن منصور جودی	آصف		
مشرع الادوار فی ما یصح علی صاحب	عبد الکریم بن ابراهیم الجلی	خدا بخش ایتامک و خدا		
الخلق من الاسرار اشراف الودی	عبد القادر بن جواد العاکبی	عبد بخش		
مشرع بدایة الهدایة	ابو اسکندر السلمی	سمان الله		
مشرع رر رخ	احمد بن محمد بن بنی الموی	خدا بخش		
مشرع من آیات انبیا کائن العارض		الوالخیر		
مشرع بعض عبادات				
مشرع بعض کلام شیخ علی الدین	صفی الدین محمد بن محمد محمدی	آصف		
ابن البراء	احمد السادی	ایتامک		
مشرع الخلقه				
مشرع الخلقه المصلح - اثبات الزکی				

— شرح حوادث المعارف - ذوق المصنف

٣٣٩ شرح ابن العلم الشیخ - نعم العلم

شرح العزجات الکلیة ترسیع کلمات

شرح فصوص الحکم

— — —

— — —

— — —

— — —

شرح فصوص الحکم

— — —

شرح تعیید البرود

شرح القییدة المأتمنة (ابن القاضی)

— شرح لامعة الاسنان

٣٦١ شرح کلمة المبدأ فی الفروع

شرح المصاحف

— شرح ماسن الجاسس

— شرح المشاهیر

— شرح تأیید ابن قاری

— شرح التفتیح

— شرح نقش الفصوص

شرح دیمید سید ابراهیم السدی

شرح الوصیة فی ادب السلوک

شرح هیاهن النور

— شرح الاسلام

— الشفا ولذو الادب

٣٤٣ الشرائع العادریة

— شرح فیروز نامه

کمال الدین بن عباس بن علی بن عبد الله

مهدی کلیم بن ابراهیم الجلی

عبد الله بن القودی ٣٦٠٣٢

عصیف الدین سلیمان بن علی السطی

— — —

اسطیقل البزیزی

عبد الله بن ریحی علی ٣١٣٢٥

عبد الله بن حسین

نعمت الله بن اکرانی

جمال الدین البنانی

— — —

ابن تیمیة

عبد الرحمن الجاهی

ابو الحسن بن حسین بن حسن بن جعفر

— — —

ابن العربی

— — —

— — —

عبد الرحمن الجاهی

عبد الوهاب الشراعی

علی بن جوده المعری

جلال الدین محمد

محمد بن ابی کرارانی

عصام الدین جراحه محمد بن مدنی

محمد بن یحیی بن یحیی بن یحیی

— — —

[illegible]

[illegible]

شماره کتاب نام مصنف کتاب خانه کیفیت

آصفیه

رضا

زین الدین ابو بکر محمد بن محمد عوفی

مستطاب الدین السبزوکی

ضعیف مدنی عبداللہ بن عبدالرحمن نیک

عبدالقدور مجیبانی

عبداللہ بن اسحاق

الوحد عبداللہ بن محمد بن محمد

عبداللہ بن محمد النبی

مولانا محمود

ابن العربی

نورانی

۵۶۴ وھاب السالکین

وھاب السالکین

الوحید القدسیہ

الوحیدہ

الوحیدہ

الوحیدہ

الوحیدہ

الوحیدہ

وھاب السالکین

ذلیفہ بن رجا

۵۷۰ - ادغام الحرف علی اسمہ کتوم

وھاب السالکین

۵۷۱

۵۷۱ - ہدایہ الی طریقہ الیہ

۵۷۱ - ہدایہ الی طریقہ الیہ

۵۷۱ - ہدایہ الی طریقہ الیہ

۵۷۱ - ہدایہ الی طریقہ الیہ

۵۷۱ - ہدایہ الی طریقہ الیہ

۵۷۱ - ہدایہ الی طریقہ الیہ

زین الدین بن علی بن احمد

شیخ احمد

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

نعلب مدنی محمد بن عبد الرحمن

محمد خواجه بن عبد الرحمن

ہدایہ الی طریقہ الیہ

ضمیمہ

ہستیا کی کتابخانوں میں

مخطوطات تصوف

فارسی و عربی

[illegible][illegible][illegible]

● مہذبہ محمد بن عبد اللہ بن عباسؓ نے ایک عجیب و غریب کتاب لکھی ہے جس کا نام "مہذبہ" ہے۔ یہ کتاب اسلامی تاریخ اور احکامات پر مشتمل ہے۔

۱- در تمام این سالها که در این شهر بوده‌ام، هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر
 ۲- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.
 ۳- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.
 ۴- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.
 ۵- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.
 ۶- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.
 ۷- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.
 ۸- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.
 ۹- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.
 ۱۰- در این شهر نباشد. و این شهر را هیچ‌گاه ندیده‌ام که کسی در این شهر نباشد.

فأوصي بالخطوط

Figure 1

[illegible]

ردیف	نام کتاب	نام مؤلف	نام ناشر	تاریخ چاپ	تعداد صفحات	توضیحات
۱	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۲	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۳	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۴	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۵	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۶	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۷	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۸	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۹	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید
۱۰	تفسیر قرآن مجید	علامه محمد باقر مجلسی	مکتب مطبعه اسلامی	۱۳۰۵	۱۰	تفسیر قرآن مجید

ردیف	نام کتاب	موضوع	نویسنده	محل کتب	تاریخ	ملاحظات
۱۰۰۱	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۱	کتاب قدیم
۱۰۰۲	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۲	کتاب قدیم
۱۰۰۳	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۳	کتاب قدیم
۱۰۰۴	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۴	کتاب قدیم
۱۰۰۵	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۵	کتاب قدیم
۱۰۰۶	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۶	کتاب قدیم
۱۰۰۷	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۷	کتاب قدیم
۱۰۰۸	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۸	کتاب قدیم
۱۰۰۹	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۰۹	کتاب قدیم
۱۰۱۰	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۰	کتاب قدیم
۱۰۱۱	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۱	کتاب قدیم
۱۰۱۲	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۲	کتاب قدیم
۱۰۱۳	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۳	کتاب قدیم
۱۰۱۴	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۴	کتاب قدیم
۱۰۱۵	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۵	کتاب قدیم
۱۰۱۶	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۶	کتاب قدیم
۱۰۱۷	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۷	کتاب قدیم
۱۰۱۸	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۸	کتاب قدیم
۱۰۱۹	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۱۹	کتاب قدیم
۱۰۲۰	تاریخ طبرستان	تاریخ	ابن خردادبه	تبریز	۱۰۲۰	کتاب قدیم

ردیف	موضوع	محقق	تألیف	موضوع	محقق
۱۰۰	سوره تین	محمد	در بیان سوره تین	سوره تین	محمد
۱۰۱	سوره اعراف	محمد	در بیان سوره اعراف	سوره اعراف	محمد
۱۰۲	سوره انعام	محمد	در بیان سوره انعام	سوره انعام	محمد
۱۰۳	سوره بقره	محمد	در بیان سوره بقره	سوره بقره	محمد
۱۰۴	سوره آل عمران	محمد	در بیان سوره آل عمران	سوره آل عمران	محمد
۱۰۵	سوره مائده	محمد	در بیان سوره مائده	سوره مائده	محمد
۱۰۶	سوره احزاب	محمد	در بیان سوره احزاب	سوره احزاب	محمد
۱۰۷	سوره فتح	محمد	در بیان سوره فتح	سوره فتح	محمد
۱۰۸	سوره مدثر	محمد	در بیان سوره مدثر	سوره مدثر	محمد
۱۰۹	سوره نازعات	محمد	در بیان سوره نازعات	سوره نازعات	محمد
۱۱۰	سوره غافر	محمد	در بیان سوره غافر	سوره غافر	محمد

در بیان تفهیم

ردیف	موضوع	محقق	تألیف	موضوع	محقق
۱۱۱	سوره فاطر	محمد	در بیان سوره فاطر	سوره فاطر	محمد
۱۱۲	سوره شوری	محمد	در بیان سوره شوری	سوره شوری	محمد
۱۱۳	سوره احزاب	محمد	در بیان سوره احزاب	سوره احزاب	محمد
۱۱۴	سوره فتح	محمد	در بیان سوره فتح	سوره فتح	محمد
۱۱۵	سوره مدثر	محمد	در بیان سوره مدثر	سوره مدثر	محمد
۱۱۶	سوره نازعات	محمد	در بیان سوره نازعات	سوره نازعات	محمد
۱۱۷	سوره غافر	محمد	در بیان سوره غافر	سوره غافر	محمد
۱۱۸	سوره فاطر	محمد	در بیان سوره فاطر	سوره فاطر	محمد
۱۱۹	سوره شوری	محمد	در بیان سوره شوری	سوره شوری	محمد
۱۲۰	سوره احزاب	محمد	در بیان سوره احزاب	سوره احزاب	محمد

ردیف	موضوع	محل	تاریخ	ملاحظات	توضیحات
۱۵۰	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۱	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۲	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۳	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۴	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۵	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۶	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۷	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۸	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۵۹	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۰	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۱	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۲	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۳	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۴	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۵	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۶	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۷	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۸	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۶۹	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه
۱۷۰	کتاب دوازده	کتابخانه	۱۳۰۰	کتابخانه	کتابخانه

ضمیمه

این کتاب در کتابخانه ...

فهرست

کتاب	موضوع	محل	تاریخ
کتاب	موضوع	محل	تاریخ
کتاب	موضوع	محل	تاریخ
کتاب	موضوع	محل	تاریخ

مژ ۱۹۳ هیکزه	مژ ۵۹۹ یه دژ	مژ ۵۹۹ یه دژ	مژ ۵۹۹ یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۵۹۹ هیکزه	مژ ۵۹۹ هیکزه	مژ ۵۹۹ هیکزه	مژ ۵۹۹ هیکزه
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ

مردم و مملکت

مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ
مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ	مژ ۳۴۲ جو یه دژ

اشراقیه مصنفین
مخطوطات تصوف

فاریابی

اشاریہ مصنف (فارسی خطوط)

[illegible]

ابوالفتح محمد بن یحیی : ۸۰۰	برالوند خورشیدی خونی خواجہ : ۹۱۰	احمد بن نظام الدین : ۱۷۴
ابوالفضل : ۲۰۳۶۱، ۲۰۳۶۲	نعمت اللہ میر : ۹۱۳	احمد بن یوسف : ۱۸۵۰
ابوالفضل ناگوری : ۹۰۰	حسین بن محمد الفشتی شیخ : ۱۱۰۰	احمد بن میوش خوروم : ۱۹۰۳، ۲۵۲۰
ابوالفیض بن ضیاعباسی : ۴۶۲	احمد برلی : ۱۰۹۲، ۲۶۲۳	احمد الدین : ۱۱۸
ابوالفیض میر محمد قاسم : ۱۴۲	احمد بکری محمد : ۲۳۶	احمد روی شیخ : ۱۵۰۱، ۵۲۹
ابوالقاسم امیر : ۹۳۲	احمد بن شاه : ۹۰	احمد سرہندی شیخ احمد الفشتانی : ۲۰
ابوالقاسم بن درویش محمد بروجی : ۲۴۴	احمد بن طحان الدین خاشاق : ۸۰	۱۰۹۰، ۱۳۱۰، ۱۴۴۳، ۱۶۵۹
ابوالقاسم بن محمود : ۶۲۰	۱۰۵۲، ۲۲۲۲، ۵۹۲، ۹۰۴، ۹۱۰	۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴
ابوالقاسم خان علی بن امیر شہ : ۵۹۰	۱۰۴۳، ۹۵۰، ۹۶۱، ۹۶۳، ۹۶۴	۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵
ابوالقاسم الزاہدی سید : ۷۵	۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰	احمد سروچی : ۲۶۶۴
ابوالقاسم ساسانی : ۱۶۹۰	۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴	احمد سید محمدوی : ۲۰۰۰
ابوالقاسم گار رول : ۲۴۹۰	۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴	احمد سیاح پوش علوی : ۲۴۹۲
ابواللیث سمرقندی : ۰۹۵	۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴	احمد علی : ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴
ابوالحسن علی بن ابی فتح محمد خواجہ : ۲۵۰	۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳	احمد قلندری : ۲۵۰۰
ابو محمد عبداللہ بن محمد دمشقی : ۲۵۸۳	۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶	احمد کلیسی : ۱۲۲۳
ابوالفضل شاه : ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷	۲۴۴۴	احمد حسن الدین مصطفی سیاہ : ۱۶۵۰
ابوالقاسم الشافعی : ۳۵۵، ۳۵۶	احمد بن عباس فارسی : ۲۶	احمد میانی : ۱۰۴۰
ابوجیبہ شاہ : ۹۱۹، ۹۲۰	احمد بن عبداللہ خورشیدی : ۲۶	احمد نیکو رکان : ۲۹۹
ابونظر محمد : ۱۵۴	سرخندی شیخ	عتیار بن فہت مدین : ۸۰
ابونظر بن سعد بن محمد القطن : ۱۱۵۹	احمد بن محمد بن ابی سید : ۳۹۰، ۳۹۱	احمد بن دینار شافعی : ۲۹۰
ابونظر محمد بن ابی الحسن الشافعی البجلی : ۱۹۶۸	احمد بن محمد بن ابی سید : ۳۹۰، ۳۹۱	احمد بن محمد بن ابی سید : ۳۹۰، ۳۹۱
ابونظر طاہری محمد : ۶۶۶	احمد بن محمد بن ابی سید : ۳۹۰، ۳۹۱	احمد بن محمد بن ابی سید : ۳۹۰، ۳۹۱

۲۷۸۵۱۷۰۳۱۴۵۵۱۸۵۶	برکات بخش جلالی دهرودی : ۲۳۳۰	پادشاه خواجه بن میر : ۳۱۲
۷۳۸۶	برکت الله بن روشن بلوخی : ۱۳۸۹	باسط جعفری : ۴۳۱
برلاق دلوئی محمد : ۱۹۰۰	برکت الله عشق : ۲۶۰۳۲۳۶۴	باقراکله محمد : ۲۲۴۵
بهار الحق والدین چشتی شیخ : ۱۵۲۶	برکت الله دهرودی سید شاه : ۱۰۰۸	باقراکله پوری محمد : ۵۵۰
بهارالدین : ۱۳۶	برهان بن سید محمد برهان : ۶۱۸	باقی بالله خواجه محمد : ۱۱۰۶۲۶۳۶
بهارالدین بن ابراهیم انصاری : ۱۵۸۹	برهان بن عبد الصمد : ۱۲۴۰	۲۳۸۳۱۶۴۰۱۳۰۱۱۳۹
۹۱۹	برهان چشتی : ۱۸۱۳	باقی بالله خواجه محمد عبدالله : ۱۸۶۴
بهارالدین چشتی : ۱۰۶	برهان الحق شاه : ۲۲۸۰۱۶۶	باقی بن قاضی عبدالسلام خواجه محمد : ۱۰۱۰۶۱۰۶۱۰۶۱
بهارالدین شیخ : ۴۱۸	برهان الدین بن کبیر شیخ : ۱۶۴۰	۹۵۳۱۸۹۶
بهارالدین تاتو : ۵۴	برهان الدین بن برهان بن شمس الدین :	بالو سلطان : ۱۶۴۳
بهارالدین نقشبند خواجه : ۱۰۹۶۱۰۹۶	۱۶۱۵۱۹۸۲	بایزید انصاری شیخ : ۳۱۹
بهارام بن خوند لازاده محمد : ۱۳۲۵	برهان الدین خواجه : ۲۰۲۱	بایزید بسطامی : ۱۰۳۳۱۶۳۲۱۶۰۹
بهلول صوفی شطراسی : ۱۶۳۸	برهان الدین رازا الی : ۱۰۹۳۱۶۰	بایزید شیخ : ۳۳۶
بختیار عیسی الله : ۲۵۳۰۱۹۹۱	برهان الدین شاه : ۱۰۳۸	بایزید قادری محمد : ۱۴۰
بیدل مرزا : ۱۵۶۶۱۵۶۶	برهان الدین غریب : ۲۶۶۰	بختیار خاں : ۱۰۶۲
بجولی واس ولی : ۱۶۶	برهان الدین قادری شاه : ۱۰۶۸	بدرالدین : ۲۶۵۱
پارسا خواجه محمد : ۲۴۱۰۶۰۵۱۰۶۲۰	برهان الدین الی قاضی قطب العالم : ۱۰۹۱	بدرالدین بن جمیل الدین چشتی : ۲۰۵
۱۰۰۶۱۰۹۸۰۱۰۹۸۰۱۰۹۸۰	برهان الدین بن کبیر : ۳۶۶	بدرالدین سرخندی : ۱۵۱۵۱۰۶۳۱
۲۵۶۹۱۶۵۸	بشارت علی میر : ۲۴۰	بدرالدین شاه : ۲۰۲۹
پاکر نشت : ۳۲۵	بندگی میان مصطفی : ۲۰۴۰	بدرالدین قرشی : ۱۹۹۶
بیر محمد شاه : ۲۰۶۲۰۶۱۶	بنوالمی رام ولی : ۱۸۹۰	بیدل الدین قطب الدار : و یکسے حد فیلد
بیر محمد کھوسوی شاه : ۱۹۰۱۰۶۱۰۶۱۰۶۱۰	بنی اسرائیل مولانا : ۱۱۶۹	بیچ الزان : ۲۴۶۶
۲۱۹۲۰۶۱۶۶۱۰۹۹۵	برونل قلند برهان بنی : ۱۰۹۰۶۱۰۹۰	بدین بن محمد خیر آبادی قاضی : ۱۳۵۰

حمیدالدین قشقرق: ۱۰۵۶	حسن طاهر جوهری: ۱۵۶۰	مغاضات حسین محمد: ۲۳۳۹
حبیب علی شاه: ۳۲۱۰۳۲۰	حسن محمد بن محمد شمس: ۲۳۶۰	عابدین علی شاهانی: ۶۳
حسام الدین: ۶۴۳	حسن مودودی خواجہ: ۱۱۵۴۰	حمزہ بن علی الطوسی: ۲۰۱
حسام الدین جوهری: ۷۱۰۰	۲۵۳۰۱۵۱۱۵	حمزہ بلکری سید: ۱۵۶۶
حسام الدین حضرت: ۲۰۳۲۰	حسین بادشہ قادری سید: ۵۶۳	حمید بن اسحق: ۱۵۰۶
حسام الدین قاضی منور سیدی: ۶۲	حسین (نوشہ توہید) بنی: ۴۰۱	حمید الدین نالوری صوفی: ۲۳۹۳ ۲۳۶۰
حسام الدین دکنپوری: ۲۲۰۸	۴۴۴ ۳۶۰ ۳۶۰ ۳۶۰ ۳۶۰	حمید الدین نالوری قاضی: ۱۹۴۵۱۰۹۰
حسام الدین محمد: ۲۱۹۵	۹۱۹ ۹۶۰ ۹۶۰ ۹۶۰ ۹۶۰	۳۳۱ ۳۲۵ ۳۲۵ ۳۲۵ ۳۲۵
حسام الدین محمد بن حسین ضیائی لکھنوی: ۱۳۵۱	حسین بن حسن: ۶۴۴	۱۰۵۶۳ ۱۰۵۶۳ ۱۰۵۶۳
حسن بصری خواجہ: ۶۹۲ ۶۳۰	حسین بن مبارق قادری: ۱۵۳۰	حسین الدین عبدالقادر قاضی سید
حسن بن ابی ایوب: ۱۶۳۰	حسین بن عام: ۲۶۴۰ ۲۶۴۰	محمد شریف: ۱۵۹۳
حسن بن حسین نوشہ توہید علی: ۶۹۰	حسین بن علی بن: ۸۴۹	حبیب الدین شمس: ۳۴۴
۱۲۱۱ ۱۲۱۱ ۱۲۱۱ ۱۲۱۱ ۱۲۱۱	حسین بن علی بن فخر: ۴۰۰	حبیب الدین سیالکوٹی: ۲۳۶
۲۵۳۲ ۱۰۵۵۵ ۱۰۵۵۵ ۱۰۵۵۵ ۱۰۵۵۵	حسین بن حسین الدین الیسی: ۱۵۴۳	حیدر علی شمس: ۶۹۰
۲۸۸۱ ۳۲۲ ۳۲۲ ۳۲۲ ۳۲۲	حسین بن: ۱۳۶۰ ۱۳۶۰ ۱۳۶۰ ۱۳۶۰ ۱۳۶۰	حیدر علی حبیب: ۵۴۵
حسن بن عبدالرحمن بن قادری محمد: ۶۰۹	حسین شاہ حقیقت: ۴۰۰	حیدر کبریا میر: ۲۳۲۰
حسن بن محمد: ۱۵۶۰	حسین شمس: ۱۵۰۰	ماتوش شاه محمد: ۳۲۰ ۹۰۵
حسن رسول: ۴۵۲	حسین بن: ۲۵۵۲	خیز: ۲۳۱۰
حسن رضا شمس: ۲۲۵۰ ۲۲۵۰ ۲۲۵۰ ۲۲۵۰ ۲۲۵۰	حسین عزیز بنی: ۲۰۵۲	حیدر: ۶۴۱
حسن سزاوی: ۵۴۶	حسین بخشندی محمد: ۶۵۹۵	فیض بن محمد: ۱۰۰
حسن عطا خواجہ: ۲۳۳۲	حسین و مظلای شمس: ۶۹۵	حسین الدین ابنا محمد: ۴۵۰
حسن علی شمس عظیم آبادی: ۲۶۱۹	حفظہ اللہ: ۲۰۳۵	فیض الدین بن: ۱۵۶۱ ۱۵۵۵

روزبهان : ۱۳۱۹	سراج‌الدین حسین : ۱۶	سلطان محمد طبرسی : ۳۱۹
روشن بایزید، میان : ۵۰۵	سراج‌الدین دنجوی : ۱۱۹۶	سوادالدین ابراهیم بن یحیی ابن فتح الله
روغف احمد (شاه) : ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷	سراج‌الدین، شاه عالم : ۲۱۷۹	قزاقی : ۱۹۴۴
۱۰۰۱۶	سراج‌الدین عبدالله شکاری، حضرت :	سوان بنی : ۸۷۴
روغف احمد لافت مجدوی، شاه : ۱۳۷۸	۲۰۴۶	سیاح، محمد احمد : ۲۹۰
۱۰۶۳۶	سراج الرحمن نوکی : ۲۷۴	سید احمد شهید راسه برطوی : ۷۵۷، ۲۵۲
روغف علی : ۱۱۵۲	سرحد : ۷۰۸۶	سید احمد بن سید درویش : ۲۵۸
ریاض الدین محمد صدیقی، شاه : ۱۱۶۰	سعد الله بهروردی : ۲۰۶۴	سید احمد خان امر : ۶۰۸
زنجی : ۴۵۶	سعد الله فاروقی : ۱۲۵۶	سید سلطان : ۲۶۰۳
زهریس طبرسی، حکیم محمد : ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵	سعد الدین احمد : ۱۶۷۶	سید علی : ۴۶۷
زین الحق، سید شیخ : ۲۳۱۹	سعد الدین حسین، سید : ۲۱۹۶	سید علی بن ابراهیم : ۷۷۰
زین العابدین : ۳۰۹	سعد الدین سقایی، حاجی سیاح مرود :	سید محمد : ۱۳۰
زین العابدین بن عاصم، سمنانی : ۹۴	۲۰۳۱	سید محمد ابن سید عبدالرحمن : ۲۵۲
زین اسحاق بن حسین : ۱۸۹۹	سعد الدین کاشغری : ۱۶۳۶	سید محمد میر : ۱۷۶۶
زین العباد حسین، سید مرتضی : ۱۵۵	سید بن بی بکر : ۱۶۱۵	سید محمود : ۲۳۳۳
ساعری، محمد مخدوم : ۲۰۸۷	سید الدین بن فخر الدین : ۲۶۱۵	سید محمود میر : ۷۶۳
سادی، مخدوم : ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷	سید الدین رفائی، سید : ۲۰۵۸	سید مرتضی : ۱۸۷۳
سجاد جعفری، محمد : ۲۷	سید الدین شاه : ۱۶۹۹	سید باشمی : ۱۱۹۳
سید الدین کاشغری : ۵۶	سید فضل الله بن ابوالفوز شیخ : ۱۹۹۰	سیف الدین قلندر راسقی : ۷۷۰
سراج احمد سرسندی : ۱۳۶۱، ۸۳۲	سلام الله : ۷۰۰۹	سیف الدین، برطوی شیخ : ۱۸۶۷
سراج الدین بن جهان الدین شایجهانودی	سلامت علی، سعید : ۲۰۰۰	سیف، نظرفورمباری : ۵۰۰
۱۲۰۳ :	سلطان حسین خاموشیان : ۱۵۱۰	شاه اشرف : ۱۹۵۱
سراج الدین حسن جهان آبادی : ۴۰	سلطان محمد : ۲۵۶	شاه جلدی : ۱۳۰

شاه چاند قطب عالم : ۳۹۷	شرف الدین محمد راشق محمد : ۴۰۱	شهاب الدین : ۴۸۵ ۱۱۳۱
شاد محمد : ۲۹۰	شرف صوفی : ۱۴۸۰	شهاب الدین محمد ابراهیم : ۱۵۸۲
شاد محمد : ۱۶۷۳	شرف بن شمس الدین محمد محمد : ۴۰	۰ ۵
شاه محمد : ۱۷۰۹	شرف حبیب طوی محمد : ۴۳۳	شهاب الدین دولت آبادی : ۲۰۸۶
شاه المصطفی احمد هاری : ۱۲۷۶	شرف الدین میر سید : ۲۴۸۶	شهاب الدین به دولت شمس : ۱۱۸۲
شرف حبیب طوی : ۱۵	شرف حبیب محمد : ۵۸۳	۱۲۱۵ ۵۵۰ ۵۵۰ ۱۲۹۶
شرف الدین : ۱۵۳۹	شرف طوی محمد : ۱۰۵۰	۴۳۴ ۴۰۹ ۱۰۵۰ ۱۰۶۰۴
شرف الدین محمد علی میری : ۷۹۰۰	شمس : ۵۰۵	۰۳۳۰۶
۳۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰	شمس تبریزی : ۱۵۰۵	شهاب الدین سید : ۱۸۴۰
۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰	شمس بن قوری : ۴۳۰	شهاب الدین علی سید : ۹۵۴
۱۰۸۹ ۱۰۸۹ ۱۰۸۹ ۱۰۸۹ ۱۰۸۹ ۱۰۸۹	شمس الدین : ۴۱۰	شهاب الدین فتح محمد شمس : ۴۰۵
۵۴۵ ۵۴۵ ۵۴۵ ۵۴۵ ۵۴۵ ۵۴۵	شمس الدین فلاکی : ۶۰۰۰	شهاب الدین فضل الله : ۹۰۰
۵۶۱۹ ۵۶۱۹ ۵۶۱۹ ۵۶۱۹ ۵۶۱۹ ۵۶۱۹	شمس الدین بن دول احمد : ۱۷۹۹	شهاب الدین میر طاری : ۵۰
شرف الدین بن قوری محمد و بن : ۹۰۰	شمس الدین حسین : ۱۰۰	شهاب الدین مقبول : ۹۰۰
شرف الدین و علی محمد : ۷۰۰	شمس الدین علی : ۵۹۹	شهاب الدین جهانی میر : ۳۳۹
قلند بن بنی	شمس الدین قدسی میر : ۷۴۰۸	شیخ بادشاه حضرت : ۱۹۵۸
شرف الدین حسین : ۲۲۲ ۲۳۹۵	شمس الدین محمد بن مصطفی الدین	شیخ محمد : ۵۵۴
شرف الدین ریسوری مفتی : ۷۹۰	شیرازی : ۱۳۴۷	شیخ شمس : ۷۰۳
شرف الدین علی : ۲۰۳۰	شمس الدین محمد رکان : ۴۰۰	شیخ رشید : ۵۳۴
شرف الدین علی ابوری : ۹۰۰	شمس الدین محمد شاه صوفی : ۵۵۵	شیخ الصوفی : ۱۰۰
شرف الدین شمس : ۱۵	شمس الدین محمد : ۱۰۰	شیخ فضل : ۰۰۳
شرف الدین محمد : ۱۵۵۹	شمس الدین محمد طوی : ۳۲۰	شیخ کبیر : ۱
شرف الدین محمد : ۱۰۰۹	شمس الدین محمد : ۷۰۰	شیخ محمد خاوری : ۱۰۰

[illegible]

[illegible]

مظفرالحق چشتی رامپوری : ۱۲۹۰	معین مسکین : ۱۲۸	میر درد خواجہ : ۱۵۰۵
مظفر علی لکھنوی میر : ۱۵۱۲	نادر محمد الوفا یحیی : ۲۳۲۳	ناصر جمال قریشی : ۷۸
میرالدین ابو عبد اللہ : ۷۷۵۷	قوجعفر : ۱۰۱	ناصر دہلوی خواجہ : ۲۰۵۷
میرالدین محمد خواف : ۱۳۳۸	سید ابن علی احمد محمد حسینی : ۲۴۹	ناصر الدین عبد اللہ خواجہ : ۷۴۲
مصوم نامی بن میر سید صفاتر خدیویر خاں	محب الدین قادری : ۱۰۳۵۱۲۴۷	ناصر علی : ۱۱۷۱
۳۱۷	منصور شاہ ولد میر شافعی : ۱۹۰۵	ناصری : ۲۰۹۲
مصوم بن محمد الفتال خواجہ محمد :	منصور طائی : ۱۰۰۱	نائب جگر : ۱۳۴۱۳۴
۱۳۲۳۱۹۳۲	منعم بالیار : شاہ محمد خدوم : ۱۱۴۳	شار علی بخاری : شاہ ۷۵۹۳
منعم نقشبندی : ۱۸۹۶۱۹۳۹	۲۰۱۲۱۲۲۹	نجات اللہ شاہ : ۲۳۷۸
معین الحق بن شہاب الحق سید : ۲۱۹۱	منعم سبک : ۱۳۵۸	نجم اللہ صدیقی : ۲۲۲۳
معین الدین (چشتی) امیری : ۲۳۷۱۲۲	منعم غازی خان : ۲۰۱۳	نجم الدین احمد بن عمر غازی : ۵۰۸
۶۶۳۹۳۳۱۳۹۰۷۳۴۱۷۷۶	مسلم محمد : ۱۳۳	نجم الدین بن عباس العباسی : ۱۱۷۸
۱۱۹۰۳۱۱۰۹۸۰۱۰۷۹۱۰۳۲	موسی لالونی : محمد : ۴۹۲	نجم الدین بن عبد اللہ : ۱۵۷۶
۱۲۹۳۱۲۰۵۴۰۲۰۱۵۱۱۶۵۰	مولانا بخش بن احمد : ۹۰۰	نجم الدین عمر نسفی : ۷۴۰۱۳۹۳
۰۲۷۵۲۱۷۴۷۵	مولانا عرش میر محمد : ۳۷۲۲	نجم الدین کبریا : ۸۷۵۱۸۷۱۰۷۲۳
معین الدین شیخ : ۱۸۶۳	محمد بدای : ۲۱۱۹	۲۳۷۹۱۰۵۵
معین الدین بن سراج الدین : ۱۷۸۲	میر جان علی محمد : ۱۸۹۹	نجم الدین محمد والا صلی اللہ علیہ وسلم : ۲۷۵۲۲۳۲۷
معین الدین بن خالد نقشبندی خواجہ :	میاں گلشن شاہ : ۲۷۵۷	نجیب الدین سہروردی : ۸۰۷
۰۱۶۵۵	میاں میر : ۱۹۱	نجیب الدین شاہ محمد : ۱۳۷۷
معین الدین بن شاہ کبیر شطاری : ۸۰۵	میران جیو شاہ : ۲۲۳	نجیب الدین فردوسی : ۲۳۷۳۵۵۹
معین الدین فاضل : ۱۷۳۳	میلان محمد الدینی : ۳۳۳	نجیب قادری : گوری محمد : ۱۸۰۹
معین الدین محمد بن خلیفہ الدین خواجہ :	میر حسن : ۱۶۸۹	نورست معین بردوانی : ۲۰۷۵
۲۲۷۹۱۲۲۴۷	میر حسینی : ۷۵۱	نذیر محمد شاہ مودودی : ۱۵۷۱

یار محمد حسین : ۱۴۰۹	ولی الله و پوری شاه : ۱۳۶۰	نواز محمد قادری : ۱۳۶۹
یحییٰ بن علی اصغر عثمانی : ۷۱۵۱	۱۳۶۶ ۱۳۸۱ ۱۳۸۱ ۱۳۸۱	نیک عالم شیخ : ۲۰۶۲ ۱۳۴۳
یحییٰ بن علی جیلانی محمد : ۸۸	۲۰۶۸ ۱۹۷۶	وارث بن نور محمد محمد : ۵۷۷
یحییٰ چشتی، خواجہ : ۷۰۵۵	ولی احمد غلام قادر سروری : ۱۴۹	واعظ حسنی محمد : ۷۵
یسین، سید شاہ : ۴۴۳	ولی احمد قادری محمد : ۸۵۲	وجید الدین اشرف : ۲۳۵۱
یعقوب بن حسن کشمیری : ۸۳۰ ۱۲۷۱	ولی الحق وحید علی ثانی، شاہ : ۱۳۰۱	وجید الدین شاہ : ۸۵۹۱ ۶۷۹
یعقوب بن عثمان غزنوی : ۸۱۶ ۱۵۷۱	ولی محمد : ۱۴۸۵ ۵۵	وجید الدین علوی گجراتی : ۶۶۹۶
۲۱۵۷ ۲۱۵۷ ۲۵۰	ولی محمد اکبر بادی / تارنولی : ۱۳۸۳	۲۳۸۵ ۲۱۳۵
یعقوب بن صالح : ۲۵۶۶	ولی محمد بن ملوک شاہ : ۱۹۵۶	وجید الدین محمد : ۱۹۴۹
یعقوب چرنی : ۲۳۶۸ ۲۳۹۹ ۷۱۷۱	۱۳۶۶ ۱۲۹۱	وحدت اللہ : ۵۳۲ ۱۴۴۱
یعقوب مرئی (بن حسن شیخ) : ۱۳۸۷	ولی محمد عاشق : ۱۲۷۹	وحید الحق پھلواروی : ۱۱۷۱
۱۸۷۸	بادی بن ابوالحسن محمد : ۱۶۹۱	وحید الدین : ۱۳۰
یوسف بدھ شیخ : ۲۱۹۷	باشم : ۲۶۲۳ ۴۴۰	وزیر محمد خان رامپوری : ۱۶۶۰
یوسف بگڑی، میر محمد : ۲۵۲۸ ۱۷۹۹	باشم بن حسن بخاری : ۲۷۰	وزیر خان محمد : ۲۳۰۰
یوسف بن رکن الدین : ۱۸۷	بھٹانی : ۱۵۶	ولایت اللہ باقی : ۱۸۶۱
یوسف ترکستانی محمد : ۲۳۷	بیرال صمبیر : ۱۰۵۹	ولی اللہ : ۶۶۶
	یار محمد بدخشی : ۲۶۱۳	ولی اللہ بن احمد علی محمد : ۱۳۸۸

اشاریہ مصنف (عزیز محمولات)

[illegible]

فصل الهادی: ۵۵

الهی بن صدق: ۵۶

الهی بن: ۵۷

الهی بن: ۵۸

الهی بن: ۵۹

الهی بن: ۶۰

الهی بن: ۶۱

۵۹

الهی بن: ۶۲

الهی بن: ۶۳

الهی بن: ۶۴

الهی بن: ۶۵

۶۵، ۶۶

الهی بن: ۶۷

۶۷، ۶۸

الهی بن: ۶۹

الهی بن: ۷۰

الهی بن: ۷۱

الهی بن: ۷۲

الهی بن: ۷۳

الهی بن: ۷۴

الهی بن: ۷۵

الهی بن: ۷۶

۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱

الهی بن: ۸۲

الهی بن: ۸۳

الهی بن: ۸۴

الهی بن: ۸۵

الهی بن: ۸۶

۸۶

الهی بن: ۸۷

الهی بن: ۸۸

الهی بن: ۸۹

الهی بن: ۹۰

الهی بن: ۹۱

۹۱

الهی بن: ۹۲

الهی بن: ۹۳

الهی بن: ۹۴

الهی بن: ۹۵

الهی بن: ۹۶

الهی بن: ۹۷

الهی بن: ۹۸

الهی بن: ۹۹

الهی بن: ۱۰۰

الهی بن: ۱۰۱

الهی بن: ۱۰۲

الهی بن: ۱۰۳

الهی بن: ۱۰۴

الهی بن: ۱۰۵

الهی بن: ۱۰۶

۱۰۶

الهی بن: ۱۰۷

الهی بن: ۱۰۸

الهی بن: ۱۰۹

الهی بن: ۱۱۰

الهی بن: ۱۱۱

۱۱۱، ۱۱۲

الهی بن: ۱۱۲

۱۱۲، ۱۱۳

الهی بن: ۱۱۳

الهی بن: ۱۱۴

الهی بن: ۱۱۵

الهی بن: ۱۱۶

الهی بن: ۱۱۷

الهی بن: ۱۱۸

رضی الدین عبد الغفور الانصاری: ۵۷	سیدمان بن علی ابی بکر بن القسائی:	شهاب الدین ابوالعباس احمد بن
رفیع الدین: ۷۰۸	۳۱۳	عبد الله الفاش: ۴۴۰ م
رفیع الدین بن محمد شمس الدین: ۵۳۷	السید بن سودکین: ۲۹۸	شهاب الدین ابوالعباس احمد بن
رکن الدین خلیل الرحمن: ۵۰۷	شهاب الله: ۴۱۷ م	عمر الزلیحی: ۱۳۹
رکن الدین گنگوئی: ۸۷۹	شجاع الدین: ۳۱۷	شهاب الدین احمد بن ابی بکر الرواد
رمضان بن مظان رمضان: ۵۳۲	شرف الدین دهلوی: ۵۰۸	اقرشی: ۸۷۸
۷۱۹، ۷۱۷	شرف الدین اسمعیل المیری: ۵۹۳	شهاب الدین السهروردی: ۵۴۵
روزبهان: ۸۱۳	شعیب بن عبد الحزیز، الغزالی القسائی	۷۷۷، ۲۴۹، ۳۰۵، ۱۹۹، ۱۷۹، ۷۰
زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الانصاری	الجمیدین: ۸۳۰، ۳۱۰	شهاب الدین محمد بن شمس لدوست آبادی
ابوشی: ۸۳۰، ۳۵۷	شمس الدین ابوالعباس الانصاری:	۲۸۹
زین الدین ابوبکر محمد بن محمد اخوانی:	۵۸۰، ۱۴۸، ۱۴۷	شهاب الدین القندی: ۱۸
۷۶۶، ۳۸۶	شمس الدین محمد بن احمد انخضری:	صیغه الله بن روح الله سید جمال دین
زین الدین بن علی الموبی: ۷۰	شمس الدین بن شرف الدین دهلوی:	گورانی: ۱۴۹، ۸۰۸
زین الدین الرازی: ۲۷۴	۸۳۹، ۷۵۵	صمد الدین بن حسام البیاضی: ۳۷۸
زین الدین محمد بن عبد الله الهامی: ۷۶۵	شمس الدین محمد بن عثمان البکری: ۳۵۹	صمد الدین شیرازی: ۴۳۳، ۳۵۵، ۲۸۸
زین الدین محمد بن علی علی: ۳۰	شمس الدین محمد بن بنده شاه الدمشقی:	صمد الدین القونوی محمد بن اسحاق: ۱۱۴
زین العابدین بن علی بن احمد البیرونی: ۷۷۹	۳۸۷	۴۳، ۷۹۰، ۵۹۸، ۵۲۹، ۴۵۱
زین العابدین محمد بن محمد الموری: ۱۴	شمس الدین السیاقوی: ۲۵	۷۵۷، ۴۵۷، ۴۸۸، ۴۹۸، ۴۸۸، ۷۵۷
سودکیل، شیخ الصمد: ۲۹۹	شمس الدین محمد بن حمزه الغناری: ۷۰۸	صدیق بن الخواف القرنی: ۱۰۴
السید شمس الدین الکسی: ۳۳۵	شمس الدین محمد مردش: ۷۳۷	صفي خالون حسین ابن حسن بن
سفیان بن صید الفدوتی: ۷۹	شهاب الدین احمد: ۵۲۲	کمال الدین: ۷۹۳
سیدمان بن محمد استیسی تاج المند: ۳۸۹	شهاب الدین احمد المندی: ۸۸۵	صفي الدین احمد بن محمد السدانی: ۲۴۹

مصطفى البكري، محي الدين البندر:

١٣٢٦، ١٣٥٠

مصطفى بن كمال الدين البكري: ٣٤٠

٤٢٨

مصطفى نيازي النقيبدي: ٣٠٤

منايا بن اسمعيل الشيباني،

البومرد: ٤٤

مفضل الدين امان الله الفارسي: ٣٤٤

مفضل الخادم: ٧٥٠

ط علي القاري: ٩٠٥، ٩١٠، ٩٢٠

١٨٤، ١٨٨، ١٩٠، ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥

١٣٤، ١٣٨، ١٣٩، ١٤٠، ١٤١، ١٤٢

منور شاه پيشي القاري: ١١٢

ملا شيخ الكرد، شيخ ابن الواس: ١٥٣

ملك احمد بن ملك مير محمد الفاروق

الحسن: ١٣١

موسى بن داود: ١٠٤

مولانا جلد: ٢٣٨

مولانا جلد: ٢٣٣

مهذب الدين احمد بن عبد الرضا

الدمايني: ٢٢٥

ناصر الدين ابو المولى محمد بن جليل: ١٥٢

محمد راو: ٥٠٣

محمد راد الله البخاري النقيبدي

الشيخ: ٩٤، ١٨٥، ١٨٥، ١٨٦، ١٨٧، ١٨٨، ١٨٩

محمد رفق الزبيدي سيد: ٥٢٤

محمد منظر: ٨٦٢

محمد مصوبه سمرقندي: ٥٧٣

محمد دافادجوي شيخ: ١٣٣

محمد حسين بن عبد الله ميرغني: ٣٩٤

محمد يوسف: ٨٨

محمد يوسف بن شيخ داود السويدي: ٣٧٠

محمد يوسف بن شيخ الواقي: ٩٠٤

محمد الاسكداري: ٣١١

محمد بن علي الكاشاني شيخ: ٩٢٤

محمد بن محمد بن ابراهيم الشافعي: ٨٧٤

محمد بن مسعود هشاري: ٣٣٣

محمد جويدي: ١٤٧، ١٤٨

محي الدين ابو الفضل البكري: ٤٥٤

محي الدين ابن ابى الحسن حرف

سيد بود: ٢٢٤

محي الدين محمد بن مير علي البكري: ١٣٢

مصاحب علي كهنوي: ٤١٨

مصطفى البكري سيد: ٨٣

محمد بن مصطفى بن سيد صيب: ٣٣٣

محمد بن مرقسي: ٩١٩

محمد بن مرقسي بن شاه محمود

الكاشاني: ٤٢٢

محمد بن مرقسي التلوي محسن: ٤٤٨

محمد بن يحيى القادر الجنبلي: ٥٣٣

محمد بن يعقوب تونسي: ٨٣٨

محمد بن يعقوب الفيروآبادي: ٣٤٣

محمد بن يوسف المقدسي: ٢٥٣

محمد تقي الدين: ٣٣٨

محمد جان بن محمد صديق بن حافظ

محمد جعفر بن شيخ ابراهيم: ١١

محمد حسين: ٤١٤

محمد الخولي الشافعي: ٣٩٣

محمد خواج بن عبد الرحمن القفقي: ٤٨٠

محمد صادق لطيفي: ٤٠٣

محمد صالح المصري: ١١٢

محمد صديق بن محمد شريف: ٣٣١

محمد عثمان بن محمد الشافعي اليرفني: ٤٠

محمد علي انجرائي: ٤٤٤

محمد كريم الدين بن محمد حسن خير آبادي: ٥٠

محمد كسيودار حسيني: ٣٣٠

پاکستان میں
تصویر کے محفوظ

پاکستان میں تصوف کے مخطوطات

۱

احمد منسروی
مکتبہ تحفہ دارالعلوم دیوبند

پیشگفتار

یہ پاکستانی کن نگاروں میں مجموعہ تصوف کے مخطوطات کی خدمت سے حوالہ دینا چاہیے۔
 تاریخی مخطوطات پرستیں ہیں، الامانہ اللہ، صفر بھر میں درجہ پشاور کی خدمت علی کر
 جیوٹ کے، اے۔ س۔ کے لیے ہم احمد منٹرو کی اور مرکز تحقیقات تاریخی ایران و پاکستان اسلام آباد
 کے نمونہ میں مجموعہ دست مشترک باہی حلی تاریخی پاکستان سے ام۔ سے جاری میں گیا ہے
 ضمیمہ حلدوں میں مندو لو کو سمیٹ لیا ہے۔ تصوف، عربی، کے لیے دوسرا ریٹ سو فیصد
 صفحہ کی پوری ایک حلد مختص رہی گئی ہے۔ جس میں ۲۰۰ مخطوطات کے ۱۱۰۰ نسخوں کا
 ذکر ہے۔

م۔ سردی کی مختلف حلد، بحر کو س سے لے کر وہ تمام مخطوطات سے لیے ہیں جو طبع
 ہیں حصے ۱ حوت پاکستان میں موجود ہیں۔

[illegible]

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۳۶	ارج منازل: منازل اربع	پیر محمد	۵۲	ارشاد المریدین	نشد محمد رضا شطاری لاجوری
۳۷	ارشادات صاحب: ارشادات	سید فتح علی حسینی مومنی	۵۳	ارشاد مستقیم	امان الحق بن شیخ نورالحق
	گردیزی	محمد فتح الله گزیزی	۵۴	ارشاد نامہ	محمد اکرم دیردی مغلوی
۳۸	ارشاد السالکین	محمد رضا صدیقی محلوک	۵۵	ارشاد نامہ: اجازت نامہ	فتح علی حسینی
۳۹	ارشاد السالکین	شیخ قاسم اودھی		طریق بیعت	
۴۰	ارشاد السالکین: وحدت وجود	سید محمد بن فضل الله	۵۶	ارشاد نامہ: تہذیب	
	تہذیب صوفیان	برہنہ پوری شیخ فتح محمد	۵۷	ارض عکاسی	
		محمد شہر علی خودی	۵۸	ارکان اربعہ	
۴۱	ارشاد السالکین	یوسف بن شیخ محمد	۵۹	الاسرار شحاتہ جدیدہ	عبد مہدی بن نقشبندی
۴۲	ارشاد الصالحین	شہ محمد رضا شطاری	۶۰	اسباب لمحہ	
۴۳	ارشاد الطالبین	لطیف اللہ بن شیخ	۶۱	اسباب طریقہ نقشبندیہ	فضل محمد مصومی
		عبدالقادر دہلی	۶۲	اسرار حقیقہ	عبد مہدی الدین قصوری
۴۴	ارشاد الطالبین	شہ میرا	۶۳	اسرار تحقیقہ	مولانا ہاشم
۴۵	ارشاد الطالبین		۶۴	اسرار تحقیقہ	
۴۶	ارشاد الولدین	شہ ابرہیم شہرانی	۶۵	اسرار خلوت سیر و سلوک	مفت ازہد حلی
۴۷	ارشاد الصالحین	شہ محمد رضا شطاری	۶۶	اسرار دعوات	سراج الدین عبد اللہ شطاری
		لاجوری			
۴۸	ارشاد فی اسناد الادب	جمال الدین جدائشہ	۶۷	اسرار اخلاق	عبدین الدین علی ترکہ جہندی
		بنداری			
۴۹	ارشاد الابدی	حافظ عبد اللہ قصوری	۶۸	اسرار عریقہ: رباعیہ	شہ محمد عیسیٰ قادری
۵۰	ارشاد المحققین	محمد آصف الدین		اسرار رکب سلوک	لاجوری
۵۱	ارشاد المریدین	سید خیر علی گیلانی	۶۹	اسرار عاشقین	سید محمد شیخ بندرگاہی

نمبر کتاب	نام کتاب	نمبر مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نمبر مصنف
۱۰	در شفتین	شیخ عبد قادیانی	۹۲	اصطلاحات سلسله کدوین	شاه نظام علی لکوی
۱۱	در غفقه	شیخ محمد عذابی		ایضاح الطریقه	
۱۲	در قواعد	محمد یحیی بن مولوی	۹۳	اصطلاحات صوفیانی	منسوب به ابو سعید الوافخر
۱۳	در وقادری	سعدی بن جو	۹۴	اصطلاحات صوفیانی	نور الدین بغدادی
۱۴	در وقادری فصاحت	تقین بن علی بن محمد	۹۵	اصطلاحات صوفیانی	سید علی شیرازی
۱۵	در مشرق	سید یوسف	۹۶	اصطلاحات صوفیانی	محمد صابر بن یعقوب صوفی (جامع)
۱۶	در توحید و مبین مکتوبات	محمد بن عیسی بن علی	۹۷	اصطلاحات صوفیانی	خداوندگار
۱۷	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۹۸	اصطلاحات صوفیانی	سید علی بن محمد
۱۸	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۹۹	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۱۹	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۰	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۰	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۱	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۱	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۲	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۲	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۳	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۳	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۴	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۴	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۵	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۵	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۶	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۶	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۷	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۷	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۸	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۸	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۰۹	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۲۹	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۰	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۰	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۱	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۱	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۲	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۲	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۳	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۳	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۴	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۴	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۵	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۵	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۶	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۶	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۷	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۷	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۸	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۸	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۱۹	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز
۳۹	در توحید و مبین مکتوبات	شیخ عبد عیسی بن محمد	۱۲۰	اصطلاحات صوفیانی	محمد بن عبد العزیز

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱۰۱	اعتقادنامه	عبد الکریم دیوبند	۱۱۸	الوار، نوریه	سید علاء الدین محمد
۱۰۲	اعتقادنامه دقیق اسلام	شاه نعمت اللہ ولی	۹	انوار الازکار و رسائل از کار	عابدی کشری
	راہ اہل سنت و اعتقاد		۱۰	انیس العاشقین	ضیاء الدین نقشبندی
۱۰۳	الاعتقاد فی تحقیق خواستوا	ابو تراب محمد راشد اللہ	۱۱	انیس العاشقین	بختی بن مصطفیٰ لاہوری
۱۰۴	اعوجہ العشق	شیخ محمد حسی، قمری	۱۲	ایس العجبین	عبد الطیف بن محمد
۱۰۵	افادۃ السالکین	شاه دوست محمد بن	۱۳	انیس الموحیدین	ہدایت اللہ
		شیخ لطف اللہ			دی محمد بن سوب مدلل
۱۰۶	افسانہ دیوانہ	خواجہ محمد چشتی محمد باری	۱۴	اور ۱۰۰ بارے خود	عاجی غلام حسین
۱۰۷	افضل المطالع	شیخ محمد کشری			بارہ ای سدری
۱۰۸	افکار مجربہ	ہدایت بن محمد	۱۵	اور ۶ شرح	
۹	قرب اسبیل بہ التوحید الی	شیخ عبد الحق محدث	۱۶	اور ۶ مشیت	عبد الرحمن چشتی صاحبزادہ
	سید رسول	دبوی	۱۷	اور ۶ حویشی	عبد اللہ حویشی قصوری
۱۱۰	قول لائق	ابو سید علی، بایرون	۱۸	اور ۶ حق	شیخ محمد عرف شیخ
۱۱۱	اقول برکات نقشبند				ردھا بگلائی
۱۱۲	الفہام، عشق و معرفت	عزائم الدین قصوری	۱۹	اور ۶ مختصر اور ۶ قادریہ	
۱۱۳	النبی نامہ	شیخ عبداللہ		شہادیہ	شیخ جمال بن سید حسین
۱۱۴	المصنفات فی میں المصنف	مسعود بن نقشبندی	۲۰	اور ۶ حمدانی	قادری
		اسمعی			مفتی از حمدانی شرح
۱۱۵	میرا کوئین	سلطان، جو	۲۱	شرح اور ۶ فتویہ	نرنا شناس
۱۱۶	انتہی بہ سلوک	یکدل	۲۲	اور ۶ نصیریہ	موقوفات شیخ نصیری
۱۱۷	انسان الکمال	عزیز نسفی	۲۳	اور ۶ ذکر	کس مسند کج ای

نمبر شمار	نام کتاب	نم تصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نم تصنف
۱۶۸	تحفه ابرار جمیه	نسیں علی ندیں جلد ۱	۱۸۴	تحقیقات	شاه نعمت اللہ ولی
۱۶۹	تحفه احمدیہ	شیخ محمد کشمیری	۱۸۵	تحقیق الایمان: رسالہ در بیان	شاه نعمت اللہ کرانی
۱۷۰	تحفه الاخوان	شہاب الدین ہمدانی		ایمان	
۱۷۱	تحفه الازکار	ابو الدین سطار	۱۸۶	تحقیق تقدس الوکیل: تقدس	غلام دستگیر قصبہ
۱۷۲	تحفه بدیع و بدیع قادیہ	عبد اللہ خوسرو قصبہ		الوکیل	
۱۷۳	تحفه دستگیر	مولانا غلام دستگیر قصبہ	۱۸۷	تحقیق نیتیں	میران غلام قادر
۱۷۴	تحفه السلوک	خواجہ محمد بخش بندی	۱۸۸	تلیق انسان: رسالہ	
۱۷۵	تحفه سماویہ	ملک جامی	۱۸۹	آتم و بزرگ	
۱۷۶	تحفه الصلوات: صلوات	کمال الدین حسین	۱۹۰	تذکرۃ الزاکریں	
	بر رسول	واظف الکاشفی	۱۹۱	ترتیب السلوک	عبد الکریم لامہوری
۱۷۷	تحفه فرقانیہ: مکتوبات علی	قطب بن حبیب	۱۹۲	ترجمہ رسالہ محی الدین	شاه داعی شیرازی
	(المی) ولی		۱۹۳	ترجمہ الیا قوت: ملحوظات	محمد یاقوت غلام قادری
۱۷۸	تحفه المبتدی	نہایت اللہ		شیخ عبدالقادر جیلانی	
۱۷۹	تحفه محمدیہ	میران حافظ بدیع	۱۹۴	ترجمہ زین سفیہ	
۱۸۰	ترجمہ مشرق تحفه مرسلہ	مسن از شیخ محمد زریں	۱۹۵	ترغیب العبد علی تکثیر الادب	زین العابدین مصحوب
		عبد الصفور	۱۹۶	ترکیۃ الافلاس	محمد محمد شمس الدین
۱۸۱	تحفه المحصوم	عیاش الدین بن بزرگ	۱۹۷	تسکین القلوب	مرزا حاتم
		الحوی البدر شمس	۱۹۸	آسئیم المقربین فی شوق منازل	خواجہ عبد اللہ ہزاری
۱۸۲	تحفه لوریہ: شرح تحفه تہذیب	مسن و شریعت زلیخہ		المسائرین	
		تقصو ن خوسرو	۱۹۹	آشرح حروف محمد صلی اللہ علیہ وسلم	
۱۸۳	تحقیقات	مصوب شیخ بدیع	۲۰۰	تقرحات نمید	
		محمدی			

فرشمار	نام کتب	نام مصنف	مترجم	نام کتب	نام مصنف
۲۰	تفسیر تفسیر تفسیر الروح		تفسیر محبوب فی طائف	تفسیر تفسیر تفسیر الروح	تفسیر تفسیر تفسیر الروح
۲۰۱	تفسیر نام	خواجہ محمد بخش مکنانی	المحبوب	تفسیر نام	خواجہ محمد بخش مکنانی
۲۰۲	تفسیر و حروف مقیم	میرزا لعل علی خان	توبه و ذکر	تفسیر و حروف مقیم	میرزا لعل علی خان
۲۰۳	تطریب الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث	توبه و ذکر	تطریب الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث
۲۰۴	تولیم الساک	میرزا لعل علی خان	توبه و رساله دیان ...	تولیم الساک	میرزا لعل علی خان
۲۰۵	تعلیم المریه	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تعلیم المریه	ابن خلدون
۲۰۶	تولیم "تطریب"	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تولیم "تطریب"	ابن خلدون
۲۰۷	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث	توبه و رساله دیان ...	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث
۲۰۸	تعلیم المریه	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تعلیم المریه	ابن خلدون
۲۰۹	تولیم "تطریب"	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تولیم "تطریب"	ابن خلدون
۲۱۰	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث	توبه و رساله دیان ...	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث
۲۱۱	تعلیم المریه	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تعلیم المریه	ابن خلدون
۲۱۲	تولیم "تطریب"	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تولیم "تطریب"	ابن خلدون
۲۱۳	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث	توبه و رساله دیان ...	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث
۲۱۴	تعلیم المریه	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تعلیم المریه	ابن خلدون
۲۱۵	تولیم "تطریب"	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تولیم "تطریب"	ابن خلدون
۲۱۶	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث	توبه و رساله دیان ...	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث
۲۱۷	تعلیم المریه	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تعلیم المریه	ابن خلدون
۲۱۸	تولیم "تطریب"	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تولیم "تطریب"	ابن خلدون
۲۱۹	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث	توبه و رساله دیان ...	تفسیر الاحسان مناصحت	شیخ عبدالحق محدث
۲۲۰	تعلیم المریه	ابن خلدون	توبه و رساله دیان ...	تعلیم المریه	ابن خلدون

فرشمار	نام کتب	نام مصنف	فرشمار	نام کتب	نام مصنف
۲۳۸	تمهیدت: رساله	شیخ حسین قادری	۲۵۳	جوابه الاسلام	عبدلطیف جلاری
۲۳۹	تیسره انشا غلیوں	جمال الدین ابو الحسن	۲۵۴	جوابه الاشادات	
۲۴۰	تخف برہنہ	سلطان باجو	۲۵۵	جوابہ البدائع	ملفوظات پیر صاحب نوائی شریفہ سنگی
۲۴۱	جام جہان نما	محمد شیرین مغربی	۲۵۶	جوابہ جلالیہ	حسین بن احمد بن حسین حسینی
۲۴۲	جامع الاسماء	سلطان باجو	۲۵۷	جوابہ جہان نما: جوابہ سیدہ	
۲۴۳	جامع الختم	کل محمد بن محمد فیض اللہ	۲۵۸	جوابہ زواہر	
۲۴۵	جامع السائرین ترجمہ نازل	امام ابو خاجہ عبداللہ	۲۵۹	جوابہ سستہ	محمد کریم محمد علی شتی
	السائرین	انصاری ترجمہ؟	۲۶۰	جوابہ الکون: شرح رباعیات خواجہ شاداد علی سیرازی	
۲۴۴	جامع الفوائد	محمد اشرف بن یونس	۲۶۱	جوابہ ملفوظات: ملفوظات	محمد عادل بن فیض محمد کاکڑی
		لاہوری	۲۶۲	جوابہ اکبر	خواجہ محمد حسینی احمد آبادی گجراتی
۲۴۷	جامع الفیوضات: ملفوظات	یکی از بزرگ ملفوظات	۲۶۳	جوابہ شائقین	جلال الدین
	محمد رشید اللہ	رشید اللہ	۲۶۴	جوابہ حنفیہ	اشاہ مسین
۲۴۸	رسالہ جامعہ: جامعہ	سید حسین اعظمی	۲۶۵	جوابہ فسانہ	شیخ محمد حسینی احمد آبادی گجراتی
۲۴۹	جماعت مسافروں: تہجد	خواجہ محمد حسینی احمد آبادی	۲۶۶	جوابہ بہار	شیخ محمد ہاشم نشتہی
۲۵۰	جنت الہادین	نائبہ سادات عربی	۲۶۷	جوابہ چمن	شیخ عبدالحامد مرندی
۲۵۱	جامع الاسماء	سید حافظ محمد بن خواجہ	۲۶۸	جوابہ گلہ	نواب علی احمد کاسانی
۲۵۲	جامع الاسماء	سید مدین کاکڑی			

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۲۷۹	چند کلمه و چند مقام	۱۰۰۰ چهل و یکم	۲۷۹	چند کلمه و چند مقام	۱۰۰۰ چهل و یکم
۲۸۰	چهل مطلب	۲۷۹ شاد و غیثی شیرازی	۲۸۰	چهل مطلب	۲۷۹ شاد و غیثی شیرازی
۲۸۱	چهل اسم سیفی	۲۸۰ حدائق النخیر	۲۸۱	چهل اسم سیفی	۲۸۰ حدائق النخیر
۲۸۲	چهل اسم اسناد	۲۸۱ غفر لدین ابوالاعوام	۲۸۲	چهل اسم اسناد	۲۸۱ غفر لدین ابوالاعوام
۲۸۳	چهل لفظ	۲۸۲ حقیقه حروفیات	۲۸۳	چهل لفظ	۲۸۲ حقیقه حروفیات
۲۸۴	چهل کاف : شرت ...	۲۸۳ حقیقه حروفیات	۲۸۴	چهل کاف : شرت ...	۲۸۳ حقیقه حروفیات
۲۸۵	چهل کاف : شرت ...	۲۸۴ حروف : رسالود ...	۲۸۵	چهل کاف : شرت ...	۲۸۴ حروف : رسالود ...
۲۸۶	چهل کاف : شرت ...	۲۸۵ حروف : رسالود ...	۲۸۶	چهل کاف : شرت ...	۲۸۵ حروف : رسالود ...
۲۸۷	چهل کاف : شرت ...	۲۸۶ حروف : رسالود ...	۲۸۷	چهل کاف : شرت ...	۲۸۶ حروف : رسالود ...
۲۸۸	چهل کاف : شرت ...	۲۸۷ حروف : رسالود ...	۲۸۸	چهل کاف : شرت ...	۲۸۷ حروف : رسالود ...
۲۸۹	چهل کاف : شرت ...	۲۸۸ حروف : رسالود ...	۲۸۹	چهل کاف : شرت ...	۲۸۸ حروف : رسالود ...
۲۹۰	چهل کاف : شرت ...	۲۸۹ حروف : رسالود ...	۲۹۰	چهل کاف : شرت ...	۲۸۹ حروف : رسالود ...
۲۹۱	چهل کاف : شرت ...	۲۹۰ حروف : رسالود ...	۲۹۱	چهل کاف : شرت ...	۲۹۰ حروف : رسالود ...
۲۹۲	چهل کاف : شرت ...	۲۹۱ حروف : رسالود ...	۲۹۲	چهل کاف : شرت ...	۲۹۱ حروف : رسالود ...
۲۹۳	چهل کاف : شرت ...	۲۹۲ حروف : رسالود ...	۲۹۳	چهل کاف : شرت ...	۲۹۲ حروف : رسالود ...
۲۹۴	چهل کاف : شرت ...	۲۹۳ حروف : رسالود ...	۲۹۴	چهل کاف : شرت ...	۲۹۳ حروف : رسالود ...
۲۹۵	چهل کاف : شرت ...	۲۹۴ حروف : رسالود ...	۲۹۵	چهل کاف : شرت ...	۲۹۴ حروف : رسالود ...
۲۹۶	چهل کاف : شرت ...	۲۹۵ حروف : رسالود ...	۲۹۶	چهل کاف : شرت ...	۲۹۵ حروف : رسالود ...
۲۹۷	چهل کاف : شرت ...	۲۹۶ حروف : رسالود ...	۲۹۷	چهل کاف : شرت ...	۲۹۶ حروف : رسالود ...
۲۹۸	چهل کاف : شرت ...	۲۹۷ حروف : رسالود ...	۲۹۸	چهل کاف : شرت ...	۲۹۷ حروف : رسالود ...
۲۹۹	چهل کاف : شرت ...	۲۹۸ حروف : رسالود ...	۲۹۹	چهل کاف : شرت ...	۲۹۸ حروف : رسالود ...
۳۰۰	چهل کاف : شرت ...	۲۹۹ حروف : رسالود ...	۳۰۰	چهل کاف : شرت ...	۲۹۹ حروف : رسالود ...

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۲۹۹	تحقیق لایمان و وقایع لوفان	۳۱۰	طلیغ اللطائف فی رباعی	محمد بن محمد محمود	نام مصنف
	وصیت نامه امیر		طلیغ غلطات	محمود	
	مبداء الحائق	۳۱۵	طلیغ	خواجہ سعید محمد سیورند	
۳۰۰	تحائق سلوک رسالہ... شیخ محمودیان بن	۳۱۶	حورائیه: شرح رباعی بوسید	شرح از خواجہ سعید الدین	
	رسالہ دین	۳۱۷	حورائیه: جمالیہ: شرح	شرح از یعقوب چرخ	
۳۰۱	حق المبین		رباعی بوسید		
۳۰۲	حقیقت رسالہ	۳۱۸	حورائیه: شریعت رباعی بوسید	شرح از دست دشت و...	
۳۰۳	حقیقت رسالہ: خوب	۳۱۹	حورائیه: شرح رباعی الوکید	شرح ۹	
	مبداء سید مرتبہ	۳۲۰	حیات الفردوس	نعم الدین	
۳۰۴	حقیقت الاسلام: حقوق	۳۲۱	خزانہ خواجہ جمالی: قولہ	محمود سید جمال	
	الاسلام		جلالی: خواجہ جلالی	امام بیابان بست	
۳۰۵	حقیقت ایمان	۳۲۲	خزانہ: اخویہ: غلامیہ		
۳۰۶	حقیقت عشق	۳۲۳	خزانہ: اخویہ: دما: خواجہ	یوسف مستقال	
۳۰۷	حقیقت الحق: حقیقت	۳۲۴	خزانہ: امراہ: راء: خواجہ	شیخ محمد ران محمد	
۳۰۸	حقیقت نادر بیال		خزانہ: امراہ: راء: خواجہ	ابراہیم شادوی	
۳۰۹	حقیقت وجود: وجود	۳۲۵	خزانہ: طوید	محمد حسین قوری	
۳۱۰	حق یقین: رباعی: یقین	۳۲۶	خزانہ: لورف: مکتوبات	مکتوبات: محمد	
			روح شریف	عبدالمجید	
۳۱۱	حکایت امیر: امیر: امیر	۳۲۷	خلاصۃ الوداد	برہان مسکین	
	تحائق: رسالہ	۳۲۸	خلاصۃ توفیق: حیل: خواجہ	خواجہ شاد: خزانہ	
۳۱۲	طلیغ: طریقہ		خزانہ: مودعین	یاقی: چنی	
۳۱۳	طلیغ: طریقہ	۳۲۹	خلاصۃ: مرسوم	حق: حق: بن محمد	

ردیف	نوع کتاب	نوع مصنف	نوع کتاب	نوع مصنف
۳۳۰	تذکره اسبک	مفتی غلام شمس	نوع کتاب	مفتی غلام شمس
۳۳۱	تذکره ی زین	عبدان	تذکره ی زین	عبدان
۳۳۲	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۳۳	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۳۴	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۳۵	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۳۶	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۳۷	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۳۸	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۳۹	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۰	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۱	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۲	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۳	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۴	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۵	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۶	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۷	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۸	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۴۹	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ
۳۵۰	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ	تذکره ی زین	تقریرات خواجہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۳۴۳	دعوت سماجیہ		۳۸۳	ذات صفات خدا: معرفت	ابوعلی قلندر پانی پتی
۳۴۴	دقیق	اشو میسی حضرت برانچوکی	۳۸۴	ذات و نفس و وجود: گفت	عزیز نسفی
۳۴۵	دقیق الحقائق		۳۸۵	صوفیان در بارہ ...	
۳۴۶	دقائق الحقائق: تحقیق الدقائق	مورانا بابا فضل رومی	۳۸۶	از دیدہ السلاطین: کبیریت	سعید کشمیری
۳۴۷	دقائق الحقائق	شیخ فیض محمد صاحب	۳۸۷	احمر شریع	
۳۴۸	دقیقۃ الدقائق	سید الشہداء بن علی بن محمد	۳۸۸	ذکر: رسالہ در ...	
۳۴۹	دلیل نیلوتی در مذہب التیمرہ: مشاہدۃ فیقر اللہ جلالہادی		۳۸۹	ذکر: کتبہ	
۳۵۰	دلائل الہیۃ فی الذہب التیمرہ		۳۹۰	ذکر: شریع	شریف شریع خاں شریع خاں
۳۵۱	دل و دیمان	منسوب خاں شریع خاں	۳۹۱	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۵۲	دو گانہ فی ان: دو گانہ فی ان: دو گانہ فی ان		۳۹۲	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۵۳	دولت تمبرہ: مکتبہ الدین		۳۹۳	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۵۴	۱۰۱ ذکرات: رسالہ در	عبدالمجید بن عبد اللہ	۳۹۴	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۵۵	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۳۹۵	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۵۶	۱۰۱ اصل سوگیر	عبدالمجید بن عبد اللہ	۳۹۶	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۵۷	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۳۹۷	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۵۸	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۳۹۸	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۵۹	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۳۹۹	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۰	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۰	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۱	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۱	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۲	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۲	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۳	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۳	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۴	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۴	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۵	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۵	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۶	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۶	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۷	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۷	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۸	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۸	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۶۹	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۰۹	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۰	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۰	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۱	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۱	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۲	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۲	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۳	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۳	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۴	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۴	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۵	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۵	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۶	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۶	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۷	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۷	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۸	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۸	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۷۹	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۱۹	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۰	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۰	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۱	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۱	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۲	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۲	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۳	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۳	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۴	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۴	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۵	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۵	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۶	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۶	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۷	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۷	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۸	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۸	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۸۹	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۲۹	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۰	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۰	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۱	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۱	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۲	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۲	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۳	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۳	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۴	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۴	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۵	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۵	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۶	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۶	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۷	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۷	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۸	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۸	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۳۹۹	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۳۹	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی
۴۰۰	۱۰۱ اصل	عبدالمجید بن عبد اللہ	۴۴۰	ذکر: شریع	محمد امجد علی احمدی

مؤلف	نام کتاب	نام مصنف	مبدا	نام کتاب	نام مصنف
۴۰۱	راحت السامعین	شیخ المیزان احمد بن ابی	۴۲۰	رساله خواجہ عبید اللہ	خواجہ عبید اللہ
۴۰۲	راحت المیزان	خواجہ محمد شمس	۴۲۱	رساله خواجہ عبید اللہ شمس	خواجہ عبید اللہ شمس
۴۰۳	رزوینا	منسوب به خواجہ شمس	۴۲۲	رساله اندکان	آل عبید اللہ
۴۰۴	راه روشن	شاه داعی شیرازی	۴۲۳	رساله شاه برهان	شاه برهان برهانوری
۴۰۵	رجال الغیب رساله بار		۴۲۴	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۰۶	رواق احسن بر سید آدم کبیر		۴۲۵	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
	حقیقت کدی		۴۲۶	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۰۷	در سبستان	عبد الحمی قلندر	۴۲۷	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۰۸	در عقده الف تانی	شیخ محمد بن محمد	۴۲۸	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۰۹	رزاقیه	محمد بن محمد	۴۲۹	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۰	رسائل ۱۳	علی متقی	۴۳۰	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۱	رسائل ۴	میر سید علی محمدی	۴۳۱	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۲	رسائل ۲۵	خواجہ محمد شمس	۴۳۲	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۳	رسائل ۲۵	محمد بن محمد	۴۳۳	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۴	رساله انتحاق	محمد بن محمد	۴۳۴	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۵	رساله محمد بن	محمد بن محمد	۴۳۵	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۶	رساله دور	محمد بن محمد	۴۳۶	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۷	رساله با شمس	محمد بن محمد	۴۳۷	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۸	رساله سیدان	محمد بن محمد	۴۳۸	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۱۹	رساله سیدان	محمد بن محمد	۴۳۹	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی
۴۲۰	رساله سیدان	محمد بن محمد	۴۴۰	رساله شمس	شاه محمد فرخ مجذبی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	فترت	نام کتاب	نام مصنف
۳۳۸	رساله عرفانی	شیخ محمد بن باغی	۴۵۷	رساله فانی	میرزا مظفر علی خان
۳۳۹	• •	مرزا محمد شفیع	۴۵۸	• •	خدم محمد بن الدین
۳۴۰	رساله عرفانی: رساله صوفیه	شهاب الدین بهروردی	۴۵۹	• •	محمین الدین بنزادی
۳۴۱	رساله عرفانی	ضیاء الدین مشی	۴۶۰	۱۱	شرف الدین محمد بن میری
۳۴۲	• •	سید شاه بن سقایی	۴۶۱	• •	• •
۳۴۳	• •	سراج الدین بلبله	۴۶۲	• •	محمد مصنف
• •	• •	شهری	۴۶۳	• •	نظام الدین
۳۴۴	• •	شیخ بلبله بن جاری	۴۶۴	• •	نواب نظام الدین اولی
۳۴۵	• •	شیخ عبدالریم غنی	۴۶۵	• •	میر محمد نعلانی
۳۴۶	• •	علیم رضا	۴۶۶	رساله عرفانی: رساله سلوک	نور بخش فانی، سید محمد
۳۴۷	رساله عرفانی: درویش نامه	میر سید علی بدائی	۴۶۷	رساله عرفانی (۲۸ رساله)	مصنف نامعلوم
۳۴۸	رساله فانی	میر سید علی بدائی	۴۶۸	رساله عرفانی: عقل و عشق	—
۳۴۹	• •	غلام قادر است	۴۶۹	رساله عرفانی: امر و نهی	—
۳۵۰	• •	میان غلام آقایی	۴۷۰	رساله عرفانی	زور و نیس که مصاد
۳۵۱	رساله عرفانی: سلوک	شاه محمد غوث قادری	۴۷۱	رساله عرفانی: سترج	محمد بن نظام الدین آری
• •	• •	لاهوری	۴۷۲	رساله عرفانی: طبعی	امام غفری
۳۵۲	رساله عرفانی: توحید	محمد دواغ فانی	۴۷۳	رساله عرفانی: معانی	فرید بن مسعود و دیگر
۳۵۳	وحدت و توحید	• •	• •	دل و دلیت آن	فارسی
۳۵۴	رساله فانی	• •	۴۷۴	رساله مسعودیه: رساله سید محمد مسعود بن محمد یعقوب	• •
۳۵۵	رساله فانی: ترت	نصرت الدین محمد الدین	۴۷۵	رساله سید محمد	• •
• •	• •	• •	۴۷۶	رساله فانی	احباب نظام الدین میری خان
۳۵۶	رساله فانی	محمد سینی	۴۷۷	رساله فانی: توحید	محمد الدین ناگوری
• •	• •	• •	• •	میلاد است	• •

فهرست	نام کتاب	مصحف	مترجم	تألیف
۴۷۸	شرح فیضان کشف	شرف الدین حسین	۴۹۳	یاقوب زکی کتیرنی
۴۷۹	شرح رهاورد طایفه	احمد بن زکی	۴۹۵	موسی بن وصال
	الاخاظ		۴۹۷	-
۴۸۰	رفیق الیقین	آب نموده ملازمین	۴۹۷	روح (ارسال در -)
۴۸۱	رفیق الیقین صوت	شیخ شرف الدین	۴۹۸	نویسنده پشتی، آبادی
		شیخ سید الدین	۴۹۹	-
۴۸۲	رفیق الحق	امام شمس شید	۵۰۰	شاه نعمت ولی کرمانی
		طریقی	۵۰۱	روحیه (۱۲۱) رساله بیان
۴۸۳	ابن یقین	اندشاد زکی	۵۰۲	روح معرفت روح
۴۸۴	بر حقایق	آب نموده ملازمین	۵۰۳	روحیه (۱۳۱) تفسیر آیت و
۴۸۵	بر مشافه		۵۰۴	طریقه القاه الی مریم
۴۸۶	رفیق سار معنی ساری	شیخ بدیع الدین	۵۰۵	روحیه (۱۴۱) رساله بیان
۴۸۷	مهرت سبب نفس	شیخ عبد الجبار	۵۰۶	روحیه (۱۵۱) رساله بیان
۴۸۸	مهرت خیر، مقبولات	شیخ عبد الدین	۵۰۷	روحیه (۱۶۱) رساله بیان
	شهادت الدین	تذکره حقایق	۵۰۸	روحیه (۱۷۱) رساله بیان
۴۸۹	مهرت غیبی	آب نموده ملازمین	۵۰۹	روحیه (۱۸۱) رساله بیان
		آب نموده ملازمین	۵۱۰	روحیه (۱۹۱) رساله بیان
۴۹۰	مهرت حقیقت	آب نموده ملازمین	۵۱۱	روحیه (۲۰۱) رساله بیان
۴۹۱	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۱۲	روحیه (۲۱۱) رساله بیان
۴۹۲	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۱۳	روحیه (۲۲۱) رساله بیان
۴۹۳	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۱۴	روحیه (۲۳۱) رساله بیان
۴۹۴	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۱۵	روحیه (۲۴۱) رساله بیان
۴۹۵	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۱۶	روحیه (۲۵۱) رساله بیان
۴۹۶	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۱۷	روحیه (۲۶۱) رساله بیان
۴۹۷	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۱۸	روحیه (۲۷۱) رساله بیان
۴۹۸	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۱۹	روحیه (۲۸۱) رساله بیان
۴۹۹	مهرت حقایق	طریقه حقایق	۵۲۰	روحیه (۲۹۱) رساله بیان

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	فیش	نام کتاب	نام مصنف
۵۴۹	سلوک الی الله	نظم مولی و سلمی	۵۴۷	سماع: خفا: رساله در	غلام علی شاه دهلوی
		تسبیحی		باعت سماع	
۵۵۰	سلوک میشتیه: رساله در	محمد رفیع الدین خجندی	۵۴۸	سماع: رساله: جوابی	محمود بک
	در تب سلوک		۵۴۹	سمن رساله	
۵۵۱	سلوک خواجگان: طریق حضرت	مست محمد فایز	۵۴۹	اسنت اذاکرین	سید محمود
	خواجگان		۵۴۹	سوال: ابولک	سید حسین صفهانی
۵۵۲	سلک الزهاد	عین محمد دیرتقی	۵۴۹	سوال: جواب	مجاوب از شیخ فخر الدین
					محمد بن
۵۵۳	سلک طریق: قدس بریق		۵۴۹	سوال: جواب	سید بن سنی: تات
					اسولات از در اشکوه
۵۵۴	سلوک الوعین	محمد رفیع الدین خجندی	۵۴۹		مجاوبات از شیخ احمد
۵۵۵	سلوک می ویه: رساله	علامه			صوفی شطری
۵۵۶	سلوک محمدویه: بصیرت نیر	علامه	۵۴۹		احمد الجواب
۵۵۷	سلوک المعصبات	نعمت الدین سید حسن	۵۴۹		قاسم الوار
۵۵۸	سلک فقه بنده: رساله	علامه: محمد حسن دلی	۵۴۹		اشاه نعمت الله گران
	در میان	نقش	۵۴۹		سوال: سید علی حنفی
۵۵۹	سلوک پرتی	نعمت الدین سید حسن	۵۴۹		سوال: جواب
۵۶۰	سلوک یوسف	یوسف	۵۴۹		سوال: وقت ساز و دی
۵۶۱	سماع: رساله	محمد بیت ابی	۵۴۹		نعمت دهلوی
۵۶۲	سماع: رساله	محمد علی محمد	۵۴۹		سید علی صفهانی
		محمد علی	۵۴۹		محمد حسین کهنی

[illegible]

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۷۱۳	شغل آدمی	فتح علی گریزی	۳۱	صفار طرات	سید علم حسین شاه
	شلاق البالین	محمد صابر بن محمد یعقوب		غلام قادر شاه
	شس العارین: مشکل				فاضل
	کشتای هنورما	سلطان باهو		صلوات لدرار	پیر حسن شاه قانری
	شیخ بارت	حبیب الله قندهاری		صلوات اناسر: درگاه میرن	عبدالحق محدث
	شواهد التجدید	عبدالاحد مجیدی		ضرب الاقدام	دلبران
	شواهد الطواح	شیخ سعدالدین احمد برکی	۳۵	صلح کل	غوب محمد شیخی
۷۲	شواهد محبت باری...			صیروسدا	ادوانی
	شو بدین: شواهد نبیب	نبیب الدین بنیتوی		ضبط اوقات: رسال...	محمد حسین مبارکشیری
	شوق ناز	محمد صالح کورجی		خدیات: مقام سلطنت	حافظ غلام مصطفی
	شوقیه: رسال...	شاه ابوالعالی قانری		منیا تو مید: ترمیم کلمات تومیز	
		لاهوری		تبلید	
	شوقیه	قتیل لاهوری	۳۷	طب روحانی: طب دروعلیات	
۷۵	شیمییه	خواجه کاسانی		امر امن جسم و روح	
	الصباح عن الصباح			طب اشفا	بولاق پیشینی
	صبح وصال	محمد قزالدین نوری		طریق آخرت: رساله فانی	شیخ بیبا الدین
	صبر و شدت	نواب محمد پیشینی محمد بادی		طریق راه شادان تکمیل المؤمنین	
	صوت و مرض: دروعلیات			والاولاد	اشاه فقیر استمداد
	سفر ناز و حسن و دل:	لفظی فطادی		طریق اسبکین: خرقه پوشیدن	
	حسن و مشق			طریق اصول: فنی مانت: فنا	شاه ربانی: الله
۷۶	در احوال الطالین: به معنویات	یکه زبده معنویات		طریق بعدی	غلام حیدرانی: رنگی
	پیر محمد راشد	محمد راشد	۳۸	طریق ممت: قتل بندران	پیر محمد شاه

نام مصنف	نام کتاب	بشار	نام مصنف	نام کتاب	بشار
محمد زکریا کاکاؤی	مثنوی مشهور	۴۸	طریقہ خرم خواجگان چشتی	نام کتاب	۳۸
حدید زنی	مثنوی بیان عشق		خرم خواجگان		
شیخ نظام الدین	عشق بر ساریر ...		طریقہ خواجگان نقشبندی		
مثنوی حقیقی. مکتوبات علی ابن شمس نظام الدین	اولیاء		طریقہ مجددی		
اولیاء			طریقہ مستغول بر سالار		
عشق و سلوک			طریقہ عشق بندیه بر سالار		
شیخ محمد النقی	عشقیه		طریقہ نقشبندیه بیان		
نوب محمد شمس	مقام صوفیان		طریقہ عشق بندیه بر سالار		
	مقام مصوفیه: استغاثیه		محدث دهلوی		
	مقام طریقه و مرغوب صوفیه	۵۵	طریقہ نقشبندیه: طریقہ خرم خواجگان مجدد افغانی		۵۵
شیخ درویشی	مقام مجدد افغانی		طریقہ اصول بر سالار		
بدای	مقیات		طریقہ بر بختدان		
سلطان باب	مقلد میراد		نقد امر بوزیر حکیم		
شاه فرید الدین	مقلد کمال		نقد و زوت بر سالار		
تاریک			طریقہ صوفیه و کیمیه برین ... بر زینبی		۶۰
معدن شمس	مقلد عشق	۶۰	طریقہ مملکت صفت و بهجت		
هم فی	مقلدیه بر سالار و روضه		مبادت و سته خوار		
سلطان بدین سندی	طریقہ مجدد		بر سالار و بشار		
نور محمد شمس	طریقہ سالار و مسلم		طریقہ نجات		
	طریقہ بر سالار		طریقہ شمس		
نقد و تقریر بر سالار و روضه	طریقہ بر سالار		طریقہ تصدیق		
بر سالار	طریقہ بر سالار		طریقہ بر سالار		

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۸۸۷	میلیات مجددی	نواب علی محمد نقشبندی	۸۸۷	الغفار والفقراء رساله	علامه عبداللہ طرانی
	منہار الیوم	منسوب الیامجد صادق		غنیۃ الطالبین: ترجمہ	ترجمہ و تفسیر ہریم
	عوارف المعارف: ترجمہ	مثنیٰ شہا الدین بہمنی ترجمہ		غنیۃ الطالبین	توسی
	عوارف المعارف: ترجمہ			رسالہ مرجعہ: شرح غنیۃ الطالبین	فخر الدین ادرنگ آبادی
	حوالہ نمبر: درجہ عالم النور	بابا فتح محمد		مکالمات غوث اعظم: شرح بہار	شمارح، کوک شاہ
	عیار الایمان	ناطلق		شرح خوشیہ	عبد الرزاق
	عین الایمان	فضل لاہوری		شرح رسالہ خوشیہ	عبدالواحد
	عین النور			ترجمہ و شرح رسالہ خوشیہ	
	عین الحق یا عین الیقین	مولوی مخفی		اسرار الطریقہ: خوشیہ	محمد غوث پشادری
۸۹۱	عین السلوک	محمد قاسم دھونی	۸۱۵	انشاء العشق: غوثیہ	عبداللہ
	عین العشق	اسلمان بابو		غیث	غیث الدین خالدي
	عین الفقر	حافظات حافظ ابراہیم		نارۃ ادب بارہ توہید جوہی شہزاد	امجد بن اسماعیل بدلی
	عینک بوقلمون			افادہ حیلہ	نقشبندی تدریسی
	عین الکمالات	ایقوب صالح		فتح الاذکار	شہزادہ نازندہ پتی پتی
۸۹۱	عین السبۃ	شاہ محمد منیر بدین	۸۱۹	فتح الباب: ترجمہ	شاہ فتح اللہ حسن مینی
	عین یقین	ادرنک آبادی		فتح الباب: ترجمہ	پشتی باندھری
	مینیر: در زمانہ تازیانہ	امجد بن		فتح الباب: ترجمہ	شاہ جلال الدین قزاقی
	سلوک			فتح الباب: ترجمہ	شاہ بہادر دیرمیلانی
	فخر الدین و ہم لودین	مفتوحی خاندہ ابو محمد شہ		فتوحات مبارکہ: فتویہ	ابو سعید علی مہرانی
۹۰۱	فی شہنہ عالمی	سیدہ تہ	۹۰۱	فتوحات غیبیہ فی شہنہ	مفتوحات سہ درون
۹۰۵	لاسراۃ			فتوحات غیبیہ	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۸۵۹	فوائد سبد	قاضی کمال الدین یزیدین	۸۵۹	قوة میمون	محمد حسن بن یزدی
	فوائد نافیه			تغایر مستقیم	محمد موم الدین بن الطلیح
	فوائد سنیه شریف درویشی	گل محمد بن محمد سید		قصة الملوك، صولت نامہ	غلام علی الدین بن
	فوائد سائیکین	محمد بن بی - حید		قطرہ: بیان قطاب	شاه نعمت اللہ کرانی
	فوائد مسکوک	یزدل		قلب: مکتوب در برہ...	سید عبد الرحمن
	فوائد ضایعہ لغویات و نیکو الایمان	محمد علی سین شیشی		قلزوم	شیخ خوب محمد شتی
	فوائد مشائی، مجموعہ مولود شائی	سید محمد کبیری شاد دہلوی		کاشت ابرام، موسوم العلوم	محمد یوسف بکاشی
	فوائد موجود	شیخ عبد القادر بدینی	۸۵۵	کاشت ابرام، موسوم العلوم	بن سید اسماعیل
	فوائد انبات	محمد انصاری		کاشت	آفرین اسماعیل مدنی
	فوائد انبات			پرستہ: شش	شیخ عبد القادر کبیری
	فیض بنیشتی	سید شایب احمد شریف		قرینۃ السعدت، ترجمہ بہت اتمر سید محمد	
		نوشای		روضۃ العارفین، کتب بہت	عاجی سعید شریف
	فیض مام	نیرنگ بنار دہلوی		کبیرت، تراش	محمد فطیمہ دیدہ دہلی ترکی
	فیض عیاد، محمد عیاد، ترجمہ	مفتی محمد سعید دہلوی		نیشہ خواجہ	محمد یوسف بن خواجہ حبیب
	مواہظہ ارمین	امیر محمد		لبکون وارثی	داغلی
	فیوض، قادیان، فیض قادیان، محمد زین الدین			حاج ابو امام	
	فیض نبوت	مقدم، محمد		تغیث الایمان، فی موفتہ ابرار	فتح علی دیزی
	قابلیت، تحقیق در معنی...	محمد بن ابی علی زرنجی		کشف الاسرار	محمد حسن بن زرنجی
	قاصد اللذیذ	محمد بنیستہ		کشف الاسرار، متن در لغوی	ابابکر، میرزا بنی
	قوت دہلوی	محمد بن دہلوی		کشف الاسرار	دوست محمد دہلوی
۸۵۸	قوة حین، قوة حین	محمد بن دہلوی	۸۵۸	کشف الاسرار، متن در لغوی	دوست محمد دہلوی

نمبر	نام کتاب	مؤلف	موضوع	تألیف
۱۰۵	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۰۶	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۰۷	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۰۸	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۰۹	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۰	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۱	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۲	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۳	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۴	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۵	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۶	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۷	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۸	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۱۹	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات
۱۲۰	صنایع و صناعات	صالح بن علی بن محمد	صنایع و صناعات	صنایع و صناعات

شماره	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	نام کتاب	نام مصنف
۱۰۰۰	مراثت بدیت و مرآت معرفت	شاه محمد تقی بن شیخ کرم دین	۱۰۲۵	مرآت بسوگ	شاه رون احمد مجددی نقشبندی
	مرآت حق	میر محمد رضا شهابی		مرآت رسال و در بیان ...	شاه نعمت الله دلی
	مرآت تعالیق	قادر		مرآت حبیب	
	مرآت اکران			مرآت خمس: مرآت مجید	
	مرآت اصفا	خواجه احمد کاسانی		مرآت ندویه: نذر و نثر	شاه نعمت الله دلی
	مرآت الصفا: مرآت مرآت	محمد الدین ابل الله		مرآت ثنائی است	شمس الدین بن عامر محمد گیلانی
	مرآت اصفا: اتقانی از			مرآت مشایخ نقشبندی	نور محمد حقایق سی
	مرآت الطایبین	فایس مبارک خیری		مرآت مشایخ نقشبندی	
	مرآت حاکمین			مرآت لوبود	نور الدین لوبود تیزرق
۱۰۰۵	مرآت حدیثین	شاه قادری بربر نیر		مرآت دیود	
	مرآت العارفین (شرح)	شیخ ذکریا		مرآت عشاق فی بلا شوق	نور محمد ششتی احمد بادی گجراتی
	مرآت العارفین			مرآت العارفین	۱۰۲۳ صوفی القدیار بن الله علی نقشبندی
	مرآت عرفان	فتح الله گریزی		مرآت اقباب: رسال	شاه احمد سید مجیدی
	مرآت غوری	امام بخش بن غولبر		مرآت	محمد حسین بن ام محمد رضا نقشبندی
	مرآت صمدین: مرآت صمدین	محمد صمد الدین		مرآت رسال و در	آشیه محمد بشیر بنعلیق
	مرآت المصطفین	نعمت الله دلی کرمانی		مرآت ...	علی شاه مدنی
	مرآت آت	نیر الله نقشبندی		مرآت ...	محمد بن قیاس مدنی
	مرآت ...	شاه اعلی شیری		مرآت ...	
	مرآت ...	محمد بن ...		مرآت ...	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۲۶۳	نظم و ثنات، شرح به تفصیل	نعمت الله علی کرانی	۲۶۲	توریه	سید علی همدانی
	لا اله الا الله			توریه، التوار	شاه نعمت الله کرانی
	نظم	عساکرین علی محمد بنوری		توریه	
	انکات	حافظ غلام محمد فاضل بک		توریه	
	انکات	شاه نعمت الله کرانی		تنبیه کمال	غلام قادر شاه بٹ لوی
	انکات				قلاری ناضل
	انکات لاغون	خواب محمد مشتقی همدانی			
	انکات ماسار	محمد امین بدشتی			
۲۶۴	انکات بی خود	منشی سید علی ننگه بی خود	۱۶۵	نیت رساله...	خواب محمد مشتقی همدانی
	نار موری	نوبختانی بانه نعت بدی		فی نامه، نایه	مبد الرحمن بجای
	نوار معارف	نواب محمد موری		فی نامه، شرح مشنوی	پرشی
	نور الوظائف و ذائب اللهاف	بوکریم، بوختر مینی		واصله الحق	حافظ عثمان
	نظمه طرب، بیزنی			واقعه القادق و افتخار خواجه احمد کاسانی	
	نود و نه نم خد			وجود مطلق	شیر محمد
	نور علی قند	مشوق مبد الرحمن بجای			مبد الریم
	نور وحدت	عبید به نعت بر بانه		وحدت وجود	رشید الدین دہلوی
	نور وحدت، حقیقت وحدت			ثنات...	رضا شریف علی قمر مینی
	وحدت وجود			رساله در...	میان محمد شریف
	نور ابیدی	سالمی ن باجو		تقریری در...	حافظ صد الدین بیک لوی
	نور همدی	شیخ عبد القادر گنگوئی			مبد الرحمن بیک لوی
	نور الهادی				شیخ عبد القادر مبدانی
۱۲۴۲	توریه	سلار در...	۱۲۴۳	ادب و...	

فہرست تصوف فی پاکستان

دارالعلوم پیشاور

نمبر	نمبر کتاب	نمبر صفحہ	نمبر کتاب	نمبر صفحہ
۱	بیان ناسرہ	۱	شرح مہد قادیانی	۱
۲	حیات انسان	۲	شرح سید محمد قادیانی	۲
۳	دقیقہ در غبار	۳	کردی شہ مدنی شریفی	۳
۴	زوائد اللطائف شہ عوارف	۴	الوصادہ بن علی	۴
۵	المعارف	۵	قطب الارشاد	۵
۶	سیر سبک نملک ملک	۶	قطب الارشاد جلد اول و دوم	۶
۷	شرح برزخ	۷	کتاب فی تصوف	۷
۸	شرح الملک ابن مباد	۸	الاحیاء فی شبہ باورو	۸
۹	شرح رسالہ تسوید	۹	الحالات المہملہ فی ریشہ الہی	۹
۱۰	شرح صلوة علیہ سید آدم خوری	۱۰	امامیہ	۱۰
۱۱	شرح مبین العلم	۱۱	مجموعہ رسائل	۱۱
۱۲	شرح فصوص الحکم	۱۲	مجموعہ رسائل	۱۲

پاکستان میں مینہ مینہ خطوط تصوف

منزوی کے علاوہ چند اور قبریں بھی ملی ہیں جن میں ایسے ادرجات
 ہیں جو منزوی میں نہیں ہیں یہ سب قبریں پاستان بہرست نمبر ۲ کے
 طور سے پیش کی جا رہی ہیں ان سب فہستوں سے جو یہاں عارف نوشاہی
 صاحب الاسلام آبادی اور ڈاکٹر حسین صاحب (پشاور یونیورسٹی)
 سے نہیں دہندہ دستاویز میں موجود معلومات کو نکال کے فقیر کو پیش کیا جا رہا ہے۔

مخطوطات تصوف (فارسی)

کتابخانه نوثیه در مدرسه نوثیه

موضوع	نام کتاب	نصف	سوره	صفحه
بسیار نفیس	حدیسی	فرقه میں	حدیسی	حدیسی
رسالة تدریس	بسیار نفیس	تفسیر اقلیدس و سوزی	تفسیر اقلیدس و سوزی	تفسیر اقلیدس و سوزی
رسالة سما	نورانی و تاری	توضیح مفتوح	توضیح مفتوح	توضیح مفتوح
رساله در شرح حروف الفبا	نورانی	اسطرلاب صمدیه	اسطرلاب صمدیه	اسطرلاب صمدیه
الاجزاء	نورانی	ذات و شریف	ذات و شریف	ذات و شریف

نیشل میوزیم پاکستان کراچی مدرسه نوثیه

در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان

اسلامیہ فائنڈیشن اور مدرسه نوثیه

در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان
در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان	در بیان سنان

میراث	نام کتاب	نام مصنف	تشریح	نام کتاب	نام مصنف
	مجموعه حقیقة القدس	نواب محمد رفیع حسن خدی		رساله مزارات بقاع شریف	ملازاده
	شرح دیوان حافظ	حافظ شیرازی		علی قنوی	شاه ولی الله
	مجموعه کتاب التفرقة	امام غزالی		مناقب امیر کلال	ناشتاس
	شرح راحة العارفين	حافظ شیرازی		روضه الواعظین	مجمع الدین - دی
	نایج المؤمن (مفوضات نیک)	محمد امین علی دہلوی		خزانه خواجگان خشتبند	صاویق المشائی قادری
	مد القادر (میراث)			مجموعه تصوف	شیخ قطب الدین دہلوی
	مجموعه رسائل تصوف	غلام علی		کتابه مجہول الاسم	کمال الدین سالوی
	شرح طالعہ محمدی	اصمعیل سعید دہلوی		شرح صلوٰۃ مجہول نام خوری	عبد الحمید بایزید
	مناقب قادریہ	" "		خلاۃ الاسلام	
				رسالہ مجہول الاسم	ابن عربی

The Comprehensive Lists as revised by the seminarians and the papers as amended in the light of their comments are now being presented in the form of Proceedings of the 2nd South Asian Regional Seminar. The Lists contain so far unpublished Perso-Arabic manuscripts preserved in the public and private collections of the sub-continent. However they carry only the bare minimum description avoiding details regarding the topics, the dates, as also the minute subjects of the manuscripts as generally speaking the sources of the lists were found incompatible in these respects.

As for the decision to get the rare manuscripts edited, the work has been taken up in earnest and it is hoped that before long the Library would be able to produce a critical edition of the choicest of the rare manuscripts as gleaned in various or extant collections since centuries upon our fund and usage.

If the present work may serve as the first reference work in which attempts to make in depth studies in Sufism.

A.R.Bedar

Editor's Note

Khuda Bakhsh Library, an Institution of National Importance, one of the biggest repositories of Arabic and Persian manuscripts in the sub continent, has launched a programme of intensive research in a few specialised fields in which India, Pakistan and Bangladesh might be equally interested. This is being realised through South Asian Regional Seminars on select subjects. The subjects are Tibb Qurānics, Indic Religions, Sufism, Indian History, Perso Arabic and Urdu Literature.

The Scheme of the proposed Seminars is to sort out the most significant from amongst the rare and important manuscripts preserved in public & private collections of India, Pakistan and Bangladesh with a view to bring out their critical editions and/or translations. Librarians and Scholars specialising in the subject manuscripts are invited to participate in the venture. Articles covering the whole range of a particular collection, briefly introducing each significant manuscript, are specially appreciated.

The first International Seminar held in 1984 was devoted to Ionian Medicine (Tibb) manuscripts. Proceedings of the Seminar including papers and a comprehensive list of so far unpublished manuscripts on the subject preserved in the sub continent already have been published. The Second Seminar of the series held in 1985 was devoted to Manuscripts on Sufism (Tasawwuf).

A list of Indo Pak holdings of manuscripts on Sufism deemed to be so far unpublished were circulated for discussion. A few significant manuscripts were specially made subject of detailed study.

The Seminararians, at the end of the discussions decided that (1) the list be revised and improved in the light of Seminar discussions, and (2) Manuscripts held most significant by the Seminar be edited and/or translated and published at the earliest convenience, and competent scholars be requested to take up the work in earnest.

Shah Inayat Husain Bhagadun In the Light of his Manuscripts	Prof. M. A. Akbar	1
Academic Traditions of Pir Damarya and his Family	Prof. M. A. Akbar	1
Lataif-i Ashraf: An Indian Work on Sufism	Dr. N. Ahmad	29
Need for a Special Methodology of Research in Sufi Literature	Prof. H. M. Khan	29

Part II

Comprehensive List of Unpublished Arabic and Persian Manuscripts on Sufism preserved in the Libraries of India	Khuda Baksh Library	1
Supplement to the List		
Arabic and Persian	Khuda Baksh Library	145
Author Index (Arabic and Persian)	Khuda Baksh Library	161
Comprehensive List of Unpublished Manuscripts on Sufism Preserved in the Libraries of Pakistan	Ahmad Ali Khan	21
Supplement to the List	Dr. A. I. Khan	21
	Dr. H. M. Khan	21

[illegible]

C O N T E N T S

Foreword	-Dr. A.R. Bedar	
Welcome Address: Aligarh Session	Mr. Saiyid Hamid	5
Welcome Address: Delhi Session	Hm. Abdul Hamid	10
<u>Significant Manuscripts on Sufism:</u>		
Some Significant Manuscripts of Pakistan	Dr. Abdul Rashid	15
Two Significant Manuscripts of Bangladesh	Dr. Kulsum Abul Basher	25
Ma'ariful-Wilayat : A Rare Biography of Indian sufi	Prof. K.A. Nizami	29
Taswiyah of Muhibbullah Allahabadi Halwa-i-Zuhur & Some Other Manuscripts	Mr. S.A.K. Ghauri	38
Uns al-Abrar wa Tariq al-Akhyar	Prof. Hm. Zillur Rahman	45
Risalah Wahdat al-Wujud of Mulla Sadra	Dr. Abdul Bari	61
Two significant Manuscripts of Maulana Azad Library	Mr. Ghulam Yahya Anjum	63
Risalah Chahaa Anwa' & other Manuscripts	Mr. Fuzail Ahmad Qadri	76
Three Significant Manuscripts on Sufism	Dr. Md. Ansarullah	81
Two Significant Manuscripts of Maulana Azad Library	Dr. Md. Zaki	84
Two Bilgrami Manuscripts of Aligarh	Mr. Ishtat Ali Oureshi	95
Four Significant Manuscripts of Jalali Collection	Dr. Fazlur Rahman Nadwi	102
Irshad al-Talibin	Prof. Hm. S. Kamaluddin- Husain Hamadani	120
	Dr. Zafarul Islam	137

Khuda Bakhsh Library Journal

1992

Price: Rs. 150/-

Printer	: Liberty Art Press, 1528, Patandi House, New Delhi.
Publisher	: Mustafa Kamal Hashmi for Khuda Bakhsh Library, Patna (Phone: 650109, Telex: 22-430 KBLIN)
Editor	: Dr. A. R. Bedar
Annual Subscription	: Rs. 300/- (Inland) US \$ 60 (Asian Countries) US \$ 120 (Other Countries) Rs. 25/- Per Copy From this issue: Rs. 150/-

Khuda Bakhsh Library

JOURNAL



69—74

Khuda Bakhsh Library
Acc. No. 83017

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
PATNA

Khuda Bakhsh Library

JOURNAL



69—74

**Khuda Bakhsh Oriental Public Library
PATNA**